

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَشْكُوهُ الْمَضْبِجِ

لِلشَّيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي الْإِزِيدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَافِي الْعَبْدِيِّ الْقَائِمِيِّ

جلد دوم

ترجمہ و تشریح

تحقیق و نظر ثانی

مولانا محمد صادق مظلوم

مولانا صاحب محبوب آبادی
فاسر اسلامک لیویری و سٹیٹ لائبریری لاہور

مکتبہ محمدیہ

وَمَا أَتَيْكُمُ الرِّسَالُ فَاخْذُوا مِنْهَا وَلْيَذَرِهَا الَّذِينَ كَفَرُوا فَإِنَّهُمْ يُجَاهِلُونَ

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جائیا کرو“
(سُورَةُ الْحَشْرِ ۷)

مَشْكُوتُ الْمَضِيجِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِيرِ إِلَى الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جلد دوم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق و نظر ثانی

فَمَا نَصْرُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

فَاضِلْ إِسْلَامِكَ يُؤْنِسُ رُسُومِي الْمَدِينَةَ لِلنُّورِ

وَاحِدٌ تَقْسِيمُ كَارٌ

نَاشِر

خليفة
إدارة الترجمة
والتأليف

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

مکتبہ مبارک

چاک $\frac{1.9}{7.8}$ - چچی وطنی ضلع ساہیوال



نام کتاب	-----	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	-----	شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیری رحمہ اللہ
ترجمہ و تشریح	-----	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	-----	حافظ ناصر محمود انور
طالع	-----	عبدالرحمان عابد
مطبع	-----	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	-----	جنوری 2005ء
تعداد	-----	600
ناشر	-----	مکتبہ محمدیہ
قیمت	-----	1/- روپے

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب البقیۃ • شیش محل روڈ • لاہور

Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 • مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 • محمدی پبلشنگ ہاؤس، الفضل مارکیٹ
دارالفرقان الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون 042-7231602 • حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

← اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ • رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار • ملک سنز - کارخانہ بازار

← فیصل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 • مدینہ کتاب گھر اردو بازار • مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

← کوچرانوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 • مکتبہ دارالسلام کنگھیا نوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229

← ملتان

مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

← اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی نیکی مسجد وطنی، ضلع ساہیوال

← چیچہ وطنی



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

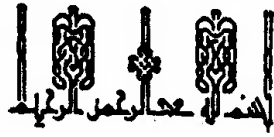
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْرِكِينَ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْرِكِينَ



رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّاتِ
وَعَدَ الصِّدِّيقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف ٣٦)



فہرست مضامین

جلد دوم

نمبر شمار

صفحہ نمبر

کتاب الجنائز

۱۱	میت کی نماز جنازہ	۱
۳۹	موت کی آرزو اور اس کو یاد کرنا	۲
۴۶	قریب الموت ہونے پر جو کلمات کہے جاتے ہیں	۳
۵۸	میت کو غسل دینا اور اُس کی تکفین کرنا	۴
۶۳	جنازے کے ساتھ چلنا اور اس پر نماز جنازہ ادا کرنا	۵
۸۱	میت کو دفن کرنا	۶
۹۲	میت پر آہ و بکا کرنا	۷
۱۱۰	قبروں کی زیارت کرنا	۸

کتاب الزکاة

۱۱۵	زکوٰۃ کے مسائل	۹
۱۲۸	ان چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہے	۱۰
۱۳۹	صدقہ فطر	۱۱
۱۴۲	ان لوگوں کا بیان جن کے لئے صدقات لینا جائز نہیں	۱۲
۱۴۸	سوال کرنا کس کے لئے ناجائز اور کس کے لئے جائز ہے؟	۱۳
۱۵۷	خرچ کرنا اور بخل کو مکروہ جاننا	۱۴
۱۷۱	صدقہ کرنے کی فضیلت	۱۵
۱۸۷	بہتر صدقہ کا ذکر	۱۶
۱۹۳	عورت کا خاوند کے مل سے صدقہ کرنا	۱۷

کتاب الصوم

۱۹۹	روزے کے مختلف مسائل	۱۹
۲۰۵	چاند دیکھنے کے احکام	۲۰
۲۱۱	روزے کے بارے میں متفرق مسائل	۲۱
۲۱۷	روزہ کی حالت میں کن چیزوں سے دور رہا جائے	۲۲
۲۲۵	مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں حکم	۲۳
۲۳۰	روزوں کی قضا	۲۴
۲۳۳	نفل روزے	۲۵
۲۳۶	نفل روزوں کا انظار کرنا	۲۶
۲۵۰	شب قدر کا بیان	۲۷
۲۵۶	اعتکاف کے مسائل	۲۸
۲۶۰	قرآن پاک کے فضائل کا ذکر	۲۹
۲۹۰	تلاوت قرآن پاک کے آداب اور قرآن پاک کے دروس	۳۰
۲۹۹	اختلاف قرأت اور قرآن پاک کو جمع کرنے کا ذکر	۳۱

کتاب الدعوات

۳۰۸	دعاؤں کا بیان	۳۲
۳۲۰	اللہ کا ذکر اور اس کا تقرب حاصل کرنا	۳۳
۳۲۳	اللہ تعالیٰ کے (پیارے) نام	۳۴
۳۳۸	سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر کی کلمات کہنے کا ثواب	۳۵
۳۵۰	اللہ سے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کا بیان	۳۶
۳۶۷	اللہ کی رحمت کی وسعتوں کا بیان	۳۷
۳۷۵	صبح، شام اور سونے کے اوقات کی دعائیں	۳۸
۳۹۲	مختلف اوقات میں مختلف دعائیں	۳۹
۴۰۹	وہ دعائیں جن میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے کا ذکر ہے	۴۰
۴۱۸	جامع دعائیں	۴۱

کتاب المناسک

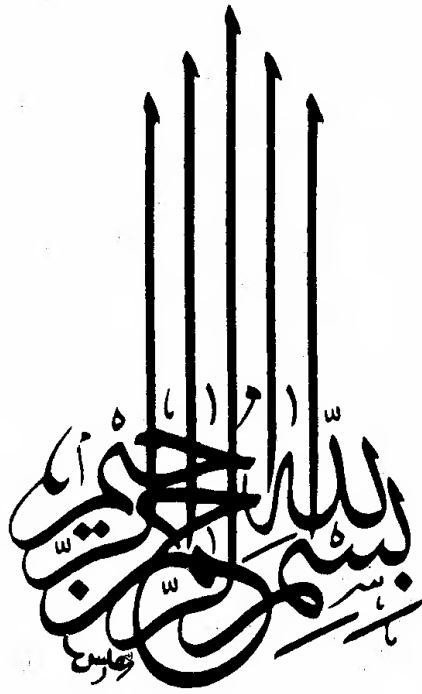
۴۲۹	حج کے افعال	۴۲
-----	-------------	----

۴۴۱	احرام باندھنا اور لبیک پکارنا	۴۴
۴۴۷	حُجَّۃُ الْوُداَع کا واقعہ	۴۴
۴۵۹	مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور بیت اللہ کا طواف کرنا	۴۵
۴۷۰	وقوف عرفات	۴۶
۴۷۵	عرفہ اور مزدلفہ سے واپسی	۴۷
۴۸۰	جمرات کو کنکریاں مارنا	۴۸
۴۸۳	قربانی کے جانور	۴۹
۴۹۰	سر کے بال منڈوانا	۵۰
۴۹۳	احرام سے حلال ہونا اور بعض اعمال کو بعض سے پہلے کرنا	۵۱
۴۹۶	دس ذوالحجہ کو خطبہ دینے اور ایام تشریق میں جمرات کو کنکر مارنا اور طوافِ وُداَع	۵۲
۵۰۳	محرم کن چیزوں سے پرہیز کرے؟	۵۳
۵۱۰	محرم کو شکار کرنے کی ممانعت	۵۴
۵۱۴	حج و عمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ کا پیدا ہونا اور حج کا فوت ہونا	۵۵
۵۱۷	حرم مکہ کے بارے میں (اللہ پاک اس کی حفاظت فرمائے)	۵۶
۵۲۳	حرم مدینہ کے بارے میں (اللہ پاک اس کی حفاظت فرمائے)	۵۷

کِتَابُ الْبَيْوَعِ

۵۳۵	خرید و فروخت کے مسائل (کمائی اور رزق حلال کے بارے میں)	۵۸
۵۴۷	معاملات میں آسانی روا رکھنا	۵۹
۵۵۱	خرید و فروخت میں اختیار	۶۰
۵۵۴	سود کے احکامات	۶۱
۵۶۳	ممنوعہ تجارتیں (جن تجارتوں سے منع کیا گیا ہے)	۶۲
۵۷۹	مشروط بیع	۶۳
۵۸۴	بیع مُسَلَّم اور رَہن کا بیان	۶۴
۵۸۷	ذخیرہ اندوزی کے بارے میں	۶۵
۵۹۰	دیوالیہ اور مہلت دینے کے بارے میں	۶۶
۶۰۲	شراکت اور وکالت کا بیان	۶۷
۶۰۶	پھیننے اور مانگ کر لینے کے بارے میں	۶۸
۶۱۵	شفعہ کے بارے میں	۷۹

۶۹	زمین کو پانی پلانا اور بٹائی پر دینا	۷۰
۳۳	اُجرت پر دینے کے بارے میں	۷۱
۳۷	بے آباد زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان	۷۲
۳۳	عطیات کا بیان	۷۳
۳۸	مقولہ عطیات کا بیان	۷۴
۳۵	گری ہوئی چیز کو اٹھانا	۷۵
۶۳۹	وراثت کے مسائل	۷۶
۶۵۹	وصیت کے مسائل	۷۷
۶۲۳	فہرست آیات	۷۸



کِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۱) بَابُ عِبَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرِيضِ

(میت کی نماز جنازہ)

مریض کی بیمار پرسی اور بیماری کا ثواب

الفصل الأول

۱۵۲۳ - (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطِيعُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۲۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھانا کھاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ (بخاری)

۱۵۲۴ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: «رَدُّ السَّلَامِ، وَعِبَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، (کھانے کی) دعوت کو قبول کرنا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا (یز تکلم اللہ کے کلمات کے ساتھ) جواب دینا۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۲۵ - (۳) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ». قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ

فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَفِيَتْهُ، وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو السلام علیکم کہہ اور جب وہ تجھے کھانے پر مدعو کرے اس کی دعوت قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا مطالبہ کرے اس کی خیر خواہی کر اور جب وہ چھینک لے اور ”الحمد للہ“ کہے تو اس کے جواب میں ”یرحمک اللہ“ کہہ اور جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے اس کے (جنازہ کے) ساتھ جا (مسلم)

وضاحت: اس سے پہلی حدیث میں پانچ اور اس میں چھ حقوق کا ذکر ہے۔ بظاہر تضاد ہے لیکن چونکہ چھ میں پانچ کا شامل ہے اس لئے تضاد نہیں۔ زیادہ عدد والی حدیث کو قبول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۵۲۶ - (۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرْنَا: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِزَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ. وَنَهَانَا: عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْخَرِيرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالِدِّيْبَاجِ، وَالْمِثْرَةِ الْحُمْرَاءِ، وَالْقِسِي، وَأَنِيبَةِ الْبُفْضَةِ. - وَفِي رِوَايَةٍ: - وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْبُفْضَةِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا جبکہ سات کاموں سے منع کیا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانے، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب (یرحمک اللہ کے ساتھ) دینے، السلام علیکم کا جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی تصدیق کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے ہمیں (مردوں کے لئے) سونے کی انگوٹھی، ریثم، استبرق، دیباج، سرخ گدوں، قس بستی کے بنے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور چاندی سے بنے ہوئے برتن اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی (کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لئے کہ جو شخص دنیا میں ان برتنوں میں پیئے گا تو آخرت میں ان سے نہیں پیئے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: لفظ ”خریر“ کا اطلاق عام ریثم پر ہوتا ہے جبکہ ”استبرق“ و ”دیباج“ کو کہتے ہیں اور ”دیباج“ کا اطلاق باریک ریثم پر ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ سرخ گدوں کا استعمال تب ناجائز ہے جب وہ ریثم سے تیار کئے گئے ہوں۔ ”قس“ ایک بستی کا نام ہے جہاں کے تیار شدہ کپڑے فاخرانہ ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے

کہ اگر وہ ریشم سے تیار کئے گئے ہیں تو ان کا پہننا حرام ہے اور جو شخص چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا رہا اور بلا توبہ فوت ہو گیا تو وہ جنت میں ان برتنوں سے محروم رہے گا کیونکہ جنت میں اہل جنت کو سونے اور چاندی کے برتن دیئے جائیں گے (واللہ اعلم)

۱۵۲۷ - (۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةٍ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک (گویا) جنت کے باغات کے پھل تناول کرتا رہا (مسلم)

۱۵۲۸ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرُضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُمْكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ اسْتَطَعْتَ عَبْدِي فَلَانًا فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تُسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانًا فَلَمْ تُسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی؟ (بندہ) کہے گا، اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ (بندہ) کہے گا، اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، تجھے علم نہیں! میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے علم نہیں! اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کا ثواب) میرے پاس پاتا۔ آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا، تو نے مجھے پانی نہ پلایا؟ وہ کہے گا، اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تو نے پانی نہ پلایا۔ کیا تجھے علم نہیں! اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس (کا ثواب) میرے پاس پاتا (مسلم)

۱۵۲۹ - (۷) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَمُودُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَمُودُهُ قَالَ: «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، فَقَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». قَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمَّى تَفُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، يُزِيرُهُ الْقُبُورُ. فَقَالَ: «فَنَعَمْ إِذَنْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی (دیہاتی) کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور جب آپ کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جاتے تو فرماتے، کچھ حرج نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو تجھے (گناہوں سے) پاکیزگی حاصل ہو گی۔ چنانچہ آپ نے اسے یہی کلمات کہے۔ اس نے جواب دیا، بالکل نہیں بلکہ بوڑھا انسان تیز بخار کی زد میں ہے وہ (تیز بخار) اسے قبرستان لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا، ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا (بخاری)

وضاحت: جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اسی طرح ایک عالم کسی جاہل کی بیمار پرسی کے لئے جاسکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جب بدوی نے الٹا جواب دیا تو آپ نے اس کی تائید کی۔ چنانچہ دیہاتی اپنے کہنے کے مطابق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے مطابق صبح کے وقت فوت ہوا پایا گیا (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۱)

۱۵۳۰ - (۸) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَكَى مِنَّا إِنْسَانًا، مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهَبِ الْبَأْسُ رَبِّ النَّاسِ، وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يَغَادِرُ سَقَمًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت کو دور کر اور ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا۔“ (بخاری، مسلم)

۱۵۳۱ - (۹) وَ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ إِذَا اسْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ. أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرَحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْبَعِهِ: «بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا، لِيُشْفَى سَقَمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں درد ہوتا یا پھوڑا (نمودار) ہوتا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے دعا فرماتے (جس کا

ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کے ساتھ (برکت حاصل کرتا ہوں) ہماری زمین کی مٹی، ہماری تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے مگر ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا حاصل ہو۔“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: بیمار کو منقول دعاؤں کے ساتھ دم کرنا اور انگشتِ شہادت کو تھوک لگا کر اسے مٹی کے ساتھ آلودہ کرنا اور درد کی جگہ پر اس کو لگانا درست ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۵۳۲ - (۱۰) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعُهُ الَّذِي تُرْفَى فِيهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ.

۵۵۳۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو جاتے تو خود کو معوذات (سورتوں) کے ساتھ پھونک مار کر دم کرتے اور اپنے اعضاء پر اپنے ہاتھ پھیرتے، جب آپ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ فوت ہوئے تو میں آپ کو معوذات کے ساتھ دم کرتی جن کے ساتھ آپ دم کیا کرتے تھے اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تیرکا پھیرتی (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ کے اہل بیت میں سے کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپ معوذات سورتوں کی تلاوت فرما کر دم کیا کرتے تھے۔

وضاحت: معوذات سے مقصود قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس سورتیں ہیں۔ بخاری شریف میں دم کرنے اور ہاتھ پھیرنے کی تفصیل اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے بعد ازاں ان کو چہرے پر پھیرتے، اس کے بعد تمام جسم پر پھیرتے گویا کہ وہ سانس جو دم کے کلمات کے ساتھ ملا ہوا ہے وہ متبرک ہے اور اس کے پھیرنے سے مرض کے افات کا امکان ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھ دم کرتے ہوئے ہاتھ پھیرنا، اپنے ہاتھ پر پھونک کر مریض کے جسم پر پھیرنا اور دم کرنا مسنون ہے۔ بعض علماء اس سے استدلال کرتے ہیں کہ کلمہ پر اللہ کا کلام تحریر کر کے اس کو پانی کے ساتھ دھو کر تیرکا مریض کو پلانا درست ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۳)

۱۵۳۳ - (۱۱) **وَمِنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَكَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ مَسْجَعٌ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ**

وَأَحَادِرُ». قَالَ: فَقَعَلْتُ. فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۳۳: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے جسم میں درد ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس مقام پر رکھ جہاں درد ہے اور تین بار ”بسم اللہ“ پڑھ اور سات بار کہہ (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو میں پا رہا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہے۔“ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرے درد کو ختم کر دیا (مسلم)

۱۵۳۴ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ جَبْرِئِيلَ أُنْثِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اسْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ خَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے استفسار کیا، اے محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز، ہر نفس کے شر یا حاسد آنکھ کے شر سے دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا کرے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں (مسلم)

۱۵۳۵ - (۱۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: «أَعِزُّدُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ غِيْنٍ لَآتِيَةٍ»، وَيَقُولُ: «إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: «بِهِمَا» عَلَى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ.

۱۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسینؑ کو دم کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں تم دونوں کو اللہ کے نقص سے پاک کلمات کے ساتھ ہر شیطان، زہریلے کیڑے کوڑوں اور ہر نظیرد والی آنکھ سے پناہ میں دیتا ہوں۔“ اور فرماتے تھے، تمہارے والد (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے (بخاری) مصلح کے اکثر نسخوں میں تثنیہ کا مینہ ”بہما“ ہے یعنی ”بہما“ کی بجائے ”بہما“ (مگر یہ کاتب کی غلطی ہے)

۱۵۳۶ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدْ

اللَّهُ بِهِ خَيْرٌ أَتُصَبُّ مِنْهُ» : رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۵۳۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۷ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَيْمٍ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَيْمٍ، حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكَّهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۷ : ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، درد، فکر، غم، تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کٹنا بھی محبتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس (مسلمان) کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۸ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجَلُ، إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ». قَالَ: فَقُلْتُ: ذَلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ: «أَجَلُ». ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَظَّ اللَّهُ [تَعَالَى] بِهِ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۸ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ کو بخار تھا۔ میں نے آپؐ کے جسم کو ہاتھ لگایا۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپؐ کو تو شدید بخار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ کو دو گنا ثواب ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، بالکل درست ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، جس مسلمان کو بیماری وغیرہ کا عارضہ لاحق ہوتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور فرماتا ہے جیسا کہ درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۵۳۹ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَلْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا کسی شخص کو نہیں دیکھا (بخاری، مسلم)

۱۵۴۰- (۱۸) وَصْنَهَا، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِئَتَيْ وَذَاقَتَيْ، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمُؤْتِ لَا أَحَدٌ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں فوت ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو ملاحظہ کرنے کے بعد نزع کی سختی کو میں کسی کے لئے ناہنیدہ نہیں سمجھوں گی (بخاری)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھے۔ آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ کے سینے کے گڑھے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں 'میرا خیال تھا کہ موت کی سختی میں وہ محض جلا ہوتا ہے جو گناہگار ہے لیکن جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کے طاری ہونے کے وقت شدت کا ملاحظہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا خیال درست نہیں تھا بلکہ جان کنی کے وقت ہونے والی تکلیف سے گناہ دور ہوتے ہیں اور ثواب میں اضافہ ہوتا ہے (فتح الباری)

۱۵۴۱- (۱۹) وَقَنَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيْئُهَا الرِّيحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةٌ وَتُعْدِلُهَا أُخْرَى، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأُرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ الَّتِي لَا يُصْبِيهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ إِنْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مومن کی مثال نرم و نازک کھیتی کی سی ہے جس کو ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں۔ کہیں اس کو نیچا کرتی ہیں اور کہیں اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آجاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو زمین میں مضبوطی کے ساتھ گڑا ہوتا ہے اس کو کوئی حلوہ پیش نہیں آتا یہاں تک کہ ایک ہی بار اس کو جڑ سے اکھڑ دیا جاتا ہے (بخاری)

۱۵۴۲- (۲۰) وَقَنَّ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُبْمِلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأُرْزَةِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مومن کی مثال اس کھیتی کی مانند ہے جس کو ہوائیں (ادھر ادھر) جھکاتی رہتی ہیں (چنانچہ اسی طرح) مومن کو ہمیشہ مصائب کا سامنا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے کہ کاٹنے کے وقت کے علاوہ اس کو ذرا جنبش نہیں

ہوتی (بخاری، مسلم)

۱۵۴۳ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: «مَالِكٌ تُزْفِرُفَيْنَ؟» قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: «لَا تَسْبِي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ» خَبَثُ الْحَدِيدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امّ السائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے تو سخت کھپ رہی ہے؟ اس نے عرض کیا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ بخار لوگوں کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل پکیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

۱۵۴۴ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ يَمْتَلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مومن) بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے ثلثہ اعمال میں اسی طرح کے نیک اعمال ثبت ہوتے ہیں جن کو وہ (گھر میں) مقیم رہتے ہوئے بحالت صحت ادا کرتا تھا (بخاری)

۱۵۴۵ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی طاعون سے (موت) شہادت ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: طاعون وہائی مرض ہے غیر مسلم کے لئے بوجہ کبیرہ گناہوں کے سزا ہے جبکہ مسلمان کو شہادت کا درجہ عطا کرتی ہے البتہ یہ آخری شہادت ہے (واللہ اعلم)

۱۵۴۶ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشُّهَدَاءُ

خُمْسَةُ: الْمُطْعَمُونَ، وَالْمَبْطُونُونَ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدَمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ (قسم کے لوگ) شہید ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا اور دب کر مرنے والا نیز وہ شخص جو میدانِ جنگ میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین قسم کے ہیں۔ ۱۔ دنیوی اور اخروی دونوں لحاظ سے شہید جیسے وہ لوگ جو میدانِ جہاد میں شہید ہو جاتے ہیں۔ ۲۔ اخروی لحاظ سے شہید جیسا کہ اس حدیث میں چار انسانوں کا ذکر ہوا ہے۔ ۳۔ اچانک موت سے ہٹکار ہونے والے۔

دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے جنگ کرتے ہوئے قتل ہونے والے یا میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے قتل ہونے والے شہید نہیں کہلائیں گے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۱)

۱۵۴۷ - (۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَأُخْبِرَنِي: «أَنَّهُ عَذَابُ يَبْعُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْقُصُ الطَّاعُونَ فِيمَكُمُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَتَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے مجھے بتایا، یہ تو عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے (لیکن) ایماندار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو رحمت بنایا ہے۔ کسی شہر میں طاعون کی وباء پھیلنے کی صورت میں جو شخص صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کی نیت سے اس شہر میں مقیم رہتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ اسے وہی مصیبت پہنچ سکتی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے تو اس کو حقیقی شہید کے برابر ثواب ملے گا (بخاری)

۱۵۴۸ - (۲۶) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّاعُونَ رَجَزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ، وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۸: أُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طاعون (وباء) عذاب ہے جس میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے لوگوں کو مبتلا کیا گیا۔ جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ (وہاں) طاعون ہے تو تم اس علاقے میں نہ جاؤ اور جب اس علاقے میں طاعون واقع ہو جائے جس میں تم رہتے ہو تو اس علاقے سے راہِ فرار اختیار نہ کرو (بخاری، مسلم)

۱۵۴۹ - (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِيهِ، ثُمَّ صَبَرَ؛ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ» يُرِيدُ عَيْنِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، جب میں اپنے بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں میں آزمائش کروں اور وہ اس پر مبر کرے تو میں ان دونوں چیزوں کے بدلے اس کو جنت عطا کروں گا۔ دو محبوب نعمتوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

الفصل الثانی

۱۵۵۰ - (۲۸) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا غَدَوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے اس کے حق میں شام تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک اس کے حق میں فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے باغیچہ (بن جاتا) ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۱۵۵۱ - (۲۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ يُصِيبُنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۵۵۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میری آنکھوں میں درد تھا جس کی وجہ سے آپؐ نے میری بیمار پرسی فرمائی (احمد، ابوداؤد)

۱۵۵۲ - (۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَوَّضَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا، بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے احسن طریق سے وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی حصولِ ثواب کی نیت سے بیمار پرسی کی تو وہ دونوں سے ساٹھ سال کی مسافت (کے بقدر) دور کیا جائے گا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں فضل بن دلم واسطی راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، مشکوٰۃ علامہ البلی جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)

۱۵۵۳- (۳۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ، إِلَّا شَفِيَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے اور سات بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ عظیم والے سے سوال کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ مجھے شفا عطا کرے۔“ تو اس کو شفا حاصل ہوتی ہے مگر جب اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہو (ابوداؤد، ترمذی)

۱۵۵۴- (۳۲) وَهْنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا: بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ.

۱۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بخار اور ہر قسم کے درد کے بارے میں فرماتے کہ وہ (دم کرتے ہوئے) کہیں ”جس کا ترجمہ ہے“ ”اللہ کبریا کی طرف سے ہر ایک جوش مارنے والی رگ کے شر اور دونوں کی شدید گرمی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ترمذی) امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (اور) صرف ابراہیم بن اسماعیل (راوی) سے معروف ہے اور یہ راوی حدیث کے بارے میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۵۵- (۳۳) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اسْتَكْبَرَتْ مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اسْتَكْبَاهُ أَخٌ لَهُ، فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا أَنَّ رَحْمَتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ

لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ، عَلَى هَذَا الْوَجْعِ؛ فَيَبْرَأُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۵۵: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، تم میں سے جو شخص کچھ بیماری محسوس کرے یا اس کا (مسلم) بھائی بیمار ہو جائے تو وہ (دم کرتے ہوئے) کہے، (جس کا ترجمہ ہے) ”ہمارا پروردگار اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے، تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان و زمین میں (نازل) ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح تو اپنی رحمت زمین پر فرما، ہمارے گناہوں اور ہماری غلطیوں کو معاف فرما، تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفا سے شفا کو اس درد پر نازل فرما۔“ چنانچہ اس دم سے تندرستی حاصل ہو جائے گی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زیادہ بن محمد راوی کو امام بخاری نے غایت درجہ ضعیف قرار دیتے ہوئے منکر الحدیث کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۹۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۰)

۱۵۵۶ - (۳۴) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَبْدًا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۵۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص بیمار کی بیماری پرسی کرنے آئے تو وہ کہے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما، تیرے دشمن کو زخمی کرے گا یا تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ جائے گا۔“ (ابوداؤد)

۱۵۵۷ - (۳۵) وَهَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَخَافُكُمْ بِهِ اللَّهُ». وَعَنْ قَوْلِهِ: «مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ»، فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «هَذِهِ مُعَاتِبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصْنِئُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ، حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ، فَيَقْبِلُهَا، فَيَفْرَعُ لَهَا، حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ، كَمَا يَخْرُجُ التَّبَرُّ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۷: علی بن زید سے روایت ہے وہ اُمّیہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے (درج ذیل) قول کے بارے میں دریافت کیا۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”اگر تم اس کو ظاہر کرو جو تمہارے نفسوں میں ہے یا اس کو پوشیدہ کرو، تو اللہ اس کے بارے میں تم سے محاسبہ کرے گا۔“ نیز اللہ کے قول

(جس کا ترجمہ ہے) ”جس شخص نے برائی کی اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“ عائشہؓ نے جواب دیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا، یہ اللہ کی جانب سے بندے کا مواخذہ کرنا ہے جو اس کو بخاریا چوٹ وغیرہ لگتی ہے یہاں تک کہ وہ جس مل کو اپنی فیض کی جیب میں ڈالتا ہے تو اس کو گم پاتا ہے اس وجہ سے گھبرا جاتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونے کی سرخ ڈلی بھٹی سے صاف نکلتی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹)

۱۵۵۸ - (۳۶) وَقَدْ أَبَىٰ مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا يَغْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ، وَقَرَأَ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۸: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کو جب کبھی کوئی چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے البتہ جتنے گناہ اللہ معاف کرتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں۔ پھر آپؐ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ بسبب تمہارے گناہوں کے ہے جبکہ زیادہ گناہوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔“ (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن وازع اور ان کے استلو دونوں مجہول ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹)

۱۵۵۹ - (۳۷) وَقَدْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَىٰ طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ، قِيلَ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ: اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ ظَلِيلًا حَتَّىٰ أُطْلِقَهُ، أَوْ أَكْفَيْتَهُ إِلَىٰ».

۱۵۵۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے پھر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کردہ فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل اسی طرح تحریر کرتے رہو، جس طرح وہ تندرستی میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو بیماری سے رہائی عطا کروں یا اس کو موت سے ہٹا کر کروں (شرح السنہ)

۱۵۶۰ - (۳۸) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، قِيلَ لِلْمَلِكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ».

وَطَهَّرَهُ. وَإِنْ قَبِضَهُ غَفَرَهُ وَرَحِمَهُ. رَوَاهُمَا فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۱۵۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مخص جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے ان صالح اعمال کو تحریر کرتے رہو جنہیں وہ (بیماری سے قبل) کرتا تھا اگر اس کو بیماری سے شفا مل جاتی ہے تو بیماری کی وجہ سے وہ گناہوں سے دھل جاتا ہے اور اسے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اگر اللہ اس کو فوت کر لیتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے اور اس پر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے (شرح الشنہ)

۱۵۶۱ - (۳۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهَادَةُ سَبْعٌ، سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَذِيمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۵۶۱: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں مارے جانے والے شہید کے علاوہ شہادت کی موت سات قسم کی ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، پہلو کے درد سے مرنے والا شہید ہے، بوجھ تلے دب کر مرنے والا شہید ہے، آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے اور وہ عورت جو حمل کی حالت میں مرگئی، وہ بھی شہید ہے۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی)

۱۵۶۲ - (۴۰) وَعَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَأَلْأَمْثَلُ، يُتَلَّى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا نِ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هَوِّنَ عَلَيْهِ، فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَالِدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۶۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ آزمائشوں سے دوچار ہونے والے کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے بعد صاحب فضیلت لوگ ہیں پس صاحب فضیلت لوگوں میں سے ہر شخص کو اس کے دین کے لحاظ سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین (کے امور) میں سخت ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی سخت ہے اور اگر وہ دین کے (امور) میں

کمزور ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی معمولی ہے۔ اسی طرح وہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر زمین پر چلنے پھرنے لگتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۳ - (۴۱) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَغِيظُ أَحَدًا بِهَوْنٍ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّتِيُّ.

۱۵۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ کسی شخص کے آرام کے ساتھ مرنے پر مجھے رشک نہیں ہوگا جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت کا مشاہدہ کیا ہے (ترمذی، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن عطاء راوی بھول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۹، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۵۶۴ - (۴۲) وَفَنَّهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ بِالْمَوْتِ، وَعِنْدَهُ قَدْحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۵۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوتے ہوئے دیکھا آپ کے قریب ایک پیالے میں پانی تھا آپ اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے اور (یہ) کہتے کہتے "اے اللہ! موت کی ناگوار یوں یا موت کی شدتوں پر میری مدد فرما۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن سرجس راوی ہے اسے کسی امام نے ثقہ قرار نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۵۶۵ - (۴۳) وَفَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا»، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۶۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے (اس کے گناہوں کی) سزا دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو اس سے دور رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن سے اس کے گناہوں کا بدلہ ملے گا (ترمذی)

۱۵۶۶ - (۴۴) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ، مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۱۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کثرتِ ثواب کا تعلق مصائب کی سختی کے ساتھ ہے بلاشبہ اللہ عزوجل جب کسی جماعت کو محبوب جانتے ہیں تو اسے آزمائشوں میں ڈالتے ہیں پس جو شخص آزمائش پر راضی ہے اس کو اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور جس شخص نے جزع و فزع کا اظہار کیا اس پر اللہ کی ناراضگی ہوگی (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۵۶۷ - (۴۵) وَقَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ، حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مومن مرد اور مومنہ عورت کے جسم، اس کے مال اور اس کی اولاد پر مسلسل مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی ملاقات اللہ سے ہوتی ہے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے (ترمذی) امام مالک نے اس کی حدیث بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۸ - (۴۶) وَقَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، ابْتِلَاؤُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ يُبْلِغَهُ الْمَنَزَلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۵۶۸: محمد بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ محمد کے دادا سے بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کسی شخص کے لئے جب اللہ کی جانب سے بلند مقام اللہ کے علم میں ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ عزوجل اس کو جسمانی، مالی یا اولاد کی پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کو (صبر کی) توفیق عطا کرتا ہے تو وہ مرتبہ اسے حاصل ہو جاتا ہے جو اللہ کے علم میں اس کے لئے ہوتا ہے۔

(احمد، ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد راوی مجهول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۴۹۳)

۱۵۶۹ - (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَحِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ نَسْعٌ وَيَسْعُونَ مَنِيَّةً، إِنَّ أَخْطَأَتُهُ الْمَنَآيَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۶۹: عبد اللہ بن شحیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے موت کے (اسباب) ہیں۔ اگر وہ ان موت کے اسباب سے بچ کر نکل جاتا ہے تو بڑھاپے کی نظر ہو جاتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۵۷۰ - (۴۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ، لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِصَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب (و اکرام) سے نوازا جائے گا تو تندرست لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۵۷۱ - (۴۹) وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُسْقَامَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ. وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرَضَ ثُمَّ أَعْفَى، كَانَ كَالْبَعِيرِ إِذَا عَقَلَهُ أَهْلُهُ، ثُمَّ أَرْسَلُوهُ، فَلَمْ يَذَرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلِمَ أَرْسَلُوهُ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْأُسْقَامُ؟ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ. فَقَالَ: «قُمْ عَنَّا فَلَسْتُ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۷۱: عامر رام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کیا اور فرمایا: مومن (انسان) جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو تندرستی عطا کرتا ہے تو بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کے لئے تنبیہ ہوتی ہے لیکن منافق بیمار ہونے کے بعد جب تندرست ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جس کو گمراہوں نے باندھا اور پھر چھوڑ دیا، اسے نہیں معلوم کہ اسے انہوں نے کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا؟ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا ہم سے دور ہو جا، تو ہمارے طریقے پر نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو منظور شامی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۴)

۱۵۷۲ - (۵۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَقِسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَيَطِيبُ بِنَفْسِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۷۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاؤ تو اسے لمبی عمر کا طمع دلاؤ۔ اس سے تقدیر تو پلٹ نہیں سکتی البتہ بیمار کو اس سے راحت حاصل ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے کہا اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تھیں راوی منکر الحدیث ہے (المرجح والتحدیل جلد ۱ صفحہ ۸۷۰، الفعفاء الصغیر صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۰)

۱۵۷۳ - (۵۱) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَهُ نَظْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۷۳: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اس کے پیٹ کی بیماری نے موت سے ہٹا کر عذاب نہیں ہوگا (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۷۴ - (۵۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَتَّخِذُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرَضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعُوهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمَ». فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ: فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۵۷۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے آئے، آپ اس کے سر کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے اس سے فرمایا، تم مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے والد کی جانب دیکھا جو اس کے قریب تھا۔ اس نے کہا، ”ابوالقاسم“ کی اطاعت کرو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے باہر) تشریف

لائے۔ آپ فرما رہے تھے ”سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے“ جس نے اس کو دوزخ سے بچا لیا۔“ (بخاری)

۱۵۷۵ - (۵۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طُبْتُ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتُبُّوَاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۱۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان میں فرشتہ غنڈی کرتا ہے کہ تیرا حال عمدہ ہے، تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں عظیم منزل حاصل کی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسنان راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۹)

۱۵۷۶ - (۵۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے اس میں علی رضی اللہ عنہ آپ کے ہاں سے باہر آئے تو صحابہ کرام نے دریافت کیا اے ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کی مہربانی سے آپ کا حال اچھا ہے (بخاری)

۱۵۷۷ - (۵۵) وَهْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ. فَادْعُ اللَّهَ لِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ». فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں تجھے ایسی خاتون نہ دکھاؤں جو جنتی ہے؟ میں نے کہا ضرور۔ انہوں نے فرمایا یہ سیاہ رنگ کی عورت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ہے اور اس نے کہا ہے اے اللہ کے رسول! مجھ پر صرع کا (مرگی) حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم سے دور ہو جاتے ہیں آپ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کرے اور تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت عطا

کرے۔ اس نے جواب دیا 'میں صبر کرتی ہوں اور کہا کہ میرے کپڑے دور ہو جاتے ہیں' آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرے کپڑے دور نہ ہوں (ماکہ میرا جسم عیاں نہ ہو جائے) آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: صرع کو مَرگی کہا جاتا ہے، یہ مرض دماغی ہے، ردی بخارات دماغ کی جانب چڑھتے ہیں، جس سے اعضاء ریسہ کے افعال میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ مریض بے ہوش ہو کر چہرے کے بل زمین پر گر پڑتا ہے۔ اعضاء میں تشنج رونما ہوتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلنے لگ جاتی ہے۔ علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں ذکر کیا ہے کہ اگر پنجیس سال کی عمر تک یہ بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج ممکن نہیں۔ شاید اس عورت کو بھی یہ مرض اسی عمر میں لاحق ہوا ہو، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو صبر کی تلقین کی اور جنت کی خوشخبری دی۔ معلوم ہوا کہ بیماری کا علاج نہ کرنا اور اس پر صبر کرنا علاج کرنے سے افضل ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کے ساتھ علاج کرنا دوا کے ساتھ علاج کرنے سے بہتر ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ - ۳ صفحہ ۴۳۱)

۱۵۷۸ - (۵۶) وَهْنٌ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: هِنِيئًا لَهُ، مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلْ بِمَرَضٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْحَكَ! وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۱۵۷۸: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہوا، ایک شخص نے کہا 'یہ خوش نصیب ہے بغیر بیمار ہونے کے فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھ پر افسوس ہے! تجھے معلوم نہیں کہ اگر اللہ اس کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اس سے اس کے گناہ دور ہو جاتے (مالک نے مرسل بیان کیا)

۱۵۷۹ - (۵۷) وَهْنٌ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصَّنَابِيحِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ، فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ. قَالَ شَدَادٌ: أَبَشِّرُ بِكَفَارَاتِ السَّيِّئَاتِ، وَحِطِّ الْخَطَايَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا قَبِلْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ، فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۷۹: شداد بن اوس اور صناہی سے روایت ہے وہ دونوں ایک بیمار کے ہاں بیمار پرسی کے لئے گئے۔ انہوں نے اس سے استفسار کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھ پر اللہ کا احسان ہے (گویا اس نے تقدیر پر

رضامندی کا اظہار کیا) شدا نے کہا، خوش ہو جائیں آپ کے گناہ دور ہو گئے اور غلطیاں محو ہو گئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں تو اس آزمائش پر وہ میری تعریف کرتا ہے تو جب وہ بیماری سے اٹھتا ہے تب اس کی حالت اس دن کی طرح ہوتی ہے جس دن اس کو اس کی والدہ نے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو بیماری کے سبب روکے رکھا اور اس کی آزمائش کی، تم اس کے وہ اعمال (باقاعدہ) ثبت کرتے جاؤ جو اس کے تندرست ہونے کی حالت میں ثبت کرتے تھے (مسند احمد)

۱۵۸۰ - (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَ عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی شخص کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال (صلحہ) کفارہ نہیں بنتے تو اللہ عزوجل اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اس کے گناہ جھاڑ دے (مسند احمد)

۱۵۸۱ - (۵۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا» رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۱۵۸۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے چلے وہ رحمت (الٹی) میں غوطہ زن رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت (الٹی) میں ڈوب جاتا ہے (مالک، احمد)

۱۵۸۲ - (۶۰) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُمَّى، فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُظْفِرْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ، فَلْيَسْتَنْقِصْ فِي نَهْرِ جَارٍ - وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرَّتَهُ، فَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، وَصَدِّقْ رَسُولَكَ - . بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلْيَنْعَمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ عَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخُمْسٌ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خُمْسٍ فَسَبْعٌ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٌ، فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تَجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۵۸۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کو بخار (کا عارضہ) لاحق ہو تو چونکہ بخار دونوں کا ٹکڑا ہے اس لئے اس کو اپنے سے (ہٹانے کے لئے) پانی کے ساتھ بجھائے وہ چلتے پانی میں صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے غوطہ لگائے وہ تین روز (تک) تین، تین غوطے لگائے اور پانی کے آنے کی جانب منہ کرے اور دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کے ساتھ“ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا کر اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرما۔“ اگر تین دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو پانچ دن تک (یہی عمل کرے) اگر پانچ دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو سات دن تک (یہی عمل کرے) اگر سات دن میں (بھی) تندرستی حاصل نہ ہو تو نو روز تک (یہی عمل کرے) اللہ عزوجل کے حکم کے ساتھ نو روز سے (بخار) آگے نہیں بڑھے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول نام والا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۸)

۱۵۸۳۔ (۶۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَبَّهَا رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذَّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۵۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر ہوا چنانچہ ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا بھلا نہ کہو، بخار گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۴۵، البحر والتعذیل جلد ۸ صفحہ ۶۸۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۶، طبقات ابن سعد جلد ۹ صفحہ ۲۴۲، مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۸)

۱۵۸۴۔ (۶۲) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ: «أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لَتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۵۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ آپ نے (اس سے) فرمایا، خوش رہ۔ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے، ”بخار آتش ہے، میں دنیا میں اپنے مومن بندے کو اس میں جلا کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن یہ اس کے لئے جہنم کا عوض ہو۔“
(احمد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

۱۵۸۵۔ (۶۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ

وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعَزَّزْتَنِي وَجَلَّلَنِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ، وَإِقْتَارٍ فِي رِزْقِهِ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۵۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے، میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں کسی ایسے شخص کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جسے بخشنے کا میرا ارادہ ہو جب تک کہ میں اس کی تمام غلطیوں کا پورا پورا بدلہ لیتے ہوئے اس کو جسمانی بیماری اور رزق کی تنگی میں مبتلا نہ کروں (رزین)

۱۵۸۶ - (۶۴) وَهَنَ شَقِيقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللَّهِ [بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]، فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَعَوْتُ: فَقَالَ: إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرِضِ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَرِضُ كَفَّارَةٌ». وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالِ قَتْرَةٍ، وَلَمْ يُصْبِنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ، لِأَنَّهُ يَكْتُبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرُضَ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرِضُ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۵۸۶: شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے رونا شروع کر دیا اور واضح کیا کہ میں بیماری کے سبب نہیں رو رہا ہوں، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، بیماری (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ میں تو اس لئے روتا ہوں کہ مجھے بحالت ضعف بیماری لاحق ہوئی جبکہ قوت کی حالت میں بیماری لاحق نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اس کے (نامہ اعمال میں) وہ اعمال ثبت ہوتے رہتے ہیں جو بیماری سے قبل ثبت ہوتے رہے لیکن بیماری کی وجہ سے اب وہ انہیں نہیں کر پایا (رزین)

وضاحت: ان دونوں احادیث کی سند معلوم نہیں، البتہ اس موضوع کی احادیث کہ بیماریاں اور مصائب گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں ان کی تائید کرتی ہیں (واللہ اعلم)

۱۵۸۷ - (۶۵) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ، وَالتَّبَهَقُ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت تین دن کے بعد کیا کرتے تھے (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ مسلمہ بن علی راوی متہم ہے۔ ابو حاتم نے بیان کیا ہے

کہ یہ حدیث موضوع ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۲، الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۱۲۲۲، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۰۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۹)

۱۵۸۸ - (۶۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ بِدُعَاكَ، فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۱۵۸۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ کسی بیمار کے ہاں جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے، اس لئے کہ اس کا دعا کرنا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ میمون بن مہران نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (مرعات جلد ۲ - ۳ صفحہ ۴۳۳)

۱۵۸۹ - (۶۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِبَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا كَثُرَ لَغْطُهُمْ وَاجْتِلَافُهُمْ: «قُومُوا عَنِّي». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۵۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بیمار کی بیمار پرسی کرتے ہوئے سنت ہے کہ (اس کے پاس) تھوڑا وقت بیٹھے اور اونچی آواز نہ کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کا شور و شغب اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ (رزین)

۱۵۹۰ - (۶۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فَوَاقُ

نَاقَةٍ».

۱۵۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار پرسی کا وقت اونٹنی کے پہلی باہ اور جلد ہی دوسری باز دودھ نکلنے کے درمیانی وقت کے برابر ہو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی مجہول ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۹)

۱۵۹۱ - (۶۹) وَفِي رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۵۹۱: سعید بن مسیب کی مرسل روایت میں ہے کہ ”افضل عیادت جلدی اٹھنا ہے۔“ (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ - ۳ صفحہ ۳۳۵) علامہ ناصر الدین
البانی نے بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی کا نام معلوم نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)

۱۵۹۲ - (۷۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا، فَقَالَ لَهُ: «مَا تَشْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بَرْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ رَعْنَدَهُ خُبْزَ بَرْ فَلْيَبْتَغِ إِلَىٰ أَحِبِّهِ». ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعِمْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۵۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
فحش کی بیمار پرسی کی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا، تو کیا کھانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا، میں گندم کی روٹی کی
چاہت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فحش کے پاس گندم کی روٹی ہے وہ اپنے اس بھائی کی جانب
بھیج دے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کا بیمار فحش، کسی چیز کی اشتہاء کرے تو وہ اس کو کھائے
(ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفوان بن میرہ روای لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۹، مشکوٰۃ
علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

۱۵۹۳ - (۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَتْهَا، فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ». قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَبِسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَىٰ مُنْقَطِعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

۱۵۹۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فحش جو مدینہ منورہ میں پیدا
ہوا، مدینہ منورہ میں ہی فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد فرمایا، کاش!
پیدائش کی جگہ کے سوا کسی اور مقام میں فوت ہوتا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کس لئے؟
آپ نے فرمایا، کوئی فحش جب پیدا ہونے کے مقام کے علاوہ کسی دوسرے مقام میں فوت ہوتا ہے تو اس کے پیدا
ہونے کے مقام سے لے کر اس کی موت کی جگہ تک کے برابر اس کو جنت میں جگہ دی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ)

۱۵۹۴ - (۷۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
 غربت کی موت شہادت ہے (ابن ماجہ)
 وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ہذیل بن حکم ابوالمنذر راوی منکر الحدیث ہے۔
 (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

۱۵۹۵ - (۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا، أَوْ وَقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعُغِدَى وَرُبِحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو
 شخص بیماری میں فوت ہوا وہ شہید ہوا یا قبر کے فتنہ سے محفوظ رہا اور صبح و شام اس کو جنت سے رزق ملتا ہے (ابن
 ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
 وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے، ابراہیم بن محمد بن ابی عطاء (راوی) متسم ہے۔
 (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

۱۵۹۶ - (۷۴) وَعَنْ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونَ، فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا. وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ: إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا: انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ، فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ، فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ، فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۹۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
 ہے کہ شہداء اور (طویل بیماری کی وجہ سے) بستر پر فوت ہونے والے، ان لوگوں کے بارے میں اپنے پروردگار
 عزوجل سے جھگڑیں گے جو طاعون (کی بیماری) سے فوت ہوئے۔ شہداء کہیں گے کہ (یہ) ہمارے ساتھی ہیں جیسے ہم
 قتل ہوئے (یہ بھی) قتل ہوئے (جبکہ) بستر پر فوت ہونے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم فوت ہوئے یہ
 بھی بستر پر فوت ہوئے۔ ہمارا پروردگار فیصلہ فرمائے گا، ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولوں کے زخموں کے
 مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں۔ جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے
 مشابہ ہوں گے (احمد، نسائی)

۱۵۹۷ - (۷۵) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونَ

كَأَلْفَارٍ مِنَ الزَّحِيفِ ، وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طاعون (بیماری) سے بھاگنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (جہاد کے) لشکر سے بھاگتا ہے جبکہ صبر کرنے والے کا ثواب شہید کے برابر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن جابر راوی ضعیف ہے البتہ اس کی شاہد حدیث کی سند صحیح ہے۔ اگر صاحب مشکوٰۃ اس کا ذکر کرتے تو بہتر ہوتا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۱)

(۲) بَابُ تَمَنَّى الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

(موت کی آرزو اور اس کو یاد کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۵۹۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، إِلَّا مَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیکو کار ہے تو شاید وہ مزید نیک اعمال کر لے اور اگر وہ بدکار ہے تو شاید اللہ سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لے (بخاری)

۱۵۹۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ؛ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرَهُ إِلَّا خَيْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور موت آنے سے پہلے موت کی دعا نہ کرے اس لئے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کی امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں بلاشبہ مومن کی طویل عمر سے اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۶۰۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ احْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں

سے کوئی شخص کسی تکلیف کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر ضرور ہی کچھ کہنا ہو تو دعا کرے کہ (اے اللہ!) ”مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت سے ہمکنار کر جب موت میرے لئے بہتر ہو۔“ (بخاری، مسلم)

۱۶۰۱ - (۴) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ؛ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۰۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے، اللہ اس کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی دوسری بیوی نے عرض کیا: بلاشبہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: معاملہ اس طرح نہیں ہے البتہ (حقیقت یہ ہے) کہ مومن جب موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو اس کو اللہ کی رضا اور (اللہ کی جانب سے) اکرام و احترام کی بشارت ملتی ہے تو کوئی چیز اس کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی جو اس کے سامنے ہوتی ہے۔ اس پر وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کی چاہت کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کے سامنے جو منظر ہوتا ہے اس سے زیادہ قبیح چیز اس کے نزدیک کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی چنانچہ وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

۱۶۰۲ - (۵) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ: «وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ».

۲۴۰۲: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ اللہ کی ملاقات سے پہلے موت (طاری ہوتی) ہے۔

۱۶۰۳ - (۶) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ، أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ، وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ، وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ، وَالْدَّوَابُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۳: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ آپؐ نے فرمایا، آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ”آرام پانے والا“ اور ”جس سے آرام حاصل کیا گیا ہے“ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ایماندار شخص دنیوی تھکاوٹوں اور اذیتوں سے چھٹکارہ پا کر اللہ کی رحمت (کے سائے) میں آرام پاتا ہے اور فسق و فجور کرنے والے شخص سے لوگ، آبادیاں، درخت اور چارپائے آرام پاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۶۰۴ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أُمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرْضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۰۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو تھامتے ہوئے فرمایا، دنیا میں یوں زندگی بسر کر گویا کہ تو غریب الوطن ہے یا سفر پر ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور تندرستی (کے زمانے) میں بیماری کے (زمانے کے) لئے اور زندگی میں موت کے بعد کے لئے عمل میں پوری کوشش کر (بخاری)

۱۶۰۵ - (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے آپؐ سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ ”تم میں سے کسی شخص پر جب موت طاری ہو تو (اس پر) لازم ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو۔“ (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۶۰۶ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ». قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُولُ: لِمَ؟ فَيَقُولُونَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُولُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ

السَّيِّئَةِ، وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحَلِيَّةِ».

دوسری فصل

۴۰۶: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا؟ آپ نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے دریافت کرے گا' کیا تم میری ملاقات کی چاہت رکھتے ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے (پھر) اللہ دریافت فرمائے گا 'کیوں؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تیرے غم اور تیری مغفرت کے امیدوار ہیں۔ اس پر اللہ فرمائے گا کہ میری بخشش تمہارے حق میں ثابت ہوگی (شرح السنہ ابو نعیم فی الحلیہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۳)

۱۶۰۷ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْثَرُ مَا ذَكَرَ هَٰذِهِمُ اللَّذَاتِ، الْمَوْتُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۴۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۶۰۸ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». قَالُوا: إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ؛ وَلَكِنْ مَنْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو (مخاطب کیا اور) فرمایا 'اللہ سے صحیح معنی میں حیا کرو۔ انہوں نے کہا 'اے اللہ کے پیغمبر! الحمد للہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا 'یہ نہیں! البتہ جس شخص نے اللہ سے صحیح معنی میں حیا کیا اسے اپنے سر اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن میں وہ مشتمل ہے نیز اسے پیٹ اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن پر وہ حاوی ہے اور وہ مرنے اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے نیز جس شخص کا مقصود آخرت ہے وہ دنیاوی زیب و زینت کو چھوڑ دے۔ پس جس شخص نے یہ کام سرانجام دیئے اس نے صحیح معنی میں اللہ سے حیا کی (احمد، ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صباح بن قاسم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۵)

۱۶۰۹ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُخَفُّ الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۶۰۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت تو مومن کا تحفہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: موت کو تحفہ اس لئے کہا گیا ہے کہ موت کے بعد ہی ہمیشہ کی نعمتوں سے سرفرازی حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۱۰ - (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۶۱۰: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن فوت ہوتا ہے تو اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: مومن کو گناہوں سے نجات دلانے کے لئے موت کی شدت کی وجہ سے اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے یا مومن موت کے وقت جب دیکھتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہے اور رحمت کے فرشتے اس کو نظر آتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے گناہوں کا ملاحظہ کرتا ہے تو شرمندگی کی وجہ سے پیشانی پر پسینے کے قطرات نمودار ہو جاتے ہیں (واللہ اعلم)

۱۶۱۱ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخَذَهُ الْأَسَفُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَزَيْنٌ فِي كِتَابِهِ: «أَخَذَهُ الْأَسَفُ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِ».

۱۶۱۱: عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچانک موت ناراضگی کی پکڑ ہے (ابوداؤد) بیہقی شعب الایمان اور رزین میں زیادہ الفاظ ہیں کہ کافر کے لئے (اچانک موت) ناراضگی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے (باعث) رحمت ہے۔

۱۶۱۲ - (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي

الْمَوْتِ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْبُؤْسِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُوهُ وَأَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جواں سال شخص کے ہاں گئے جبکہ وہ فوت ہو رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو خود کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ سے پر امید ہوں، اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے گناہوں سے بھی خائف ہوں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس جیسے موقع پر یہ دونوں وصف جب کسی انسان کے دل میں موجود ہوں تو اللہ اس کی امید بر لاتا ہے۔ اور جس گناہ سے وہ خائف ہوتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

الفصل الثالث

۱۶۱۳ - (۱۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْمُطْلَعِ شَدِيدٌ، وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِنَابَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

تیسری فصل

۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کی آرزو نہ کرو، اس لئے کہ موت کے وقت کے شائد اور تکلیف ہولناک ہیں بلاشبہ کسی شخص کی عمر کا لمبا ہونا اور اللہ کا اس کو ایبت الی اللہ کی توفیق دینا اس کی سعادت ہے (احمد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن یزید راوی کو ابن حبان کے سوا کسی نے ثقہ نہیں کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۴۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۶)

۱۶۱۴ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَّرْنَا وَرَفَقْنَا، فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ، فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي مِتُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا سَعْدُ! أَعْنِدِي تَمَنِّي الْمَوْتَ؟!» فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنْ كُنْتُ خُلِقْتُ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۱۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں تھے۔ آپؐ نے ہمیں وعظ فرمایا اور ہم پر رقت طاری ہو گئی۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ رونے لگے اور کہنا شروع کیا، اے کاش! مجھ پر موت آجائے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے سعد! کیا میرے پاس تو مرنے کی آرزو کر رہا ہے؟ آپؐ نے ان کلمات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، اے سعد! اگر تو جنت کے لئے پیدا ہوا ہے تو تیری عمر جس قدر بھی طویل ہو جائے اور تیرے اعمال صالح ہوں وہ تیرے لئے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الہانی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۳۲، اعلیٰ و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۶۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۶)

۱۶۱۵ - (۱۸) وَفَن حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَابٍ وَقَدْ اِخْتَوَى سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا اَنْتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ» لَتَمَنَيْتُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا، وَإِنِّي فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَا رُبْعَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: ثُمَّ اُنْتِ بِكَفْنِهِ، فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى، وَقَالَ: لَكِنْ حَمَزَةٌ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بَرْدَةً مَلْحَاءً إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ، حَتَّى مَدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ، وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ اُنْتِ بِكَفْنِهِ إِلَى آخِرِهِ. [وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ]

۲۱۱۵: حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں خباب (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا۔ ان کے جسم پر سات داغے (کے نشانات) تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا ہوں۔ (خبابؓ نے کہا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا اور میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا (لیکن) اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ نے ذکر کیا، پھر ان کے پاس ان کا کفن لایا گیا جب انہوں نے اپنا کفن دیکھا تو رونا شروع کر دیا اور بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن میسر نہ آیا، صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب اس کے ساتھ ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کا سر ننگا ہو جاتا پھر اس چادر کو ان کے سر پر ڈال دیا گیا اور ان کے دونوں قدموں پر اذخر (گھاس) رکھ دی گئی (احمد، ترمذی) البتہ ترمذی میں کفن والا ٹکڑا مذکور نہیں۔

(۳) بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

(قریب الموت ہونے پر جو کلمات کہے جاتے ہیں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۶۱۶ - (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۴۱۴: ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے فوت ہونے والوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرو (مسلم)

۱۶۱۷ - (۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی بیمار یا فوت ہونے والے کے ہاں جاؤ تو اچھے کلمات کہو اس لئے کہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

۱۶۱۸ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ﴾، أَللَّهُمَّ أَجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا». فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ أَوْبَيْتُ هَاجِرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس

مسلمان کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ (اس وقت) وہ کلمات کہے جن کا اللہ نے حکم دیا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”بلاشبہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور بلاشبہ ہم آخرت میں اللہ کی جانب جانے والے ہیں“ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر و ثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔“ چنانچہ اللہ اس کو اس سے بہتر بدل عطا کرتا ہے۔
(اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں) جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں نے (دل میں) کہا، ابو سلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہے؟ یہ پہلا خاندان ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر (بھی) میں نے یہ کلمات کہے۔ چنانچہ اللہ نے مجھے ابو سلمہؓ کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل دیا (مسلم)

۱۶۱۹ - (۴) وَمِنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ» فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ»، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيَّتَيْنِ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرَيْنِ، وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۹: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے، ان کی آنکھیں کھلی تھیں آپؐ نے انہیں بند کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ روح جب (جسم سے) نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اس پر ابو سلمہؓ کے گھر والوں نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم اپنے لئے خیر و برکت ہی کی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں کے درمیان اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما اور اے جہانوں کے رب! ہمیں اور اس کو معاف فرما اور اس کی قبر فراخ فرما اور اس کی قبر اس کے لئے روشن فرما۔“ (مسلم)

۱۶۲۰ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّى سُجَّيَ بْنَ زَيْدٍ حَبْرَةَ، مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو آپؐ (کے جدِ مبارک) کو دھاری دار چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۶۲۱ - (۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

دوسری فصل

۱۶۲۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا آخری کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا (ابوداؤد)

۱۶۲۲ - (۷) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْرَأُوا سُورَةَ (يَس) عَلَى مَوْتَاكُمْ» زَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۶۲۲: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے فوت ہونے والوں پر سورۃ یسین کی تلاوت کرو (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عثمان اور اس کے دونوں استاد مجہول راوی ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۹)

۱۶۲۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبِلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، وَهُوَ يَتَكَبَّرُ حَتَّى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا بوسہ لیا جبکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ آپؐ رو رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو مبارک عثمانؓ کے چہرے پر گر رہے تھے (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۹)

۱۶۲۴ - (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبِلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا جبکہ آپؐ فوت ہو چکے تھے (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی پیشانی کا بوسہ تعظیم اور تبرک کے لئے لیا تھا (واللہ اعلم)

۱۶۲۵ - (۱۰) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحُوحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضٌ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَالَ: «إِنِّي لَا أُرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ بِهِ الْمَوْتُ، فَأَذْنُونِي بِهِ وَعَجِّلُونَا، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجَنَافَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْلِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۲۲۵: حصین بن دوح سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء (رضی اللہ عنہ) بیمار ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا، میں محسوس کرتا ہوں کہ طلحہ (رضی اللہ عنہ) پر موت کے آثار نمودار ہیں (جب وہ فوت ہو جائیں) تو مجھے اطلاع دینا اور (اس کے کفن دفن میں) جلدی کرنا اس لئے کہ کسی مسلمان کی نعش کے لئے درست نہیں کہ اس کو اس کے گھروالوں کے درمیان روک رکھا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عزہ بن سعید راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۰)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۶۲۶ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقِنَا مَوْتَنَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ؟ قَالَ: «أَجُودُ وَأَجُودُ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

تیسری فصل

۱۲۲۶: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں پر موت طاری ہو انہیں یہ کلمات کہنے کی تلقین کرو (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ ہی معبود برحق ہے جو علم و کرم والا ہے، اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! زندوں کے لئے یہ دعا کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا بہت خوب! بہت خوب! (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن عبد اللہ جعفر راوی مجہول الحال ہے (المخرج والتعديل جلد ۲ صفحہ ۷۹۲، المجموع جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۰)

۱۶۲۷ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: أَخْرِجِي أَيْتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، أَخْرِجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، أُدْخِلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ، حَتَّى تُنْهَى إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا

اللَّهُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءَ، قَالَ: أُخْرِجِي أَيْتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ،
اُخْرِجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَاقٍ، وَآخِرُ مَنْ شَكَلَهُ أَزْوَاجٌ، فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا
ذَلِكَ، حَتَّى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ،
فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً، فَإِنَّهَا لَا تَفْتَحُ
لَكَ أَبْوَابَ السَّمَاءِ، فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تُصَوَّرُ إِلَى الْقَبْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

۴۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کسی شخص کی موت قریب ہوتی ہے تو فرشتے اس کے قریب آتے ہیں۔ اگر (فوت ہونے والا) شخص صالح انسان ہے
تو فرشتے کہتے ہیں، اے پاک روح! جو پاک جسم میں تھی باہر آجا تو قاتل تعریف ہے۔ اللہ کی رحمت، اس کے عطیات
اور نہ ناراض ہونے والے پروردگار سے خوش ہو جا۔ مسلسل اس کو یہ کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم
سے باہر آجاتی ہے۔ بعد ازاں روح کو آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے، اس کے لئے (آسمان کا) دروازہ کھول دیا جاتا
ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون روح ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں، فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ (روح) کے لئے
خوش آمدید ہو جو پاک جسم میں رہی (جنت میں) داخل ہو جا، تو تعریف کے لائق ہے اور تو اللہ کی رحمت، اس کے
عطیات اور ایسے پروردگار سے ملاقات کے لئے خوش ہو جا جو تجھ پر ناراض نہیں۔ اسے مسلسل یہی کلمات کہے
جاتے ہیں یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس میں اللہ ہے (لیکن) جب بدکار شخص فوت ہوتا ہے تو
فرشتہ کہتا ہے، اے خبیث روح! جو ناپاک جسم میں ہے تو قاتل مذمت ہے باہر نکل آ۔ گرم پانی، پیپ اور اس قسم
کے دیگر غذاؤں کی بشارت قبول کر۔ اس کو مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح باہر نکل آتی ہے پھر
اس کو آسمان کی جانب چڑھایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ
کون ہے؟ جواب میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں ہے تو (اس کے حق میں) پیغام ملتا ہے، خبیث روح کو خوش آمدید نہ ہو
جو ناپاک جسم میں تھی تو واپس چلی جا تو قاتل مذمت ہے، تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھل سکتے۔ چنانچہ اس
کو آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں رہتی ہے (ابن ماجہ)

۱۶۲۸ - (۱۳) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا
مَلَكَانِ يُصْعِدَانَهَا». قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبٍ رِيحَهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: «وَيَقُولُ أَهْلُ
السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ نَعْمَ رِيَّةً،
فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ». قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ
رُوحُهُ» قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا «وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ
الْأَرْضِ، فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِبْطَةً

كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے تو روح کو دو فرشتے اٹھا کر (آسمان کی جانب) لے جاتے ہیں۔ حملو راوی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے روح کی عمدہ خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، آسمان کے فرشتے کہتے ہیں (یہ) پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ کی رحمتیں تجھ پر اور اس جسم پر ہوں جس کو تو نے آباد کر رکھا تھا چنانچہ روح کو اس کے پروردگار کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ بعد ازاں اللہ فرماتا ہے، اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ۔ آپ نے فرمایا، اور جب کافر کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے حملو راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو اور (اس پر) لعنت کا ذکر کیا (چنانچہ) آسمان کے فرشتے کہتے ہیں، ٹپاک روح زمین کی جانب سے آئی ہے (اس کے بارے میں) کہا جائے گا کہ اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ (ابو ہریرہ کہتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو جو آپ کے جسم مبارک پر تھی اپنی ناک پر اس طرح ڈال لیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاص طریقہ سے چادر اوڑھ کر دکھایا) (مسلم)

وضاحت: حالت کشف میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کا مشاہدہ کیا اور اس کی بدبو کو آپ نے محسوس کیا تو ناک پر چادر ڈال لی گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بدبو آ رہی ہے جیسا کہ آپ جب قوم ثمود کی بستیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے عذاب کا مشاہدہ کیا تو آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا۔

(مرعات جلد ۲ - ۳ صفحہ ۲۵۳)

۱۶۲۹ - (۱۴) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُولُونَ: أَخْرِجِي رَاضِيَةً، مَرْضِيًّا عَنْكَ، إِلَيَّ رُوحُ اللَّهِ وَرِيحَانٌ، وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانٍ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى إِذَا لَبَسَتْهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرْحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدُمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ، مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَيْمِ الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: قَدْ مَاتَ، أَمَا أَنَاكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَآوِيَةِ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَضَرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمَسْحٍ

فَيَقُولُونَ: أَخْرِجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَتَخْرُجُ كَأَنَّ رِيحَ جَيْفَةٍ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَتَنَّنَ هَذِهِ الرِّيحُ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

۲۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

مومن پر موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم (کا لباس) لے کر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، 'اے روح! تو (باہر) نکل آ۔ تو اللہ سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ اللہ کی رحمت، اس کی نعمتوں اور اپنے پروردگار کی جانب آ' جو تجھ پر ناراض نہیں ہے چنانچہ (اس کے جسم سے) روح نہایت عمدہ کستوری جیسی خوشبو کی طرح باہر آتی ہے۔ رحمت کے فرشتے اس کو ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو آسمان کے دروازوں کے قریب لے آتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں، 'کس قدر عمدہ خوشبو والی یہ روح ہے جو تمہارے پاس زمین کی طرف سے آئی ہے۔ چنانچہ اس کو ایمانداروں کی ارواح (کے مستقر) میں لاتے ہیں۔ ایماندار لوگ اس روح کی ملاقات سے اس سے زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر پر گئے ہوئے ساتھی کی واپسی پر خوش ہوتا ہے چنانچہ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا کیا حال تھا؟ (پھر) وہ کہیں گے، ابھی اس کو رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا۔ وہ مرنے والا شخص (ان سے) کہے گا، وہ تو فوت ہو گیا تھا۔ کیا وہ تمہارے ہاں نہیں آیا؟ (اس پر وہ) کہتے ہیں، اسے اس کے مقام ہاویہ (دونخ) کی جانب لے جایا گیا ہے اور کافر کی موت کا وقت جب قریب آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے ہاں ٹٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں، 'اے روح! تو اللہ کے عذاب کی طرف آ' تو ناخوش ہے اور تجھ پر تیرا رب ناراض ہے چنانچہ وہ شدید بدودار مردار کی بو کی مانند نکلے گی یہاں تک کہ (فرشتے) اس کو زمین کے دروازے تک لے آئیں گے اور کہیں گے، یہ کس قدر بدودار ہے؟ یہاں تک کہ فرشتے اس کو کفار کی روحوں (کے مستقر) میں پہنچا دیں گے (احمد، نسائی)

۱۶۳۰ - (۱۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يَلْحَدُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَانَ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا، وَاقْبَالَ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ يَبْضُ الْوُجُوهَ، كَانَ وَجُوهُهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَرٌ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِّنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! أَخْرِجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ» قَالَ: «فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقُطْرَةُ مِنَ السَّمَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا، لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةً عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَرِ وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةٍ مِّسْكٍ وَجَدْتَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ» قَالَ: «فَيُصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ - يَعْنِي بِهَا - عَلَى مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا. حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُونَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيُسَبِّحُهُ مِنْ كُلِّ

سَمَاءٍ مُّقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ ، وَمِنْهَا أَعِيدُهُمْ ، وَمِنْهَا أَخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى » قَالَ : « فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي حَسَدِهِ ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ ، فَيَجْلِسَانِهِ ، فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ . فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : دِينِي الْإِسْلَامُ . فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَيَقُولَانِ لَهُ : وَمَا عَلِمُكَ ؟ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ . فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ قَدْ صَدَّقَ عَبْدِي ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ » قَالَ : « فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطَيِّبِهَا ، فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّةَ بَصَرِهِ » قَالَ : « وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الرُّجُوعِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ : أَبَشِّرُ بِالَّذِي يَسُرُّكَ ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ . فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ . فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ . فَيَقُولُ : رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ! رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ! حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي » . قَالَ : « وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا ، وَإِقْبَالٍ إِلَى الْآخِرَةِ ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّةَ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَيَقُولُ : أَيَّتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ ! أَخْرِجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ » قَالَ : « فَتَفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ ، فَيَنْزَعُهَا كَمَا يَنْزَعُ السُّفُودَ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُهَا . فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ ، حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ ، وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ جَنَفَةٍ وَجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا ، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، إِلَّا قَالُوا : مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ ؟ فَيَقُولُونَ : فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ » ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿ لَا تَفْتَحْ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ﴾ .

« فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اُكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينَ ، فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى ، فَطُطِرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا » ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴾ . « فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ ، فَيَجْلِسَانِهِ ، فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ ، لَا أَدْرِي . فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ ، لَا أَدْرِي . فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ ، لَا أَدْرِي . فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ كَذَبَ ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا ، وَيَضِيقُ

عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَحْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَبِيعُ الْوَجْهَ ، فَيَبِيعُ الثِّيَابَ ، مُتَتِنٌ الرِّيحَ ، فَيَقُولُ : أَبَشِّرْ بِالَّذِي يَسْؤُوكَ ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تَوَعَدُ . فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهَ يَجِيءُ بِالشَّرِّ . فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ . فَيَقُولُ : رَبِّ ! لَا تَقِمِ السَّاعَةَ . وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ : «إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرِجَ بِرُوحِهِ مِنْ قَبْلِهِمْ . وَتُنَزَّعُ نَفْسُهُ - يَعْنِي الْكَافِرُ - مَعَ الْعُرُوقِ ، فَيُلْعَنُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ ، وَتُعْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۲۳۰ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو ابھی تک لحد تیار نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی وہ بالکل خاموش تھے) اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپ زمین کھد رہے تھے۔ آپ نے سر مبارک بلند کیا اور دویا تین بار آپ نے فرمایا، ”اللہ کے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔“ بعد ازاں آپ نے فرمایا، ”مومن شخص کا جب دنیا سے جانے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان سے سفید چرے والے فرشتے آتے ہیں، ان کے چرے سورج کی مانند ہوتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے، وہ اس شخص سے حد نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، اے پاکیزہ روح! تو اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا کی جانب آ۔ آپ نے فرمایا، ”روح اس قدر (آرام) سے نکلتی ہے جیسے مکینے سے پانی کا قطرہ بہہ نکلتا ہے چنانچہ ملک الموت روح کو حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ اسے لے لیتے ہیں تو (دوسرے) فرشتے اس روح کو ان کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کے برابر (عرصہ تک) نہیں رہنے دیتے یہاں تک کہ (اس روح کو) ان سے حاصل کرتے ہیں پھر اس کو جنتی کفن اور جنتی خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے زمین میں پائی جانے والی کستوری کی نہایت عمدہ مہک کی طرح خوشبو پھیلتی ہے (آپ نے فرمایا) فرشتے اس کو لے کر (آسمانوں کی جانب) بلند ہونے لگتے ہیں وہ فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں، یہ کون سی پاکیزہ روح ہے؟ وہ کہتے ہیں، یہ فلاں کا لڑکا فلاں ہے اس کا نہایت عمدہ نام بتاتے ہیں جس نام کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو لے کر آسمان تک چلے جاتے ہیں۔ فرشتے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں چنانچہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بعد ازاں ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس سے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچایا جاتا ہے (اس کے بارے میں) اللہ عزوجل فرماتے ہیں ”میرے بندے کے اعمال ناموں کو طے سین میں برقرار کرو اور اس کو دوبارہ زمین پر لے جاؤ اس لئے کہ میں نے انہیں مٹی سے پیدا کیا ہے اسی میں انہیں دوبارہ لے جاؤں گا اور اسی سے

دوسری بار انہیں پیدا کروں گا۔“ آپؐ نے فرمایا، پس اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے استفسار کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے، وہ اللہ کا رسول ہے۔ وہ اس سے استفسار کرتے ہیں تجھے یہ کیسے علم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے، میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی چنانچہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ (اللہ رب العزت فرماتے ہیں) میرے بندے نے سچی باتیں کہی ہیں، اس کے لئے جنت کا (بستر) بچھا دو، اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی جانب دروازہ کھول دو۔ آپؐ نے فرمایا، چنانچہ اس کے پاس جنت کی بلوریں اور خوشبو پہنچتی ہے۔ اس کی قبر تا حدِ نظر وسیع کر دی جاتی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) اس کے پاس خوب صورت شخص آئے گا جس کے کپڑے خوب صورت ہوں گے جس سے عمدہ خوشبو مہکتی ہوگی وہ کہے گا، خوش و خرم رہ ان چیزوں کے ساتھ جو تیرے لئے خوشی کا پیغام ہیں، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ شخص اس سے دریافت کرے گا کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو خیر و برکت کا مظہر ہے وہ جواب دے گا، میں تیرا نیک عمل ہوں۔ اس پر وہ شخص کہے گا، اے میرے پروردگار! قیامت قائم فرما۔ میرے پروردگار! قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے ماں باپ کی جانب جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا، کافر شخص کا جب دنیا سے الگ ہونے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان کی طرف سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس سے حدِ نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعد ازاں ملک الموت آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، اے خبیث روح! تو اللہ کی ناراضگی کی جانب باہر آ۔ آپؐ نے فرمایا، روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے، وہ اس کو اس طرح کھینچ کر نکالتے ہیں جیسے لوہے کی سنج کو بھیگی ہوئی اون سے نکالا جاتا ہے۔ وہ روح کو حاصل کرتے ہیں جب وہ روح کو حاصل کر لیتے ہیں تو فرشتے آنکھ جھپکنے کے برابر وقت بھی اس کو اپنے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے کہ روح کو ان ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں۔ روح سے دنیا میں پائے جانے والے بدبودار مردار کی سی بو آتی ہے۔ فرشتے اس کو (حاصل کر کے آسمان کی جانب) لے جانا چاہتے ہیں۔ فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، یہ کون سی ٹپاک روح ہے؟ وہ کہتے ہیں، یہ فلاں (شخص) فلاں (شخص) کا بیٹا ہے۔ اس کا وہ نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس کے ساتھ وہ دنیا میں معروف تھا یہاں تک کہ اسے پہلے آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے (اس کے لئے) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے لیکن دروازہ نہیں کھلتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ (اس وقت تک) جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزرے۔“ چنانچہ اللہ فرماتا ہے، اس کے اعمال نامے کو جہنم (مقام) میں ثبت کر دو جو سب سے ٹھکی زمین میں ہے چنانچہ اس کی روح کو وہاں پھینک دیا جاتا ہے (اس کی تصدیق کے لئے) آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا“ اس کو پرندوں نے اچک لیا یا تیز ہوا نے اس کو دور پھینک دیا۔“ (اس کے بعد) اس کی

روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ جواب دیتا ہے، ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے سوال کرتے ہیں، یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے، ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں۔ چنانچہ آسمان سے فرشتہ منادی کرتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ، دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھولو چنانچہ اس کے پاس اس کی گری اور تیز بو آتی ہے اس پر اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قبر میں اس کی پسلیاں آپس میں یکجا ہو جاتی ہیں اور اس کے پاس ایک شخص آتا ہے جس کا چہرہ نہایت بد صورت ہے، لباس نہایت خوفناک ہے، اس سے بدبو آرہی ہے۔ وہ کہے گا، تجھے ایسی چیز کی بشارت ہو جو تجھے غمناک کرے گی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اس سے دریافت کرے گا، تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو نہایت بد صورت ہے جس سے شر ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ جواب دے گا، میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ پس وہ کہنا شروع کرے گا، میرے پروردگار! قیامت قائم نہ فرما اور ایک دوسری روایت میں اس کی مثل ہے اور یہ زیادہ ہے کہ جب نیک آدمی کی روح اس کے جسم سے نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور وہ تمام فرشتے جو آسمانوں میں ہیں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تمام دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی جانب سے چڑھائی جائے اور کافر کی روح اس کی رگوں سمیت اس کے جسم سے کھینچی جاتی ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور آسمانوں کے تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر دروازے کے فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی جانب سے نہ چڑھایا جائے (احمد) وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت صحیح ہے جبکہ دوسری روایت میں یونس بن خباب راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۸، المخرج والتعديل جلد ۳ صفحہ ۸۷۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۵)

۱۶۳۱- (۱۶) وَفَنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بَشِيرَ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ لِقَيْتَ فَلَانًا فَأَقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ. فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمُّ بَشِيرٍ! نَحْنُ أَشْعَلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضِرَ تَعْلَقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: بَلَى. قَالَتْ: فَهَذَا ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۱۶۳۱: عبد الرحمن بن كعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب (میرے والد) کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس اُمّ بَشیر بنت براء بن معرور آئیں۔ انہوں نے کہا، اے عبد الرحمن کے والد! اگر تیری فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اسے میری جانب سے سلام کہنا۔ کعب نے کہا، اے اُمّ

بشر! اللہ تجھے بخشے، ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہوں گے (کہ سلام پہنچائیں) اُمّ بھڑنے کہا، اے عبدالرحمن کے والد! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، آپؐ نے فرمایا، ایماندار لوگوں کی روہیں سبز پرندوں میں ہوں گی جو جنت کے درختوں سے کھائیں گے؟ کعبہؑ نے جواب دیا بالکل! (سنا ہے) اُمّ بھڑنے کہا کہ پس وہ یہی تو ہے (ابن ماجہ، بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۵)

۱۶۳۲ - (۱۷) وَمِنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَرْجِعَهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ».

۱۶۳۲: عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ مومن کی روح پرندے کی صورت ہوتی ہے، جنت کے درختوں سے کھاتی ہے، یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھانے کے دن اس کے جسم میں لوٹائے گا (مالک، نسائی، بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

۱۶۳۳ - (۱۸) وَمِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَمُوتُ، فَقُلْتُ: اقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۶۳۳: محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جابر بن عبد اللہ کے ہاں گیا جبکہ اس پر موت طاری تھی، میں نے (انہیں) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود احمد بن ازہر راوی بڑھاپے کی وجہ سے تلقین کیا جاتا تھا۔ امام ابن حبان نے "الثقات" میں بیان کیا کہ وہ خطائیں کر جاتا تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۶)

(۴) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

(میت کو غسل دینا اور اس کی تکفین کرنا)

الفصل الأول

۱۶۳۴ - (۱) وَمَنْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذِنِّي». فَلَمَّا فَرَعْنَا آذَنَاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «اغْسِلْنَهَا وَتَرَا: ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، وَابْدَأْنَ بِبِمَا مِئِنَهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا» وَقَالَتْ: فَضَقَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ..

پہلی فصل

۱۶۳۴: اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اگر تم مناسب سمجھو پانی میں بیری کے پتوں کی (مناسب) آمیزش کر کے غسل دو اور آخری بار میں کچھ ٹھکب کافور ڈالو۔ جب (غسل دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ (اُمّ عطیہ کہتی ہیں) جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے ہماری جانب اپنا تہ بند بھیجا اور فرمایا اس کو بطور شعار استعمال کرو۔ اور ایک روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) اس کو طلق تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور اس کا آغاز میت کی دائیں جانب اور اس کے وضو کے اعضاء سے کرو۔ اُمّ عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں اور ان کو اس کے پیچھے لٹکا دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ عطیہ عام طور پر عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ مذکورہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب کو غسل دینے کا ذکر ہے۔ میت کے غسل میں سب سے پہلے غسل دینے والے کو میت کے پیٹ پر معمولی دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ جو فضلہ باہر آتا چاہتا ہے وہ آجائے۔ بعد ازاں اس کی شرم گاہ کی اچھی طرح صفائی کی جائے پھر اس کو وضو کرایا جائے اور اس کے تمام جسم پر پانی بہایا جائے۔ یہ عمل ایک بار ضروری ہے جبکہ تین بار مستحب ہے۔ اس حدیث کے ترجمہ میں لفظ ”شعار“ تحریر ہوا ہے جس سے مقصود وہ چادر ہے جو میت کے جسم کے ساتھ ملی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۳۵- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ، بِيَضٍ سَحْوَلِيَّةٍ، مِّنْ كَرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کی بستی ”سحولی“ کی بنی ہوئی سفید رنگ کی کائن کی تین چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔
(بخاری، مسلم)

۱۶۳۶- (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كُفِّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو عمدہ قسم کا کفن دے (مسلم)

۱۶۳۷- (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمْسُوهُ بِطَيِّبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَدُ كُرْحِدِثِ خَبَّابٍ: قُتِلَ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي «بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۳۷: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام کی حالت میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ دی چنانچہ وہ فوت ہو گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی میں بیری کے پتے ملا کر اس کو غسل دو اور اس کی دونوں چادروں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا نہ اس کے سر کو ڈھانپنا وہ قیامت کے دن لہیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا (بخاری، مسلم)

ہم آئندہ اوراق میں خباب سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”مضعب بن عمیر قتل ہوئے“ کا ذکر جامع المناقب میں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۶۳۸ - (۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ الْإِثْمَدُ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهَ إِلَى «مَوْتَاكُمْ»

دوسری فصل

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'سفید لباس زیب تن کرو اس لئے کہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور اپنے مردوں کو سفید چادروں میں کفن دو اور تمہارا بہترین سرمہ اصغمانی ہے وہ بالوں کو اگاتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے (ابوداؤد، ترمذی) اور ابن ماجہ نے "مردوں کو سفید کفن پہناؤ" تک ذکر کیا ہے۔

۱۶۳۹ - (۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّبُ سَلْبًا سَرِيعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۳۳۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کفن گراں قیمت والا نہ لو کفن تو بہت جلد بوسیدہ ہو جائے گا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن ہاشم راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۸)

۱۶۴۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. دَعَا بِثِيَابٍ جَدِيدٍ، فَلَبَسَهَا، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۳۴۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کو موت نے آدلیا تو انہوں نے نیا لباس طلب کیا اور پہنا پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا 'فوت ہونے والا شخص انی لباس میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوتا ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کے معارض دوسری حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن ننگے بدن لوگ اٹھائے جائیں گے ان دونوں میں مطابقت یوں ہے کہ انسان جب قبر سے اٹھے گا تو اس کے بدن پر وہ لباس ہوگا جس میں وہ فوت ہوا۔ میدانِ حشر تک جاتے جاتے یہ لباس ختم ہو جائے گا اور اس کا بدن ننگا ہو جائے گا یا لباس سے مقصود اعمل ہیں کہ ہر انسان اپنے اعمل کے ساتھ اٹھایا جائے گا (مرعات جلد ۲ - ۳ صفحہ ۳۶۵ - ۳۶۶)

۱۶۴۱ .. (۸) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ، وَخَيْرُ الْأُصْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۴۴۱: عباده بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بہترین کفن ایک جیسی دو چادریں ہیں اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے (ابوداؤد)

۱۶۴۲ - (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

۱۴۴۲: نیز ترمذی، ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۶۴۳ - (۱۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُنَزَّعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ، وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۴۳: ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان سے اسلحہ، زرہ اور پوشیدہ کپڑے اتار دیے جائیں اور انہیں ان کے خون آلودہ کپڑوں کے ساتھ دفن کیا جائے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور عطاء بن سائب دونوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵، جلد ۳ صفحہ ۷۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۹)

الفصل الثالث

۱۶۴۴ - (۱۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَتَى بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُضْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بَرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأَرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْرَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا، وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي، حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۴۴: سعد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے ہاں کھانا لایا گیا جب کہ وہ روزے سے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ مضعب بن عمیرؓ خیر سے تھے، وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر ان کے پاؤں

چھپائے جاتے تو ان کا سرنگا ہو جاتا اور میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا اور جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے، وہ مجھ سے بہتر تھے۔ بعد ازاں دنیا ہمارے لئے بہت زیادہ فراخ ہو گئی یا انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں دنیا میسر آئی جس قدر میسر آئی ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں ہماری نیکیوں کا معروضہ ہمیں جلدی تو میسر نہیں آگیا ہے۔ پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا (بخاری)

۱۶۴۵ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَمَةَ أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَفَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رَيْقِهِ، وَالْبَسَهُ قِمِيصَهُ، قَالَ: وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کو جب (قبر کے) گڑھے میں داخل کیا جا چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ اس کو گڑھے سے نکالا گیا۔ آپ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے اس (کے جسم) پر پھونکا اور اس کو اپنا قمیص پہنایا۔ جابر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی نے عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنایا تھا (بخاری، مسلم) وضاحت: صحیح حدیث میں ذکر ہے کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قمیص عطا کرنے کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے وعدہ کیا لیکن جب آپ پہنچے تو اس کے گھر والوں نے اس خطرے کے پیش نظر کہ شاید آپ اس کے جنازے میں شرکت کرنے سے گریز کریں گے، انہوں نے تدفین کے انتظامات مکمل کر دیئے اور اس کو قبر میں داخل کر دیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے اسے اپنا قمیص اس قمیص کے معروضہ میں دیا جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس وقت پہنایا تھا جب عباس رضی اللہ عنہ بدر کے قیدیوں میں آئے تھے نیز معلوم ہوا کہ کفن میں سلا ہوا قمیص بھی پہنایا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ مرد کے کفن میں تین چادریں جبکہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

(۵) الْمَشْيُ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا

(جنازے کے ساتھ چلنا اور اس پر نماز جنازہ ادا کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۶۴۶ - (۱) عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكَ سَيِّئَةٌ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۶۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ تیزی کے ساتھ لے جاؤ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو میت کو بھلائی کی جانب لے جا رہے ہو اور اگر میت نیک نہیں ہے تو تم برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو (بخاری، مسلم)

۱۶۴۷ - (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا! أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۴۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو (چار پائی پر) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر میت نیک ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتی ہے کہ اس کے لئے تباہی ہے، تم اسے کہیں لے جا رہے ہو۔ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لیں تو وہ بے ہوش ہو جائیں (بخاری)

۱۶۴۸ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَعَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۳۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو (اس کے لئے احتراماً) کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ چلا وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ (زمین پر) نہ رکھا جائے (بخاری، مسلم)

۱۶۴۹ - (۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ. فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ؛ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۳۹: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جنازہ یہودی عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا، موت گھبراہٹ طاری کر دینے والی ہے پس جب بھی تم جنازہ دیکھو تو موت (کی دہشت) کی وجہ سے کھڑے ہو جاؤ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۰ - (۵) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا. يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ: قَامَ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ.

۱۶۵۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے، ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ بیٹھے، ہم بھی بیٹھ گئے (مسلم) مالک اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ وضاحت: جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونا مستحب ہے فرض نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۶۵۱ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لئے گیا اور اس پر نماز جنازہ ادا کیا اور دفن کرنے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط اُحد (پہاڑ)

کے برابر ہے اور جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آگیا تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا (بخاری، مسلم)

۱۶۵۲- (۷) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَىٰ لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى ، فَصَفَّ بِهِمْ ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۶۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ آپ صحابہ کرام کو عید گاہ لے گئے، ان کی صفیں درست کیں اور آپ نے (غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ خبر بھجوانا درست ہے البتہ دور جاہلیت کے انداز پر موت کی خبر دینا درست نہیں۔ رشتہ داروں، دوست احباب وغیرہ اور نیک لوگوں کو خبر پہنچانا درست ہے۔ البتہ مفاخرت یا نوحہ خوانی کے مقصد سے بلانا جائز نہیں۔ خیال رہے کہ نجاشی رجب کی نو تاریخ کو فوت ہوا۔ آپ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اس سے مخصوص حالات میں غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نجاشی کی خصوصیت نہیں (واللہ اعلم)

۱۶۵۳- (۸) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا ، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خُمَسًا ، فَسَأَلْنَاهُ . فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۶۵۳: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے۔ آپ نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کیں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں بھی کہا کرتے تھے (مسلم)

۱۶۵۴- (۹) وَهْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، فَقَالَ : لَتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۶۵۴: طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک میت پر نماز جنازہ ادا کی۔ انہوں نے فاتحۃ الکتاب تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے کیا تاکہ تم سمجھ لو کہ فاتحۃ الکتاب (کی تلاوت) سنت ہے (بخاری)

۱۶۵۵- (۱۰) وَهْنُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ»، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». وَفِي رَوَايَةٍ: «وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ» قَالَ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۵۵: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک میت کی) نماز جنازہ پڑھائی، میں نے آپ کے دعائیہ کلمات یاد کر لئے۔ آپ نے ذیل کے الفاظ پڑھے (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”اے اللہ اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت عطا فرما، اس کو معاف فرما اور اس کی بہترین مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کو فراخ کر، اس کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل پچیل سے صاف کیا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر اور ایک روایت میں ہے، اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ عوف بن مالک کہتے ہیں، میں نے آرزو کی، کاش! یہ میت میں ہوتا (مسلم)

۱۶۵۶- (۱۱) وَهْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، لَمَّا تَوَفَّي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ: أَدْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ: سَهْلٌ وَأَخِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۵۶: ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص فوت ہوئے تو عائشہ صدیقہؓ نے کہا، انہیں مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں۔ اس بات کو ناپسند کیا گیا تو عائشہؓ کہنے لگیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء (نای عورت) کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں ادا کیا (مسلم)

وضاحت: مناسب یہی ہے کہ نماز جنازہ کھلی فضا میں ادا کی جائے اگرچہ مسجد میں بھی جائز ہے لیکن عادت نہ بنائی جائے۔ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی تھی (واللہ اعلم)

۱۶۵۷- (۱۲) وَهْنُ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفَاسِهَا، فَقَامَ وَسَطُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۷: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو زچگی میں فوت ہو گئی تھی آپ (جنازہ پڑھانے کے لئے) اس کے درمیان کھڑے ہوئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مرد کے جنازے میں سر کے برابر اور عورت کے جنازے میں اس کے درمیان کے برابر کھڑا ہوا جائے (واللہ اعلم)

۱۶۵۸ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ لَيْلًا، فَقَالَ: «مَتَى دُفِنَ هَذَا؟» قَالُوا: الْبَارِحَةَ. قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟» قَالُوا: دَفَّنَاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَبَرْنَاهُ أَنْ تُؤَقِّظَكَ، فَقَامَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں (میت کو) رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، اس کو کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ گزشتہ رات دفن ہوا۔ آپ نے فرمایا، تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟ صحابہ کرام نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کیا کہ ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا، ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے، ہم نے آپ کے پیچھے صف درست کی آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، آپ کے بعد عہد صحابہ میں اس فعل پر کبھی عمل نہیں ہوا (واللہ اعلم)

۱۶۵۹ - (۱۴) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَمْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا، أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟» قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَرُوا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: «دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورُ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِنِي عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۶۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سیاہ رنگت والی ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے) یا نوجوان تھا۔ آپ نے اسے گم پایا۔ آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی نے بیان کیا گویا کہ صحابہ کرام نے اسے معمولی واقعہ قرار دیا۔ آپ نے فرمایا، مجھے اس کی قبر بتاؤ؟ صحابہ کرام نے آپ کو بتایا۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، قبروں میں اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ میری نماز جنازہ (پڑھانے) سے

ان میں روشنی نمودار ہوتی ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۶۶۰ - (۱۵) وَعَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ : يَا كُرَيْبُ ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ . قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : تَقُولُ : هُمْ أَرْبَعُونَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : أَخْرِجُوهُ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۲۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام کرب، ابن عباس سے بیان کرتا ہے کہ اس کا بیٹا "قدید" یا "عسنان" نامی مقام میں فوت ہوا۔ ابن عباس نے (کرب سے) کہا "اے کرب! تو دیکھ کر بتا کہ کس قدر لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں گیا تو کچھ لوگ اس (جنازہ) کے لیے جمع ہو چکے تھے۔ میں نے ابن عباس کو خبر دی۔ انہوں نے دریافت کیا "تیرے خیال میں چالیس (لوگ) ہوں گے؟ اس نے کہا "ہاں! انہوں نے فرمایا "جنازہ نکالو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے افراد شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں اللہ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے (مسلم)

۱۶۶۱ - (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً ، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ ؛ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۲۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا "جس میت پر ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اور وہ اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول ہوگی (مسلم)

۱۶۶۲ - (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَتَوْا عَلَيْهَا شَرًّا . فَقَالَ : «وَجَبَتْ» فَقَالَ عُمَرُ : مَا وَجَبَتْ ؟ فَقَالَ : «هَذَا أَتَيْنِيهِمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَهَذَا أَتَيْنِيهِمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ : «الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ» .

۱۶۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازہ لے کر گزرے۔ انہوں نے اس کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ بعد ازاں ایک اور جنازے کے ساتھ گزرے۔ انہوں نے اس کی مذمت کی۔ آپؐ نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، واجب ہونے سے کیا مقصد ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جس کی تم نے تعریف کی ہے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ایماندار لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۶۶۳ - (۱۸) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ» قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وِثَلَاثَةٌ» قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے حق میں چار شخص اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا، تین شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا، تین شخص بھی۔ ہم نے عرض کیا، دو شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا، دو شخص بھی۔ اس کے بعد ہم نے آپؐ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا (بخاری)

۱۶۶۴ - (۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فوت شدہ لوگوں کو برا بھلا نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ ان اعمال کے بدلے پا چکے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں (بخاری)

۱۶۶۵ - (۲۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغْسَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہداء میں سے دو انسانوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر آپؐ دریافت کرتے کہ ان میں سے کس شخص کو قرآن زیادہ

یاد ہے؟ جب آپؐ کو ان میں سے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپؐ لُحْد میں پہلے اس کو رکھتے اور آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن میں ان کے بارے میں گواہی دوں گا نیز آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں خون سمیت دفن کیا جائے نہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا (بخاری)

۱۶۶۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُورٍ، فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاجِ، وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بغیر زین کے ایک گھوڑا لایا گیا۔ جب آپؐ ابن الدحداج کے جنازے سے فارغ ہوئے تو آپؐ اس پر سوار ہو کر آئے اور ہم آپؐ کے گرد پیدل چل رہے تھے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۶۶۷ - (۲۲) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسَّفْطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ، وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ، وَالتَّسَائِنِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ: قَالَ: «الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ». وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ

۴۴۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے، اس کے آگے، اس کے دائیں، اس کے بائیں اور اس کے قریب چلے نیز ناتمام بچے کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے والدین کے حق میں مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے (ابوداؤد) اور احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جہاں چلنا پسند کرے اور بچے کا بھی نماز جنازہ ادا کیا جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے (روایت) ہے۔

وضاحت: حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے روایت ہے۔ جبکہ درست تحقیق یہ ہے کہ صحابہ کرام یا تابعین عظام میں سے اس نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ شاید یہ نقل کرنے والے کی غلطی ہے۔ درست مغیرہ بن شعبہ ہی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۶۸- (۲۳) وَعَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَأَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا.

۱۶۶۸: زہری، سالم سے، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے (احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ محدثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ صحیح ہے۔ محدثین کا اس حدیث کو مرسل قرار دینا درست نہیں ہے۔ زہری سے ایک جماعت نے اس کو موصول بیان کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۶)

۱۶۶۹- (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجَنَازَةُ مَتَّبُوعَةٌ وَلَا تُتَّبَعُ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَبُو مَاجِدٍ الرَّائِي رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

۱۶۶۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جنازے کے پیچھے چلا جائے' جنازہ پیچھے نہ ہو۔ جو شخص جنازے کے آگے ہے وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

۱۶۷۰- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَتَّبِعْ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۶۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اس نے تین بار اس کو اٹھایا تو اس نے جنازے کا وہ (حق) ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو المنزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۶)

۱۶۷۱- (۲۶) وَقَدْ رَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ

۴۷۱: امام بغویؒ نے اس حدیث کو شرح السنہ میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمرو واقدی راوی کذاب ہے (التاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۵۳۳، الجرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۹۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۹۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۶)

۱۶۷۲ - (۲۷) وَحَن ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟! إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَأَنْتُمْ عَلَى طُهُورِ الدَّوَابِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رَوَى عَنْ ثُوْبَانَ مَوْقُوفًا

۴۷۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے، آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں پر تھے۔ آپؐ نے فرمایا، تم شرم نہیں کرتے ہو، فرشتے پیادہ ہیں اور تم سواریوں پر ہو (ترمذی، ابن ماجہ) اور ابو داؤد نے اس کی مثل بیان کیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ثوبان سے موقوف حدیث بھی مروی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۶) البتہ ابو داؤد کی روایت صحیح ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری لائی گئی، آپؐ سوار نہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا، فرشتے پیادہ ہیں مجھے سواری پر سوار ہوتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ واپسی پر آپؐ سوار ہو کر تشریف لائے۔ معلوم ہوا صالحین المل علم کے جنازوں میں فرشتے بھی شریک ہوتے ہیں (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۳۹۰)

۱۶۷۳ - (۲۸) وَحَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ کی قرأت کی (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ثابت ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ الواسطی راوی منکر الحدیث ہے۔ (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۳۹۰، الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۳۳۷، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۹، تاریخ بغداد جلد ۶ صفحہ ۱۱۳)

۱۶۷۴ - (۲۹) وَحَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ

عَلَى الْمَيِّتِ، فَأَخْلَصُوا لَهُ الدُّعَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی میت کی نماز جنازہ ادا کرو تو اس کے حق میں اخلاص کے ساتھ دعا کرو (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۶۷۵ - (۳۰) وَحَنَّهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرْنَا وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ ادا کرتے تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں حاضر اور غیر حاضر چھوٹے اور بڑوں مرد اور عورتوں (کے گناہوں) کو معاف فرما اے اللہ! ہم میں سے تو جس شخص کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے تو جس کو فوت کرے اس کی وفات ایمان پر فرما۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا“ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۶۷۶ - (۳۱) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَأُنْثَانَا». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ، وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ»، وَفِي آخِرِهِ: «وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ».

۴۷۶: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی سے، اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت کے الفاظ ”ہماری عورتوں“ تک ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کو ایمان پر زندگی عطا فرما اور اس کی وفات ایمان پر فرما اور اس کے آخر میں ہے ”کہ ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو ابراہیم راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸)

۱۶۷۷ - (۳۲) وَهْنُ وَائِلَةُ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَبِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۷: واثلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کا جنازہ پڑھایا۔ آپؐ نے دعا کی ”اے اللہ! فلاں بن فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اس کو قبر کے فتنے اور دونخ کے عذاب سے محفوظ فرما اس لئے کہ تو وعدے کو ایفاء کرنے والا اور حق کو قائم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! اس کو معاف فرما اور اس پر رحم کرنا بلاشبہ تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔“
(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۶۷۸ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فوت شدہ مسلمانوں کے اچھے اوصاف کا تذکرہ کرو اور ان کی لغزشوں (کے ذکر) سے رک جاؤ۔ (ابوداؤد، ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن انس مکی راوی کو امام بخاری رحمہ اللہ نے منکر الحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸)

۱۶۷۹ - (۳۴) وَفِي نَافِعِ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ، ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا؟ وَمَنْ الرَّجُلُ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ، وَفِيهِ: فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ.

۴۷۹: نافع ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک شخص کا جنازہ ادا کیا۔ وہ اس کے سر کے برابر (سامنے) کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد ایک قریشی عورت کا جنازہ آیا۔ لوگوں نے کہا، اے ابو حمزہ! اس عورت کا بھی جنازہ ادا کریں۔ انس بن مالک چارپائی کے درمیان کے سامنے کھڑے ہوئے (اس پر) علاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ آپ عورت کے جنازے پر وہیں کھڑے ہوئے جہاں تو کھڑا ہوا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی، ابن ماجہ) ابوداؤد کی روایت میں اس کی مثل ہے البتہ کچھ زیادتی ہے کہ آپ عورت کے سرین (پٹھے) کے پاس کھڑے ہوئے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۸۰ - (۳۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ ابْنُ حُثَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۸۰: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نسل بن حنیف اور قیس بن سعد قادیسیہ (شہر) میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا تھا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ تو یہودی (مخص) کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اس کی جان نہ تھی؟ (یعنی موت کی گھبراہٹ نے آپ کو کھڑا کیا) (بخاری، مسلم)

۱۶۸۱ - (۳۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تَوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ، فَعَرَضَ لَهُ جَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «خَالِفُوهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَبِشَرِّ بْنِ رَافِعٍ الزَّارَوِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۲۸۸۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک میت کو لحد میں نہ اتارا جاتا آپ بیٹھتے نہیں تھے۔ چنانچہ ایک یہودی عالم آپ کے سامنے ہوا۔ اس نے آپ کو بتایا اے محمد! ہم اسی طرح کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا ان کی مخالفت کرو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور بشیر بن رافع (راوی) قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۲ - (۳۷) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسْنَا بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۸۸۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ

دیکھتے ہی کھڑے ہونے کا حکم دیا بعد ازاں آپ بیٹھے رہتے تھے اور آپ نے ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا (احمد)
وضاحت: مسلمان کا جنازہ قریب سے گزرے تو بیٹھے رہنا بھی جائز ہے اگرچہ موت کی گھبراہٹ اور فرشتوں کے احترام میں کھڑا ہونا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۶۸۳ - (۳۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ جَلَسَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۸۸۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قریب سے ایک جنازے کا گزر ہوا (جنازہ دیکھ کر) حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ ابن عباسؒ بیٹھے رہے (اس پر) حسنؒ کہنے لگے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازے کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباسؒ نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا کہ بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (نسائی)
وضاحت: معلوم ہوا کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے اس کے بعد آپ نے کھڑے ہونا ترک کر دیا۔ معلوم ہوا کہ کھڑے ہونا منسوخ ہے یا دونوں کام مباح ہیں (واللہ اعلم)

۱۶۸۴ - (۳۹) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا]، كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسُهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۸۸۴: جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے قریب سے ایک جنازہ گزرا (جنازے کو دیکھ کر) لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حسنؒ نے بیان کیا کہ یہودی کا جنازہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے پسند نہ کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو اس لئے آپ کھڑے ہوئے (نسائی)
وضاحت: غیر مسلم کے جنازہ کو دیکھ کر آپؐ کا کھڑے ہونا شاید اس سبب سے ہو جس کا ذکر حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ چونکہ موت وحشت ناک چیز ہے اس کے پیش نظر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔ دونوں تو ہمیں درست ہیں ان میں تضاد نہیں ہے یا یہ احتمال بھی قرین قیاس ہے کہ جنازے کے ساتھ چونکہ فرشتے ہوتے ہیں اس لئے ان کے احترام میں آپ کھڑے ہوئے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے لیکن وہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے (واللہ اعلم)

۱۶۸۵- (۴۰) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ، فَقُومُوا لَهَا، فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ: إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَها مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۸۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس سے یہودی، عیسائی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہوا کرو اس لئے کہ تم جنازے کے لئے نہیں کھڑے ہوتے ہو بلکہ جنازے کے ساتھ فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہو (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۱۰۵۱، الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۱۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۶۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)

۱۶۸۶- (۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ جَنَازَةَ مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: «إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے آپ بے کما گیا یہ تو (یہودی) انسان کا جنازہ ہے۔ آپ نے فرمایا، میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا ہوں (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن کے ساتھ بیان کیا ہے (الدراری ۱۸۱، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)

۱۶۸۷- (۴۲) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مُبَيَّرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ مَسْلَمٌ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَوْجَبَ». فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقْلَّ أَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ مُبَيَّرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ أَوْجَبَ». وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۲۸۷: مالک بن مبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس فوت شدہ مسلمان کی نماز جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں ہوتی ہیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب مالک جنازے میں شریک افراد کو کم سمجھتے تو اس حدیث کی وجہ سے وہ

انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے (ابوداؤد) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن میرہ جب (کسی شخص پر) نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو وہ لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اس کے بعد بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہو گئیں تو اللہ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے یزید سے لفظ عن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے (الدارمی ۱۸۱، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۹۴)

۱۶۸۸ - (۴۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جَنَّا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے نماز جنازہ میں (یہ دعائیہ کلمات) کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا فرمایا اور تو نے ہی اس کی اسلام کی جانب راہنمائی فرمائی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو زیادہ جانتا ہے ہم (اس کے حق میں) سفارشی بن کر آئے ہیں تو اس کو معاف فرما (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف میں علی بن شامخ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)

۱۶۸۹ - (۴۴) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۲۸۹: سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایسے بچے کی نماز جنازہ ادا کی جس سے ہرگز کوئی گناہ صلاہ نہیں ہوا تھا۔ تو میں نے سنا انہوں نے یہ دعا کی ”اے اللہ! تو اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما“ (مالک)

وضاحت: سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بچہ نابالغ ہے اور اس سے کوئی گناہ کبیرہ بھی سرزد نہیں ہوا تو پھر اس کی نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات کہ اسے عذاب قبر سے بچاؤ حاصل ہو، کس سبب سے ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں عام طور پر اس قسم کے دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں، اس لئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کلمات کہے اس سے بچے کے درجات میں بلندی ہوگی یا قبر میں چونکہ آزمائش ہوتی ہے اس لئے بچوں کے حق میں دعا ہے کہ وہ آزمائش سے محفوظ رہیں۔ اس روایت میں عذاب قبر سے مراد قبر کی تنہائی و حشت اور غم مراد ہے (اسی طرح امام سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے) (واللہ اعلم)

۱۶۹۰ - (۴۵) وَهْنُ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا، قَالَ: يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا. وَذُخْرًا وَأَجْرًا.

۱۶۹۰: امام بخاری رحمہ اللہ سے ”حلیقا“ منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ بچے کے جنازے پر سورہ فاتحہ قرأت کرتے نیز دعا فرماتے ”اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے (جنت میں) پیشوائی کرنے والا میرا سالن، ذخیرہ (ثواب) اور ثواب (جزیل) بنا۔

۱۶۹۱ - (۴۶) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الطِّفْلُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِ، وَلَا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ، حَتَّى يَسْتَهْلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَا يُورَثُ».

۱۶۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچے کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے نہ بچہ (کسی کا) وارث ہو گا اور نہ بچے کا (کوئی) وارث ہو گا بشرطیکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد چیخ نہ مارے (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ ابن ماجہ نے (اس جملے کا) ذکر نہیں کیا کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو گا۔ وضاحت: مقصود یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو تب اس کا جنازہ پڑھا جائے اور وہ وارث بھی بنے گا اور اس کے ورثاء بھی ہوں گے (واللہ اعلم) لیکن یہ حدیث مرفوع صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں ابو زبیر راوی مدلس ہے۔ (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۹۴) البتہ علامہ ناصر الدین البانی نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کو صحیح کہا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)

۱۶۹۲ - (۴۷) وَهْنُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي «الْمُجْتَبَى» فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ.

۱۶۹۲: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام (اکیلا) کسی چیز کے اوپر (اونچا) ہو اور لوگ اس کے پیچھے اس سے نیچے ہوں اسے دار قطنی نے کتاب ”المجتبیٰ“ کے کتاب الجنائز میں روایت کیا۔

وضاحت (۱): چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر پر نماز جنازہ ادا فرمانا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نیچے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا سہل بن سعد سعدی کی روایت میں ثابت ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۱۰۰) پس جواز تعلیماً ہے اس کو عموم پر محمول کرنا درست نہیں۔

وضاحت (۲): امام دار قطنی کی اس نام سے کوئی کتاب نہیں ہے ممکن ہے کہ ان کی تالیف ”السنن“ کا یہ

دوسرا نام بھی ہو۔ سنن میں یہ حدیث صفحہ ۱۹۷ پر ذکر ہوئی ہے نیز ابوداؤد میں صفحہ ۵۹۷ پر بھی مذکور ہے اور اس کی سند صحیح ہے اس حدیث کو علامہ ناصرالدین البانی نے صحیح ابوداؤد میں بھی ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)

(۶) بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

(میت کو دفن کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۶۹۳ - (۱) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ : اِلْحَدُوا لِي لَحْدًا ، وَانْصُبُوا عَلَيَّ اللَّيْنِ نَضْبًا ، كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل

۱۶۹۳ : عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے مرض الموت میں حکم دیا کہ میرے لئے لحد بنانا اور لحد کے اوپر کچی اینٹیں رکھنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا (مسلم)

۱۶۹۴ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۶۹۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی آرامگاہ میں سرخ رنگ کی پھولوں والی چادر بچھائی گئی تھی (مسلم)

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے یہ چادر آپ کی قبر مبارک میں بچھائی تھی تاکہ آپ کے بعد کوئی شخص اس چادر کو استعمال نہ کرے۔ دراصل صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد کی موجودگی میں یہ عمل واقع ہوا اور کسی نے انکار نہیں کیا اس لئے چادر بچھائی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۹۵ - (۳) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَرِيِّ ، أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۶۹۵ : سفیان ثمار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا

کہ وہ کوہان نما تھی یعنی اس کی سطح برابر نہ تھی بلکہ درمیان سے کوہان نما تھی (بخاری)
وضاحت: قبر کو کوہان نما بنانا افضل ہے اور اگر تمام کناروں سے برابر ہو تب بھی جائز ہے البتہ قبر ایک بالشت
سے بلند نہیں ہونی چاہیے (واللہ اعلم)

۱۶۹۶ - (۴) وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدْعَ تَمَثَالًا إِلَّا لَطَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۶: ابو الھیاج اسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے (مخاطب
کر کے) فرمایا، کیا میں تجھے ایسے کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟
تجھے ہرزی روح کی تصویر کو مٹانا ہوگا اور ہر (مقدار شرعی سے) اونچی قبر کو برابر کرنا ہوگا (مسلم)
وضاحت: قبر پر علامت کے لئے پتھر رکھنا، کنکریا ریت ڈالنا درست ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۹۸)

۱۶۹۷ - (۵) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ
الْقَبْرُ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قبر کو
چونا گچ بنانے، اس پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا (مسلم)

۱۶۹۸ - (۶) وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا
تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۸: ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز ادا کرو (مسلم)
وضاحت: نماز ادا کرتے وقت اگر قبر قبلہ رخ سامنے ہے تو نماز درست نہیں اور اگر دیوار حائل ہے تو کچھ حرج
نہیں (واللہ اعلم)

۱۶۹۹ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ
أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ». رَوَاهُ
مُسْلِمٌ.

۱۶۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں

سے کوئی شخص آگ کے شعلے پر بیٹھے، وہ اپنے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کے اثرات اس کے جسم تک پہنچیں، یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۷۰۰ - (۸) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يُلْحَدُ، وَالْآخَرُ لَا يُلْحَدُ. فَقَالُوا: أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ. فَجَاءَ الَّذِي يُلْحَدُ، فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»

۱۷۰۰: عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دو انسان تھے ایک لحد بتاتا تھا اور دوسرا لحد نہیں بتاتا تھا۔ صحابہ کرام نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان میں سے جو شخص پہلے آئے اس کو اپنا کام کرنے دو چنانچہ لحد بتانے والا (پہلے) آگیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بتائی (شرح السنہ) وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے لیکن ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۳)

۱۷۰۱ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْلَحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۱۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور شق غیر مسلموں کے لئے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) وضاحت: میت کو دفن کرنے کے لئے قبر بناتے وقت قبر میں قبلہ رخ اندر کی جانب گڑھا بنانے کو لحد کہتے ہیں۔ اور قبر کے درمیان میں گڑھا کھودنے کو شق کہتے ہیں تاکہ اس میں میت کو دفن کیا جائے، دونوں طریقے جائز ہیں۔ البتہ افضل لحد ہے (واللہ اعلم)

۱۷۰۲ - (۱۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۷۰۲: نیز احمد نے اس حدیث کو جریر بن عبد اللہ سے بیان ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۳)

۱۷۰۳ - (۱۱) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: «إِحْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ،

وَالْتَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهَ إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَحْسِنُوا» .

۱۷۰۳: ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احد کے روز آپؐ نے فرمایا: قبریں فراخ، گہری اور عمدہ بناؤ۔ ایک قبر میں دو، دو اور تین، تین افراد کو دفن کرو۔ ان میں سے جس کو قرآن مجید زیادہ حفظ ہے اس کو پہلے قبلہ کی جانب دفن کرو (احمد ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور ابن ماجہ نے آپؐ کے اس ارشاد کہ ”قبریں عمدہ بناؤ“ تک ذکر کیا ہے۔

۱۷۰۴ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لَتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

۱۷۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ) اُحد کے دن میری پھوپھی، میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے اٹھالائی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والے نے (منادی کرتے ہوئے) کہا کہ شہداء کو وہیں دفن کرو جہاں وہ شہید ہوئے ہیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت: شہداء کے لئے خاص حکم ہے کہ انہیں شہادت والی جگہ سے منتقل نہ کیا جائے تاکہ سبھی شہداء اجتماعی لحاظ سے مدفون ہوں اور اجتماعی طور پر اٹھائے جائیں۔ جب ایک مقام پر میت دفن ہو جائے تو وہاں سے نکل کر کسی دوسرے مقام میں دفن کرنا درست نہیں۔ کیونکہ دفنانے کے بعد نعش میں تغیر رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

(مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۰۲)

۱۷۰۵ - (۱۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۷۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت آرام کے ساتھ سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ”ابن دراز“ راوی ضعیف ہے (مکلوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۳)

۱۷۰۶ - (۱۴) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ، فَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ، وَقَالَ: «رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنَّ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَاءًا لِلْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

۱۷۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک صحابی کو دفن کرنے کے لیے) قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے۔ دفن کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے بلاشبہ تو کثرت کے ساتھ (اللہ کے ڈر سے) گریہ زاری کرنے والا تھا، کثرت کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا تھا“ (ترمذی) شرح السنہ میں ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ذوالب جادین کی قبر میں داخل ہوئے جو غزوہ تبوک میں شہید ہوئے تھے انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا نیز اس حدیث کی سند میں ”یحییٰ بن یمن“ راوی سنی الحفظ ہے اور ”عجاج بن ارطاة“ راوی مدلس ہے اس نے حدیث کو لفظ ”عن“ کے ساتھ بیان کیا ہے (نصب الراية جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۴)

۱۷۰۷ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ

۱۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر تھا“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”وہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت پر تھا۔“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) البتہ ابو داؤد نے دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ”عجاج بن ارطاة“ راوی ضعیف ہے لیکن اس روایت کی شاہد حدیث ایک دوسری سند سے سند احمد میں مذکور ہے (المرجح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ سعید الخوام جلد ۱ صفحہ ۴۷۵)

۱۷۰۸ - (۱۶) وَفَن جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَنَّاءَ عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَنَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا، وَأَنَّهُ رَسَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءً. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»، وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «رَسَّ».

۱۷۰۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں اور آپؐ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا اور کنکر بچائے۔ شرح السنہ میں اور امام شافعیؒ نے ان کا قول ”پانی چھڑکانے“ تک کو بیان کیا ہے۔

۱۷۰۹ - (۱۷) وَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا، وَأَنْ تُؤْتَطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا۔ ان پر کچھ تحریر کرنے اور ان کو پامال کرنے سے بھی منع فرمایا (ترمذی) وضاحت: قبر پر صاحب قبر کا نام لکھنا، تاریخ وفات تحریر کرنا، قرآن پاک کی آیت تحریر کرنا یا اللہ کے اسماء تحریر کرنا ناجائز ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۰۴) اس حدیث کو علامہ ناصر الدین البانی نے غیر صحیح کہا ہے۔ امام ابن حزم علامت کے طور پر نام لکھنے کو جائز کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۱۷۱۰ - (۱۸) وَ عَنْهُ، قَالَ: رُشُّ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقُرْبَيْهِ، بَدَأَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ التَّبَهِيُّ فِي «دَلَالَةِ النَّبُوَّةِ».

۱۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر (پانی کا) چھڑکاؤ کیا گیا۔ بلال بن رباح نے مشکیزے کے ساتھ آپ کی قبر مبارک پر پانی کا چھڑکاؤ کیا، سر کی جانب سے آغاز کیا اور پاؤں کی جانب تک چھڑکاؤ کیا (بیہقی دلائل النبوة)

۱۷۱۱ - (۱۹) وَ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَطْعُونٍ، أَخْرَجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا، فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ. قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا، ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ، وَقَالَ: «أَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي، وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۱۱: مُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، ان کا جنازہ لے جایا گیا اور انہیں دفن کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس ایک پتھر لائے۔ وہ شخص پتھر اٹھانہ سکا تو آپ اٹھے، آپ نے اپنی آستینوں سے کپڑا اٹھایا۔ مُطَّلِبُ کہتے ہیں کہ اس شخص نے بتایا جس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مطلع کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیوں کی سفیدی کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپ نے ان سے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ نے پتھر اٹھایا اور عثمان کے سر کی جانب اسے رکھ دیا اور فرمایا، میں نے یہ پتھر اپنے بھائی کی قبر پر بطور علامت رکھا ہے اور اس کی قبر کے

قریب ان لوگوں کو دفن کروں گا جو میرے گمراہوں سے فوت ہوں گے (ابوداؤد)
وضاحت: قبری ہونے اور دینی اخوت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اپنا بھائی کہا (واللہ اعلم)

۱۷۱۲ - (۲۰) وَحَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ! اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبِيهِ، فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِنَةَ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحُمْرَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۱۳: قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے عرض کیا، ام! مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں رفقاء کی قبریں دکھائیں (انہوں نے پردہ اٹھایا تو) تین قبریں تھیں، نہ (مقدار شرعی سے) بلند تھیں نہ (زمین کے ساتھ) ملی ہوئی تھیں، ان پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کنکر تھے (ابوداؤد)

وضاحت (۱): عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ لٹکا کر حجرہ مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا (واللہ اعلم)
وضاحت (۲): اس حدیث کی سند میں عمرو بن عثمان بن حنی راوی مجہول ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۶)

۱۷۱۳ - (۲۱) وَحَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَجَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ.

۱۷۱۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے، ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور اس کی روایت کے آخر میں اضافہ ہے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی ہم خاموش تھے)

۱۷۱۴ - (۲۲) وَحَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَسَّرَ عَظْمُ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۷۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کی ہڈی کو توڑنا اتنا ہی گناہ کا کام ہے جس طرح زندہ کی ہڈی کو توڑنا باعث گناہ ہے (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کے اعضاء نکال کر زندہ انسان میں پیوند کرنا جائز نہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں ٹائینا انسانوں کے قرنیہ کی پیوند کاری کی جاتی ہے جس سے ان کی بینائی بحال ہو جاتی ہے اور اسی طرح انسانوں کے دوسرے اعضاء کی پیوند کاری بھی کی جاتی ہے جو کہ کامیاب طریقہ ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ ہوا میں اڑا دینا اور پانی میں بہا دینا۔ چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور ہوا کو حکم دیا کہ اس انسان کے اجزاء کو واپس لوٹایا جائے۔ چنانچہ وہ شخص بارگاہ الہی میں زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ پاک نے اس سے استفسار کیا کہ تو نے اس قسم کی وصیت کیوں کی؟ اس نے جواب دیا، اے اللہ! تیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس حدیث سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی وصیت درست نہ تھی جبکہ اس نے وصیت کی تھی کہ مجھے فوت ہونے کے بعد جلا دینا (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۱۵ - (۲۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُدْفَنُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُغَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا. قَالَ: «فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا». فَتَزَلَّ فِي قَبْرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۷۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی تدفین کے وقت حاضر تھے۔ آپ قبر پر تشریف فرما تھے، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا، تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے گزشتہ رات جماعت نہیں کی؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا، میں ہوں۔ آپ نے فرمایا، قبر میں اترے چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

وضاحت: بعض روایات میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس رات اپنی لونڈی سے جماعت کی تھی۔ آپ کو اس بات کا علم ہو گیا تھا اس لئے آپ نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص قبر میں اترے، جس نے جماعت نہیں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے جب عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اُمّ کلثوم شدید بیمار تھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کو پرہیز کرنا چاہیے تھا۔ اس کا جواب واضح ہے وہ یہ کہ اُمّ کلثوم کی بیماری طول پکڑ گئی تھی اس لئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر لونڈی سے اشتماع کیا نیز معلوم ہوا کہ اجانب لوگ عورت کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اتر سکتے ہیں (مرغبات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۰۷)

۱۷۱۶ - (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تُصَحِّبْنِي نَائِحَةً وَلَا نَارًا، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشْنُوا عَلَيَّ الشَّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْخَرُ جُرُورًا وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أَرَا جَعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب موت کی آغوش میں تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ گر عورت اور آگ نہ جائے جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈالنا بعد ازاں میری قبر کے گرد اتنا عرصہ ٹھہرے رہنا جتنا عرصہ میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس رہوں اور میں معلوم کر سکوں کہ میں اپنے پروردگار کے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ عرصہ قبر کے قریب رکے رہنا چاہیے، اس دوران میں میت کے لئے ثابت قدمی کی دعا کی جائے اس سے میت کو وحشت نہیں ہوتی بلکہ مانوسیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۱۷ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْسِبُوهُ، وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ، وَلْيَقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةَ الْبَقَرَةِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو میت کو روک کر نہ رکھو (بلکہ) اس کو جلدی قبر میں پہنچاؤ اور اس کے سر کے قریب سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات اور اس کے پاؤں کے قریب سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کی جائیں۔“ (بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن عبد اللہ بن ضحاک راوی ضعیف ہے اور اس کے استاذ ایوب بن نیک بھی ضعیف ہیں (العلل و معارف الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۸، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۰۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۳) موقوف حدیث بھی سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں عبد الرحمن بن عطاء بن الجلاح مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۸)

۱۷۱۸ - (۲۶) وَهْنُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوفِّي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبَشِيِّ، وَهُوَ مَوْضِعٌ، فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةَ، أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدَمَانِي جَذِيمَةً حَقْبَةً مِنْ الدَّهْرِ، حَتَّى قِيلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا، كُنَّا وَمَالِكًا لَطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ يَبْتَ لَيْلَةٌ مَعَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۱۸: ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمن بن ابوبکرؓ "حبشی" مقام میں فوت ہوئے اور انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا وہاں دفن کیا گیا جب عائشہ رضی اللہ عنہا (مکہ مکرمہ) آئیں تو عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کی قبر کے پاس پہنچیں اور ذیل کے اشعار کہے۔

(ترجمہ) ہم دونوں طویل مدت تک جزیمرہ کے دو دوستوں کی طرح رہے یہاں تک کہ کہا گیا یہ دونوں ہرگز الگ الگ نہیں ہوں گے۔ لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اور مالک باوجود طویل عرصہ اکٹھا رہنے کے ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

بعد ازاں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم اگر میں (تیرے فوت ہونے کے وقت) موجود ہوتی تو تجھے وہیں دفن کیا جاتا جس نے وفات پائی اور اگر میں (اس وقت) تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے (اب) نہ آتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور اشعار متعم بن نویرہ کے ہیں وہ اپنے بھائی مالک بن نویرہ کا مرہیہ کہتے ہوئے ذکر کر رہا ہے۔ مالک بن نویرہ کو خالد بن ولید نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں قتل کر دیا تھا۔ جزیمرہ نامی انسان عراق کا بلو شاہ تھا یہ شخص زبائ کا خلود تھا جو جزیمرہ کی شہزادی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ میں اور میرا بھائی ہم دونوں جزیمرہ بلو شاہ کے دو شرابی دوستوں مالک اور عقیل کی مانند تھے۔ ان دونوں کی جزیمرہ کے ساتھ چالیس سالہ رفاقت رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل نہ تھیں کہ میت کو اس کے وطن کے علاوہ دوسرے ملک میں دفن کیا جائے نیز عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے پیش نظر کہ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں ملعون ہیں بتا رہی ہیں کہ اگر میں تیری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے نہ آتی۔ زیارت سے منع کے بارے میں مبالغہ کا صیغہ ہے کہ عورتوں کو کثرت کے ساتھ زیارت نہیں کرنی چاہیے۔ (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۰۹)

۱۷۱۹ - (۲۷) وَهْنُ ابْنِ زَائِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ

۱۷۱۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو (سر کی جانب سے) کھینچ کر قبر میں اتارا اور اس کی قبر میں پانی کا چمڑکاؤ کیا (ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۲۲۱۳، البحر والتعذیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۸، تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۹)

۱۷۲۰ - (۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَنَّنَا عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۱۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا کی بعد ازاں اس کی قبر پر آئے، اس کے سر کی جانب اس کی قبر میں مٹی کی تین ٹھٹھیاں ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

۱۷۲۱ - (۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ، فَقَالَ: «لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ، أَوْ لَا تُؤْذِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۷۲۱: عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں قبر پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں۔ آپ نے فرمایا، قبر والے کو تکلیف میں مبتلا نہ کریا (یہ کہا کہ) اس کو تکلیف میں مبتلا نہ کر (احمد)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن ابیہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰، البحر وحین جلد ۲ صفحہ ۱۱، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۹)

(۷) اَلْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ

(میت پر آہ وبکا کرنا)

الفصل الأول

۱۷۲۲ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظُفْرًا لِإِبْرَاهِيمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَجَعَلْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذَرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتَبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبُ يَحْزُنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم ابوسف لوہار کے ہاں گئے (اور وہ آپ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کے خاوند ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا۔ اس کے بعد ہم وہاں گئے تو ابراہیم نزع کے عالم میں تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اٹکلبار ہو گئیں چنانچہ عبدالرحمن بن عوف آپ سے مخاطب ہوئے اور استفسار کیا اے اللہ کے رسول! آپ (آنسو بہا رہے ہیں) آپ نے فرمایا اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے پھر آپ دوبارہ اٹکلبار ہو گئے اور آپ نے فرمایا آنکھیں اٹکلبار ہیں دل غمزدہ ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جن کو ہمارا پروردگار پسند رکھتا ہے اور اے ابراہیم! بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں (بخاری، مسلم)

۱۷۲۳ - (۲) وَهْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُرْسِلْتُ ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: أَنَّ ابْنَاتِي قُبِضَ فَأْتَنَا. فَأَرْهَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَضَيِّرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأُرْسِلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِأَيَّتِيهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجَالٌ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَنْفَعَقُ، فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟

فَقَالَ: «هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنِ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب) نے آپ کی جانب پیغام بھیجا کہ میرا لختِ جگر فوت ہونے والا ہے، آپ ہمارے پاس آئیں۔ آپ نے سلام کے ساتھ پیغام بھجوایا اور فرمایا ”بلاشبہ اللہ کے لئے ہے جس کو اس نے قبض کیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے عطیہ دیا۔ تمام (محاولات) اس کے نزدیک وقتِ معین کے ساتھ ہیں، آپ صبر کریں اور ثواب کی طلب گار نہیں۔“ بیٹی نے (پھر) آپ کی جانب پیغام بھجوایا، وہ آپ کو قسم دے کر مطالبہ کر رہیں تھیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے آپ کی رفاقت میں سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ پیش کیا گیا تو اس کا سانس اس کے قفسِ عرضی سے نکل رہا تھا۔ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ سعد نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ رحمت ہے، اللہ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں بھر دیا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم فرماتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۷۲۴ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ، فَقَالَ: «قَدْ قُضِيَ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِذَمِّ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا» وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ «أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے آپ اس کی بیمار پرسی کے لئے عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کی رفاقت میں آئے۔ جب آپ ان کے قریب پہنچے، آپ نے ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا تو آپ نے دریافت کیا، یہ شخص فوت ہو چکا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، نہیں، اے اللہ کے رسول! چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار ہو گئے جب صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اشکبار دیکھا تو وہ بھی اشکبار ہو گئے۔ اس پر آپ نے فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا البتہ اس کی وجہ سے (زبان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) عذاب میں مبتلا کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے البتہ میت کو اس کے تعلق والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۱۷۲۵ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدُعَايِ الْجَاهِلِيَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پٹتا ہے، گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے (دور) کے کلمات کہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۶ - (۵) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أُغِمِّي عَلَى أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْبِيحَ بَرْنَةٍ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلِمِي؟! وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۷۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ ان کی بیوی اُمّ عبد اللہ آئی وہ چیخ چیخ کر رونے لگی کچھ عرصہ بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ انہوں نے کہا: تجھے معلوم نہیں (وہ اس کو حدیث سنا رہے تھے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص سے برات کا اظہار کرتا ہوں جو (مصیبت کے وقت) سر منڈواتا ہے، چیخا چلاتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۷۲۷ - (۶) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَشْرُكُونَهَا: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّلْعُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالتَّجْوِمِ، وَالِنِّيَاحَةُ». وَقَالَ: «النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا؛ تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۲۷: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں چار خصلتیں (دور) جاہلیت سے ہوں گی۔ وہ انہیں ترک نہیں کرے گی۔ خاندانی فخر، خاندانوں کو مطعون کرنا، ستاروں کو ذریعہ بارش سمجھنا اور نوحہ گری کرنا اور فرمایا: نوحہ گر عورت اگر وفات سے پہلے تائب نہ ہوگی تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا اس کا لباس کھلی کی وجہ سے گندھک سے ہوگا (مسلم)

۱۷۲۸ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ، فَقَالَ: «إِنِّي اللَّهُ وَاصْبِرِي». قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ.

فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ نے (اس سے) کہا، تقویٰ اختیار کر اور صبر کا دامن تھام۔ اس نے کہا، آپ مجھ سے دور ہوں، آپ کو میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی (دراصل) اس نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ اسے بتایا گیا یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بعد ازاں) وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی۔ اس نے دروازے پر کسی دربان کو نہ پایا۔ اس نے (آپ کی خدمت) میں عرض کیا، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے اس کو بتایا کہ وہ صبر لائق ستائش ہے جو چوٹ لگنے کے فوراً بعد کیا جائے (بخاری، مسلم) وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں قبروں کی زیارت کے لئے جاسکتی ہیں البتہ کثرت کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے یا جب وہ صبر کے دامن کو تھامے رکھیں اور نوحہ گری اور سینہ کوبی سے باز رہیں تو اس صورت میں وہ قبروں کی زیارت کو جاسکتی ہیں (واللہ اعلم)

۱۷۲۹ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلْجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے دوزخ میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: قسم پورا کرنے سے مقصود اللہ کا وہ فرمان ہے جو سورۃ مریم آیت نمبر ۱۷ میں وارد ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا گزر دوزخ سے نہ ہو۔ یہ تمہارے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو ضرور پورا ہو گا۔“ البتہ ائمہ اربعہ میں سے ہر شخص پر دوزخ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگی جیسا کہ مشعل آگ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ ہر شخص کے دوزخ میں داخل ہونے سے مقصود پل صراط پر سے گزرتا ہے جبکہ پل صراط دوزخ پر ہو گا (واللہ اعلم)

۱۷۳۰ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: «لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ، إِلَّا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ». فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: «أَوْ ائْتَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: «أَوْ ائْتَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ».

۱۷۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا، تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے مبر سے کام لیا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا دو بچوں کا یہی حکم ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے (مسلم) بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تین بچے جو سن بلوغ تک نہ پہنچے ہوں۔

۱۷۳۱ - (۱۰) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ میرے ہاں مومن انسان کے لئے اس کے علاوہ کوئی جزا نہیں ہے کہ جب میں اہل دنیا سے اس کے محبوب انسان کو فوت کر لوں اور وہ اس کی وفات پر مبر کرے تو اس کے لئے جنت کا مقام ہے (بخاری)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۷۳۲ - (۱۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۷۳۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گر عورت اور نوحہ سننے والی پر لعنت کی ہے (ابو داؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن عطیہ عن ابیہ عن جیدہ بنیوں راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۳)

۱۷۳۳ - (۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللَّهَ وَصَبَرَ، فَالْمُؤْمِنُ يُوجَرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيهِ أَمْرَاتِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۷۳۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، مومن کی عجیب شان ہے کہ اگر اس کو (مل و جاہ کی) خیر و برکت حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر وہ مصیبت سے ہمکنار ہوتا ہے تو وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے پس ایماندار شخص اپنے تمام معاملات میں اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جس کو وہ اپنی عورت کے منہ میں ڈالتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۱۷۳۴ - (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ: بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ، وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ. فَإِذَا مَاتَ بَكِيًّا عَلَيْهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایماندار شخص کے دو دروازے ہوتے ہیں (ایک وہ) دروازہ جس سے اعمال اوپر جاتے ہیں (دوسرا وہ) دروازہ جس سے رزق نازل ہوتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں چنانچہ فرمانِ الہی ”کہ ان پر آسمان و زمین نہ روئے“ کا یہی مفہوم ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (البحر والاعتدال جلد ۸ صفحہ ۶۸۶، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۱۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۴)

۱۷۳۵ - (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ قَرْطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: «فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْطٌ يَأْمُوقُهُ!» فَقَالَتْ: «فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرْطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «فَأَنَا قَرْطٌ أُمَّتِي، لَنْ يَصَابُوا بِمِثْلِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے پہلے فوت ہو گئے تو اللہ اس کو ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا، آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہوا؟ آپ نے جواب دیا، اے عائشہ! اے خیر و برکت کی توفیق دی گئی جس کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہو گیا۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا، آپ کی امت میں سے جس شخص کا کوئی نابالغ بچہ پہلے فوت نہیں ہوا؟ آپ نے جواب دیا، میں اپنی امت کا پہلے جانے والا ہوں، میری امت کو میرے جیسے شخص کی مصیبت نہیں پہنچی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن باری حنفی راوی کو امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۴)

۱۷۳۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُولُ اللَّهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳۶: ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا؟ وہ اقرار کریں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیں گے، اس نے تیری حمد و ثناء کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کے کلمات دہرائے۔ اللہ حکم دے گا کہ میرے بندے کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیٹ الحمد رکھو (احمد، ترمذی)

۱۷۳۷ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَزَى مُصَابًا، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّائِي، وَقَالَ: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا.

۱۷۳۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کو صبر دلایا تو صبر دلانے والے کو مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوع صرف علی بن عاصم راوی سے جانتے ہیں اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ اس حدیث کو بعض رواۃ نے محمد بن سوقة (راوی) سے اسی سند کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

۱۷۳۸ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَزَى ثَكْلَى كُسَى بُزْدًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳۸: ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہوا تو اسے جنت میں عظمت والا لباس پہنایا جائے گا (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منیہ بنت عبید بن ابی برزہ راویہ غیر معروف ہے۔

(مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۹)

۱۷۳۹ - (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۱۷۳۹: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر کی موت کی خبر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ وہ ایک حادثہ سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ان کو مشغول کر رکھا ہے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اہل میت کے لئے ان کے احباب و اقارب ایک وقت کا کھانا تیار کریں لیکن اہل میت کا عزیز و اقارب کو کھانا دینا اور دعوت کا اہتمام کرنا بدعت ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۷۴۰ - (۱۹) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يَبِخْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا يَبِخْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۴۰: مُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص پر نوحہ خوانی ہوتی ہے اس کو قیامت کے دن بوجہ اس پر نوحہ خوانی کے عذاب ہوگا (بخاری مسلم)

وضاحت: عذاب تب ہوگا جب اس نے نوحہ گری کی وصیت کی ہو یا وہ نوحہ گری کو پسند کرتا تھا یا وہ نوحہ گری سے منع نہیں کرتا تھا (واللہ اعلم)

۱۷۴۱ - (۲۰) وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، تَقُولُ:

يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ؛ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ تُبْكِي عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۱: عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بلاشبہ زندہ لوگوں کے (میت پر) رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہو گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اللہ ابو عبد الرحمن کو معاف فرمائے اس نے جھوٹ نہیں کہا البتہ وہ بھول گیا ہے یا اس سے غلطی ہو گئی ہے (حقیقت یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا اجتہاد ہے کہ اس کو عذاب رونے کی وجہ سے نہیں ہو رہا تھا بلکہ کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ صحیح بات یہ ہے کہ صرف رونے کی وجہ سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ نوحہ خوانی کے ساتھ رونے کی وجہ سے عذاب اس وقت ہوتا ہے، جب مرنے والا اس کو اچھا سمجھتا تھا، یا اس نے نوحہ خوانی کرنے کی وصیت کی ہو (واللہ اعلم)

۱۷۴۲ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوَفِّيَتْ بِنْتُ لَعُثْمَانَ بِنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مَوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ. ثُمَّ حَدَّثَ، فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: إِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ التَّرْكِبُ؟ فَانْظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ. قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ادْعُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي، يَقُولُ: وَأَخَاهُ، وَأَصَاحِبَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ، لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؛ وَلَكِنْ: إِنَّ اللَّهَ يَرِيدُ الْكَافِرَ عَذَاباً بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللَّهِ أَضْحَكُ وَأَبْكَى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۲: عبداللہ بن ابی ملیک سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئیں، ہم اس (کے جنازے) کے لئے آئے۔ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی اس کے جنازے کے لئے آئے (چنانچہ) میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو ابن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا جب کہ وہ اس کے سامنے تھا کہ آپ (عورتوں کو) نوحہ کے ساتھ رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”میت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔“ ابن عباسؓ نے کہا کہ عمرؓ ایسی ہی بات کہتے تھے۔ بعد ازاں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ سے عمرؓ کی معیت میں واپس آیا جب ہم ”بیداء“ مقام میں پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ دیکھا جو کیکر کے درخت کے سائے میں (بیٹھا ہوا) تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ جائیں اور دیکھیں یہ قافلہ کیا ہے؟ میں نے معلوم کیا تو وہاں صیبؓ تھے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے عمرؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صیبؓ کو بلائیں (چنانچہ) میں صیبؓ کے پاس گیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں اور امیر المؤمنین سے ملاقات کریں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صیبؓ آئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ وہ کہہ رہے تھے، ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ کلمات سنے اور کہا، اے صیب! تو مجھ پر نوحہ خوانی کر رہا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”میت کو اس کے بعض تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔“ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے عائشہ صدیقہؓ سے اس کا ذکر کیا۔ عائشہؓ نے جواب دیا اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے بات اس طرح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ ”اللہ کفار کے عذاب میں ان کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرماتا ہے“ نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہمیں قرآن پاک کافی ہے۔ فرمان الہی ہے ”کوئی جان کسی دوسری جان کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گی“ (یعنی گناہ تو کوئی کرے اور پکڑا دوسرا جائے) اس وقت ابن عباسؓ نے عائشہؓ کی تائید کرتے ہوئے کہا، اللہ ہی انسان کو ہنساتا اور رلاتا ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ کسی کے رونے کی وجہ سے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہونا چاہئے) (بخاری مسلم) ابن ابی ملیکؓ کہتے ہیں۔ اس پر ابن عمرؓ خاموش رہے۔

۱۷۴۳ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ ابْنَ حَلِيزَةَ

وَجَعَفَرُ وَابْنُ رَوَاحَةَ، جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، وَأَنَا أَنْظَرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - تَعْنِي شِقَ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ لَمْ يُطِغْنَهُ، فَقَالَ: «أَنْهَهُنَّ»، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةُ، قَالَ: وَاللَّهِ غَلَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: «فَاخْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» فَقُلْتُ: أَرُغِمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابنِ حارثہ، جعفر اور ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی، آپ (سجدِ نبوی میں) تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے چہرے پر غم کے اثرات نمایاں تھے۔ (عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے آپ کو بتایا کہ جعفرؓ کی بیوی (اور دیگر رشتہ دار عورتیں) جعفرؓ پر بلند آواز کے ساتھ رو رہی ہیں۔ آپ نے ان کو حکم دیا کہ ان کو باز رکھیں۔ وہ ان کے ہاں گیا بعد ازاں آپ کے ہاں دوبارہ پہنچا (اور بتایا کہ) وہ اس کا کہنا نہیں مانتی ہیں۔ آپ نے فرمایا، آپ انہیں باز رکھیں۔ وہ تیسری بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب ہیں (عائشہ نے بیان کیا کہ) آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس شخص سے کہا، اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے (یعنی ذلیل کرے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کا تجھے حکم دیا، نہ تو نے وہ کام کیا اور نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز آیا (بخاری مسلم)

۱۷۴۴ - (۲۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ، وَفِي أَرْضِ غُرَبَةٍ، لَا بَيْكِنَةَ بُكَاءٍ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذَا أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلِيَ الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ؟!» مَرَّتَيْنِ، وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (میرے پہلے خاوند) ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا، غریب الوطن تھا، غریب الوطنی میں فوت ہوا۔ میں اس پر اتنا روؤں گی کہ میرے رونے کی باتیں ہوں گی چنانچہ میں نے اس پر رونے کے لئے خود کو تیار کیا۔ اس دوران ایک عورت آئی وہ رونے دھونے میں میرے ساتھ معاونت کا ارادہ رکھتی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، کیا تم یہ ارادہ ہے کہ تو گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ جس کو اللہ نے اس میت سے نکال دیا ہے۔ آپ نے دوبار اس جملہ کو دہرایا (اُمّ سلمہ کہتی ہیں کہ یہ سن کر) میں بھی رونے سے رک گئی (مسلم)

۱۷۴۵ - (۲۴) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلْتُ أُخْتَهُ عَمْرَةَ تَبْكُنِي: وَاجْبَلَاةً! وَاكْذَا! وَاكْذَا! تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: جِئْتُ أَفَاقَ: مَا قُلْتُ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: أَنْتَ كَذَلِكَ؟ زَادَنِي رِوَايَةٌ: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہو گئی چنانچہ ان کی بہن عمرہؓ نے ان پر روتے ہوئے کہا 'ہائے (عبداللہ!) تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا' تو سارا تھا' وہ اس کے محاسن کو شمار کر کے رو رہی تھیں۔ جب وہ ہوش میں آئے تو انہوں نے بتایا کہ تو نے میرے بارے میں جن اوصاف کا ذکر کیا ہے مجھ سے ان کے بارے میں استفسار ہوا کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ جب وہ فوت ہو گئے تو ان کی بہن عمرہؓ نے خود کو اس پر رونے سے باز رکھا (بخاری)

۱۷۴۶ - (۲۵) **وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ مَيِّتَ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبَهُمْ فَيَقُولُ: وَاجْبَلَاهُ! وَاسِيدَاهُ! وَنَحْوَ ذَلِكَ، إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَ يَلْهَزَانِهِ، وَيَقُولَانِ: أَهَكَذَا كُنْتَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.**

۱۷۴۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اور اس پر روتے ہوئے کوئی شخص کہتا ہے 'ہائے! تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا۔ اس قسم کے اوصاف کے ساتھ نوحہ خوانی کرتا ہے تو اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب حسن کہا ہے۔

۱۷۴۷ - (۲۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يُبْكِينَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعِهِنَّ فَإِنَّ أَلْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالْقَلْبُ مُصَابٌ، وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۱۷۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص فوت ہو گیا اس پر گریہ زاری کرنے کے لئے چند عورتیں آن پہنچیں (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے 'وہ انہیں منع کر رہے تھے اور انہیں گریہ زاری سے باز رکھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عمر رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ آپ انہیں ان کے حال پر رہنے دیں اس لئے کہ آنکھیں اٹکبار ہیں 'دل مصیبت زدہ ہے اور (وفات کا) زمانہ نزدیک ہے (احمد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مسلمہ بن اوزر ق راوی غیر معروف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۸)

۱۷۴۸ - (۲۷) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْدَهُ، وَقَالَ:**

«مَهْلًا يَا عُمَرُ!» ثُمَّ قَالَ: «إِيَّاكَ وَنَعِيْقُ الشَّيْطَانِ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنْ الْقَلْبِ؛ فَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ الرَّحْمَةِ. وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنْ اللِّسَانِ؛ فَمِنْ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب فوت ہو گئیں (اس پر) عورتوں نے گریہ زاری شروع کر دی (لیکن) عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر سختی کرنے کا پروگرام بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس سے باز رکھا۔ آپؐ نے فرمایا، عمرؓ رک جائیے! نیز آپؐ نے (عورتوں کو مخاطب کیا) اور فرمایا، تم خود کو شیطانی نوحہ گری سے باز رکھو نیز آپؐ نے فرمایا، جو گریہ زاری آنکھ اور دل سے ہے وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جس (گریہ زاری) میں سینہ کوبی اور رخسار پیٹنا وغیرہ ہے اور زبان سے (نوحہ گری) ہے وہ شیطان سے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن علی بن جعدان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۴۹ - (۲۸) وَفِي الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا، قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ امْرَأَتُهُ الْقَبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ، فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا؟ فَاجَابَهُ آخَرُ: بَلْ يَسُؤُوا فَأَنْقَلَبُوا.

۱۷۴۹: امام بخاریؒ سے تعلیقاً (بلا اسناد) روایت ہے کہ جب حسن بن حسن بن علیؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ لگائے رکھا پھر انہوں نے خیمہ اتار دیا اور ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا، کیا انہوں نے گم شدہ چیز کو حاصل کر لیا ہے؟ دوسرا اس کے جواب میں کہہ رہا تھا، بلکہ ناامید ہو کر واپس لوٹے ہیں۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس واقعہ کو بطور دلیل پیش نہیں کیا ہے اس لئے کہ دلیل کا سرچشمہ تو کتاب اللہ اور سنت صحیحہ ہے البتہ کتاب و سنت کے دلائل کے ساتھ واقعہ مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے اس لئے ذکر کیا ہے کہ قبر پر کوئی عمارت وغیرہ نہ بنائی جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۵۰ - (۲۹) وَفِي عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَأَبِي بَرَزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَّتَهُمْ يَمْشُونَ فِي قُمْصٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفِفْعِلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخِذُونَ؟ أَوْ بَصْنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَسْبِّهُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُو عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَنِي فِي غَيْرِ صَوْرِكُمْ». قَالَ: فَأَخَذُوا أَرْدِيَّتَهُمْ، وَلَمْ يَعُودُوا لِذَلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۷۵۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنازے پر پہنچے۔ آپؐ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے (غم کی وجہ سے) اپنی چادروں کو (جسم سے) اتار دیا ہے اور صرف قمیص پہن کر چل رہے ہیں (ان کی حالت دیکھ کر) آپؐ نے فرمایا، کیا تم (دور) جاہلیت کا طریقہ اپنا رہے ہو؟ یا جاہلیت کا انداز اختیار کر رہے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں (عمرانؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے کلمات سن کر) انہوں نے اپنی چادریں زیب تن کیں (اور) دوبارہ یہ کام نہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن حزور راوی متروک الحدیث اور اس کا استاد نفع بن حارث کذاب اور وضاع ہے (الرجال صفحہ ۱۹۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۵۱ - (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَأَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ

۱۷۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کے ساتھ چیخ و پکار کرنے والی کوئی عورت نہ جائے (احمد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ قتات راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۹)

۱۷۵۲ - (۳۱) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنُ لَئِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَطْبُخُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتِنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «صَغَارُهُمْ دَعَائِيصُ الْجَنَّةِ، يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ نَوْبِهِ، فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۷۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے مجھے (اس کی وفات سے) شدید غم لاحق ہے۔ کیا آپؐ نے اپنے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کلمہ سنا ہے جو ہمیں فوت ہونے والے اعزہ کی جانب سے سکون عطا کرے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، چھوٹے بچے جنت میں بلا رکاوٹ چلتے پھرتے ہوں گے وہ اپنے والد سے ملیں گے، اس کے لباس کو پکڑے رکھیں گے، اس سے جدا نہیں ہونگے جب تک اس کو جنت میں داخل نہیں کرائیں گے (مسلم، احمد) الفاظ احمد کے ہیں۔

وضاحت: ایک روایت میں ماں باپ دونوں کا ذکر ہے بلکہ اگر بیٹا، باپ کو جنت میں داخل کرائے گا تو والدہ کا مقام تو والد سے بھی زیادہ ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۲۸-۵۲۹)

۱۷۵۳ - (۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ. فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ. فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمِعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ. ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ اثْنَيْنِ؟ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مرد حضرات تو فرمودات حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرمائیں تاکہ اس دن ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں ان احکام سے آگاہ فرمائیں جن سے اللہ نے آپ کو آگاہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا 'تم فلاں دن فلاں مقام میں جمع ہو جاؤ چنانچہ وہ (اس دن) جمع ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے فرمودات کی تعلیمات سے باخبر فرمایا بعد ازاں آپ نے فرمایا 'تم میں سے جو عورت اپنی اولاد سے تین بچوں کو آگے بھیج دے تو (وہ) بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بنیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ (حکم) دو بچوں کے لئے (بھی) ہے؟ اس نے دوبار یہ سوال کیا۔ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے (تین بار) دو بچوں، دو بچوں، دو بچوں کا ذکر کیا (بخاری)

۱۷۵۴ - (۳۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَتَوَفَّي لُهُمَا ثَلَاثَةٌ، إِلَّا أُدْخِلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ اثْنَانِ؟ قَالَ: «أَوْ اثْنَانِ». قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: «أَوْ وَاحِدٌ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ السَّقَطُ لَيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

۱۷۵۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ رب العزت اپنی بے پایاں رحمت سے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! کیا (یہ حکم) دو بچوں کو (بھی) شامل ہے؟ آپ نے فرمایا 'دو کو بھی شامل ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا 'ایک بچے کے لئے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا 'ایک بچے کے لئے بھی ہے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا 'اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ناقص الخلق بچہ اپنی والدہ کو اپنی ناف کے ساتھ جنت میں پہنچائے گا بشرطیکہ اس کی والدہ نے اس پر صبر کا دامن تھامے رکھا (احمد) اور

ابن ماجہ نے اس قول ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے“ تک ذکر کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۹)

۱۷۵۵ - (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةَ مَنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ؛ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِّنَ النَّارِ». فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: «وَاثْنَيْنِ». قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا. قَالَ: «وَوَاحِدًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے۔ ابو ذرؓ نے کہا، میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اور دو (بھی) سید الفقراء ابو المنذرؓ بن کعب نے کہا کہ میں نے ایک (آگے) بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اور ایک بھی (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۷۵۶ - (۳۵) وَعَنْ قُرَّةِ الْمُرْنَبِيِّ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُحِبُّهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَبُّكَ اللَّهُ كَمَا أَحَبَّهُ. فَقَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَا فَعَلَ ابْنُ فَلَانٍ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا تُحِبُّ أَلَّا تَأْتِيَ أَبَا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَهُ خَاصَّةٌ، أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: «بَلْ لِكُلِّكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۵۶: قرۃ مرزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، بھلا آپؐ کو اس بچے کے ساتھ محبت ہے؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ آپؐ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے والد کو (چند روز) نہ دیکھا تو آپؐ نے استفسار کیا کہ فلاں (انسان) کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا، کیا تجھے (یہ بات) محبوب نہیں ہے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو تم اس کو (وہاں) اپنے انتظار میں پاؤ؟ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! (یہ حکم) اس کے لئے خاص ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا، بلکہ تم سب کے لئے ہے (احمد)

۱۷۵۷ - (۳۶) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ السَّقَطَ لَيَرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبْوِيَهُ النَّارَ، فَيَقَالُ: أَيُّهَا السَّقَطُ الْمَرَاغِمُ رَبَّهُ! أَدْخِلْ أَبْوِيَكَ الْجَنَّةَ، فَيَجْرُ هُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۷۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ناتمام (پیدا ہونے والا) بچہ اپنے پروردگار سے جھگڑا کرے گا جب (اللہ تعالیٰ) اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا، اے ناتمام بچے! جو اپنے پروردگار سے جھگڑا کر رہا ہے اپنے والدین کو جنت میں لے جا۔ چنانچہ بچہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۰)

۱۷۵۸ - (۳۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ابْنُ آدَمَ! إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۷۵۸: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تو مصیبت لاحق ہونے پر صبر کرے اور ثواب طلب کرے تو میں تیرے لئے جنت (میں داخل) سے کم کسی ثواب کو پسند نہیں کروں گا (ابن ماجہ)

۱۷۵۹ - (۳۸) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يَصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا، فَيُحَدِّثُ لَذَلِكَ اسْتِرْجَاعًا، إِلَّا جَدَّدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۷۵۹: حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو مسلمان مرد اور مسلمان عورت کسی مصیبت سے دوچار ہو جائے اگرچہ اس پر لمبا عرصہ گزر جائے لیکن جب اسے (وہ مصیبت) یاد آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ کے کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس وقت نیا ثواب ثابت فرماتے ہیں اور اس کو اس قدر ثواب سے نوازتے ہیں جس قدر اس کو مصیبت لاحق ہونے کے وقت ثواب سے نوازا تھا (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۱۷۶۰ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ، فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ»

۱۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا اللہ وانا الیہ راجعون (کے کلمات) کہے اس لئے کہ جوتے کے تسمے کا ٹوٹنا بھی مصائب میں سے ہے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن خیس راوی ضعیف ہے (مجمع الروائد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ تاریخ بغداد جلد ۷ صفحہ ۸۸ تقریب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۱)

۱۷۶۱ - (۴۰) وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: يَا عِيسَى! إِنِّي بَاعْتُ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمْدُوا اللَّهَ، وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا، وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ؟ قَالَ: أُعْطِيَهُمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۷۶۱: ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسم سے سنا آپؑ فرما رہے تھے اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت کو پیدا کرنے والا ہوں جب انہیں ان کی محبوب چیز حاصل ہوگی تو وہ اللہ کی ثناء کریں گے اور اگر انہیں ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ ثواب کے طلب گار ہوئیں گے اور صبر کریں گے جب کہ ان میں بردباری اور عقل نہیں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ان کی یہ کیفیت کیسے ہوگی جب کہ ان میں حوصلہ اور عقل نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا میں انہیں (اپنی جانب سے) حوصلہ اور عقل عطا کروں گا (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام رواۃ ثقہ ہیں البتہ عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۰ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۱)

(۸) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ (قبروں کی زیارت کرنا)

الفصل الأول

۱۷۶۲ - (۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۷۶۲: بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین رات سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا (اب) تم جتنی مدت مناسب سمجھو ذخیرہ کرو اور میں نے تمہیں مکیزیوں کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو البتہ نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو (مسلم)

وضاحت: شروع اسلام میں قبروں کی زیارت سے اس لئے منع کیا تھا کہ صحابہ کرامؓ نے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ کفر و شرک کے ساتھ ان کا زمانہ قریب تھا اس خطرہ کے پیش نظر کہ قبروں کی غیر شرعی زیارت نہ شروع ہو جائے اور توحید کا عقیدہ مجروح نہ ہو جائے۔ اس کے بعد جب ایمان راسخ ہو گیا تو قبروں کی زیارت کی اجازت عطا کی گئی لیکن زیارت سے مقصود عبرت حاصل کرنا اور فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا مغفرت کرنا ہے البتہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ خطرہ ہے کہ وہ وہاں جا کر جزع فزع کا اظہار کریں گی۔ صبر کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کرنے لگ جائیں گی اگر یہ خطرہ نہ ہو تو کبھی کبھی اجازت دی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۷۶۳ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكِي مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ: «اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي؛ فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ آپ خود بھی رونے لگے اور آپ کے گرد جو لوگ تھے انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا 'میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کیلئے استغفار کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی پھر میں نے اجازت طلب کی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اجازت دی گئی پس تم قبروں کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت موت کی یاد تازہ کرتی ہے (مسلم)

۱۷۶۴ - (۳) وَهَنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۳: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو تعلیم دیتے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کے لئے جائیں (تو کہیں) "اے مومنو! مسلمانو! (قبروں میں) سکونت رکھنے والو! تم پر سلام ہو اور جب اللہ نے چاہا تو ہم (بھی) تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۱۷۶۵ - (۴) هِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ! يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْآثِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۱۷۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان کے قریب سے گزرے۔ آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا "قبروں میں مدفون انسانو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے تم ہم سے پہلے (چلے گئے) اور ہم تمہارے پیچھے (ترغی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قابوس بن ابی نعیم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۳)

الفصل الثالث

۱۷۶۶ - (۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ! وَأَنَا كُمْ مَا تَوَعَّدُونَ، غَدًا مُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۷۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب باشی عائشہ کے ہاں ہوتی تو آپ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے ”ایمان والو! السلام علیکم، تمہیں وہ مل گیا جس کا تم سے وعدہ تھا اور مکمل اجر کیلئے تمہیں کل یعنی آخرت کا وقت دیا گیا ہے اور یقیناً ہم اللہ کی مشیت کے مطابق تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع الغرقہ (قبرستان والوں) کی مغفرت فرما“ (مسلم)

۱۷۶۷ - (۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ النَّبُورِ، قَالَ: «قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! قبروں کی زیارت کرتے ہوئے میں کیا کہتا کہوں۔ آپ نے فرمایا، تم کہو ”مومنو! مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہم میں سے پہلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے اور جب اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں“ (مسلم)

۱۷۶۸ - (۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۱۷۶۸: محمد بن نعمان رحمہ اللہ حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرتا ہے تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور اسے نیکو کار لکھ دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل بیان کیا)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (الاحادیث الضعیفہ نمبر ۴۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۴)

۱۷۶۹ - (۸) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ

۱۷۶۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) قبروں کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے (ابن ماجہ)

۱۷۷۰ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٗ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ: قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُحْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقَلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ. ثُمَّ كَلَامُهُ.

۱۷۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مبالغہ کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ زیارت سے منع کرنا اس حکم سے پہلے ہے جب آپ نے قبروں کی زیارت کی اجازت فرمائی۔ جب آپ نے اجازت فرمائی تو اس اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ آپ نے عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کو اس لئے مکروہ جانا کہ ان میں مبرک ہوتا ہے اور وہ کثرت کے ساتھ جزع فزع کرتی ہیں۔

(امام ترمذی کا کلام ختم ہوا)

۱۷۷۱ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي، وَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبْنِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَعَهُمْ؛ فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مُشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے حجرے میں داخل ہوتی جس میں

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدفون) ہیں اور میں اپنا کپڑا (سر سے) اتارتی اور کستی (حجرے میں) میرا خاوند اور میرے والد ہیں لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے شرم کے مارے وہاں جب بھی جاتی تو میرا تمام لباس میرے جسم پر ہوتا (احمد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ جس طرح مسلمان کا احترام اس کی زندگی میں کیا جاتا ہے فوت ہونے کے بعد بھی کیا جائے اور قبرستان کے ماحول میں کسی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

کتاب الزکاة (زکوٰۃ کے مسائل)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ اگرچہ اجمالی طور پر زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی لیکن اس کی تفصیل سے اس وقت آگاہ کیا گیا جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا ورنہ کون نہیں جانتا کہ کئی زندگی میں اسلامی شعائر کی ادائیگی کی کھلے بندوں کب اجازت تھی؟ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم نماز کے ادا کرنے کے ساتھ قرآن پاک میں متعدد مقامات میں ملتا ہے۔ اس میں ایک لطیف اشارہ موجود ہے کہ جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے لئے اجتماعی اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح اگرچہ اسلامی حکومت کا قیام نہ بھی ہو تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسے ایک جگہ جمع کرنا ضروری ہے، اس کے لئے بیت المال کا قیام عمل میں لایا جائے اور اجتماعی شکل میں زکوٰۃ کو فراہم کر کے صحیح مستحق لوگوں میں اسے تقسیم کیا جائے تاکہ اسلام کے اقتصادی نظام کا قیام عمل میں آئے اور معاشرہ غربت و افلاس سے محفوظ رہے اور امن و امان کی فضا قائم ہو (واللہ اعلم)

الفصل الاول

۱۷۷۲ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَأَعْلِمُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَرْدٌ عَلَى فُقَرَائِهِمْ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ». مُمْتَقًى عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا۔ انہیں حکم دیا (چونکہ) آپ ایسے لوگوں کے ہاں جا رہے ہیں جو اہل کتاب (یعنی اہل علم) ہیں اس لئے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ صرف (ایک) اللہ معبود (برحق) ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے دن رات میں ان

پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں معلوم کرنا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مسلمان مالداروں سے وصول کی جائے گی اور مسلمان فقیروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو اپنے آپ کو ان کے نہایت عمدہ مال سے دور رکھنا نیز مظلوم کی آہ سے بچاؤ اختیار کرنا اس لئے کہ اس کی دعا کی قبولیت اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا (بخاری مسلم)

وضاحت: جس طرح نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا بھی کافر ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ ”میں ان لوگوں سے لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے، اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے زکوٰۃ دینے سے انکار کریں گے حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کرتے رہے تو میں ایسے لوگوں سے لڑائی کروں گا“ (واللہ اعلم)

۱۷۷۳ - (۲) وَفَنَ أَبْنَىٰ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبَ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيَكْوَىٰ بِهَا جَنْبَهُ وَجَبِينَهُ وَظَهْرَهُ، كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَا يَبْلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمَنْ حَقَّهَا حَلَبَهَا يَوْمَ وَرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٌ أَوْ قَرَمًا كَانَتْ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا، تَطْوُهُ بِأُخْفَافِهَا، وَتَعُضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ، لَا يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقَصَاءٌ وَلَا جَلَحَاءٌ وَلَا عُصْبَاءٌ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وَرَرٍ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٍ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٍ؛ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَرَرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وَرَرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ، وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَائِهَا وَأَبْوَالِهَا

حَسَنَاتٍ، وَلَا تَقْطَعُ طَوْلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَائِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَبَّيْهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْحُمْرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَازَةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس بھی سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے ”دن اس کے لئے سونے چاندی کے پترے آگ سے بنائے جائیں گے“ دوزخ کی آگ میں ان کو گرم کیا جائے گا پھر ان پتروں سے اس کے پہلوؤں، اس کی پیشانی اور اس کی کمر کو داغا جائے گا۔ پچاس ہزار سال کے دن میں بندوں میں فیصلے ہونے تک جب بھی ان پتروں کو (اس کے بدن سے) دوزخ کی جانب پھیرا جائے گا، اس کو اس (کے جسم) کی طرف (تسلل کے ساتھ) لوٹانے کا عمل جاری رہے گا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جب کہ اونٹوں کے بارے میں یہ حق بھی (مستحب) ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کیلئے لے جایا جائے ان کا دودھ دھو کر (فقراء و مساکین میں) تقسیم کیا جائے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو زکوٰۃ نہ دینے والے اونٹوں کے مالک کو (چرے کے بل) اونٹوں کے (پالنے کرنے کے) لئے چنیل کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا، اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے ان میں سے کوئی بچہ بھی غائب نہیں ہوگا چنانچہ اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے دانتوں کے ساتھ کانٹیں گے جب اس پر سے پہلا دستہ گزر جائے گا تو پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (یہ تسلل اس روز تک قائم رہے گا) جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور ہر شخص اپنے مقام کا ملاحظہ کرے گا کہ وہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیا (حکم) ہے؟ آپ نے فرمایا: گائے بکریوں کا جو مالک بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو ان کیلئے چنیل وسیع میدان میں (منہ کے بل) گرایا جائے گا۔ جانوروں میں سے کوئی جانور غائب نہیں ہوگا ان میں خم دار سینگوں والا، بغیر سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہوگا۔ جانور اس کو سینگ ماریں گے اور کھروں کے ساتھ اسے پال کریں گے جب اس پر پہلا دستہ گزر جائے گا تو اس پر آخری دستہ (اس روز تک تسلل کے ساتھ) گزرتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ انسانوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ہر شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں۔ کسی شخص کیلئے گھوڑے وہاں ہوں گے جب کہ بعض لوگوں کیلئے پردہ ہوں گے اور بعض کیلئے (باعث) ثواب ہوں گے۔ اس شخص کیلئے وہاں ہیں جس نے ان کو ریا، فخر اور مسلمانوں کی عداوت کیلئے باندھا ہوا ہے اور اس شخص کیلئے پردہ ہوں گے جس نے ان کو فی سبیل اللہ رکھا ہوا ہے نیز ان کی

پیٹھ اور ان کی گردنوں میں جو حقوق ہیں وہ ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا اور اس شخص کیلئے باعث اجر و ثواب ہیں جس نے ان کو اہل اسلام کیلئے فی سبیل اللہ چراگاہ اور باغیچے میں رکھا ہوا ہے، وہ وہاں سے جو کچھ بھی چرتے ہیں تو ان کے مالک کیلئے اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور ان کے گوبر اور پیشاب کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر جب کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر قوت کے ساتھ چلتے ہیں تو ان کے قدموں کے نشانات اور ان کا گوبر نیکیوں کی شکل میں تحریر ہوتا ہے اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہیں ہے تو جس قدر انہوں نے پانی پیا اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (پھر) آپؐ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ”گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟“ آپؐ نے فرمایا، ”گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں ہوا (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”جس شخص نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ بھر برا عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا“ (مسلم)

۱۷۷۴ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّرْ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا لَهُ زَبَيَّتَانِ، يُطَوِّفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ، يُعْنَى شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ» ثُمَّ تَلَا: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ﴾
الْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنبجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (اور) وہ اس کے گلے کا ہار ہو گا، وہ اس کے دونوں جڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر آپؐ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ لوگ خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں“ مکمل آیت کا ذکر کیا (بخاری)

۱۷۷۵ - (۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا؛ إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغْظَمٌ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنُهُ، تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطِطُحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص کی ملکیت میں اونٹ، گائے یا بکریاں ہیں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ان کو لایا جائے گا۔ وہ (پہلے سے) زیادہ فربہ ہوں گے، اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے اور اپنے سینگوں کے ساتھ اس کو ماریں

گئے۔ جب ان کا آخری دستہ گزر جائے گا تو پہلے دستے کو پھر لوٹایا جائے گا۔ لوگوں میں فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا (بخاری، مسلم)

۱۷۷۶ - (۵) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ، فَلْيَصْذُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۶: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو (ضروری ہے کہ) وہ تم سے خوش خوش واپس جائے (مسلم)

۱۷۷۷ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ». فَأَتَاهُ ابْنِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ».

۱۷۷۷: عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب صحابہ کرام زکوٰۃ لے کر آتے تو آپ دعا فرماتے، اے اللہ! فلاں کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد آپ کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ نے دعا کی، اے اللہ! ابو اوفیٰ کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کرتا تو آپ دعا فرماتے، اے اللہ! اس کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما۔

۱۷۷۸ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنْعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَى وَمِثْلَهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صَنُو أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کیلئے بھیجا۔ آپ سے شکایت کی گئی کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس نے (زکوٰۃ دینے سے) انکار کر دیا ہے (اس کا ازالہ کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن جمیل کے

انکار کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دولت عطا کر دی ہے اور خالدؓ سے (زکوٰۃ) کا مطالبہ کرنا اس پر ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہ اور جنگی سامان کو فی سبیل اللہ وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ کی زکوٰۃ کا میں ضامن ہوں نیز زکوٰۃ کے برابر مزید رقم کا ضامن ہوں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا: اے عمرؓ! کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ انسان کا چچا اس کے والد کے مثل ہے؟ (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں ابن جمیلؒ کا معاملہ تو واضح ہے کہ وہ پہلے فقیر تھا اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو اللہ نے شرف قبولیت عطا کیا اور اسے مالدار بنا دیا۔ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر کے اچھا کام نہیں کیا، انہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا۔ خالدؓ کے پاس اگر جنگی سامان تجارت کے لئے ہوتا تو اس سے زکوٰۃ وصول کی جاتی، انہوں نے اپنا تمام جنگی سامان فی سبیل اللہ وقف کر رکھا تھا۔ وقف مال سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جا سکتی تھی۔ عباسؓ ضرورت مند تھے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے معذور تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے انہیں دو سال کی مہلت دی اور ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی ذمہ داری خود قبول کی (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۲-۱۳)

۱۷۷۹ - (۸) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللَّثْبِيَّةِ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أُهْدَى لِي. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ رَجُلًا مِّنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِّمَّا وَلَانِي اللَّهُ، فَيَأْتِي أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا؟! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ رُغَاءً أَوْ يَقْرَأُ لَهُ خَوَارًا، أَوْ شَاءَ يَبْعَثُ». ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتِي إِبْطِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟». مُمْتَقٌّ عَلَيْهِ. قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَفِي قَوْلِهِ: «هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ» فَيَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا؟، دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يَنْتَدِرُ بِهِ إِلَى مُحْظُورٍ فَهُوَ مُحْظُورٌ، وَكُلُّ دَخَلٍ فِي الْعُقُودِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْإِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْإِقْتِرَانِ أَمْ لَا؟ هَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۱۷۷۹: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد (قبیلہ) کے ایک شخص جسے ابن اللثبیۃ کہا جاتا تھا کو زکوٰۃ (وصول کرنے) پر مقرر فرمایا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے مدینہ منورہ) آیا تو اس نے کہا: یہ (مال) آپ کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اَمَّا بَعْدُ! جن امور پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم بنایا ہے میں ان

امور پر تم میں سے کسی شخص کو مقرر کر دیتا ہوں تو وہ آتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا، پھر معلوم ہوتا کہ اسے کیسے ہدیہ ملا ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص بھی (جب بیت المال کے مال سے بلا جواز) کچھ لے گا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس نے اس مال کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوگا، اگر اونٹ ہے تو وہ آواز کرتا ہوگا یا گائے بیل ہے تو وہ آواز کرتی ہوگی یا بھیڑ بکری ہے تو وہ آواز نکالتی ہوگی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی دونوں بظلوں کی سفیدی کو ملاحظہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (احکام الہیہ کو) پہنچا دیا ہے، اے اللہ! کیا میں نے (احکام الہیہ کو) پہنچا دیا ہے (بخاری، مسلم)

امام خطابیؒ نے (اپنی کتاب معالم السنن میں) بیان کیا ہے کہ آپ کا یہ ارشاد کہ ”کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہا (پھر) دیکھتے بھلا اس کو ہدیہ ملا ہے یا نہیں“ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر وہ کام جو حرام کا وسیلہ بنتا ہے وہ بھی حرام ہے اور ہر وہ معاملہ جو دوسرے معاملات میں داخل ہے دیکھا جائے گا کہ کیا اس کے اکیلے کا حکم اس کے حکم کی مانند ہے جب وہ (کسی دوسرے کے ساتھ) ملا ہوا ہے یا نہیں ہے؟ (شرح السنہ میں اسی طرح ہے)

وضاحت: کسی حکومتی عہدیدار کو اس کی امارت اور حکومت کی وجہ سے ملنے والا ہدیہ اس کیلئے جائز نہیں۔ اگر وہ کسی حکومتی منصب پر فائز نہیں تب اسے ہدیہ ملا ہے تو اس کیلئے جائز ہے۔ پہلی صورت میں عین ممکن ہے کہ ہدیہ ملنے کی صورت میں اس نے زکوٰۃ کے مال کی تحصیل میں کچھ رعایت دی ہو تب اسے ہدیہ ملا ہو۔ اگر وہ ہدیہ کے مال کو بیت المال میں داخل کر دیتا ہے تو درست ہے یا جس نے ہدیہ دیا ہے اسے واپس کر دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومتی ملازمین کا احتساب ضروری ہے اور اس طرح کا مال بیت المال میں جمع کرایا جائے۔ ہاں! اگر خلیفہ وقت یا امیر المؤمنین کسی مصلحت کے پیش نظر بخشی اس طرح کا مال کسی ملازم کو دے دیتا ہے تو وہ درست ہے۔ علامہ خطابیؒ کی تشریح کی وضاحت یوں ہے کہ مثلاً وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ گھر جو رہن رکھا ہوا ہے اگر مرثن اس میں بغیر کرایہ سکونت اختیار کرتا ہے تو یہ ممنوع ہے جیسا کہ ابن اللہیہ کیلئے ہدیہ لینا جائز تھا لیکن زکوٰۃ وصول کرنے کی صورت میں ممکن ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کے وصول کرنے میں کمی کرے اور ہدیہ دینے والے کے ساتھ ناجائز رعایت کرے اس لئے کہ ہدیہ لینا ناجائز ہے (مرعات جلد ۴ صفحہ ۱۶)

۱۷۸۰- (۹) وَفَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ مَخِيضًا فَمَا فَوْقَهُ؛ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸۰: عدي بن عميرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو ہم نے (زکوٰۃ کی وصولی پر) عاقل بنایا اس نے ہم سے سوئی یا اس سے زائد (مال) کو چھپایا تو وہ قیامت کے دن خیانت (متصور) ہوگی جس کو لئے ہوئے وہ پیش ہوگا (مسلم)

الفصل الثانی

۱۷۸۱ - (۱۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَنَا أُفْرِجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِثَ، وَذَكَرَ كَلِمَةً لَتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ» فَقَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَّا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتُهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۷۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں“ تو اس آیت کا نازل ہونا مسلمانوں پر شاق گزرا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں تمہاری پریشانی دور کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! آپ کے صحابہ کرام کے لئے (اس آیت پر عمل کرنا) بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ (ادا کرنے) کو اس لئے فرض قرار دیا ہے تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال کو پاکیزہ کرے اور وراثت کو اس لئے فرض کیا ہے، آپ نے اس کے بعد ایک جملہ فرمایا (جو مجھے یاد نہیں ہے) تاکہ مال تمہارے پیچھے آنے والوں کیلئے حلال ہو (ابن عباسؓ نے بیان کیا) اس پر عمرؓ نے (خوش ہو کر) اللہ اکبر کے کلمات کہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا، کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کو انسان جمع کرے؟ وہ نیک عورت ہے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب اس کو (شرعی) حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس سے غائب ہو تو اس (کے حقوق) کی حفاظت کرے (ابوداؤد)

۱۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَأْتِيَكُمْ رُكْبَتَانِ مَبْعُضُونَ، فَإِذَا جَاءَ وَكُفُّمُ فَرَجَبُوا بِهِمْ، وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ، فَإِنْ عَدَلُوا فَلَا نَفْسِيَهُمْ، وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ، وَأَرْضُهُمْ فَإِنْ تَمَّامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ، وَلْيَدْعُوا لَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۸۲: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مستقبل میں تمہارے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے والے) ایسے لوگ آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے (لیکن) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہو اور انہیں ان کی چاہت کے مطابق زکوٰۃ وصول کرنے دو۔ اگر

وہ عدل و انصاف کریں گے تو انہیں ثواب ملے گا اور اگر وہ زیادتی کریں گے تو ان پر گناہ ہوگا (لیکن) انہیں خوش رکھو اس لئے کہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کی تکمیل ان کو خوش رکھنا ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں (ابوداؤد)

۱۷۸۳ - (۱۲) **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ - يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلِمُونَا. فَقَالَ: «أَرْضُوا مُصَدِّقَكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَإِنْ ظَلَمُونَا؟» قَالَ: «أَرْضُوا مُصَدِّقَكُمْ وَإِنْ ظَلِمْتُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۱۷۸۳: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بدوی (دیہاتی) لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا، (اے اللہ کے رسول!) زکوٰۃ وصول کرنے والے کچھ ایسے لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہیں جو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا، زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیوں نہ ہو (ابوداؤد)

۱۷۸۴ - (۱۳) **وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا، أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدَرِ مَا يَعْتَدُونَ؟ قَالَ: «لَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ..**

۱۷۸۴: بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے (آپ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں، کیا ہم ان کی زیادتی کے برابر اپنا مال چھپا سکتے ہیں؟ آپ نے انکار فرمایا (ابوداؤد)

۱۷۸۵ - (۱۴) **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَارِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۱۷۸۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صحیح طریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والا انسان اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا گھر واپس آجائے (ابوداؤد، ترمذی)

۱۷۸۶- (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَلَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۸۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا (چارپایوں کی زکوٰۃ میں) چارپایوں کو کھینچ کر لانا نہیں ہے اور نہ چارپایوں کو (متعین مقامات سے) دور لے جانا ہے بلکہ ان سے ان کے گھروں میں ہی زکوٰۃ وصول کی جائے (ابوداؤد)

وضاحت: زکوٰۃ میں ”جلب“ کی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اس مقام سے دور جا کر بیٹھ جائے جہاں پر چارپایوں کے باڑے ہیں تاکہ چارپایوں کے مالکان کو زحمت ہو اور انہیں جانوروں کو وہاں لانا پڑے اس سے منع کر دیا ہے اور زکوٰۃ میں ”جنب“ کی صورت یہ ہے کہ چارپایوں کے مالک جانوروں کو ان متعین مقامات سے دور لے جائیں جہاں زکوٰۃ وصول کرنے والے بیٹھے ہیں تاکہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو تکلیف ہو اس سے بھی روکا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱)

۱۷۸۷- (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ أَنَّهُمْ وَفَّقُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۱۷۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے مال میں اضافہ ہوا تو اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے (ترمذی) نیز امام ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمرؓ پر موقوف قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک شخص کے پاس اسی (۸۰) بکریاں ہیں ان پر چھ ماہ گزر چکے ہیں بعد ازاں اس کی ملکیت میں آلتائیس بکریاں آئیں۔ اس نے انہیں خریدا یا بطور ورثہ کے اس کو ملی ہیں تو آلتائیس بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی جب ان پر سال گزر جائے گا۔ اگر تجارت سے مال میں اضافہ ہوا ہو مثلاً آلتائیس بکریاں اصل مال ۸۰ بکریوں کی جنس سے ہوں تو پھر اصل مال پر سال گزرنے پر ایک سو اکیس بکریوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی ”اِسْتَفَادَ مَالًا“ کا معنی مال میں اضافہ محض فقہی اصطلاح ہے۔ اصل لغت میں اس کا مفہوم مال کا حاصل کرنا ہے اس لئے صحیح ترجمہ جسے مال ملا ہے یعنی ایسا آدمی جس کے پاس پہلے مال نہیں تھا یا چرنے والے جانوروں میں نسل کی افزائش ہوئی تو مال کے نفع اور جانوروں میں نسل کی افزائش کو اصل مال کے ساتھ ملایا جائے گا اور جب اصل مال پر سال گزر جائے گا تو اصل اور نفع وغیرہ کی بھی اصل کے ساتھ زکوٰۃ دینی ہوگی اس لئے کہ نسل اور منافع الگ مستقل مال نہیں ہے بلکہ اصل کے تابع ہے البتہ اگر مال مستفاد اس مال کی جنس سے نہیں جو مال اس کی ملکیت میں ہے تو مال مستفاد کو اس کے ساتھ نصاب اور سال گزرنے میں ہرگز نہیں ملایا جائے گا اگر مال مستفاد نصاب کو پہنچا ہوا ہے اور اس پر سال بھی گزر گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی وگرنہ زکوٰۃ نہیں ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲-۲۳)

۱۷۸۸ - (۱۷) **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** : أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ ؛ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۱۷۸۸ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس ، رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو سکتی ہے؟ آپ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت : سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ مثال کے طور پر جس طرح قرض وقت مقررہ سے پہلے ادا کر دینے سے ادا ہو جاتا ہے اور قسم توڑنے سے قبل قسم کا کفارہ دیا جاسکتا ہے تو اسی طرح زکوٰۃ کو بھی سال گزرنے سے پہلے ادا کیا جاسکتا ہے البتہ نماز کو وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نماز محض عبادت ہے اس لئے اس کو وقت سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۴)

۱۷۸۹ - (۱۸) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : « أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ ، وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ ؛ لِأَنَّ الْمُشَنَّى بَنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيفٌ .**

۱۷۸۹ : عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خبردار! جو شخص کسی یتیم کے مال کا نگران بنا تو اسے چاہیے کہ یتیم کے مال میں تجارت کرے اور اس کو (بلا تجارت) نہ چھوڑ دے کہ زکوٰۃ اس کو ختم کر دے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اس لئے کہ ثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۷۹۰ - (۱۹) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو**

بَكْرٍ بَعْدَهُ ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَمَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ » ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَاللَّهِ لَا قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا . قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ

شَرَحَ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اور جزیرۃ العرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے (جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ہے) کیسے جنگ کر سکتے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اقرار کریں کہ صرف اللہ وحدہ‘ معبودِ برحق ہے پس جو شخص اقرار کرے گا کہ صرف اللہ وحدہ‘ معبودِ برحق ہے تو اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو محفوظ کر لیا البتہ اسلام کے حق کی وجہ سے (جان‘ مال بصورت قصاص وغیرہ محفوظ نہیں ہے) اور اس (کے پوشیدہ کاموں) کا حساب اللہ پر ہے“ (اس کے جواب میں) ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص سے جنگ جاری رکھوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (یعنی فرض ہے) اللہ کی قسم! اگر لوگ مجھے بھیڑ کے سال سے کم عمر کے بچے کو (بطور زکوٰۃ دینے سے) روک لیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے تو میں ان کے روکنے پر ان سے لڑائی کروں گا (یہ سن کر) عمرؓ نے اعتراف کیا، اللہ کی قسم! بس مجھے اطمینان حاصل ہو گیا کہ اللہ نے ابوبکر صدیقؓ کے دل کو (ان کے ساتھ) لڑائی کرنے کیلئے (تذبذب سے) پاک کر دیا ہے چنانچہ مجھے بھی اس قتل کے حق ہونے کی معرفت حاصل ہو گئی (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بھیڑ بکری کے بچے کی زکوٰۃ ان کے اصل کے ساتھ ہے جب اصل پر سال گزر جائے گا تو اصل اور بچوں دونوں کو ملا کر زکوٰۃ لی جائے گی اور درست نہیں کہ بچوں پر بھی سال گزرے تو زکوٰۃ واجب ہو اور جب بچہ سال کا ہو جائے تو اس کو عناق نہیں کہا جاسکتا اس لئے کہ عناق اس بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں جو سال سے کم ہے پس بچوں کے لئے الگ سے سال شمار نہیں ہوگا (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹)

۱۷۹۱ - (۲۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُطْلَبُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا جمع کردہ مال قیامت کے دن زہریلے گنجے سانپ (کی شکل) میں ہوگا‘ سرمایہ دار اس سے فرار اختیار کرے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا (احمد)

۱۷۹۲ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ

لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ۖ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ۖ الْآيَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۷۹۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اس (کے مال) کو زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں (معلق) کرے گا۔ بعد ازاں آپؐ نے اس قول کی تصدیق میں کتاب اللہ سے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ لوگ خیال نہ کریں جو اس مال کے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے (کہ وہ ان کے لئے بہتر ہے)“ مکمل آیت ذکر کی (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۷۹۳ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا خَالَطَ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتُهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ: يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ، فَلَا تُخْرِجْهَا، فَيَهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالُ. وَقَدْ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ. هَكَذَا فِي «الْمُنْتَقَى».

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، بِإِسْنَادِهِ إِلَى عَائِشَةَ. وَقَالَ أَحْمَدُ فِي «خَالَطَتْ»: تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ، وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ

۱۷۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: زکوٰۃ (کا مال) جب کبھی کسی مال کے ساتھ خلط ملط ہو جائے تو وہ اس کو بھی نقصان پہنچاتا ہے (شافعی، بخاری فی التاريخ، حمیدی) اس نے اضافہ کیا کہ تجھ پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے لیکن تو نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو حرام مال حلال کو بھی ضائع کر دے گا اور اس حدیث کو اس شخص نے بطور دلیل پیش کیا ہے جو قائل ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال کے ساتھ ہے (وقتہ داری کے ساتھ نہیں ہے)۔ ”المنتقى“ میں اسی طرح ہے۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبلؒ سے سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور امام احمدؒ نے ”خَالَطَتْ“ جملے کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ (خَالَطَتْ کا معنی یہ ہے کہ) کوئی شخص مال دار ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ کا مال لے جب کہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عثمان بن ابو صفوان راوی مُتَكْرِرُ الْحَدِيثِ ہے جیسا کہ امام ابو حاتمؒ نے ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۶۲)

(۱) بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

(ان چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہے)

الفصل الأول

۱۷۹۴ - (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۹۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں نیز پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زمین سے جو چیز پیدا ہوتی ہے خواہ وہ اجناس ہوں یا پھل ان میں زکوٰۃ عشر یا نصف عشر واجب ہے نیز چار پایوں اونٹ، گائے اور بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور انہیں چارہ کٹ کر نہ دیا جاتا ہو۔ اسی طرح سونے چاندی میں زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں۔ اس کے علاوہ تجارتی اموال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان تمام کی تفصیل کا ذکر مناسب مقامات پر کیا جائے گا۔ ذکر کردہ حدیث میں پانچ وسق اور پانچ اوقیہ نصاب کا ذکر ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور مد ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوا اور رطل سے مقصود وہ رطل ہے جس کا وزن ۱۲۸ درہم ہے اور درہم سے مراد وہ درہم ہے جس کے دس درہم کا وزن ۷ سات مثاقیل کے برابر ہے۔ اس لحاظ سے نصاب ۱۲۰۰ رطل ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں، جب کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے گویا دو صد درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور دو صد درہم کا وزن ۵۲۱/۲ ساڑھے باون تولہ چاندی ہے نیز زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (واللہ اعلم)

۱۷۹۵ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فِي فَرَسِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ

۱۷۹۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اس کے غلام میں زکوٰۃ نہیں البتہ صدقہ فطر ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اگر غلام اور گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو تجارتی مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کے لئے نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اس پر اکثر علماء کا اجماع ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۴)

۱۷۹۶ - (۳) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ. فَمَنْ سَبَّلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا، وَمَنْ سَبَّلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: رَفِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أَنْثَى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أَنْثَى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ؛ فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ. فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ؛ فَفِيهَا جَذَعَةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ؛ فَفِيهَا حَقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ؛ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحَقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطَى مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

عِنْدَهُ بِنْتُ مَحَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ؛ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ. وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ. وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا: إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ؛ فَفِيهَا شَاتَانِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً؛ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هِرْمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ. وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً؛ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مجھے بحرین بھیجا تو (ایک) تحریر لکھ کر دی (جس میں مذکور تھا) ”اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے“ یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے پس جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے وہ اس کے مطابق ادا کرے اور (بیان کردہ) کیت سے زیادہ طلب کی جائے وہ زائد نہ دے (چنانچہ) چوبیس اور ان سے کم اونٹوں میں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ جب ان کی تعداد پچیس (۲۵) سے ۴۰ تیس (۳۵) تک پہنچ جائے تو ان میں ایک سل کی عمر والی مادہ اونٹنی دی جائے جو دوسرے سل میں داخل ہو اور جب چھیالیس سے ساٹھ (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں تین سل والی مادہ اونٹنی دی جائے جو چوتھے سل میں داخل ہو (اور) ساٹھ کی جھتی کے قابل ہو اور جب وہ اسیٹھ سے پچھتر (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے چار سل والی مادہ اونٹنی دی جائے جو پانچویں سل میں داخل ہو اور جب چھتر سے نوے (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو دو سل مکمل کر چکی ہیں اور تیسرے میں داخل ہیں اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو تین سل مکمل کر چکی ہیں اور چوتھے سل میں داخل ہیں اور ساٹھ کی جھتی کے قابل ہیں اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سل عمر کی مادہ اونٹنی جو تیسرے سل میں داخل ہو دی جائے اور ہر پچاس پر تین سل مکمل کرنے والی مادہ اونٹنی جو چوتھے سل میں داخل ہو دی جائے اور جس شخص کی ملکیت میں صرف چار اونٹ ہیں ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں ہے البتہ ان کا مالک (اگر غفلت طور پر) دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور جب اونٹ پانچ ہیں تو ان پر ایک بکری ہے اور جس شخص کے اونٹوں پر زکوٰۃ میں چار سل کی عمر کی مادہ اونٹنی دینی آتی ہے جو پانچویں سل میں داخل ہے لیکن اس کیفیت کی اونٹنی اس کے پاس نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو تین سل مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سل میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی قبول ہوگی، البتہ

اس کے ساتھ وہ دو بکریاں بھی دے گا اگر اس کو میسر آجائیں یا بیس درہم دینے ہوں گے اور جس شخص پر زکوٰۃ میں تین سال کی عمر والی مادہ اونٹنی لازم آتی ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو لیکن اس کے پاس اس کیفیت والی مادہ اونٹنی نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو چار سال والی ہے اور پانچویں سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص پر زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جو تین سال کی ہے لیکن اس کے پاس دو سال کی عمر والی ہے تو اس سے وہی قبول ہوگی اور وہ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جس نے دو سال مکمل کر لئے ہیں اور تیسرے میں داخل ہے لیکن اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو تین سال مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب ہوتی ہے جو دو سال کی ہو لیکن اس کے پاس اس عمر کی اونٹنی نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو ایک سال کی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب آتی ہے جو ایک سال کی ہو اور اس کے پاس اس کیفیت کی اونٹنی نہیں ہے (جب کہ) اس کے پاس دو سال کی عمر والی اونٹنی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی کو قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر اس کے پاس ایک سال کی موصوف اونٹنی نہیں ہے جب کہ اس کے پاس دو سال کا زاونٹ ہے تو اس سے اس کو قبول کیا جائے گا اس کے ساتھ مزید کچھ نہیں دینا ہوگا اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کا اکثر حصہ) چر کر گزارتی ہیں جب چالیس ہوں تو ایک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ ہوگی جب ایک سو بیس سے دو سو بیس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں جب دو سو سے تین سو ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ جب کسی شخص کی (سال کا اکثر حصہ) چر کر گزارنے والی بکریاں چالیس سے ایک بکری بھی کم ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک چاہے (تو نفلی طور پر دے سکتا ہے) اور زکوٰۃ میں بوڑھا عیب دار اور ز جانور نہ دیا جائے البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا قبول کرے۔ اور زکوٰۃ (کی کمی یا زیادتی) کے خوف سے جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے اور ایک جگہ کی بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے اور (جس مال میں) دو شریک ہیں تو دونوں برابر برابر ایک دوسرے سے حساب کریں گے اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے اگر دراہم ایک سو نوے ہیں تو ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں البتہ مالک (اگر نفلی طور پر) دینا چاہے (بخاری)

وضاحت : جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ مالک زیادہ زکوٰۃ دینے کے ڈر سے اپنی چالیس بکریوں کو دوسرے انسان کی بکریوں کے ساتھ ملاتا ہے جن کی تعداد بھی چالیس ہے اگر یہ دونوں مالک الگ الگ زکوٰۃ دیتے ہیں تو ان کو دو بکریاں زکوٰۃ میں دینا ہوں گی اب جمع کی صورت میں دونوں کو ایک بکری زکوٰۃ دینی ہوگی۔ بعض بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ ایک مالک کی بیس اور دوسرے مالک کی بھی بیس بکریاں اکٹھی ہیں ان پر زکوٰۃ ایک بکری ہے اب انہوں نے زکوٰۃ کے خوف سے انہیں الگ الگ کر لیا ہے اس صورت میں دونوں زکوٰۃ دینے سے محفوظ رہے اس سے منع کیا گیا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۷۷)

۱۷۹۷ - (۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فِيمَا سَقَبَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا؛ الْعُشْرُ. وَمَا سَقَى بِالنَّضِجِ؛ نِصْفُ الْعُشْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس (زمین) کو بارش (برف، اولوں، شبنم) اور چشموں نے سیراب کیا یا وہ زمین کی نمی سے سیراب ہوتی ہے تو اس کی (پیداوار) سے دسواں حصہ (لیا جائے) اور جس زمین کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ ہے (بخاری)

۱۷۹۸ - (۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ؛ وَالْبُشْرُ جَبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا نقصان کرنا رائیگاں ہے اور کنوئیں کا نقصان بھی باطل ہے اور کان کا نقصان بھی باطل ہے (یعنی اس کا کچھ بدلہ نہیں ہے) اور مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۷۹۹ - (۶) هَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ: مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ؛ فَفِيهَا خُمُسُهُ دَرَاهِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «هَاتُوا رُبْعَ الْعُشْرِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَبْتَاعَ مِائَتِي دِرْهَمٍ. فَإِذَا كَانَتْ مِائَتِي دِرْهَمٍ؛ فَفِيهَا خُمُسُهُ دَرَاهِمٌ. فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ. وَفِي الْغَنَمِ: فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عَشْرَيْنِ وَمِائَةٍ. فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ. فَإِنْ زَادَتْ ثَلَاثَ شِئَاءٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ؛ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ. وَفِي الْبَقَرِ: فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ، وَفِي الْأَرْبَعِينَ مِائَتَةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ».

دوسری فصل

۱۷۹۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے گھوڑوں اور غلاموں پر سے زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے (جب تجارت کیلئے نہ ہوں) البتہ چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے (جب نصاب پورا ہو) چنانچہ ایک سو نوے درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے (ترمذی، ابوداؤد)

ابوداؤد کی روایت میں حارث اعور سے روایت ہے وہ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، زہیر (راوی) نے بیان کیا، میں خیال کرتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپ نے فرمایا، چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو، ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تم پر کچھ زکوٰۃ نہیں جب تک کہ دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ پر اس کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے جب اس سے ایک بکری زائد ہوگی تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے اگر اس سے زائد ہیں تو تین سو تک تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ بکریاں ہوں تو ہر سو بکری میں ایک بکری ہے لیکن اگر اسیالیس بکریاں ہیں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے اور تیس گایوں میں ایک سال کا بچھڑا ہے اور چالیس میں دو سال کا بچھڑا ہے اور کام کرنے والے بیلوں میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۶۶)

۱۸۰۰ - (۷) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرَةِ: مِنْ كُلِّ ثَلَاثَيْنِ؛ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعَيْنِ؛ مُسِنَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۰۰: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جب یمن بھیجا تو اس کو حکم دیا کہ وہ تیس (۳۰) گایوں سے ایک سال کا بچھڑا (نریا مادہ زکوٰۃ) وصول کرے اور چالیس گایوں میں سے دو سال کا بچھڑا (زکوٰۃ) وصول کرے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

۱۸۰۱ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زکوٰۃ میں تجاوز کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ (ادا کرنے) سے انکار کرتا ہے (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص غیر مستحق لوگوں کو زکوٰۃ دیتا ہے یا زکوٰۃ میں تمام مال لوگوں کو دے دیتا ہے اور اہل و عیال کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑتا تو وہ گناہ کے لحاظ سے اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس طرح وہ فقیروں پر ظلم کرتا ہے یا معتدی سے مراد عامل ہے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا اگر ظلم کرے تو اسے اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے کو (واللہ اعلم)

۱۸۰۲ - (۹) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۸۰۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غلے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں (نسائی)

۱۸۰۳ - (۱۰) وَهْنُ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ». مُرْسَلٌ، رَوَاهُ فِي (شَرْحِ السُّنَنِ).

۱۸۰۳: موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبلؓ کی تحریر ہے جس کو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ گندم، جو، منقہ اور کھجور سے زکوٰۃ وصول کرے (شرح السنہ) یہ روایت مرسل ہے۔

وضاحت: ان چار اجناس کا ذکر حصر کے لئے نہیں بلکہ یہ وہ اجناس ہیں جو عام طور پر پائی جاتی ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ان کے علاوہ جن اجناس کا ذکر نہیں کیا گیا ان سب میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے البتہ سبزیوں وغیرہ میں دسواں یا بیسواں حصہ نہیں ان سے جو رقم حاصل ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اس لئے کہ وہ اجناس کی طرح سال بھر باقی نہیں رہتیں یہی حکم پھل وغیرہ کا ہے (مرغات جلد ۳-۵ صفحہ ۷۳)

۱۸۰۴ - (۱۱) وَهْنُ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: «إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاتُ النَّخْلِ تَمْرًا». رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۰۴: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کا اندازہ لگایا جائے جیسا کہ کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے بعد ازاں انگوروں کی زکوٰۃ

منقہ کی شکل میں ادا کی جائے جیسا کہ تازہ کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: جب ابھی پھل کچا ہو تو اس کا اندازہ لگایا جائے۔ اسلامی حکومت کی جانب سے ایسے ماہر لوگ مقرر کئے جائیں جو صحیح اندازہ لگاسکیں کہ اس درخت سے اتنی کھجوریں حاصل ہوں گی اور اس پودے سے اندازاً اتنے انگور حاصل ہوں گے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ باغات کے مالک لوگ خود بھی ضرورت کے مطابق پھل استعمال کر سکیں اور حاجت مندوں کو بھی دے سکیں۔ جب باغات کا پھل پختہ ہو جائے اور ان کے اتارنے کا وقت آجائے تو اندازے سے تیسرا یا چوتھا حصہ معاف کر دیا جائے اور بقیہ کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔ اندازہ لگانے کے جواز پر متعدد احادیث دلالت کرتی ہیں، اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۷۴)

۱۸۰۵ - (۱۲) **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا، وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرَّبْعَ»** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۸۰۵: سهل ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم اندازہ لگاؤ تو (اندازہ لگائے گئے باغات کی) زکوٰۃ وصول کرو اور اندازے سے تیسرا حصہ چھوڑ دو، اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو (یعنی معاف کر دو) (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱۸۰۶ - (۱۳) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودِيٍّ، فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .**

۱۸۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو (خیبر کے) یہودیوں کی جانب بھیجتے وہ کھجوروں کا ان کے استعمال سے پہلے اندازہ لگاتے جب وہ کھانے کے قابل ہو جاتیں۔ (ابوداؤد)

۱۸۰۷ - (۱۴) **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ: «فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزْقٍ زَقٌّ»** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ مَبْقَالٌ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرُ شَيْءٍ .

۱۸۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہد کے دس

مکینوں پر ایک مکینہ (زکوٰۃ) ہے (ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

۱۸۰۸ - (۱۵) وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو کیونکہ قیامت کے دن دوزخیوں میں تمہاری کثرت ہوگی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث زیورات میں زکوٰۃ کے واجب ہونے پر دلیل ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے۔

(تحفۃ الاحوزی جلد ۲ صفحہ ۱۲)

۱۸۰۹ - (۱۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيهِمَا سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: «تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟» قَالَتَا: لَا. فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسَوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟» قَالَتَا: لَا. قَالَ: «فَأَدِيَا زَكَاتَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ [قَدْ رَوَاهُ] الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهْيَعَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ.

۱۸۰۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں ان کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا، بھلا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا، کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے جواب دیا، نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان کی زکوٰۃ ادا کرو (ترمذی)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ثنی بن مباح نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح بیان کیا جب کہ ثنی بن مباح اور ابن ابیہ کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ابوداؤد، نسائی اور دیگر کتب میں عمرو بن شعیب سے اسی طرح مروی ہے، اس کی سند حسن

ہے۔ امام ترمذی کا قول درست نہیں۔ تحقیق کیلئے رجوع کریں (التعلیق الرغیب، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۶۸)

۱۸۱۰ - (۱۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْصَاحًا مِمَّنْ ذَهَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكُنْزُهُمْ؟ فَقَالَ: «مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكَاتَهُ فَرُكْسِي، فَلَيْسَ بِكُنْزٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۰: اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں سونے کی پازیب پہنتی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (خزانہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: جو سونا نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (مالک، ابوداؤد)

۱۸۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نَعِدُّ لِلْبَيْعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۱: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اس مال سے زکوٰۃ ادا کریں جس کو ہم نے تجارت کے لئے جمع کر رکھا ہے۔ (ابوداؤد) وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کچھ کلام نہیں اس لئے کہ کثرت طرق کی وجہ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۱۸۱۲ - (۱۹) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْثٍ وَاحِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزْنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبِيلَةِ، وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ، فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُوْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۲: ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمہ اللہ متعدد رواۃ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنٰی کو ساحل سمندر کے قریب کانیں بطور جاگیر دے دیں اور یہ کانیں ”فرع“ (بستی) کے کنارے پر ہیں چنانچہ ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ لی جاتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: زکوٰۃ سے مقصود چالیسواں حصہ ہے یعنی کان میں جو خزانہ ہے وہ ظاہر نہیں ہے بلکہ اس کے نکالنے کے لئے زبردست محنت کی ضرورت ہے جیسا کہ تیل، چٹھے، گندھک، لک، کوئلے اور گیس کے کنویں ہیں۔ اس لئے ان اشیاء میں سے چالیسواں حصہ لیا جائے گا۔ (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۸۷)

الفصل الثالث

۱۸۱۳ - (۲۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ». قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھلوں اور سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جو پھل بطور عطیہ دیا گیا ہے اس میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور کام کرنے والے جانوروں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مقرر (زاوی) نے بیان کیا ”جَبْهَہ“ سے مقصود گھوڑے، نچر اور غلام ہیں (دارقطنی)

وضاحت: اجناس میں زکوٰۃ اس لئے ہے کہ ان کے ناپید ہونے سے حیوانات کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے جب کہ پھلوں سبزیوں وغیرہ میں یہ کیفیت نہیں۔ انہیں نہ بھی استعمال کیا جائے تب بھی زندہ رہا جا سکتا ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۸۹-۹۰)

۱۸۱۴ - (۲۱) وَهَنَّ طَاوُسٌ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَى بِوَقْصِ الْبَقْرِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرَنِي فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَقَالَ: الْوَقْصُ: مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ.

۱۸۱۴: طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس اس قدر گائیں لائی گئیں جو نصاب تک نہیں پہنچتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے زکوٰۃ لینے کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (دارقطنی، شافعی) امام شافعی نے بیان کیا کہ ”وقص“ وہ جانور ہیں جو نصاب سے کم ہیں (جیسے چار اونٹ، ۳۹ بکریاں اور ۲۹ گائے وغیرہ)

(۲) صَدَقَةُ الْفِطْرِ

(صدقہ فطر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۱۵ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْعَبْدِ، وَالْحُرِّ، وَالذَّكْرِ، وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ، وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر کھجور یا جو سے ایک صاع فرض کر دیا ہے اور اس کے بارے میں حکم دیا ہے کہ نماز عید کی طرف روانہ ہونے سے قبل اس کو ادا کیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صاع ایک پیانہ ہے اس کو حجازی صاع بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پیانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رواج پذیر تھا۔ اس پیانے کے ساتھ صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ پیانہ پانچ رطل اور رطل کا تیرا حصہ ہے۔ مزید وضاحت اوساق کی حدیث میں گزر چکی ہے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ صدقہ فطر کو فرض قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

۱۸۱۶ - (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اجناس میں سے ایک صاع، جو یا کھجور میں سے ایک صاع، پیڑیا متہ میں سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں طعام کا لفظ مجمل ہے اس کے بعد والا جملہ اس کے اجمل کی وضاحت کر رہا ہے کہ طعام سے مراد جو، کھجور، پیڑیا اور متہ ہے گندم نہیں ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ عموماً نبوی میں گندم سے صدقہ فطر نہیں

دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام نسائی اور امام طحاویؒ سے مروی حدیث میں وضاحت ہے اور جب امیر المؤمنین معاویہؓ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعیدؓ نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ میں عہد نبویؐ میں ایک صاع فطرانہ دیتا تھا جس طرح کھجور سے ایک صاع ادا کرتا تھا گندم سے بھی ایک صاع ادا کروں گا گویا کہ انہوں نے گندم کو دیگر اجناس پر قیاس کیا اس لئے کہ پیمانہ ایک صاع ہے (مرعات جلد ۳-۴ صفحہ ۹۶)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۸۱۷ - (۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ. فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ شَعِيرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے اواخر میں فرمایا کہ روزوں کا صدقہ ادا کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو ہر آزاد یا غلام مرد عورت، چھوٹوں بڑوں پر کھجور یا جو میں سے ایک صاع یا گندم سے آدھا صاع فرض قرار دیا ہے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن کا سماع ابن عباسؓ سے ثابت نہیں ہے، اس لئے کہ جس دور میں ابن عباسؓ بصرہ میں تھے اس دور میں حسنؒ راوی مدینہ میں تھے۔ اگر فی الجملہ ان کا سماع ان سے ثابت بھی ہو جائے تب بھی یہ حدیث انہوں نے ابن عباسؓ سے نہیں سنی پس حدیث مرسل ہے اور مرسل حجت نہیں۔

(مرعات جلد ۳-۴ صفحہ ۱۰۱)

۱۸۱۸ - (۴) وَفَضْلُهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَةً الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے (ناکہ) روزے لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائیں اور مسکینوں کو کھانے پینے کا سامان میسر آئے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۱۸۱۹- (۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ : «أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى، حُرًّا أَوْ عَبْدًا، صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا، مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ، أَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

تیسری فصل

۱۸۱۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک (مخمس) کو منادی کرنے کے لئے بھیجا۔ (وہ کہہ رہا تھا) آگاہ رہو! صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد یا غلام، چھوٹے یا بڑے (انسان) پر فرض ہے۔ گندم سے دو مد یا (گندم کے) علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن جریج راوی کا صاع عمرو بن شعیب راوی سے ثابت نہیں ہے نیز لفظ صاع سے پہلے ”او“ کا لفظ نقل کرنے والوں کی خطا ہے اس لئے کہ ترمذی کے تمام نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۰۳)

۱۸۲۰- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ؛ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى. أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَبِزَكَاةِ اللَّهِ. وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَبِرَدِّ عَلَيْهِ أَكْثَرِ مِمَّا أُعْطَاهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۱۸۲۰: عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی معیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گندم کا ایک صاع دو اشخاص کی جانب سے ہے۔ چھوٹے یا بڑے آزاد یا غلام مرد یا عورت کی جانب سے، البتہ تمہارے مل دار لوگوں کو اللہ پاک کرتا ہے اور تمہارے محتاج لوگوں کو اللہ اس سے زیادہ عطا کرتا ہے جس قدر انہوں نے دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثعلب بن راشد راوی قابلِ حجت نہیں ہے۔ یحییٰ بن قطن، ابن معین، ابوداؤد اور نسائی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۰۳)

(۳) بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

(ان لوگوں کا بیان جن کے لئے صدقات لینا جائز نہیں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۲۱ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں (گری ہوئی) کھجور کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (شائد) کھجور صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول کر لیتا (بخاری، مسلم)

۱۸۲۲ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَخْ كَخْ» لِيُطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا شَعَرْتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے اس کو چھی چھی کہہ کر روکا تاکہ حسن اس کو پھینک دے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے (بخاری، مسلم)

۱۸۲۳ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۳: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ صدقات لوگوں کی میل کچیل ہیں۔ اس لئے محمدؐ اور آل محمدؐ کے لئے جائز نہیں ہیں (مسلم)

وضاحت : آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقصود آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل ہیں یعنی بنو عبدالمطلب اور بنو ہاشم ہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۰۶)

۱۸۲۴ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ «أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ؛ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا» وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت کرتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر بیان کیا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام کو (اس کے) تناول کرنے کا حکم فرماتے، خود تناول نہ کرتے اور اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیتے (بخاری، مسلم)

وضاحت : کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط ضروری ہے، مال دار لوگوں کو صدقہ و خیرات کی چیز کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے کہ صدقہ کا جواز صرف فقراء و مساکین کے لئے ہے (واللہ اعلم)

۱۸۲۵ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنِ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عَتَقَتْ فَخَبِرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورٌ بِلَحْمٍ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرْبُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا: بَلَى، وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. قَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بریرہ کے واقعہ سے تین احکام معلوم ہوئے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسے آزاد کیا گیا تو اسے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے) ورثے کا حقدار وہ شخص ہے جس نے اس کو آزاد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہ کے گھر) گئے، اس وقت ہنڈیا میں گوشت پکایا جا رہا تھا آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا (تیار) سالن پیش کیا گیا۔ آپ نے استفسار فرمایا، کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت پکتا ہوا نہیں دیکھا؟ گھر والوں نے اثبات میں جواب دیا۔ مگر عرض کیا کہ یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ وہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : بریرہ کی ملکیت میں جو مال آیا اسے حق حاصل تھا کہ وہ اس میں تصرف کرے چنانچہ اس نے جب تصرف کیا تو صدقہ کی شکل تبدیل ہو گئی اس نے ہدیہ کی شکل اختیار کر لی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

۱۸۲۶ - (۶) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدل بکھواتے (بخاری)

۱۸۲۷ - (۷) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے (جانور کے) پائے کی دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر میری جانب دستی کا گوشت ہدیہ بھیجا جائے تو میں (اسے) قبول کروں گا (بخاری)

۱۸۲۸ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطْوِفُ عَلَى النَّاسِ تَرْدُهُ اللَّقْمَةَ وَاللَّقْمَتَانِ وَالْتَّمَرَةَ وَالتَّمَرَتَانِ؛ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطِنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص مسکین نہیں ہے جو لوگوں کے ہاں جاتا ہے (ان سے) اس کو ایک لقمہ دو لقمے، ایک کھجور دو کھجوریں ملتی ہیں البتہ وہ شخص مسکین ہے جو (واقعی) غنی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۸۲۹ - (۹) **عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا. فَقَالَ: لَا، حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْأَلَهُ. فَاذْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا، وَإِنْ

مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ .

دوسری فصل

۱۸۲۹ : ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم (قبیلہ) کے ایک شخص کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کے لئے بھیجا۔ اس نے ابو رافع سے کہا، آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی زکوٰۃ سے (کچھ) لے سکیں۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں آپ کے ہمراہ نہیں جاؤں گا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے (اس کے بارے میں) استفسار کیا۔ آپ نے فرمایا، زکوٰۃ (کا مال) ہمارے لئے حلال نہیں ہے اور قبیلہ کے آزاد کردہ غلام بھی قبیلہ میں داخل ہیں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱۸۳۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۱۸۳۰ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار شخص اور قوی الجسم صحیح اعضاء والے کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۱۸۳۱ - (۱۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۸۳۱ : نیز احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۳۲ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ، وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ، فَسَأَلَاهُ مِنْهَا، فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَانَا جُلْدَيْنِ ، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتُمَا أُعْطِيَتْكُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيِّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ .

۱۸۳۲ : عبد اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے دو انسانوں نے بتایا کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ حجۃ الوداع میں صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ سے صدقہ مانگا۔ آپ نے ہماری طرف نظر کو اٹھایا اور پھر نیچا کیا۔ آپ نے ہمارے بارے میں محسوس کیا کہ ہم مضبوط ہیں۔ آپ نے کہا، اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں صدقہ دے دیتا ہوں لیکن میں لو کہ کسی

مال دار اور قوی شخص کا جو کمائی کر سکتا ہے اس میں حق نہیں ہے (ابوداؤد نسائی)

۱۸۳۳ - (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحِلَّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِنَازِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِنَازِلٍ فِي جِهَادٍ، أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مَسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمَسْكِينِ فَأَهْدَى الْمَسْكِينُ لِلْغَنِيِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۳۳: عطاء بن یسار سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار شخص کے لئے جائز نہیں البتہ پانچ مالدار شخص ایسے ہیں جن کے لئے جائز ہے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا صدقات کی تحصیل کرنے والے یا مقروض کے لئے یا اس شخص کے لئے جس نے زکوٰۃ کو اپنے مال کے ساتھ خرید کیا یا اس شخص کے لئے جس کا پرہیزی مسکین شخص ہے اور مسکین کو صدقہ دیا گیا اس نے غنی (انسان) کو ہدیہ کر دیا (مالک، ابوداؤد)

۱۸۳۴ - (۱۴) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، «أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ».

۱۸۳۴: اور ابوداؤد کی روایت میں جو ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے یا مسافر کے لئے۔

۱۸۳۵ - (۱۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَقَاتِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ؛ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۳۵: زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے بیعت کی۔ اس نے طویل حدیث بیان کی (اس میں ہے) کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے صدقہ عنایت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بلاشبہ اللہ نے صدقات میں پیغمبر یا غیر پیغمبر کسی کے بھی فیصلے کو پسند نہیں کیا ہے بلکہ خود اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا ہے اور صدقات کو آٹھ مصارف میں تقسیم کر دیا ہے اگر تو ان میں داخل ہے تو میں تجھے عطا کر دیتا ہوں (ابوداؤد)

١٨٣٦ - (١٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ، فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ
قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعْمٌ مِنْ نَعِمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَائِي
فَهُوَ هَذَا؛ فَأَدْخَلَ عُمرُ يَدَهُ، فَاسْتَقَاءَ [هـ]. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۸۳۶: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا، وہ انہیں اچھا لگا۔ انہوں نے اس شخص سے دریافت کیا جس نے انہیں دودھ پلایا تھا کہ یہ دودھ کیسے ہاتھ لگا؟ اس نے بتایا کہ وہ فلاں تلاب پر گیا وہاں صدقہ کے اونٹ پانی پی رہے تھے اونٹوں والوں نے ان کا دودھ دوہا تو میں نے اس کو اپنے مکینے میں ڈال لیا چنانچہ یہ وہ دودھ ہے (یہ سنتے ہی) عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور (دودھ کی) قے کر دی (مالک، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، یزید بن اسلم اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۷۵)

(۴) بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

(سوال کرنا کس کے لئے ناجائز اور کس کے لئے جائز ہے؟)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۳۷ - (۱) وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: «أَقِمِ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ؛ فَنَأْمُرُكَ بِهَا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحْمَلُ حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ. وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ. أَجْتَاخَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةً مِّنْ ذَوِي الْحِجْبِ مِّنْ قَوْمِهِ. لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ. فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ. سَحَتْ بِأَكْلِهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۸۳۷: قیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیت (دینے) کی ذمہ داری قبول کی چنانچہ اس وجہ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ سے دیت (کے بارے) میں تعاون کا طلب گار ہوا۔ آپ نے حکم دیا کہ تم ہمارے ہاں قیام کرو جب ہمیں صدقات ملیں گے تو ہم ان میں سے تمہارے بارے میں حکم دیں گے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا: اے قیصہ! سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ ایک وہ شخص جس نے (کسی کی) ضمانت اٹھائی، اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ ضمانت حاصل کر پائے بعد ازاں (سوال کرنے سے) رک جائے اور دوسرا وہ شخص جس کو آفت پہنچی، آفت نے اس کے مال کو تلف کر دیا، اس شخص کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی ضرورت نہ پوری ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہے اس کے قبیلہ کے تین ہوش مند انسان کھڑے ہوں (اور اعلان کریں) کہ فلاں انسان فاقہ زدہ ہے تو اس کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک اس کا فاقہ دور نہ ہو جائے (اور اس کی گزر بسر درست نہ ہو جائے) اے قیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، سوال کرنے والا حرام مال کھا رہا ہے (مسلم)

۱۸۳۸ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جُمْرًا. فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لْيَسْتَكْثِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے لوگوں سے مال کا سوال اس لئے کیا کہ اس کا مال زیادہ ہو جائے تو ایسا شخص آگ کے انگاروں کا سوال کر رہا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے تھوڑے اکٹھے کرے یا زیادہ (مسلم)

۱۸۳۹ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةُ لَحْمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص (باوجود غنا کے) لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت بالکل نہیں ہوگا (بخاری، مسلم)

۱۸۴۰ - (۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُلْحِنُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتَهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ؛ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چٹ کر سوال نہ کرو اللہ کی قسم! مجھ سے جب کوئی شخص چٹ کر سوال کرتا ہے اور اس کے سوال کی وجہ سے میں اسے بہ کراہت کچھ دیتا ہوں تو میرے اس دینے میں کچھ برکت نہ ہوگی (مسلم)

۱۸۴۱ - (۵) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَإِنِّي بِحُزْمَةٍ حُطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعُهَا، فَيَكْفَى اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۱: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ایک شخص رسی اٹھا لے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا (اٹھا کر) لائے اور اسے فروخت کرے۔ اس طرح اللہ اس کے چہرے (کی آبرو) کو محفوظ رکھے گا یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مال کا سوال کرے، وہ اسے دیں یا نہ دیں (بخاری)

۱۸۴۲ - (۶) وَمَنْ حَكِيمٌ بَنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هَذَا الْمَالَ خِصْرٌ حُلُوٌّ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ. وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپ نے مجھے عطا کیا پھر میں نے آپ سے (مال کا) سوال کیا۔ آپ نے مجھے دیا۔ بعد ازاں آپ نے مجھے (سمجھایا اور) فرمایا: اے حکیم! بلاشبہ یہ مال خوش نما اور لذیذ تر ہے جو شخص حرص کے بغیر مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص حرص و طمع کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی (اس کا مال) اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھانا تناول کرتا ہے لیکن سیر نہیں ہو پاتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ کے بعد میں کسی شخص سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے مفارقت اختیار کر جاؤں گا (بخاری، مسلم)

۱۸۴۳ - (۷) وَمَنْ ابْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (تشریف فرما) تھے۔ آپ نے صدقات اور سوال سے کنارہ کش رہنے کا بیان کرتے ہوئے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۴۴ - (۸) وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْجِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپ نے ان کو (مال) عطا کیا۔ انہوں نے آپ سے پھر (مال کا) سوال کیا۔ آپ نے ان کو عطا کیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جس قدر مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، میرے پاس جتنا بھی مال ہو میں کبھی تم سے اسے نہیں روکوں گا (لیکن) جو شخص سوال کرنے سے خود کو بچائے اللہ اس کو بچائے گا اور جو شخص استغناء اختیار کرے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ اس کو صبر عطا کرے گا اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخی والا کوئی (دوسرا) عطیہ نہیں دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۴۵ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيَّ مِنِّي. فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ»، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ؛ فَخُذْهُ. وَمَا لَا؛ فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال بطور عطیہ عنایت فرماتے۔ میں عرض کرتا، آپ مجھ سے زیادہ کسی محتاج کو عطیہ دیں۔ آپ فرماتے۔ مال حاصل کر اور اس کا صدقہ کر۔ جب تیرے پاس اس قسم کا مال آئے جس کا تجھے طمع نہ تھا اور نہ ہی تو نے سوال کیا تھا تو اس قسم کا مال تجھے لے لینا چاہیے اور جو مال اس انداز کا نہ ہو اس کے متعلق خیال بھی نہ کیا کرو (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۸۴۶ - (۱۰) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَسَائِلُ كَدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ»، فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدْءًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۳۶: سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوال کرنے سے (چہرے پر) زخم ہوں گے۔ سوال کرنے والا اپنے چہرے کو نوچتا ہے پس جو شخص چاہے اپنے چہرے کی آبرو برقرار رکھے اور جو شخص چاہے اس کو ختم کر دے البتہ انسان حاکم وقت سے سوال کر سکتا ہے جب اسے کوئی مجبوری لاحق ہو (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۱۸۴۷ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ حُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ، أَوْ كُدُوشٌ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: «خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتَهَا مِنَ الذَّهَبِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۴۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے لوگوں سے سوال کیا جب کہ وہ غنی ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے زخم کے نشانات ہوں گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! غنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کے پاس پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا ہو (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۸۴۸ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ». قَالَ النَّفِيلِيُّ، وَهُوَ أَحَدُ رَوَاتِهِ، فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ: «قَدَرُ مَا يُغْدِيهِ وَيُعْشِيهِ». وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ «أَنْ يَكُونَ لَهُ شَبْعُ يَوْمٍ، أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۴۸: سهل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (مال کا) سوال کیا جب کہ وہ غنا والا ہے تو وہ کثرت کے ساتھ دوزخ کی آگ طلب کرتا ہے۔ (امام ابوداؤد کے استاد عبد اللہ بن محمد) نفیلی جو اس حدیث کے رواۃ میں سے ایک راوی ہیں، نے ایک دوسرے مقام میں بیان کیا (آپ سے سوال ہوا کہ) غنا کی مقدار کتنی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا درست نہیں؟ آپ نے فرمایا، جب صبح و شام کا کھانا ہو اور دوسرے مقام میں فرمایا کہ جس کے پاس دن بھر سیر رہنے یا رات دن سیر ہونے کی خوراک ہو (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ لوگوں کے احوال مختلف ہیں اس لئے احادیث میں کفایت کی حد کے بارے میں اختلافات کو ان احوال پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۸۴۹ - (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَوْقِيَةٌ أَوْ عَدْلُهَا؛ فَقَدْ سَأَلَ الْخَافَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۱۸۴۹: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بنو اسد کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جو شخص سوال کرتا ہے جب کہ اس کی ملکیت میں ایک اوقیہ یا اس کے برابر مل ہے تو وہ چمٹ کر سوال کر رہا ہے (مالک، ابوداؤد، نسائی)

۱۸۵۰ - (۱۴) **وَعَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِعَبْدٍ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سِوَيَّ؛ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ غُرْمٍ مُفْطِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُشْرِيَ بِهِ مَالَهُ؛ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْثُرْ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۵۰: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غنی اور مضبوط صحیح الاعضاء شخص کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے البتہ ایسے فقیر انسان کے لئے جس کو فقر نے زمین پر لٹا دیا ہے یا قرض نے اس کو پریشان کر رکھا ہے (لیکن) جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے پاس مال کی بہتات ہو جائے تو قیامت کے دن ایسے شخص کا چہرہ (سوال کرنے کی وجہ سے) چھیلا ہوا ہو گا اور گرم پتھر اس کو کھانے کے لئے ملے گا (اب) جو شخص چاہے کم سوال کرے اور جو شخص چاہے وہ کثرت کے ساتھ سوال کرے (ترمذی)

وضاحت: اس کی سند میں مجاہد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۳)

۱۸۵۱ - (۱۵) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ؛ فَقَالَ: «أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟» فَقَالَ: بَلَى، حِلْسٌ تَلْبَسُ بَعْضُهُ وَتَبْسُطُ بَعْضُهُ، وَقَعْبٌ تَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ. قَالَ: «أَتَيْتَنِي بِهِمَا»، فَأَتَاهُ بِهِمَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ؟» قَالَ رَجُلٌ: «أَنَا أَخَذَهُمَا بِدِرْهَمٍ». قَالَ: «مَنْ يَزِيدُ عَلَيَّ دِرْهَمٍ؟» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ رَجُلٌ: «أَنَا أَخَذَهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ؛ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الْبَدْرَهُمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ، وَقَالَ: «اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَأَنْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ، وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا، فَأَتَيْتَنِي بِهِ»، فَأَتَاهُ بِهِ. فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَوْدًا بِبَيْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اذهَبْ فَاحْتَطَبْ وَبِعْ، وَلَا أَرَيْتَكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطَبُ وَيَبِيعُ، فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ، فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةَ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلِحُ إِلَّا لثَلَاثَةٍ: لَذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْطِعٍ، أَوْ لِذِي دَمٍ مُّوجِعٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى**

قَوْلِهِ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

۱۸۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ وہ آپ سے مال کا سوال کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا، کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا، ہاں! ایک چادر ہے جس کے کچھ حصے کو ہم پہنتے ہیں اور کچھ حصے کو بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔ وہ ان کو آپ کے ہاں لایا۔ آپ نے ان دونوں چیزوں کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور اعلان کیا کہ ان دونوں کا کوئی خریدار ہے؟ ایک شخص نے کہا، میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ نے دو بار یا تین بار اعلان کیا کہ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک شخص نے کہا، میں ان دونوں کے دو درہم دیتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں اس شخص کو دے دیں۔ آپ نے (اس سے) دو درہم لئے اور انصاری کو دے دیئے اور آپ نے مشورہ دیا کہ ایک درہم کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں خرید اور انہیں اپنے گھر والوں کے سپرد کر دے اور دوسرا درہم دے کر اس کے بدلے میں ایک کلباڑا خرید اور اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ وہ شخص کلباڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ہاتھ کے ساتھ دستہ ڈالا اور فرمایا، تم جاؤ اور لکڑیاں (کاث) کر لاؤ، انہیں فروخت کرو۔ پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں کاٹا کرتا اور (انہیں) فروخت کیا کرتا۔ (پندرہ دن بعد) جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دس درہم حاصل کر لئے تھے۔ کچھ درہم کے ساتھ اس نے کپڑا خریدا اور کچھ کے ساتھ اس نے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں (یہ معلوم کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کام تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور سوال کرنے کی وجہ سے تیرا چہرہ عیب دار ہوتا۔ سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ اس فقیر شخص کے لئے جس شخص کو فقری نے زمین کے ساتھ چمٹا دیا ہے یا اس مقروض کے لئے جس کو قرض نے پریشان حل کر دیا ہے یا اس شخص کے لئے جو قتل کی دیت ادا کرنے کے لئے پریشان ہے (ابوداؤد) ابن ماجہ نے ”قیامت کے دن“ الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: صاحب مشکوٰۃ کو غلطی لگی ہے جب کہ ابن ماجہ میں مکمل حدیث موجود ہے البتہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابوبکر حنفی راوی کی وجہ سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۳۴)

۱۸۵۲- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ؛ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتَهُ. وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ، أَوْشَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَى، إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى آجِلٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فقر و فاقہ سے دوچار ہوا اس نے اپنے فقر و فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کا فقر و فاقہ دور نہیں ہوگا اور

جس شخص نے اپنے فقروفاۃ کو بارگاہ الہی میں پیش کیا تو اللہ اس کو جلد غنی کرے گا یا وہ جلد موت سے گلے ملے گا یا کچھ تاخیر کے ساتھ غنا سے ہمکنار ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)

الفصل الثالث

۱۸۵۳ - (۱۷) عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ، أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۵۳: ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں (غیر اللہ سے) سوال کرتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا اور فرمایا، اگر تجھے ضرور سوال کرنا ہے تو نیک لوگوں سے سوال کر (ابوداؤد، نسائی)

۱۸۵۴ - (۱۸) وَعَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِي بِعَمَالَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ، وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ، قَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيتَ، فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلْنِي، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ، فَكُلْ وَتَصَدَّقْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۵۴: ابن الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی تحصیل پر مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور صدقات عمر کے سپرد کر دیئے تو انہوں نے میرے لیے (اس عمل کی) اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے کہا، میں نے تو یہ کام صرف اللہ (کی رضا) کے لئے کیا ہے اور میرا اجر و ثواب اللہ پر ہے۔ عمر نے کہا جو کچھ تجھے دیا جا رہا ہے وہ لے لے اس لئے کہ میں نے بھی عہد رسالت میں ایک کام کیا تھا آپ نے مجھے اس کی اجرت دینا چاہی تو میں نے بھی تجھ جیسا جواب دیا تھا۔ اس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تجھے بلا سوال کچھ میسر آئے تو اسے حاصل کر اور اس کا صدقہ کر (ابوداؤد)

۱۸۵۵ - (۱۹) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ. فَقَالَ: أَفْنَى هَذَا الْيَوْمِ، وَفِي هَذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ؟! فَحَقَّقَهُ بِالذَّرَةِ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۸۵۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو لوگوں سے سوال کرتے ہوئے سنا (اس پر) علیؑ نے فرمایا، کیا اس جیسے عظیم دن اور (اس جیسی قبولیت دعا والی) جگہ پر غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو کوڑے کے ساتھ مارا (رزین)

۱۸۵۶۔ (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعْلَمَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَّاسَ غِنًى، وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَشَسَّ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۸۵۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، اے لوگو! سمجھ لو لالچ فقیر ہے اور لوگوں سے ناامید رہنا غنا ہے اور (یہ حقیقت ہے) جب کوئی شخص لوگوں سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا تو وہ ان سے مستغنی ہو جاتا ہے (رزین)

وضاحت: دونوں حدیثیں رزین میں بلا سند ہیں دونوں کا ذکر کسی اصل ماخذ میں نہیں ہے، نہ ہی ان کی سند معلوم ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۶)

۱۸۵۷۔ (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَكْفُلْ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، فَأَتَكْفُلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟» فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا؛ فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۸۵۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے بالکل سوال نہیں کرے گا، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ ثوبان کسی شخص سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے۔ (نسائی، ابوداؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عہد کے بعد اگر ثوبان سواری پر سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی شخص کو نہ کہتے کہ وہ انہیں اٹھا کر دے بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اٹھاتے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۷)

۱۸۵۸۔ (۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ: «أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا». قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۵۸: ابوزر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت کے لئے) بلایا۔ آپ نے مجھ پر شرط لگائی کہ تو لوگوں سے کچھ سوال نہ کرنا۔ میں نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا، اگر تیرا کوڑا گر جائے تو تب بھی تو اس کے اٹھانے کا سوال نہ کرنا بلکہ خود اس کی طرف اتر کر اس کو اٹھانا۔ (احمد)

(۵) بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْأَمْسَاكِ

(خرچ کرنا اور بخل کو مکروہ جاننا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۵۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا، لَسَرَنْتَنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے پاس احد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے کوئی چیز (موجود) ہو البتہ اس قدر مال کا کچھ حرج نہیں جس کو میں نے (ادائیگی) قرض کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے (بخاری)

۱۸۶۰ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ؛ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزانہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دعا کرتا ہے، اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور دوسرا بدعا کرتا ہے، اے اللہ! بخیل کے مال کو برباد کر (بخاری، مسلم)

۱۸۶۱ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْفَقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ، إِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۱: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، تم خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور بخل نہ کرو (وگرنہ) اللہ بھی تم سے روک لے گا۔ استطاعت کے مطابق خرچ کرتی رہو (بخاری، مسلم)

۱۸۶۲ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنْفَقْ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفَقْ عَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارشاد ربانی ہے، آدم کے بیٹے! خرچ کر، میں تجھے (اس کے عوض) عطا کروں گا (بخاری، مسلم)

۱۸۶۳ - (۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامَ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کے بیٹے! اگر تو (ضرورت سے) زائد خرچ کرے تو تیرے لئے (دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو (وہ) تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت مل پر تجھے ملامت نہیں کی جاسکتی اور مل خرچ کرتے وقت اپنے اہل و عیال سے آغاز کر (مسلم)

۱۸۶۴ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُتَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَذْيِئِهِمَا وَتَرَاثِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ، [وَجَعَلَ] الْبَخِيلُ كُلَّمَا هُمْ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ بِمَكَانِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو انسانوں کی ہے جنہوں نے زرہ پہن رکھی ہے، ان کے ہاتھوں کو ان کی چھاتیوں اور ان کے سینوں کی جانب جکڑ دیا گیا ہے۔ صدقہ دینے والا جب صدقہ عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر کس جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۶۵ - (۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ظلم سے کنارہ کش رہو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن (ظلم کرنے والوں کے لئے باعث) عذاب ہو گا اور بخل سے بھی دور رہو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ بخل نے انہیں اس بات پر ابھارا کہ انہوں نے مسلمانوں کا (ناحق) خون گرایا اور ان کی حرمت والی چیزوں کو حلال سمجھا (مسلم)

۱۸۶۶ - (۸) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۶: حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ دیا کرو (اس سے پہلے) کہ تم پر ایسا دور آئے کہ ایک شخص صدقہ لے کر (تقسیم کرنے کے لئے) جائے گا وہ ایسے شخص کو نہ پائے گا جو صدقہ قبول کرے۔ وہ کہے گا، اگر تو کل صدقہ لاتا تو میں لے لیتا آج مجھے صدقہ کی ضرورت نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۶۷ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ، تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمَلُ الْغِنَى، وَلَا تُمَهِّلَ؛ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کس پر صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا، تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست اور مال کو جمع رکھنے کا خواہش مند ہو، تجھے محتاجی سے ڈر لگتا ہو اور تو امیری کا آرزو مند ہو۔ نیز صدقہ دینے میں دیر نہ کر، یہاں تک کہ جب (روح) حلق کے قریب پہنچ جائے تب تو وصیت کرے کہ فلاں کے لئے اتنا مال ہے اور فلاں کیلئے اتنا ہے جب کہ مال فلاں کا ہو چکا ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۶۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَأَى قَالَ: «هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ». فَقُلْتُ: فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، الْأَمَنُ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ کعبہ (مکرمہ) کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو آپ نے فرمایا ”کعبہ کے رب کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں“ میں نے دریافت کیا ”آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس فراوانی کے ساتھ مال ہے البتہ وہ (خسارے والے) نہیں جنہوں نے مال کو اس طرح آگے پیچھے دائیں بائیں جانب بکھیر دیا ہے جب کہ ایسے لوگ کم ہیں (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۸۶۹ - (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ. وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سخی (انسان) اللہ کی رحمت کے قریب، جنت کے قریب، لوگوں کے قریب (اور) دوزخ سے دور ہوتا ہے جب کہ بخیل (انسان) اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور (اور) دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور سخی عبادت گزار، بخیل عبادت گزار سے اللہ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد الوراق راوی ضعیف اور متفرد ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۶۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۴۳، الاحادیث الضعیفہ علامہ البانی صفحہ ۱۵۳)

۱۸۷۰ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَبْتَصَدَّقُ الْمَرْءَ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ عِنْدَ مَوْتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شرمیل بن سعد انصاری راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۶، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۴)

۱۸۷۱- (۱۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ، كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِيُّ. وَالدَّارِمِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۱۸۷۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی مثل جو بوقت موت صدقہ کرتا ہے یا (غلام) آزاد کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد علیہ رہتا ہے (احمد، نسائی، دارمی، ترمذی) امام ترمذی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۷۲- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَيْحِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۷۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن (انسان) میں دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہوتیں بخل اور اخلاق باختل (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی مفرد اور ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۴، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۵)

۱۸۷۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۷۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فسق چانے والا، بخل کرنے والا اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائیں گے (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف اور فرقہ سبخی راوی لین الحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۸، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳۵)

۱۸۷۴ - (۱۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.
 وَسَنَدُكَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ». فِي «كِتَابِ الْجِهَادِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص میں بدترین وصف ایسا بخل ہے جس میں شدید حرص اور انتہا درجہ کی بزدلی ہو (ابوداؤد) ہم انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ابو ہریرہ سے مروی حدیث ذکر کریں گے کہ بخل اور ایمان دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۸۷۵ - (۱۷) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لِحُقُوقِ؟ قَالَ: أَطْوَلُكُمْ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، وَكَانَتْ سَوْدَةً أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّهَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحُقُوقِ بِهِ زَيْنَبُ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْرَعُكُمْ لِحُقُوقِ بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا». قَالَتْ: وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا؟ قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.**

تیسری فصل

۱۸۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کون سی بیوی آپ سے جلد آٹے گی؟ آپ نے فرمایا، تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ انہوں نے بانس کے ساتھ ہاتھوں کو ٹاپنا شروع کر دیا تو سودہ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے تھے (لیکن) ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے مقصود زیادہ صدقہ دینا تھا چنانچہ ہم میں سے بہت جلد جو بیوی آپ کو ملی وہ زینب تھی اور وہ صدقہ خیرات کرنے کو محبوب جانتی تھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ عورت ہے جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ عائشہ نے بیان کیا، آپ کی بیویاں اندازہ لگاتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ ہم میں سے زینب کے ہاتھ لمبے ثابت ہوئے اس لئے کہ وہ دستی کام کرتی تھیں اور صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔

وضاحت: زینب چڑا رنگتیں اور اسے فروخت کرتیں اور صدقہ خیرات کرتی تھیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۳)

۱۸۷۶ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَا تُصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ؟! لَا تُصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ؟! لَا تُصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيِّ. قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ؟ فَتَبَيَّنَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّه أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّه يَعْتَبِرُ فَيَنْفِقَ مِمَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۱۸۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے کہا کہ میں (آج رات) صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اس نے چور کے ہاتھ میں صدقہ کا مال رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ ملا ہے۔ صدقہ کرنے والے نے کہا، اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) چور کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے زانیہ عورت کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات زانیہ عورت کو صدقہ ملا ہے۔ اس پر صدقہ کرنے والے نے کہا، اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) زانیہ عورت کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار (شخص) کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ آج رات مالدار (شخص) کو صدقہ ملا ہے۔ اس نے کہا، اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے (کہ میں نے) چور، زانیہ عورت اور مالدار شخص کو (صدقہ) دیا اس کو خواب میں کہا گیا، چور (شخص) کو تیرا صدقہ دینا (قبول ہو گیا) شاید وہ چوری سے باز رہے اور زانیہ عورت شاید وہ زنا کاری سے (دور ہو کر) پاک دامنی اختیار کرے اور مالدار (شخص) شاید وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ کے عطا کردہ مال سے خرچ کرے (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۸۷۷ - (۱۹) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: إِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ؛ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ، يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ؛ الْإِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ؛ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ

صَوَّرْنَا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوُهُ، وَيَقُولُ: اسْمِ حَدِيقَةٍ فَلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟
قَالَ: أَمَا إِذَا قُلْتُ هَذَا؛ فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَّصَدَّقُ بِثَلَاثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلَاثًا،
وَأَرَدْتُ فِيهَا ثَلَاثَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا،
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص چٹیل میدان میں تھا۔ اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں (فخص) کے باغ
کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل اس طرف رواں دواں ہوا اور پتھریلی وادی میں بارش برسی تو ایک ٹالے میں تمام پانی اکٹھا ہو گیا
چنانچہ وہ شخص ٹالے کے (پلنی) کے پیچھے چل نکلا (کیا دیکھتا ہے) کہ وہاں ایک شخص باغیچے میں کھڑا ہے اور ”کبتی“
کے ساتھ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں پانی کو پھیر رہا ہے۔ اس نے کہا، اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟
اس نے کہا، میرا نام فلاں ہے۔ یہ وہی نام تھا جس نام کو اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا،
اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے میرا کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس نے کہا، میں نے اس بادل سے آواز سنی جس سے یہ
پانی (برسا) ہے (کوئی) کہہ رہا تھا کہ فلاں نام کے انسان کے باغیچے کو پانی سے سیراب کر (آپ مجھے بتائیں) کہ آپ
اس کا (نظام) کیسے چلاتے ہیں۔ اس نے کہا، تیری اس بات پر میں وضاحت کرتا ہوں کہ میں اس کی آمدن کا جائزہ لیتا
ہوں ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی سے میرے اور میرے اہل و عیال کے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور
بقیہ تہائی باغ پر صرف کرتا ہوں (مسلم)

۱۸۷۸ - (۲۰) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ:
أَبْرَصَ، وَأَقْرَعَ، وَأَعْمَى، فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ؛ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ:
أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ نُحْسِنُ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي
النَّاسُ، قَالَ: «فَمَسَحَهُ فَذْهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا. قَالَ فَأَتَى الْمَالَ
أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ - شَكَّ إِسْحَاقُ - إِلَّا أَنْ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ:
أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ. قَالَ: فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا». قَالَ:
«فَأَتَى الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا
الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ». قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَذْهَبَ عَنْهُ»، قَالَ: «وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ:
فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ. فَأُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا». قَالَ:
«فَأَتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرَ بِهِ
النَّاسُ»، قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْعَنَمُ.
فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا. فَأُخِّرَ هَذَانِ، وَوُلِدَ هَذَا؛ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ

الْبَقَرِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ». قَالَ: «ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَيْنِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبْلُغُ بِهِ فِي سَفَرِي. فَقَالَ: الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ: إِنَّهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذُرُكَ النَّاسَ، فَقَبِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ مَالًا؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ». قَالَ: «وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ». وَقَالَ: «وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بَيْنِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي؛ فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي. فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصِرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ؛ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ اللَّهُ. فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا أَتْلِيْتُمْ؛ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ برص والا، مہنجا اور اندھا۔ چنانچہ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا پس ایک فرشتے کو (انسانی شکل میں) ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ برص والے کے پاس گیا۔ فرشتے نے برص والے کو کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا۔ فرشتے نے پوچھا: کون سا مل پسند کرو گے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے (اسحاق راوی کو شک ہے) البتہ برص والے یا گعجے شخص میں سے ایک شخص نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کہا۔ اس نے بیان کیا: چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی۔ فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تیرے بل میں برکت عطا فرمائے۔ پھر وہ گعجے کے پاس آیا، اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: خوب صورت بل اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں مجھ سے دور ہو جائے۔ راوی نے بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت بل مل گئی۔ فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مل پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے عطا ہوئی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ (اس کے بعد) فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اللہ پاک میری نظر واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ چنانچہ فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کو نظر عطا کر دی۔ فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مل زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی۔ چنانچہ ان دونوں (یعنی اونٹنی اور گائے)

نے بھی اپنے بچے جنے اور بکری نے بھی اپنے بچے جنے۔ چنانچہ اس برص والے کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس گنجنے کا گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا اور اس اندھے کا بکریوں سے جنگل بھر گیا۔ اس کے بعد فرشتہ برص والے کے پاس اپنی اصلی شکل اور ہیئت میں (آزمائش کے لئے) آیا۔ کہنے لگا، میں مسکین شخص ہوں، سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے اب میرے لئے اللہ کی کرم نوازی اور تیری مدد کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ تو مجھے ایک اونٹ عطا کر تا کہ میں اس سفر میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا، مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے۔ فرشتے نے کہا، شاید میں تجھے جانتا ہوں، کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے، تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنا دیا۔ اس نے کہا، میں تو جدی پشتی مالدار ہوں۔ فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹ کتا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو (پہلے) تھا (اس کے بعد فرشتہ) گنجنے کے پاس آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اور اس نے وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اصل شکل اور ہیئت کے ساتھ آیا اور کہا، میں ایک مفلس نادار (انسان) ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے (اب) میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا (اس لئے) میں تجھ سے اللہ کے واسطے کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر عطا کی کہ تو ایک بکری میرے حوالے کر دے تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا، واقعی میں اندھا تھا اللہ نے مجھے نظر عطا کی جتنا مال چاہو اٹھا لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! آج میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تم جتنا بھی مال اللہ کے نام پر چاہو اٹھا لو۔ فرشتے نے کہا، اپنا مال اپنے پاس رکھو بلاشبہ تمہاری آزمائش مقصود تھی پس تجھ پر اللہ راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض ہوا (بخاری، مسلم)

۱۸۷۹ - (۲۱) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمُسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِي، فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظُلْفًا مُحَرَّقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۷۹: اُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! غریب مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مجھے (اس وقت) شرم لاحق ہوتی ہے جب میں گھر میں اس کے ہاتھ میں تھامنے کیلئے کچھ نہیں پاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے ہاتھ میں کچھ رکھو اگرچہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو (احمد، ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۰ - (۲۲) وَعَنْ مَوْلَى لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ

لَحْمٌ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ ، فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ : ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ ، فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ . وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ . فَقَالُوا : بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ . فَذَهَبَ السَّائِلُ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : « يَا أُمَّ سَلَمَةَ ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ ؟ » فَقَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَتْ لِلْخَادِمِ : اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ اللَّحْمِ . فَذَهَبَتْ ، فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةً مَرُورَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ غَادَ مَرُورَةً لَمَّا لَمْ تُعْطَوْهُ السَّائِلَ » . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي « دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ » .

۱۸۸۰: عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہؓ کو کچھ (پکا ہوا) گوشت ہدیہ دیا گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت مرغوب تھا۔ اُمّ سلمہؓ نے خادمہ سے کہا 'اسے گھر کے طاق میں رکھ دو شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تناول فرمائیں۔ چنانچہ خادمہ نے اسے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل دروازے پر آیا۔ اس نے کہا 'صدقہ دو' اللہ تمہارے (مال میں) برکت فرمائے۔ گھر والوں نے (جواب میں) کہا 'اللہ تیرے لئے برکت فرمائے چنانچہ سائل چلا گیا (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا 'اُمّ سلمہؓ! تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اُمّ سلمہؓ نے اثبات میں جواب دیا اور خادمہ سے کہا کہ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پکا ہوا گوشت پیش کرو چنانچہ وہ گوشت لانے گئی لیکن اس نے طاق میں صرف سفید پتھر دیکھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جب تم نے سائل پر گوشت کا صدقہ نہ کیا تو گوشت سفید پتھر کی شکل اختیار کر گیا (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ بظاہر حدیث میں انقطاع ہے، اس لئے کہ عثمانؓ کا غلام اس واقعہ میں موجود نہیں تھا اور اس شخص کا بھی ذکر نہیں جس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام نے واقعہ بتایا۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۵۴)

۱۸۸۱ - (۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا ؟ » قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : « الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۸۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میں تمہیں بدترین مقام والے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ سے عرض کیا گیا؟ ضرور! آپ نے فرمایا 'وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (احمد)

۱۸۸۲ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ ، فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : يَا كَعْبُ ! إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوْفِيَ وَتَرَكَ مَالًا ، فَمَا تَرَى فِيهِ : فَقَالَ : إِنْ

كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ. فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَحَبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا الْجَبَلُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَدْرُ خَلِيفِي مِنْهُ يَسْتَأْذِنُنِي» ، أَنُشْدُكَ بِاللَّهِ يَا عُثْمَانُ! أَسَمِعْتَهُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اجازت لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، ان کے ہاتھ میں لاشی تھی۔ عثمان نے کعب کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا، اے کعب! عبد الرحمن بن عوف فوت ہو گئے اور کثرت کے ساتھ مل چھوڑا، اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ کعب نے کہا، اگر وہ مال سے حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا رہا تو کچھ عیب نہیں (اس جواب پر) ابوذر نے لاشی کعب کو دے ماری اور کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو، میں اسے (فی سبیل اللہ) خرچ کروں اور میرا خرچ کرنا عند اللہ قبول بھی ہو جائے پھر میں اس میں سے اپنے پیچھے چھ اوقیہ (یعنی ۲ درہم) چھوڑ جاؤں! (کعب نے کہا) اے عثمان! میں تجھ سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، تین بار کہا کہ کیا تو نے اس حدیث کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (احمد)

وضاحت: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا انفرادی نظریہ ہے، اُمت مسلمہ کا نظریہ اس کے خلاف ہے جب کہ قرآن پاک میں مسئلہ وراثت کا ذکر ہے (واللہ اعلم)

۱۸۸۳ - (۲۵) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرٍ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ؛ قَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبَرٍّ عِنْدَنَا فَكِرْهُتُ أَنْ يَحْسِبُنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبَرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكِرْهُتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ»

۱۸۸۳: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ آپ سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے اٹھے، لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے ایک بیوی کے حجرے کی جانب گئے۔ صحابہ کرام آپ کی جلدی دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ آپ گھر سے نکل کر ان کی جانب گئے۔ آپ نے محسوس کیا کہ صحابہ کرام کو آپ کی جلدی پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا، مجھے یاد آیا کہ ہمارے ہاں سونے کی ڈلی ہے میں نے پسند جانا کہ سونے کی ڈلی مجھے (اللہ کی جانب توجہ کرنے سے) روکے۔ اس لئے میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا (بخاری) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، میں نے گھر میں صدقہ کے سونے کی ڈلی رکھ چھوڑی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ وہ رات بھر گھر میں رہے۔

۱۸۸۴ - (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ ذَنَابِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرِقَهَا، فَشَغَلَنِي وَجَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا «مَا فَعَلْتَ السِتَّةَ أَوْ السَّبْعَةَ؟» قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ. فَدَعَا بِهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ، فَقَالَ: «مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ لَوْلَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ؟!» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے عالم میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں انہیں تقسیم کروں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے مجھے مشغول رکھا پھر آپؐ نے مجھ سے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ چھ یا سات دینار کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا 'اللہ کی قسم! میں نے انہیں تقسیم نہیں کیا' مجھے آپؐ کی بیماری نے مشغول رکھا۔ آپؐ نے انہیں منگوا یا اور انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے فرمایا 'اللہ کا پیغمبر کیا گلن کرے کہ اگر اس کی اللہ سے ملاقات ہو جاتی اور یہ دینار اس کے پاس ہوتے؟' (احمد)

۱۸۸۵ - (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ، وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِمَّنْ تَمُرُّ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا بِلَالُ؟» قَالَ: شَيْءٌ أَدَخَرْتُهُ لِنَفْسِي. فَقَالَ: «أَمَّا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ عَذَابًا بَخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ أَلَيْسَ بِبِلَالٍ! وَلَا تَخْشَى مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْلَاحًا»

۱۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ کے پاس گئے (آپؐ کیا دیکھتے ہیں) کہ بلالؓ کے پاس کھجوروں کا ڈمیر ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا 'اے بلال! یہ کیا ہے؟' بلالؓ نے کہا 'اس کو میں نے کل کے لئے ذخیرہ بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا 'تجھے ڈر نہیں لگتا کہ قیامت کے دن جہنم میں تجھے اس کا بخار پہنچے اے بلال! خرچ کر اور عرش والے (یعنی اللہ) سے خوف نہ کر کہ وہ تجھے فقیر بنا دے گا۔ وضاحت: یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہیں جو تقویٰ کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں مگر نہ اللہ و عیال کے لئے سال کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ شروع اسلام میں ذخیرہ کرنا ممنوع تھا بعد ازاں اس کی اجازت دے دی گئی (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۵۳)

۱۸۸۶ - (۲۸) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، فَمَنْ كَانَ سَخِيحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ. وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ، فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا، فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ

رَفِیُّ «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۱۸۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سخلوت جنت کا ایک درخت ہے جو فحش خنی ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دے گی اور بخل دوزخ کا ایک درخت ہے جو فحش بخیل ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں پہنچا دے گی۔
(ان دو احادیث کو بیہقی نے شُعَبِ الْإِيمَان میں ذکر کیا ہے)

۱۸۸۷ - (۲۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۸۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ بلا کو روک دیتا ہے (رزین)
وضاحت: یہ حدیث طبرانی میں بھی موجود ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن محمد بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۲، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۵۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۹۱))

(۶) بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

(صدقہ کرنے کی فضیلت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۸۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّئُهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّئُ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حلال کمائی سے (ایک) کھجور کے برابر صدقہ کیا جب کہ اللہ تعالیٰ صرف حلال (مال) سے صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہوئے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے بعد ازاں اس میں زیادتی کرتا ہے جیسا کہ تم اپنے بچھڑے کی پرورش کر کے اسے بڑا کرتے ہو۔ اسی طرح کھجور کا ثواب پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۸۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا نَفَقْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ شَيْئًا، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ خیرات کرنے سے مال میں کچھ کمی نہیں آتی اور معاف کرنے میں اللہ تعالیٰ (معاف کرنے والے) بندے کو ہی مزید عزت و اکرام سے نوازتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس شخص کو (لوگوں کی نگاہوں میں) اونچا کر دیتے ہیں (مسلم)

۱۸۹۰ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی چیز سے دو چیزیں اللہ کے راستہ میں خرچ کیں تو اسے جنت کے تمام دروازوں سے (جنت میں داخل ہونے کے لئے) بلایا جائے گا جب کہ جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں پس جو شخص کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے والوں میں سے ہے تو اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ جملہ (فی سبیل اللہ) میں مصروف رہا تو اسے جملہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ صدقہ خیرات کرتا رہا تو اسے صدقات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص (کثرت کے ساتھ) روزے رکھتا رہا تو اسے ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر صدیقؓ نے دریافت کیا (اگرچہ) کچھ ضرورت نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے (لیکن) کیا کوئی ایسا شخص ہو گا جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تو ان میں سے ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۹۱ - (۴) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعَنَ فِي أَمْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس شخص نے صبح کی (جب کہ) وہ روزے سے تھا؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: آج تم میں سے کون شخص جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا: آج تم میں سے کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے آج کس شخص نے کسی بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں بھی یہ خصلتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہوا (مسلم)

۱۸۹۲ - (۵) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کمری کیوں نہ ہوں (یعنی نہایت معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو) (بخاری، مسلم)

۱۸۹۳ - (۶) وَهْنُ جَابِرٍ وَحَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۳: جابر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۹۴ - (۷) وَهْنُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی اچھے عمل کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہو (مسلم)

۱۸۹۵ - (۸) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ». قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ». قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ - أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ - قَالَ: «فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ». قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ». قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۵: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ (دینے کو کچھ) نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ یہ کام نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا: کسی ضرورت مند، مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اگر وہ یہ کام نہ کر سکے؟ آپؐ نے فرمایا: نیکی کا حکم دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا: برائی سے رک جائے یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۹۶ - (۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ سَلَامٍ

مَنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ : يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةً، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى ذَاتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةً، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر شخص کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ دو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے، کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرانے میں مدد دینا یا سواری پر اس کا سامان رکھنا صدقہ ہے، اچھی بات کرنا صدقہ ہے، جو قدم نماز کیلئے اٹھتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے (بخاری، مسلم)

۱۸۹۷ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ؛ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْمًا، أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنِ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحَزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کی اولاد میں سے ہر شخص تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے پس جس شخص نے اللہ کی کبریائی کے کلمات کہے، اللہ کی حمد و ثناء کی، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی اور لوگوں کے راستہ سے پتھر، کانٹا یا ہڈی کو ہٹایا یا اچھے کام کا حکم دیا یا برے کام سے روکا، تین سو ساٹھ کی گنتی کے برابر (یہ کام کئے) وہ اس دن زمین پر اس حال میں چل رہا ہو گا کہ اس نے خود کو دوزخ سے دور کر لیا (مسلم)

۱۸۹۸ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَّتَنِي أَحَدُنَا شُهُوتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وَزْرٌ؟! فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۸: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ کرنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کرنا صدقہ ہے، الحمد للہ کرنا صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کرنا صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم دینا

صدقہ ہے، بڑے کام سے روکنا صدقہ ہے، (حلال) شرمگاہ صدقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ایک شخص جب اپنی شہوت (حلال راستے سے) پوری کرتا ہے تو کیا اس میں اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، مجھے بتاؤ کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام طریقہ سے پوری کرتا تو کیا اس کی وجہ سے اس پر گنہ نہ ہوتا؟ (یعنی ضرور ہوتا) اسی طرح جب وہ حلال طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو اس کو ثواب حاصل ہوگا (مسلم)

۱۸۹۹ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللَّيْقَةُ الصَّغِيءُ مِنْهُ»، وَالشَّاءُ الصَّغِيءُ مِنْهُ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخِرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دودھ دینے والی عمدہ اونٹنی کو بطور عطیہ دینا بہترین صدقہ ہے اور عمدہ قسم کی بکری کا عطیہ دینا جو صبح و شام دودھ سے الگ الگ برتن بھرتی ہے بہترین صدقہ ہے (بخاری، مسلم)

۱۹۰۰ - (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا زمین کی کاشت کرتا ہے اس میں سے جو انسان، پرندہ یا چارپایہ کھاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے (بخاری، مسلم)

۱۹۰۱ - (۱۴) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ: «وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ».

۱۹۰۱: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جو اس میں سے چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے۔

۱۹۰۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غُفِرَ لِمَرْأَةٍ مُؤْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكْبٍ، يَلْهَتْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَتَزَعَتْ خُفَّيْهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَتَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَعَفَرَ لَهَا بِذَلِكَ». قِيلَ: إِنْ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرٌ؟ قَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس زانیہ عورت کو معاف کر دیا گیا جس کا گزر ایک کتے کے پاس سے ہوا جو ایک ایسے کنویں کے قریب تھا جس کی منڈیر نہیں تھی۔ وہ (پاس کی وجہ سے) زبان نکالے ہوئے تھا، قریب تھا کہ مرجائے۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا، اس کو اپنے دوپٹے کے ساتھ مضبوطی سے باندھا اور کتے کے لیے کنویں سے پانی نکالا تو اس کی وجہ سے زانیہ کو معاف کر دیا گیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، (بھلا) ہمارے لئے چارپایوں (کی خدمت کرنے) میں ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا، ہر زندہ جاندار کی خدمت میں ثواب ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیاسے جل بہ لب کتے کو دیکھ کر اس عورت کا دل بے قرار ہو گیا اور وہ اپنے گناہوں پر تلوم ہوئی تو اس کی ندامت کی وجہ سے اللہ نے اس کو معاف کر دیا (واللہ اعلم)

۱۹۰۳ - (۱۶) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ أَمْسَكَتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ، فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا، وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۳: ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت اس وجہ سے عذاب میں مبتلا کی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، اس نے اس کو نہ کھانا کھلایا اور نہ اس کو (قید سے) رہائی دی کہ وہ زمین کے جانور (چوہے وغیرہ) کھا کر زندگی بچا لیتی (بخاری، مسلم)

۱۹۰۴ - (۱۷) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: لَا نَجِئَنَّ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص کا گزر ایک درخت کی شاخ کے پاس سے ہوا (جس نے راستے کو روک رکھا تھا) اس شخص نے عزم کیا کہ میں مسلمانوں کے راستے سے اس شاخ کو ضرور ہٹا دوں گا تاکہ انہیں اس سے ایذا نہ پہنچے (اس کے اس عمل کی وجہ سے) اس کو جنت میں داخل کیا گیا (بخاری، مسلم)

۱۹۰۵ - (۱۸) وَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُؤْذِي النَّاسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں ایک شخص کو (ناز و نعمت کے ساتھ) چلتے پھرتے دیکھا، اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے لوگوں کی آمدورفت کی جگہ سے لوگوں کو اذیت پہنچانے والے درخت کو کاٹ دیا تھا (مسلم)

۱۹۰۶ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: «إِعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَدُ كُرْحِدِثِ عَبْدِ ابْنِ حَاتِمٍ: «اتَّقُوا النَّارَ» فِي «بَابِ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۹۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے نفع بخش ہو؟ آپ نے فرمایا، مسلمانوں کی آمدورفت کی جگہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر (مسلم) عنقریب ہم عدی بن حاتم سے مروی حدیث ”دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو“ کو انشاء اللہ ”علامات النبوة“ کے باب میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۱۹۰۷ - (۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، جِئْتُ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ؛ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ

دوسری فصل

۱۹۰۷: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرہ (مبارک) کو غور سے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا (مبارک) چہرہ (ان لوگوں جیسا) چہرہ نہیں ہے جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ آپ نے پہلے پہل جو باتیں ارشاد فرمائیں وہ یہ تھیں، اے لوگو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے کلمات کو عام کرو، کھانا کھاؤ، صلہ رحمی کرو، رات (کے اوقات) میں نوافل ادا کرو جبکہ لوگ نیند میں ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۹۰۸ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۱۹۰۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (اللہ) رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، السلام علیکم کو عام کرو تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۹۰۹ - (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتُدْفَعُ مِنْتَهُ السَّوْءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ صدقہ کرنا اللہ کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے اور بری (حالت والی) موت سے بچاتا ہے (ترمذی)
وضاحت: بری حالت والی موت سے مراد خاتمہ کے وقت دین سے روگردانی اور ایمانی حالت کا بگڑ جانا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۶۶)

۱۹۱۰ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ، وَأَنْ تَفْرِغَ مِنْ دَلِيكَ فِي إِنَاءٍ أَخِيكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۱۹۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی اچھے کام میں داخل ہے کہ آپ اپنے (مسلم) بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کریں اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالیں (احمد، ترمذی)

۱۹۱۱ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيءَ الْبَصِيرَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعِظَمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلِيكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۹۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ مسکراتا صدقہ ہے اور تیرا اچھے کاموں کا حکم دینا صدقہ ہے اور تیرا پری باتوں سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی شخص کی ایسے علاقے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے جہاں اس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تیرا کسی کم نظروالے شخص کی مدد کرنا صدقہ ہے اور تیرا راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو دور کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۹۱۲ - (۲۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَمَّ سَعْدٌ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْمَاءُ» فَحَفَرَ بَثْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۱۹۱۳: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ام سعد فوت ہو گئی ہیں، ان کی طرف سے کون سا صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا، (پینے کے) پانی کا انتظام کرنا چنانچہ سعد نے پانی کا کنواں کھدوایا اور دعا کی کہ اس (کنوئیں) کا ثواب اس کی ماں کے لئے ہو۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، سعید بن مسیب کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۶۸)

۱۹۱۳ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى؛ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضِرِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جَوْع؛ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ؛ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پاس لباس نہ ہونے کی صورت میں لباس پہناتا ہے تو اللہ اس کو جنت میں سبز رنگ کا لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے بھوکے ہونے کے وقت کھانا کھلاتا ہے تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ اس کو مرزہ نفیس شراب پلائے گا (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالجارد کوئی راوی رافضی ہے، امام یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے۔
(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۶۸)

۱۹۱۴ - (۲۷) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ، ثُمَّ تَلَا: «لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ» الْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۳: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے بعد ازاں آپ نے ذیل کی آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب کرو“ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابومیمون حمزہ عور راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۶۹)

۱۹۱۵ - (۲۸) وَعَنْ بُهَيْسَةَ، عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمَاءُ». قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمِلْحُ». قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۱۵: بُهَيْسَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا پانی ہے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا، نمک ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا ہر قسم کا اچھا عمل کر یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳-۵ صفحہ ۵۶۸)

۱۹۱۶ - (۲۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا تو اسے اس کے آباد کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جس قدر اس میں سے چارپائے پرندے کھا جائیں وہ اس کے حق میں صدقہ ہے (دارمی، نسائی)

۱۹۱۷ - (۳۰) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً لَبَنٍ أَوْ وَرَقٍ، أَوْ هَدَى زُقَاقًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ»، كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۷: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دودھ یا دراہم کا عطیہ دیا یا راستہ دکھایا تو اس کو گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا (ترمذی)

۱۹۱۸ - (۳۱) وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرَّتَيْنِ. قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ. عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ» قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضَرْفُ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ، فَدَعْوَتُهُ أَنْتَبَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَقَرٍ أَوْ فَلَاحٍ فَضَلَّتْ رَاغِلَتُكَ فَدَعْوَتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ». قُلْتُ: اِغْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا تَسْبِنَ أَحَدًا». قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً. قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ؛ إِنْ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِرَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلِإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِرَارِ؛ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنْ أَمَرُوا شَتْمَكَ وَغَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ، فَلَا تُغَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثَ السَّلَامِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ وَوَبَالَ عَلَيْهِ».

۱۹۱۸: ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ گیا (وہاں) میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل پیرا ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اس کی بات کو قبول کر لیتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے؟ (اس شخص کے گرد جمع) لوگوں نے بتایا: یہ شخص اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ابو جری کہتے ہیں میں نے دوبار کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا: تجھے علیک السلام کے کلمات نہیں کہنے چاہئیں (اس لئے) کہ علیک السلام (دور جاہلیت میں) فوت شدہ کو سلام کہنے کا طریقہ تھا۔ تجھے کہنا چاہیے 'السلام علیک' (یعنی السلام کا لفظ پہلے کہا جائے) میں نے دریافت کیا: آپ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس اللہ کا پیغمبر ہوں کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف لاحق ہو تو تم اس کی بارگاہ میں دعا کرو تو اللہ تمہاری تکلیف کو دور فرما دے گا اور اگر تمہیں قحط سالی کا سامنا ہو تب تم اس سے دعا کرو تو وہ (بے آب و گیاہ) زمین پر تمہارے لئے

سبزہ اگائے اور اگر تم کسی چٹیل جنگل میں ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جائے تب تم اللہ سے دعا کرو تو اللہ تم پر تمہاری اونٹنی واپس کر دے۔ میں نے عرض کیا، مجھے وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، کسی شخص بلکہ کسی اونٹ یا بکری کو بھی گالی نہ دینا (راوی نے بیان کیا) اس کے بعد میں نے کسی شخص کو خواہ وہ آزاد تھا یا غلام تھا گالی نہیں دی۔ آپ نے فرمایا، کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے گفتگو کرنا، یہ بھی نیکی کا کام ہے اور اپنے بہ بند کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھنا۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ٹخنوں سے اونچا رکھنا اور چادر نیچے لٹکانے سے پرہیز کرنا اس لئے کہ چادر لٹکانا فخر میں داخل ہے اور اللہ فخر اور تکبر کو اچھا نہیں جانتا اور اگر کوئی شخص تجھے گالیاں دے اور تجھے تیرے ان عیوب کی وجہ سے عار دلائے جن کے بارے میں اس کو علم ہے کہ تجھ میں ہیں تو جواباً تو اس کے ان عیوب کا ذکر کر کے عار نہ دلانا جن کے بارے میں تجھے علم ہے کہ اس میں وہ عیوب ہیں اس لئے کہ اس کے گناہ کا وبال اسی پر ہوگا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث سے (شروع کا) سلام والا حصہ بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تجھے اس پر ثواب ہو گا اور اس پر وبال ہو گا۔

۱۹۱۹ - (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَقِيَ مِنْهَا؟» قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْفُهَا، قَالَ: «بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۱۹۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اس میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ نے جواب دیا، اس سے صرف دستی (کا گوشت) باقی ہے (جس کا ابھی تک صدقہ نہیں کیا گیا) آپ نے فرمایا، دستی کے علاوہ سب باقی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۹۲۰ - (۳۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا، إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو لباس پہناتا ہے وہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر اس میں سے کوئی ٹکڑا ہے (احمد ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن لہیان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۲، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۷۲)

۱۹۲۱ - (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: «ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ يَخْفِيهَا - أَرَاهُ قَالَ: مِنْ شِمَالِهِ - ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَنْهَزَمَ أَصْحَابُهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ، أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

۱۹۲۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے (ایک) وہ شخص جو رات قیام کرتا ہے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے (دوسرا) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو لشکر میں ہے اس کے رفقاء تو شکست کھا گئے لیکن اس نے دشمن کا مقابلہ کیا (ترمذی)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اس کا ایک راوی ابو بکر بن عیاش کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے۔

۱۹۲۲ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنْعُوهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ، فَأَعْطَاهُ سِرًّا، لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ، فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي . وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ. وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ: «الشَّيْخُ الزَّانِي ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ [مِثْلُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثَةً يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ]

۱۹۲۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے اور تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ برا سمجھتا ہے۔ جن کو وہ محبوب جانتا ہے (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے کہ ایک آدمی کسی قوم کے ہاں گیا اس نے ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا کسی قربت داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا جو اس کے اور ان کے درمیان ہے لیکن انہوں نے اس کے سوال کو پورا نہیں کیا لیکن ایک شخص نے ان سے الگ ہو کر اس کو درپردہ دیا اس کے دینے کو وہ شخص اور اللہ جانتا ہے جس کو اس نے دیا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب نیند ان کو ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو گئی تو انہوں نے اپنے سر زمین پر رکھے (اور نیند میں چلے گئے ان میں سے) ایک شخص کھڑا ہوا وہ مجھ سے تضرع و زاری کے ساتھ دعائیں کرتا اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہا جب کہ تیسرا وہ شخص ہے جو لشکر میں ہے

اس کی دشمن سے لڑائی ہوئی اس کے ساتھی ٹھکت کھا گئے لیکن اس نے جرات کے ساتھ مقابلہ کیا اور سینہ تلک کر لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا یا اسے فتح نصیب ہوئی اور وہ تین شخص جنہیں اللہ برا سمجھتا ہے ان میں سے ایک وہ بوڑھا ہے جو زنا کرتا ہے اور دوسرا وہ فقیر ہے جو تکبر کرتا ہے اور تیسرا وہ مالدار ہے جو ظلم کرتا ہے (ترمذی) نسائی) امام نسائی نے تین ناپسندیدہ افراد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۲۳ - (۳۶) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا، فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْحَدِيدُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، النَّارُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْمَاءُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الرِّيحُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةٌ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شَمَالِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

وَذَكَرَ حَدِيثٌ مُعَاذٍ: «الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ» فِي «كِتَابِ الْإِيمَانِ».

۱۹۲۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین حرکت کرنے لگی (پھر) اللہ نے پہاڑ پیدا فرما کر انہیں زمین پر رکھا اس سے زمین کو قرار حاصل ہوا تو فرشتوں نے پہاڑوں کی قوت پر تعجب کا اظہار کیا اور سوال کیا: پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق پہاڑوں سے زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا: پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق لوہے سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں! آگ ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا: پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق آگ سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا: پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے پھر سوال کیا: پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں! آدم کا بیٹا جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”کہ صدقہ گناہ کو ختم کر دیتا ہے“ کا ذکر کتاب الایمان میں گزر چکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ابی سلیمان راوی معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸) مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۰۰

الفصل الثالث

۱۹۲۴ - (۳۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ». قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقْرَتَيْنِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۲۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان (ہر قسم کے) مال میں سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان (فرشتے) اس کا استقبال کریں گے۔ ہر فرشتہ اس کو (ان انعامات کی جانب) دعوت دے گا جو اس کے پاس ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا، دو عدد خرچ کرنے سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہے تو دو گائے۔ (نسائی)

۱۹۲۵ - (۳۸) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ ظَلَّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۵: مرثد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، قیامت کے دن ایماندار شخص پر اس کا صدقہ سلیہ کرے گا (احمد)

۱۹۲۶ - (۳۹) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النِّفْقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ». قَالَ سُفْيَانُ: «إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ». رَوَاهُ رِزِينُ.

۱۹۲۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص محرم کی دسویں تاریخ کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں فراخی کرے گا اللہ سال بھر اس پر فراخی فرمائے گا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا ہے (رزین)

۱۹۲۷ - (۴۰) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرٍ، وَصَعْفَةَ

۱۹۲۷: اور بیہقی نے شُعْبِ الْإِيمَان میں ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور سفیان ثوریؒ کا یہ قول کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے درست نہیں ہے، اس لئے کہ شریعت کے مقابلہ میں تجربہ پیش نہیں کیا جاسکتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۰۱)

۱۹۲۸ - (۴۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: «أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ»، وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! آپ بتائیں کہ صدقہ کا ثواب کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا، دس گنا سے سات سو گنا تک ہے جب کہ اللہ کے پاس اس کے علاوہ اور زیادہ ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید البانی راوی مشکلم فیہ ہے (المرجح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۹۴۹، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۰۶، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۳۰، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۷۶)

(۷) بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

(بہتر صدقہ کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۲۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

۱۹۲۹: ابو ہریرہ اور حکیم بن حزام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو غنا کے بعد ہو (یعنی زائد مال سے ہو) اور خرچ کرنے میں اہل و عیال سے آغاز کریں (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیم سے بیان کیا ہے۔
وضاحت: اہل و عیال کے حقوق پورا کرنے کے بعد جو مال صدقہ کیا جائے وہ بہتر صدقہ ہے۔
(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۷۶)

۱۹۳۰ - (۲) وَهْنُ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۰: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا جوئی چاہتا ہے تو یہ خرچ کرنا بھی اس کا صدقہ ہے۔
(بخاری، مسلم)

۱۹۳۱ - (۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدَيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدَيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدَيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ؛ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے زیادہ ثواب اس دینار پر ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا (مسلم)

۱۹۳۲ - (۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ ثواب والا دینار وہ ہے جس کو (کوئی شخص) اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جس کو اپنے اس چارپائے پر خرچ کرتا ہے جس کو اللہ کی راہ میں (لڑائی کرنے کے لئے) باندھ رکھا ہے) اور وہ دینار ہے جس کو کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کرتا ہے (مسلم)

۱۹۳۳ - (۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْ أَجْرٌ أَنْ أَنْفَقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِي. فَقَالَ: «أَنْفَقِي عَلَيْهِمْ فَلَاكِ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۳: امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں کیونکہ وہ میرے بھئی تو بیٹے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو ان پر خرچ کر تجھے ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا (بخاری، مسلم)

۱۹۳۴ - (۶) وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيَّتِكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتُ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ؛ فَأَتَيْهِ فَاسْأَلُهُ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ؟ قَالَتْ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ اثْبِتِيهِ أَنْتِ. قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَاجَتِي حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَلْقَيْتُ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ. فَقَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرُهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِيكَ: أَتَجْزِيءُ الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرُهُ مَنْ تَحْنُ. قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۱۹۳۴: زینبؓ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور سے دو۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئی۔ میں نے ان سے کہا، آپ فقیر ہیں، آپ کے پاس مال بہت کم ہے (جبکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور آپ سے دریافت کریں کہ اگر میرا آپ پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے (تو میں آپ پر صدقہ کرتی ہوں) وگرنہ آپ کے علاوہ مستحق لوگوں پر خرچ کرتی ہوں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ آپ خود جائیں (زینبؓ) کہتی ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھی جو میرا مقصد تھا وہی اس کا مقصد تھا۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت و عظمت والے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ باہر آئے ہم نے اس سے کہا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازے پر ہیں۔ آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ ان کا صدقہ ان کے خاوندوں اور ان کی سرپرستی میں جو یتیم بچے ہیں ان پر خرچ کرنا کفایت کرتا ہے؟ اور آپ کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار کیا کہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلالؓ نے بتایا، ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینبؓ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون سی زینبؓ؟ بلالؓ نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے لئے دو ثواب ہیں صلہ رحمی کا ثواب اور صدقہ کا ثواب (بخاری، مسلم) جب کہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۹۳۵ - (۷) وَمِنْ مَيِّمُونَةٍ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أُعْطِيَتْهَا أَخْوَالكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۵: میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا اور اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا:

اگر تو اپنے ماموں کو بطور عطیہ دیتی تو تجھے (آزاد کرنے سے) زیادہ ثواب ملتا (بخاری، مسلم)

۱۹۳۶ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فِإِلَى أَحَدِهِمَا أَهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۹۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں ان دونوں میں سے (پہلے) کس کو ہدیہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا، ان میں سے اس کو دے جس کا دروازہ تیرے قریب ہے (بخاری)

۱۹۳۷ - (۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدُ جِيرَانَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آپ گوشت پکائیں تو اس کا شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں (مسلم)

الفصل الثانی

۱۹۳۸ - (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ»، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۹۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تمہارے مل والے کا، جس کا خرچ بمشکل چلے اور خرچ کرنے کا آغاز اپنے اہل و عیال سے کر (ابوداؤد)

۱۹۳۹ - (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۳۹: سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

مسکین پر صدقہ کرنا (صرف) صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے کا دوسرا ثواب ہے، ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، داری)

۱۹۴۰ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ: «أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفَقْهُ عَلَى وَلَدِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفَقْهُ عَلَى أَهْلِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْتَ أَعْلَمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۱۹۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا، میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا، اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا، میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ نے فرمایا، اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے کہا، میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ نے فرمایا، اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا، میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ نے فرمایا، اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے کہا، میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ نے فرمایا، اب تو جیسے چاہے خرچ کر (ابوداؤد، نسائی)

۱۹۴۱ - (۱۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مَمْسُكٌ بِعِنَانٍ فَرَسَنَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ؟ رَجُلٌ مَعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّيَمِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو سب سے بہتر ہے؟ وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ کے راستے میں تھام رکھا ہے۔ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص ہے جو چند بکریاں لے کر (لوگوں سے) الگ تھلگ رہتا ہے اور وہ ان بکریوں میں سے اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بدترین شخص کون ہے؟ وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (ترمذی، نسائی، داری)

۱۹۴۲ - (۱۴) وَعَنْ أُمِّ بَجِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ مُحْرَقٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتَّيَمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ

۱۹۳۲: اُمّ یحیٰی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سائل کو (کچھ دے کر) واپس بھیجو اگرچہ جلا ہوا کھری کیوں نہ ہو (مالک، نسائی) ترمذی اور ابوداؤد نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۱۹۴۳ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ؛ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تم سے اللہ کی پناہ طلب کرے تم اسے پناہ عطا کرو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو اور جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کے احسان کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم محسوس کرو کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۱۹۴۴ - (۱۶) وَعَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۳۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر صرف جنت کا سوال کیا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن قرم بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۰۵)

الفصل الثالث

۱۹۴۵ - (۱۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» ، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى يَقُولُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ، وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَاءٍ،
وَأَنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى ، أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ ، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ .
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بَخْ بَخْ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْأَقْرَبِينَ . فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ .
مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل

۱۹۳۵ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار
سے زیادہ کمجوروں کے مالک تھے اور ان کے نزدیک ان کا محبوب ترین مال ”حاء“ نامی کنواں تھا اور یہ زمین مسجد
نبویؐ کے بالکل سامنے تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور وہاں سے عمدہ پانی پیتے۔
انسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جن کا ترجمہ ہے) ”تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنے
محبوب مال سے خرچ نہ کرو“ تو ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے
اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ پاک فرماتا ہے تم جنت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم بہترین مال خرچ نہ کرو اور میرا
سب سے نفیس مال ”حاء“ نامی کنواں ہے میں اس کو اللہ کی رضا کیلئے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے خیر و برکت کا
امیدوار ہوں اور اللہ کے نزدیک اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت خوب! بہت خوب! یہ مال فائدہ دینے والا ہے، میں نے تیری باتیں سن لی
ہیں، میری رائے یہ ہے کہ تم اس مال کو قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرو۔ اس پر ابو طلحہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے
رسول! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ ابو طلحہؓ نے اس کو اپنے قرابت داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا
(بخاری، مسلم)

۱۹۴۶ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشَبَّعَ كَيْدًا
جَائِعًا» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۱۹۴۶ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین
صدقہ یہ ہے کہ آپ بھوکے جائدار کو پیٹ بھر کر کھلائیں (بیہقی فی شعبہ ایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں زہبی بن عبد اللہ ازدی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۹،
مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۸۶)

(۸) بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ

(عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۴۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ؛ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کرے (لیکن صدقہ کرنے میں) اسراف نہ کرے تو اس کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہو گا اور اس کے خاوند کو بھی ثواب حاصل ہو گا کیونکہ اس نے مل کھایا نیز خزانچی کو بھی ثواب ملے گا، ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا (بخاری، مسلم)

۱۹۴۸ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ؛ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو عورت کو نصف ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۴۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مُوقَرًّا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ؛ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۴۹: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسلمان امانت دار خزانچی جسے جس چیز کے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اسے مکمل طور پر پورا پورا خوش دلی سے دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں اسے بتایا جائے اس کے پاس پہنچا دیتا ہے تو وہ خزانچی بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے یعنی اجر و ثواب میں مل والے کے ساتھ شریک ہو گا (بخاری، مسلم)

۱۹۵۰ - (۴) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمَّيْ إِفْتَلَنْتُ نَفْسَهَا، وَأُظْنُّهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کر سکتی تو وہ صدقہ کرتی (اب) اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا اس کو ثواب ہو گا؟ آپ نے فرمایا، ضرور ہو گا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۹۵۱ - (۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ أَيْبَتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: «ذَلِكَ أَفْضَلُ أُمُورِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۱۹۵۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے مل سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ آپ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا، یہ تو ہمارا عمدہ قسم کا مل ہے (ترمذی)

۱۹۵۲ - (۶) وَ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا كُلُّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَاؤُنَا وَأَزْوَاجِنَا، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أُمُورِهِمْ؟ قَالَ: «الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتَهْدِيْنَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۹۵۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں

سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی شاید وہ مضر (قبیلہ) کی عورتوں میں سے تھی۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم تو اپنے والدین، اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں، ہمارے لئے ان کے مال میں سے کس قدر حلال ہے؟ آپ نے فرمایا، تو تازہ چیز جس کو تم خود بھی کھا سکتی ہو اور ہدیہ بھی دے سکتی ہو (ابوداؤد) وضاحت: تو تازہ سے مقصود دودھ، پھل، ترکاریاں، پکا ہوا سالن اور شوربا وغیرہ ہیں، یہ اشیاء جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر شہر اور علاقے کے مخصوص کمالات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اسی طرح خاوند کے مزاج کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۱۸۹)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۵۳ - (۷) عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي مُوَلَايَ أَنْ أَقْدَدَ لَحْمًا، فَجَاءَنِي مُسْكِينٌ، فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذَلِكَ مُوَلَايَ، فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَدَعَا، فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: يُعْطَى طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ. فَقَالَ: «الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟» قَالَ: «نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۹۵۳: عمیر مولیٰ ابی اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں گوشت کے ٹکڑے کروں چنانچہ ایک مسکین میرے پاس آیا، میں نے اس کو اس گوشت میں سے کھلایا۔ جب میرے آقا کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے مجھے سزا دی (اس کے بعد) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا۔ میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ تو نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا، اس نے میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دے دیا۔ آپ نے فرمایا، ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا اور ایک روایت میں ہے، اس نے بیان کیا کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! (کر سکتا ہے) اور ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا (مسلم)

(۹) بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

(اس شخص کا ذکر جو صدقہ کر کے واپس نہیں لیتا)

الفصل الأول

۱۹۵۴ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فی سبیل اللہ ایک شخص کو گھوڑے پر سوار کرا دیا (یعنی اس پر صدقہ کر دیا) لیکن اس شخص نے گھوڑے کو (اس کی صحیح خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) لاغر کر دیا۔ میں نے چاہا کہ میں گھوڑا اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ مجھے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدنا اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے عوض دے کیونکہ وہ شخص جو صدقہ کو واپس لیتا ہے اس کتے کی مانند ہے جو اپنی تہ کو چاٹتا ہے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو واپس نہ لینا اس لئے کہ صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی تہ کو چاٹنے والا ہے (بخاری، مسلم)

۱۹۵۵ - (۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُومِي عَنْهَا». قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحْجَّ قَطُّ، أَفَأَحْجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۵۵: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے ہاں ایک عورت آئی۔ اس نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ پر لونڈی کا صدقہ کیا ہے اور والدہ فوت ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا 'تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت میں وہ لونڈی تجھے واپس مل گئی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے 'کیا میں اس کی طرف سے (نیابت کرتے ہوئے) روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ نے اسے روزے رکھنے کی اجازت دی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا 'اس نے حج نہیں کیا تھا 'کیا میں اس کی جانب سے (نیابت کرتے ہوئے) حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا 'ہاں! توج حج کر سکتی ہے (مسلم)

[وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي وَالثَّالِثِ]

کتاب الصوم (روزے کے مختلف مسائل)

الفصل الأول

۱۹۵۶ - (۱) عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلِّسَتْ الشَّيَاطِينُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۹۵۷ - (۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ، مِنْهَا: بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۷: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ”ریان“ (سیراب کرنے والا) ہے اس دروازے سے صرف روزے داروں کا داخلہ ہوگا (بخاری، مسلم)

۱۹۵۸ - (۳) وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

فحص نے رمضان کے روزے (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے رمضان میں (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے شبِ قدر کا قیام (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۹۵۹ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدْعُ شَهْرُهُ وَطَعَامُهُ مِنْ أَجَلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلِخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ ————— أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصَّيَامُ جَنَّةٌ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزِفْتُ وَلَا يَصْحَبُ، فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَتْهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي أَمْرُؤٌ صَائِمٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کے بیٹے کے تمام نیک اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی حدیثِ قدسی ہے کہ ”سوائے روزہ کے بلاشبہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب اس کی اس کے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے بہتر ہے اور روزہ (گناہوں سے) محفوظ رکھتا ہے اور جب تم نے روزہ رکھا ہو تو فحش گفتگو سے احتراز کیا جائے اور نہ جھگڑا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اسے گلے دے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے (معذرت کرتے ہوئے) کہے، میں روزے سے ہوں“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۹۶۰ - (۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۱۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا اور جب کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے، خیر طلب کرنے والا نیک کام کے لئے آگے بڑھو اور برے کام کی طلب رکھنے والا برے کاموں سے رک جاؤ اور ہر رات اللہ دوزخ سے (کثرت کے ساتھ لوگوں کو) آزاد کرتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۹۶۱ - (۶) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۹۶۱: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو ایک آدمی سے بیان کیا ہے جب کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

الفصل الثالث

۱۹۶۲ - (۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا برکت والا مہینہ آگیا ہے اللہ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اس ماہ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ کے لئے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم رہا (احمد، نسائی)

۱۹۶۳ - (۸) وَفَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصَّيَّامُ أَيْ رَبِّ! إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، فَيشْفَعَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

۱۹۶۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ اور قرآن مومن انسان کی سفارش کریں گے۔ روزہ کے گا، اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت رانی سے روکے رکھا، اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے باز رکھا اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش کو شرف قبولیت عطا فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہوگی (بیہقی شعب الایمان)

۱۹۶۴ - (۹) وَفَنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرُهَا إِلَّا كُلُّ مُحْرَمٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ

۱۹۶۳: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رمضان (کا مہینہ) آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ (برکت والا) مہینہ آیا ہے (اس کو غنیمت جانو) اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی سعادتمندی سے) محروم ہے (ابن ماجہ)

۱۹۶۵ - (۱۰) وَفَنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظْلَكُكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيهِمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ، وَشَهْرُ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ، وَعَنْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نَفْطَرُ بِهِ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذَقَةِ لَبَنٍ، أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عَنْقُ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ».

۱۹۶۵: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، اے لوگو! عظمت والا مہینہ تم پر سایہ نکلے ہوئے والا ہے، وہ برکت والا مہینہ ہے اس

میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کسی قسم کی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے گویا اس نے رمضان کے علاوہ میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا اس نے رمضان کے سوا میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے جب کہ صبر کا بدلہ جنت ہے اور ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے جو شخص اس ماہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کے گناہ معاف ہونگے اور اس کی گردن کو دوزخ سے نجات حاصل ہوگی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب حاصل ہوگا لیکن روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب روزہ دار کے روزے کے افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا کرے گا جو روزہ دار کے روزے کو دودھ کے گھونٹ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ سے افطار کرتا ہے اور جس شخص نے روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلایا اللہ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے آغاز میں رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے اور درمیان میں مغفرت ہوتی ہے اور آخر میں دوزخ سے آزادی ملتی ہے اور جو شخص اس ماہ میں اپنے ماتحت پر تخفیف کرتا ہے اللہ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کو دوزخ سے نجات عطا کرتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایاس بن ابی ایاس راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۲) مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۰۱

۱۹۶۶- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ.

۸۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آ جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر ہذلی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۰۲)

۱۹۶۷- (۱۲) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْجَنَّةَ تَزْخَرُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ، قَالَ: «فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ، اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا، وَتَقَرُّ بِمَسْنُونِهِمْ بَنَاتُ».

رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

۱۹۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آغاز سال سے آئندہ سال تک رمضان (کی آمد) کے لئے جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے حور عین پر (لطیف) ہوا چلنے لگتی ہے۔ وہ کہتی ہیں، اے پروردگار! ہمیں اپنے بندوں میں سے ایسے خاوند عطا کر جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں اور ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں (بیہقی نے تینوں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن ولید قلائی دمشقی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۳۹، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۲)

۱۹۶۸ - (۱۳) وَفَنَ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوقَى أَجْرُهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، رمضان المبارک کی آخری رات میں تمام روزے داروں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا، البتہ عمل کرنے والے کو مکمل ثواب عطا ہوتا ہے جب وہ عمل کو پورا کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن زیاد ابوالمقدام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۹۸، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۳)

(۱) بَابُ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ (چاند دیکھنے کے احکام)

الفصل الأول

۱۹۶۹ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ افطار نہ کرو۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو تمہیں کتنی پوری کرو اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لئے تم جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو تمہیں دن کی مدت پوری کرو (بخاری، مسلم)

وضاحت: اختلافِ مطالع کی صورت میں جب ایک جگہ چاند نظر آجائے تو دوسری جگہ پر اس کا اعتبار نہیں ہوگا جیسا کہ کربہ سے مروی حدیث میں ہے کہ اُمُّ الْفَضْلِ نے اس کو ملک شام کی جانب معاویہؓ کے پاس بھیجا۔ کربہؓ نے ذکر کیا ہے کہ میں شام میں تھا کہ ہم نے رمضان کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا اور اس ماہ کے آخر میں جب میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ وہاں جمعہ کی رات کو چاند دیکھا گیا تھا۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ ہم شام والوں کی روایت کا اعتبار نہیں کریں گے، اس لئے کہ شام کا ملک مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر واقع ہے اور ان کے مطالع مختلف ہیں۔ خیال رہے کہ شام کا علاقہ مدینہ منورہ سے شمال جت یا مشرق کی ایک جانب ہے، ان کے درمیان سات سو میل کی مسافت ہے۔ معلوم ہوا کہ اتنی مسافت سے مطالع کا اختلاف ہوتا ہے نیز دور جدید کے جغرافیہ دان اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی شہر میں چاند افق سے غروب شمس کے وقت آٹھ درجات کی بلندی پر ہے تو اس صورت میں سورج غروب ہونے کے بعد تیس منٹ تک چاند غروب نہیں ہوگا۔ اس صورت میں وہاں مشرق کی جانب واقع تمام

شہروں میں جو پانچ سو ساٹھ میل کی مسافت پر ہیں ان میں چاند متصور ہوگا، اگر بادل وغیرہ کی رکاوٹ نہ ہو گویا کہ ہر ستر میل کی مسافت پر ایک درجہ کی کمی یا زیادتی ہوتی ہے پس جب ایک شہر میں رویت ہلال ثابت ہے تو ان شہروں میں بھی رویت ثابت ہوگی جو اس سے مغرب میں واقع ہیں۔ یہ قاعدہ علم ہیئت کے اصولوں میں سے ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ جب کسی مغربی شہر میں چاند دیکھا جائے تو مشرق کی جانب میں پانچ سو ساٹھ میل تک رویت کا اعتبار ہوگا اور مغربی شہروں میں تو بلا کسی قید کے رویت کا اعتبار ہوگا۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۰۶)

۱۹۷۰ - (۲) وَفَنَ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۷۱ - (۳) وَفَنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا أُمَّةٌ أَمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحِسِبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، وَعَقَدَ إِلَيْهِمَا فِي الثَّالِثَةِ. ثُمَّ قَالَ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا، يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ، يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (عرب کے لوگ) ایسی جماعت ہیں جو لکھنے پڑھنے سے نا آشنا ہیں اور نہ ہی ہم حساب کا علم رکھتے ہیں۔ مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند رکھا بعد ازاں فرمایا، مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے یعنی کبھی انتیس دن اور کبھی تیس دن مہینہ ہوتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں کو تین بار پھیلا کر بتایا کہ مہینہ تیس دن کا ہے اور ایک بار میں ایک انگوٹھے کو بند رکھا، اس سے مقصود یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۱۹۷۲ - (۴) وَفَنَ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عید کے دو مہینے (ثواب میں) کم نہیں ہوتے۔ اس سے رمضان اور ذوالحجہ (کے مہینے مراد) ہیں (بخاری، مسلم)
وضاحت: مطلب یہ ہے کہ اگر یہ مہینے انیس دن کے ہوں تب بھی ثواب تیس کے برابر حاصل ہو گا۔
(واللہ اعلم)

۱۹۷۳ - (۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا؛ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کوئی شخص پہلے سے اس دن کا روزہ رکھتا تھا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: شک کے دن روزہ رکھنا یا استقبال رمضان کے لئے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔
(واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۱۹۷۴ - (۶) هْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ؛ فَلَا تَصُومُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۹۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدھا شعبان گزر جائے تو تم روزے نہ رکھو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: روزے رکھنے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے تاکہ روزے رکھنے سے ضعف لاحق نہ ہو جائے۔ مقصود یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے لئے جسم میں قوت کا ہونا ضروری ہے۔

۱۹۷۵ - (۷) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْصُوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کے لئے شعبان کے چاند (کی تاریخوں) کا شمار رکھو (ترمذی)

۱۹۷۶ - (۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۱۹۷۶: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ سوائے شعبان اور رمضان کے پے درپے دو ماہ کے روزے رکھتے ہوں۔
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۹۷۷ - (۹) وَعَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: شک والے دن سے مقصود تیس شعبان کا دن ہے جس کے بارے میں شک ہو سکتا ہے کہ شاید اس کی رات کو چاند نظر آیا ہو۔ اس خیال کی وجہ سے اس دن کا روزہ رکھنا کہ شاید یہ دن رمضان کا ہو، روزہ رکھنا جائز نہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۱۳)

۱۹۷۸ - (۱۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ - يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ - فَقَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «يَا بِلَالُ! أَذِنُ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا، میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ ہی معبود حق ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: خبر واحد حجت ہے اس پر عمل کیا جائے۔ اس حدیث کو عموم پر رکھا جائے گا، اس لئے کہ حدیث میں مطلق ابرآلود ہونے کے بارے میں الفاظ نہیں ہیں پس عموم کو چھوڑ کر مطلق ابرآلود ہونے کی حالت پر محمول کرنا درست نہیں ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۱۵)

۱۹۷۹ - (۱۱) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَرَأَى النَّاسَ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۱۹۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا (ابوداؤد، دارمی)

الفصل الثالث

۱۹۸۰ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شُعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ. ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَى رَمَضَانَ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۹۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کی وجہ سے) شعبان (کے دنوں کے شمار) میں جس قدر احتیاط فرماتے تھے، اس قدر اس کے علاوہ مہینہ میں نہیں فرماتے تھے پھر رمضان (کا چاند) دیکھتے ہی روزہ رکھتے۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جاتا تو تیس دن شمار کرتے بعد ازاں روزے رکھتے (ابوداؤد)

۱۹۸۱ - (۱۳) وَهْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ، تَرَأَيْنَا الْهَلَالَ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ. وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. فَقَالَ: أَى لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [قَالَ: إِنَّ اللَّهَ] مَدَّهُ لِلرُّؤْيَى فَهُوَ لَيْلَةٌ رَأَيْتُمُوهُ

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَيْهِ»، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۹۸۱: ابوالبختیری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کرنے نکلے جب ہم بطن نخدہ (مقام) میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ بعض نے کہا: یہ تو تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا ہے۔ پس ہم

ابن عباسؓ سے ملے ہم نے انہیں بتایا کہ ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ یہ تیسری رات کا ہے جب کہ بعض نے کہا کہ دوسری رات کا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا 'تم نے کس رات چاند دیکھا؟ ہم نے بتایا کہ فلاں رات دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے کے وقت کو رمضان قرار دیا ہے پس وہ رات رمضان کی ہے جس رات تم نے چاند دیکھا (یعنی چاند کے بڑے دکھائی دینے کی کچھ بات نہیں ہے) ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ذاتِ عرق (مقام) میں رمضان کا چاند دیکھا۔ ہم نے ایک شخص کو ابن عباسؓ کی جانب بھیجا کہ وہ ان سے استفسار کرے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "بلاشبہ اللہ نے چاند دیکھنے تک مہینے کو بدھا دیا ہے اگر چاند تم پر پوشیدہ ہو جائے تو (شعبان کے تیس دن) مکمل کرو (مسلم)"

(۲) بَابُ فِي السُّحُورِ

(روزے کے بارے میں متفرق مسائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۸۲ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۸۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سحری کھاؤ بلاشبہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری، مسلم)

۱۹۸۳ - (۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَصَلِّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۸۳: عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانا ہے (مسلم)

۱۹۸۴ - (۳) وَعَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۴: سهل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ وہ انظار کرنے میں جلدی کریں گے (بخاری، مسلم)

۱۹۸۵ - (۴) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههنا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ ههنا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (شرق کی جانب سے) رات آجائے اور (مغرب کی جانب) دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار (روزہ) انظار کر دیں (بخاری، مسلم)

۱۹۸۶ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَأَيْكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبَيْتُ يُطْعِمَنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں وصل (پے درپے روزے رکھنے اور رات کو انظار نہ کرنے) سے روک دیا۔ اس پر ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ وصل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم میں کون میرے جیسا ہے؟ میری حالت یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: وصل صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، امت کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے اور اللہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے سے مقصود قوت ہے، حقیقی کھانا پلانا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے وصل سے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے اور دل و دماغ کو خاص کیف و سرور حاصل ہوتا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۲۰)

الفصل الثانی

۱۹۸۷ - (۶) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ . فَلَا صِيَامَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْذَاوَدِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٍ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ عَسَيْنَةَ، وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِيِّ.

دوسری فصل

۱۹۸۷: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح صادق سے پہلے پختہ نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے (ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی) امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ معمر زبیدی، ابن عیینہ، یونس ایلی رواد نے اس حدیث کو زہری سے، انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں یہ کہنا درست ہے کہ فرض اور نفل روزوں میں نیت رات کو صبح صادق

سے پہلے کی جائے تب روزہ درست ہوگا لیکن عائشہؓ سے مروی حدیث میں نفلی روزے کے بارے میں اجازت ہے کہ اگر دن میں نفلی روزے کی نیت کر لی جائے تو بھی روزہ صحیح ہے۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اگر کچھ نہ ہوتا تو آپؐ روزہ کی نیت کر لیتے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۲۱)

۱۹۸۸ - (۷) وَفَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ، فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان کے کلمات سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو برتن نہ رکھے جب تک کہ (کھانے پینے کی) ضرورت پوری نہ کر لے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ صبح کی اذان فجر کے طلوع ہوتے ہی کہہ دی جاتی ہے، اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے کی گنجائش ہوتی ہے البتہ جب فجر اچھی طرح واضح ہو جائے تو کھانا پینا جائز نہیں ہوتا اور فجر کے واضح ہونے تک کھانے پینے سے فراغت ہو جاتی ہے یا اس حدیث کا تعلق اذان بلال سے ہے جسے سن کر لوگ سحری کھانے کے لئے بیدار ہوتے تھے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۲۲)

۱۹۸۹ - (۸) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارشاد ربانی ہے کہ ”مجھے میرے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔“ (ترمذی)

۱۹۹۰ - (۹) وَفَن سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَفْطَرُ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ»، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَلَمْ يَذْكُرْ «فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ» غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ.

۱۹۹۰: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت والی ہے، اگر کھجور

دستیاب نہ ہو تو پانی سے انظار کرے اس لئے کہ پانی پاک ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) البتہ امام ترمذی کے علاوہ دوسروں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ کھجور برکت والی ہے۔

۱۹۹۱- (۱۰) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمِيرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ انظار کرتے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے انظار کرتے اور اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ نوش کرتے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۱۹۹۲- (۱۱) وَهْنٌ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَطَرَ صَائِمًا، أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَمُحْسِي السُّنَّةِ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ: صَحِيحٌ.

۱۹۹۲: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص نے کسی روزے دار کا روزہ انظار کرایا یا کسی مجاہد کو سلاخ دیا تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام محی السنہ نے شرح السنہ میں بیان کیا اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۹۳- (۱۲) وَهْنٌ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَنَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ انظار کرتے تو دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”پاس دور ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب لکھا گیا“ (ابوداؤد)

۱۹۹۴- (۱۳) وَهْنٌ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، قَالَ: إِنْ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا

۱۹۹۳: معاذ بن زہرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے، اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا (ابوداؤد نے مرسل بیان کیا) وضاحت: روزہ افطار کرنے کی دعا میں ”وَبِكَاتَمْتُ“ کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اگرچہ عوام الناس میں یہ الفاظ مشہور ہیں۔ اسی طرح زبان سے نیت کرنا اور ”وَبِصَوْمٍ غَيْرِنِيْتُ مِنْ شَعْرِ رَمَضَانَ“ کے کلمات کہنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں (مرعات جلد ۵۰۳ صفحہ ۲۲۶)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۹۵ - (۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ؛ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

تیسری فصل

۱۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دین اسلام (ہمیشہ) غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ جب کہ یہودی اور عیسائی افطار میں تاخیر کرتے ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۹۹۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! رَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ: أَحَدُهُمَا: يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ: يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَتْ: هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹۶: ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسروق کی معیت میں میرا جانا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوا۔ ہم نے عرض کیا، اے اُمّ المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو شخص ہیں ایک افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز (مغرب) بھی جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا افطار میں تاخیر کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا، ان میں کون افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کرتا ہے؟ ہم نے بتایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے (مسلم)

۱۹۹۷ - (۱۶) وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: «هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارِكِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ.

۱۹۹۷: عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری (کے کھانے) پر مدعو کیا۔ آپ نے فرمایا، صبح کے بابرکت کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

(ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۷)

۱۹۹۸ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۹۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھجور مومن کی سحری کا بہترین کھانا ہے (ابوداؤد)

(۳) بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

(روزہ کی حالت میں رکن چیزوں سے دُور رہا جائے)

الفصل الأول

۱۹۹۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹ بولنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ (روزے میں) کھانا پینا چھوڑ رکھے (بخاری)

۲۰۰۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَزْوَاجِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے مباشرت کرتے اور آپ تم سب (لوگوں) سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۰۱ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں صبح صلاؤں کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جملع کی وجہ سے جنبی ہوتے بعد ازاں آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے (بخاری، مسلم)

۲۰۰۲ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینکیاں لگوائیں اور روزے کی حالت میں سینکیاں لگوائیں (بخاری، مسلم)

۲۰۰۳ - (۵) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطَعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اس کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۰۴ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكْتُ. قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «اجْلِسْ، وَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْرَقٌ فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا. قَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ». فَقَالَ الرَّجُلُ:

أَعْلَى أَفْقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِن أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمَهُ أَهْلَكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے بتایا، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو گردن آزاد کرنے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تم بیٹھ جاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم (کچھ دیر) رکے رہے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بڑا ٹوکرا لایا گیا، آپؐ نے دریافت کیا، سائل کہل ہے؟ وہ بول اٹھا، میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تو ٹوکرا اٹھا اور کھجوروں کا صدقہ کر۔ اس شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر (صدقہ کروں) اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں سنگلاخوں کے درمیان میرے گھروالوں سے زیادہ محتاج کوئی گھر نہیں ہے (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کی ڈاڑھیں نمایاں نظر آنے لگیں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، جلا! اپنے گھروالوں کو بکھلا دے (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۰۰۵ - (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَمْنَعُ لِسَانَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

دوسری فصل

۲۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے اور اس کی زبان چوس لیتے تھے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ محمد دینار الطاحی البصری راوی ضعیف ہے۔
(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۲۳ تلخیص الجیریلین جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

۲۰۰۶ - (۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ، فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَنَّهُ آخِرُ فَسَالَةٍ فَتَنَاهُ، فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، [وَلِذَا] الَّذِي نَهَاهُ شَابَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۰۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے دار کیلئے مباشرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت دے دی اور ایک دوسرا شخص آیا اس نے آپؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت نہ دی تو جس شخص کو آپؐ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس شخص کو اجازت نہ دی وہ جوان تھا (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں ابوالعبس کوئی راوی مقبول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۳۱)
وضاحت ۲: روزے دار کا بوسہ لینا اور مباشرت کرنا اس کے روزے کو فاسد نہیں کرتا، حدیث ۱۹۹۹ صحیح حدیث ہے اور اس میں وضاحت موجود ہے لیکن اس حدیث میں جواں اور بوڑھے انسان کے درمیان فرق کر دیا ہے اس لئے کہ جواں انسان اپنی شہوت پر کنٹرول نہیں کر سکے گا جبکہ بوڑھا انسان کنٹرول کر سکتا ہے، اس لئے اجازت دے دی گئی (واللہ اعلم)

۲۰۰۷ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا؛ فَلْيَقْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي الْبُخَارِيُّ -: لَا أَرَاهُ مُحْفُوظًا.

۲۰۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص پر قے غالب آگئی اور اس نے قے کر دی جب کہ وہ روزے سے تھا تو اس پر قضا نہیں اور جس شخص نے اراداً قے کی تو وہ روزے کی قضا دے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس راوی سے جانتے ہیں اور امام بخاری کا قول ہے کہ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا (یعنی یہ حدیث منکر ہے)

۲۰۰۸ - (۱۰) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: صَدَقَ، وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۰۰۸: معدان بن طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذر زداء رضی اللہ عنہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے (روزہ) انظار کر دیا۔ اس نے بیان کیا، میں دمشق میں ثوبان سے ملا اور میں نے ذکر کیا کہ ابوالدرداء نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے روزہ انظار کیا۔ ثوبان نے کہا، ابوالدرداء نے درست کہا ہے اور میں نے آپ کیلئے وضو کا پانی ڈالا (یعنی وضو کروایا) (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

وضاحت: روزے کی حالت میں اراداً قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے لیکن اگر قے غالب ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور ”قَاءَ فَأَفْطَرَ“ کا مطلب یہ ہے کہ قے کرنے سے آپ کمزور ہو گئے اس لئے آپ نے روزہ ترک کر دیا۔ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روزہ نفلی تھا، کسی سبب کی وجہ سے روزہ ترک کرنا درست ہے۔

۲۰۰۹ - (۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أَحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ

۲۰۰۹: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ان گنت بار دیکھا کہ آپؐ روزے کی حالت میں مسواک کرتے تھے (ترمذی، ابوداؤد)

۲۰۱۰ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اشْتَكَيْتُ عَيْنِي، أَفَأَكْتَجِلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي، وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّائِي يُضَعَّفُ.

۲۰۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میری آنکھوں میں درد ہے، کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں (لگا سکتے ہو) (ترمذی)
امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا قوی نہیں ہے اور ابو عاتکہ راوی کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۰۱۱ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرَجِ يُصَبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۰۱۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”عرج“ (مقام) میں دیکھا۔ آپؐ اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی بہا رہے تھے جبکہ آپؐ روزہ دار تھے (مالک، ابوداؤد)

۲۰۱۲ - (۱۴) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلْتُ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضًا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ، وَالْحَاجِمُ، لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِصِ الْمَلَاظِمِ

۲۰۱۲: شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے جو بقیع (قبرستان) میں تھا اور سینکیاں لگوا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا، رمضان کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، سینکیاں لگانے والا اور جس کو سینکیاں لگائی

گئی ہیں (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)
 امام محی السنہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بعض علماء جو روزہ دار کو سینٹیاں لگوانے کی اجازت دیتے ہیں، نے اس
 حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے ایسا کلم کیا ہے جس سے ہو سکتا ہے کہ
 روزہ ٹوٹنے کی نوبت آجائے۔ سینٹیاں لگوانے والے کیلئے تو کمزوری کی وجہ سے اور سینٹیاں لگانے والے کو اس
 خطرے کے پیش نظر کہ اس کے پیٹ میں کیس سینٹیاں چوسنے کی وجہ سے خون نہ چلا جائے۔
 وضاحت: یہ حدیث منسوخ ہے، اس کی تلخ حدیث وہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے
 دار کو سینٹیاں لگانے کی اجازت دی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶)

۲۰۱۳ - (۱۵) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَفْطَرَ
 يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ»
 رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ،
 وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يَقُولُ: أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّائِي لَا أَعْرِفُ لَهُ
 غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۲۰۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس
 شخص نے بغیر کسی رخصت (سفر وغیرہ) کے اور بغیر بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کر دیا تو زندہ بھر کے
 روزے اس کے ثواب کو پورا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ زندہ بھر روزے رکھے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)
 امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں اس کو ذکر کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں
 نے فرمایا (اس کی سند میں مذکور) ابو المطوس (راوی) کا ذکر اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث میں نہیں ہے۔
 وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو المطوس راوی مجہول اور متفرد ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۳۹)

۲۰۱۴ - (۱۶) وَفَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
 إِلَّا الظُّمَأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.
 وَذَكَرَ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ فِي «بَابِ سُنَنِ الْوُضُوءِ».

۲۰۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتنے
 روزے دار ہیں جن کو ان کے روزوں سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ
 ان کو ان کے قیام سے صرف بیداری حاصل ہوتی ہے (دارمی)

اور ثقیط بن مبرہ (راوی) سے مروی حدیث کا ذکر باب ”سُنَنِ الْوُضُو“ میں ہو چکا ہے۔

الفصل الثالث

۲۰۱۵ - (۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ثَلَاثٌ لَا يُفْطَرْنَ الصَّائِمُ : الْحِجَامَةُ ، وَالْقَيْءُ ، وَالْإِحْتِلَامُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاَوِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ .

تیسری فصل

۲۰۱۵ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو روزہ دار کے روزے کو نہیں توڑتیں، سینگی لگوانا، قے کرنا اور احتلام کا ہونا (ترمذی) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور عبد الرحمن بن زید حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۰۱۶ - (۱۸) وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا ؛ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضُّعْفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۰۱۶ : ثابت بن ثانی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ تم روزہ دار کیلئے سینگی لگوانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) ہاں! ضعف کے اندیشہ کی وجہ سے (مکروہ سمجھتے تھے) (بخاری)

۲۰۱۷ - (۱۹) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ .

۲۰۱۷ : بخاری رحمہ اللہ سے معلق روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں سینگی لگواتے بعد ازاں (روزے کے ساتھ بوجہ ضعف کے) سینگی لگوانا چھوڑ دیا چنانچہ (پھر) رات کو سینگی لگواتے تھے۔

۲۰۱۸ - (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ مَضَمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيهِ مِنَ الْمَاءِ ، لَا يَضِيرُهُ أَنْ

يَزِدُّكَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيهِ، وَلَا يَمْضَعُ الْعِلْكَ، فَإِنْ اِزْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكَ لَا أَقُولُ: إِنَّهُ يُفْطَرُ، وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۲۰۱۸: عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص منہ میں پانی ڈالے پھر منہ کے پانی کو گرا دے تو کبھی حرج نہیں، اگرچہ وہ تھوک اور منہ میں باقی تری کو نگل لے۔ البتہ مصطلکی رومی نہ چبائے اگر مصطلکی رومی کے لعاب کو نگل لیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس سے لوگوں کو منع کرنا چاہیے، امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: عطاء رحمہ اللہ کا قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ جو چیز بھی روزہ دار منہ میں ڈالتا ہے، اگرچہ چباتا نہیں ہے صرف چوستا ہے تو چوسنے سے اس کا لعاب نکلتا ہے اور لعاب نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (واللہ اعلم)

(۴) بَابُ صَوْمِ الْمَسَافِرِ

(مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں حکم)

الفصل الأول

۲۰۱۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ (وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے) آپ نے فرمایا، اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو (بخاری، مسلم)

۲۰۲۰ - (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۲۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ماہ رمضان کی سولہ تاریخ کو (فتح مکہ) جنگ لڑی (جب کہ) ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ لوگ روزہ دار نہ تھے چنانچہ روزہ داروں نے نہ روزہ رکھنے والوں کو (کچھ) ملامت نہ کی اور روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر (کچھ) اعتراض نہ کیا (مسلم)

۲۰۲۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالُوا: صَائِمٌ. فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي

السَّفَرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۰۲۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے دیکھا اڑدہام ہے اور ایک شخص پر (روزے کی وجہ سے) سلیہ کیا گیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا یہ (اڑدہام اور سلیہ) کیا ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۲۲ - (۴) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ؛ فَسَقَطَ الصَّوَامُونَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأُيُنَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۰۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ دار نہ تھے چنانچہ ایک گرم دن میں ہم ایک منزل پر اترے تو روزہ دار (کلام کرنے سے) رک گئے اور آرام کرنے لگے جب کہ جو روزہ دار نہ تھے وہ (کلام کرنے کیلئے) اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے (بخاری، مسلم)

۲۰۲۳ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ. فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَفْطَرَ. فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۰۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ (کی جانب) روانہ ہوئے آپ روزے سے تھے۔ آپ عسفان (جگہ میں) پہنچے تو آپ نے پانی منگوا لیا اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اونچا کیا تاکہ حاضرین آپ کو دیکھ سکیں کہ آپ نے روزہ افطار کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے چنانچہ ابن عباس کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور نہیں بھی رکھا پس جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر لے (بخاری، مسلم)

۲۰۲۴ - (۶) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ

۲۰۲۳: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے رمضان میں عصر کے بعد پانی پیا (یعنی روزہ انظار کر دیا)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۰۲۵ - (۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمَرْضِعِ وَالْحَبْلِيِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۰۲۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے نیز دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ معاف کر دیا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: مسافر روزوں کی قضا دیں گے، فدیہ کھانا کھانا کفایت نہیں کرے گا حاملہ اور دودھ پلانے والی قضاء اور فدیہ دونوں میں سے جو چاہے دے دے (واللہ اعلم)

۲۰۲۶ - (۸) وَهْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شَيْعٍ فَلْيُصُمْ رَمَضَانَ مِنْ حَيْثُ أَدْرَكَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۰۲۶: سلمہ بن محب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس سواری ہے جو اسے ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے جہاں کھانے پینے کی فراوانی ہے تو وہ رمضان المبارک کے روزے رکھے جہاں بھی اس پر رمضان آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کیلئے نہیں ہے بلکہ استحب کیلئے ہے، سفر میں روزہ چھوڑنا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۰۲۷ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ غَامَ الْفُتُوحِ إِلَى مَكَّةَ رَفِي

رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ ، فَصَامَ النَّاسُ ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ ، حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ : إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ . فَقَالَ : «أُولَئِكَ الْعَصَاةُ ، أُولَئِكَ الْعَصَاةُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

تیسری فصل

۲۰۲۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے چنانچہ آپؐ نے روزہ رکھا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا یہاں تک کہ آپؐ ”کُرَاعُ الْغَمِيمِ“ (مقام) پہنچے۔ وہاں آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا۔ اسے اونچا کیا تاکہ صحابہ کرامؓ دیکھ پائیں پھر آپؐ نے پانی پیا (پھر) آپؐ کو بتایا گیا کہ کچھ صحابہ کرامؓ کا روزہ ہے (انہوں نے اظہار نہیں کیا) اس پر آپؐ نے فرمایا: یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں (مسلم)

وضاحت: جب سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو رخصت پر عمل کرتے ہوئے روزہ اظہار کر لینا چاہیے۔ اس سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مشقت کو بھٹپ لیا تھا اور جب انہوں نے روزہ اظہار نہ کیا تو آپؐ نے انہیں رخصت پر عمل نہ کرنے اور مشقت برداشت کرنے کی وجہ سے نافرمان قرار دیا۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۵۹)

۲۰۲۸ - (۱۰) وَفَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ .

۲۰۲۸: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار رمضان کے سفر میں اس طرح ہے جیسے (گھر میں) مقیم بغیر روزہ کے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، ابو سلمہ بن عبدالرحمن راوی نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۶۰)

۲۰۲۹ - (۱۱) وَفَنَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ ؟ قَالَ : «هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰۲۹: حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میں

سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، کیا (روزہ رکھنے سے) مجھے گناہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا، سفر میں (روزہ نہ رکھنے کی) اللہ عزوجل کی جانب سے اجازت ہے پس جو شخص رخصت پر عمل کرے اس کیلئے بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ نہیں (مسلم)

(۵) بَابُ الْقَضَاءِ

(روزوں کی قضا)

الفصل الأول

۲۰۳۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رمضان کے روزوں کی قضا دینی ہوتی تھی، مجھے شعبان میں ہی قضا دینے کا وقت ملتا تھا۔ یحییٰ بن سعید (راوی) نے بیان کیا ان کا مقصود یہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتیں (اس وجہ سے قضا نہ دے سکتیں) (بخاری، مسلم) وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے روزے رکھتیں چونکہ شعبان میں آپؐ کثرت سے روزے رکھتے تھے، اس لئے ازواجِ مطہرات کو بھی موقع مل جاتا اور وہ بھی روزے رکھ لیتی تھیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۶)

۲۰۳۱ - (۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کیلئے جب اس کا خوند گھر میں موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی اجازت کے بغیر وہ کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے (مسلم)

۲۰۳۲ - (۳) وَهْنُ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ يُصَيِّمُنَا ذَلِكَ فَتُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۲: مُعَلَّةٌ عَدَوِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت روزوں کی قضا دیتی ہے، نماز کی قضا نہیں دیتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ہمیں حیض کا معاملہ درپیش آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا لیکن نمازوں کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا (مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر احکام الہیہ کے نفاذ اور تسلیم میں پیش پیش ہیں، وہ صرف یہ توجیہ پیش کرتی ہیں کہ ہمیں جو حکم ملتا ہے ہم اس کا اتباع کرتی تھیں۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۴۲)

۲۰۳۳ - (۴) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فوت ہوا اور اس پر روزے تھے تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: روزہ بھی عبادت ہے اور عبادت میں نیت جائز نہیں لیکن جس عمل میں نیت شرعاً ثابت ہے اس کو تسلیم کیا جائے اور جہاں نیت ثابت نہیں مثلاً نماز وغیرہ وہاں نیت جائز نہیں (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۰۳۴ - (۵) هَنَّ نَافِعٌ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ . مَسْكِينٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

دوسری فصل

۲۰۳۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فوت ہوا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے تھے تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (ترمذی) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث ابن عمر پر موقوف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس کی سند میں محمد بن ابی بکر لیلیٰ راوی کثیر الوہم اور یحییٰ الجعفی (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۴۲)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۳۵ - (۶) هَنَّ مَالِكٌ ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُومُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ،

تیسری فصل

۲۰۳۵: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ ابنِ عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز ادا کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے نہ روزہ رکھے اور نہ نماز ادا کرے (موطا امام مالک)

(۶) بَابُ صِيَامِ الْقَطْوَعِ

(نفل روزے)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۰۳۶ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے درپے نفل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپ افطار نہیں کریں گے (اور پے درپے نفل روزے) نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ مکمل سوائے رمضان کے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوں اور ایک روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ شعبان کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے اور شعبان کے صرف چند دنوں کے روزے نہیں رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۳۷ - (۲) وَفِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهْ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۷: عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا مجھے علم نہیں کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے رکھے ہوں اور کسی مہینے میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں بلکہ کچھ

دنوں کے روزے رکھتے تھے یہی تک کہ آپ فوت ہو گئے (مسلم)

۲۰۳۸ - (۳) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَهُ، أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شُعْبَانَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا یا آپ نے کسی دوسرے شخص سے دریافت کیا اور عمران رضی اللہ عنہ من رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا اے ابو فلان! کیا تو نے شعبان کے آخری دنوں کے روزے رکھے ہیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا جب تو (رمضان کے روزوں سے) فارغ ہو جائے تو (عید کے بعد) شعبان کے آخری دو دنوں کی قضا کے روزے رکھنا (بخاری مسلم)

۲۰۳۹ - (۴) وَهْنُ أَبِي مُزَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے (تذریک) محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نفل نماز ہے (مسلم)

۲۰۴۰ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ: يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهَذَا الشَّهْرُ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ایسے دن کے روزے کیلئے کوشش ہوں جس کو اللہ نے دوسرے دنوں پر فضیلت عطا کی ہے سوائے عاشورہ کے دن اور ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے (بخاری)

۲۰۴۱ - (۶) وَهْنُهُ، قَالَ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظَمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ بِقِيَّتٍ إِلَيَّ قَابِلٍ،
لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
عاشرہ کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ ایسا
دن ہے جس کی یہودی اور عیسائی بھی تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں آئندہ
سل زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ رکھوں گا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نو محرم کا روزہ رکھوں گا لیکن
آئندہ سل آپ وقت پا گئے اور نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے۔ معلوم ہوا کہ نو اور دس محرم دو دن روزہ رکھنا
چاہیے۔

۲۰۴۲ - (۷) وَهَنَ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا
يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ،
فَارْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۲: اُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ حَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ چند صحابہ کرام نے ان کے
پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض صحابہ کرام نے کہا کہ
آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے جب کہ بعض دوسروں نے کہا کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ چنانچہ میں نے آپ کی
جانب دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ عرفہ میں اپنے اونٹ پر سوار تھے آپ نے دودھ پی لیا (بخاری، مسلم)
وضاحت: حج کرنے والا محض عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے جب کہ حج کرنے والے کے علاوہ لوگوں کیلئے عرفہ کے
دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے چنانچہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (نمبر ۲۰۴۲) میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا
ذکر ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۷۳)

۲۰۴۳ - (۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي
الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (ذوالحجہ کے پہلے) دس روز کے روزے رکھے ہوں (مسلم)
وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہی ہیں جب کہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی نو تاریخ کا روزہ رکھتے تھے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۷۳)

۲۰۴۴ - (۹) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ، قَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَغَضَبِ رَسُولِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ، أَوْ قَالَ: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «ذَلِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّعْتُ ذَلِكَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۴: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ اس کے دریافت کرنے پر آپ ناراض ہو گئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم راضی ہیں۔ اللہ ہمارا رب ہے اسلام ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیغمبر ہیں، ہم اللہ کے ساتھ اللہ کی ناراضگی اور اس کے رسول کی ناراضگی سے ہٹا طلب کرتے ہیں۔ عمر اس کلام کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ عمر نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! اس شخص کا حل کیا ہے جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے چھوڑے یا آپ نے فرمایا نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے افطار کئے۔ عمر نے دریافت کیا اس شخص کا کیا حل ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا؟ آپ نے استفسار کیا کس شخص میں اس کی طاقت ہے؟ عمر نے دریافت کیا اس شخص کا کیا حل ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ عمر نے دریافت کیا اس شخص کا کیا حل ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت میسر آجائے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ کے تین دن کے روزے اور (ایک) رمضان سے (دوسرے) رمضان تک زمانے بھر کے روزے ہیں۔ عرفہ کے دن کا روزہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ اس سے پہلے سال اور اس کے بعد کے سال کا کفارہ ہے اور عاشورہ (محرم کی دسویں) کا روزہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس سے پہلے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے (مسلم)

۲۰۴۵ - (۱۰) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ. فَقَالَ: «فِيهِ»

وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰۳۵ : ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی نازل کی گئی (مسلم)

۲۰۴۶ - (۱۱) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ لَهَا؟ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يَبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۶ : مُعَاذَةُ عَدَوِيَّةٌ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مہینے میں کون سے دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا، آپؐ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں کے روزے رکھیں (مسلم)

۲۰۴۷ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۷ : ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عمر بن ثابت رحمہ اللہ کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانہ بھر روزے رکھے (مسلم)

۲۰۴۸ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۸ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۲۰۴۹ - (۱۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دنوں کے روزے نہیں ہیں (بخاری، مسلم)

۲۰۵۰ - (۱۵) **وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۰۵۰: نُبَيْشَةُ هَذَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایام تشریق (۱۳، ۱۴، ۱۵ ذوالحجہ کے دن) کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (مسلم)

۲۰۵۱ - (۱۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۰۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے بلکہ جب اس سے پہلے یا اس کے بعد والے دن کا روزہ رکھے۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اس لئے کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے البتہ کسی شخص کی علوت کسی معینہ تاریخ کو نفل روزہ رکھنے کی ہے اور وہ دن جمعہ کا آجائے تب روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۸۳)

۲۰۵۲ - (۱۷) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ؛ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہ کیا کرو۔ ہاں! اگر اس تاریخ کو تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھتا تھا (مسلم)

۲۰۵۳ - (۱۸) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۰۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، جس شخص نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ اس شخص کے چہرے کو دوزخ سے سترسل کی مسافت کے بقدر دور کرے گا (بخاری، مسلم)

۲۰۵۴ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفِطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَاجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَافْطَارُ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۴: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبد اللہ! کیا مجھے بتایا نہیں گیا ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا، درست ہے، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، ایسا نہ کر روزے رکھ، افطار کر، قیام کر اور نیند کر۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ اس شخص کا روزہ نہیں ہے جس نے زمانہ بھر روزے رکھے۔ ہر ماہ سے تین دن کے روزے زمانہ بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ ہر ماہ سے تین روزے رکھ اور ہر ماہ میں (ایک بار) قرآن پاک کی تلاوت کیا کر۔ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، تم افضل روزہ رکھو (وہ) داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا اور سات راتوں میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت ختم کر اور اس پر زیادتی نہ کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن پاک ختم نہ کیا جائے، اس لیے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن پاک ہرگز ختم نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۲۰۵۵ - (۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ

دوسری فصل

۲۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور

جمعات کے دن روزہ رکھتے تھے (ترمذی، نسائی)

۲۰۵۶ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سووار اور جمعات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میرا روزہ ہو۔ (ترمذی)

۲۰۵۷ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۰۵۷: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! جب تو نے مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے ہوں تو چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھ۔ (ترمذی، نسائی)

۲۰۵۸ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَقَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۲۰۵۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے آغاز میں تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن کم ہی روزہ چھوڑتے تھے (ترمذی، نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں تین دن تک مذکور ہے۔

وضاحت: پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا درست نہیں پس جمعہ کے ساتھ جمعات کا یا ہفتے کا روزہ رکھنا چاہیے (واللہ اعلم)

۲۰۵۹ - (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْاِثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَاءُ وَالْأَرْبَعَاءُ وَالْخَمِيسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ہفتہ اتوار اور سوموار کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کے دن کے روزے رکھتے تھے۔
(ترمذی)

۲۰۶۰- (۲۵) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۰۶۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں۔ پہلا روزہ سوموار اور دوسرا جمعرات کا ہوتا تھا (ابوداؤد، نسائی)
وضاحت: بعض احادیث میں تیسرے روزے کے بارے میں دوسرے جمعہ کا ذکر ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۸۹)

۲۰۶۱- (۲۶) وَهْنُ مُسْلِمِ بْنِ الْقَرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْ مِثْلَ - رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: «إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُومَ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ، وَكُلُّ إِرْبَعَاءٍ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمَمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۰۶۱: مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہانہ بھر کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے (البتہ) رمضان کے روزے رکھ اور اس ماہ کے جو رمضان سے ملتا ہے (مقصود شوال کے چھ روزے ہیں) نیز ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ اس وقت گویا تو نے نہانہ بھر کے روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی)

۲۰۶۲- (۲۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۰۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں مہدی بھری راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۰)

۲۰۶۳- (۲۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عَيْنَةٍ، أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيُمَضِّغْهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ،

وَالَّذَارِمِيُّ .

۲۰۶۳: عبد اللہ بن بُر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنی بہن صماء سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر روزہ جو تم پر فرض ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کھانے کو کچھ نہیں پاتا سوائے انگور کے چھلکے کے یا کسی درخت کی ٹہنی کے تو اسے ہی چبا لے تاکہ ہفتہ کا روزہ ثابت نہ ہو۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ اس کے ساتھ اس سے پہلے دن یا اس کے بعد کے دن کو ملا کر روزہ رکھنا درست ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۰)

۲۰۶۴ - (۲۹) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۶۳: عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسم سرما میں روزے رکھنا غنیمت بارہ ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۶۵ - (۳۰) وَهْنُ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.
وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فِي «بَابِ الْأُضْحِيَّةِ»

۲۰۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ ”جو دن اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہیں“ باب الاضحیہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

۲۰۶۶ - (۳۱) هِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟» فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ: أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ؛ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ». فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۰۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ یہودی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، یہ عظمت والا دن ہے، اس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو نجات عطا کی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ اللہ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے رکھا، اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور تم سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا اور آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

۲۰۶۷ - (۳۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ، وَيَقُولُ: «إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَخَالَفَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۶۷: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کے روز دوسرے دنوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے کہ یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن ہیں پس میں اس بات کو اچھا جانتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں (احمد)

۲۰۶۸ - (۳۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَيَحْثُنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فَرَضَ رَمَضَانَ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهِنَا عَنْهُ، وَلَمْ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۶۸: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کے روزے کا حکم دیتے، روزہ رکھنے کی رغبت دلاتے اور خیال رکھتے لیکن جب رمضان کے (روزے) فرض ہوئے تو پھر آپؐ نے ہمیں نہ عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا اور نہ ہی ہمارا خیال رکھا۔

(مسلم)

۲۰۶۹ - (۳۴) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامُ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشِيرِ، وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۰۶۹: حُفَّه رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ، (ذوالحجہ) کے دس روزے، ہر ماہ سے تین دن کے روزے اور ہجر (کے فرض) سے پہلے دو رکعت (نسائی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۱۱)

۲۰۷۰ - (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۰۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر میں چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے (نسائی)

۲۰۷۱ - (۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۰۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز کو پاک کرنے والی چیز (موجود) ہے اور جسم کو پاک کرنے والا روزہ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۳)

۲۰۷۲ - (۳۷) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. فَقَالَ: «إِنَّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرِينَ، يَقُولُ: دَعَهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۰۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، سوموار اور جمعرات کے دن اللہ ہر مسلمان کو (سوائے ان دو انسانوں کے جن کے درمیان قطع تعلق ہے) معاف فرماتے ہیں، اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو رہنے دو جب تک کہ یہ دونوں صلح نہیں کرتے (احمد، ابن ماجہ)

۲۰۷۳ - (۳۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، بَعَدَهُ

اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبْعِدِ غُرَابٍ ظَائِرٍ وَهُوَ فَرَحٌ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ اس کیلئے جہنم کا فاصلہ اتنا دور کر دیتے ہیں جتنا ایک کوا بچپن سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک طے کرتا ہے (احمد)

وضاحت: عام طور پر کوئے کی عمر ہزار سال ہوتی ہے گویا کہ وہ جہنم سے ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جاتا ہے، البتہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے، اس میں عبد اللہ بن ربیعہ راوی متکلم فیہ ہے۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۴)

۲۰۷۴- (۳۹) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۲۰۷۳: اور بیہقی نے شُعَبِ الْإِيمَانِ میں سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ سے روایت کی ہے۔

وضاحت: سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ درست نہیں ہے البتہ سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ درست ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۵)

(۷) بَابُ [فِي الْإِفْطَارِ مِنْ صِيَامِ النَّطْوَعِ]

(نفل روزوں کا افطار کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۰۷۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ». ثُمَّ أَنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرَيْنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا». فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا، تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، پھر میں روزے سے ہوں۔ بعد ازاں آپ ایک دوسرے دن ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں حلوہ ہدیہ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا، مجھے دکھاؤ (یعنی میرے قریب کرو) میں روزے سے تھا۔ آپ نے (روزہ) افطار کر دیا۔

وضاحت: بلا عذر نفل روزہ چھوڑنا درست ہے اور اس کی قضا بھی نہیں ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۵)

۳۰۷۶ - (۲) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمَنٍ، فَقَالَ: «أُعِيدُوا سَمَنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ». ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مَنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لَأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں (بطور ضیافت کے) کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا، تم گھی کو مکینے میں اور کھجوروں کو اس کے برتن میں لوٹاؤ، اس لئے کہ میرا روزہ ہے۔ بعد ازاں آپ گھر کے کونے کی جانب گئے وہاں آپ نے نفل نماز ادا کی اور اُمّ سلیم اور اس کے گھروالوں کے لئے دعا کی (بخاری)

۲۰۷۷ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرے اگر وہ روزے دار ہو تو (گھر والوں کیلئے برکت کی) دعا کرے اور اگر روزے دار نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

الفصل الثانی

۲۰۷۸ - (۴) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى بَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأُمُّ هَانِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ، فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَنَاولَتْهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاولَهُ أُمُّ هَانِيٍّ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: «أَكُنْتَ تَقْضِينَ شَيْئًا؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ: وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. وَفِيهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: «الصَّائِمُ الْمُتَطَوُّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ؛ إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ».

دوسری فصل

۲۰۷۸: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں جب کہ اُمّ ہانی آپؐ کے دائیں جانب تھیں۔ ایک لونڈی برتن میں پانی لائی اس نے آپؐ کو پانی پیش کیا، آپؐ نے اس سے پانی پیا۔ بعد ازاں آپؐ نے برتن اُمّ ہانی کو دیا تو انہوں نے اس سے پانی پیا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ افطار کر دیا جب کہ میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا: تیرا قضا کا روزہ تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تیرا نفلی روزہ تھا تو تجھے (افطار کرنے میں) کچھ حرج نہیں (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

احمد اور ترمذی کی روایت اس کی مثل ہے اور اس میں (اضافہ) ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو روزے دار تھی۔ آپؐ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا صاحب اختیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ روزہ پورا کرے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کرے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے، سناک بن حرب راوی پر اختلاف کیا گیا ہے، ابو صلح راوی ضعیف اور جعدہ راوی مجہول ہے، نیز جعدہ نے اُمّ ہانی سے نہیں سنا اور ہارون راوی مجہول ہے، مزید برآں فتح مکہ کا واقعہ رمضان المبارک کا ہے، اس میں اُمّ ہانی کا روزہ قضا کا ہو یا نفل کا ہو فتح مکہ کی مناسبت سے بعید از قیاس ہے اور ام ہانی فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں تو کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے قضا کا روزہ رکھا ہوا تھا البتہ آپ فتح مکہ کے بعد پندرہ روز وہاں مقیم رہے گویا کہ آپ شوال کے کچھ دن بھی مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے اس لحاظ سے ممکن ہے کہ شوال میں اُمّ ہانی کا روزہ نفل ہو (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۸)

۲۰۷۹ - (۵) وَعَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ، فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ، فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: «أَقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ، وَهَذَا أَصَحُّ.

۲۰۷۹: زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں، ہمیں ایسا کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس میں سے تناول کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم روزے سے تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس سے تناول کیا۔ آپ نے فرمایا، اس کے بدل کسی دن روزے کی قضا دو (ترمذی) نیز ترمذی نے حفاظ کی ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے زہری رحمہ اللہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل بیان کیا، انہوں نے اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند زیادہ صحیح ہے۔

۲۰۸۰ - (۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ زُمَيْلِ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ .

۲۰۸۰: نیز ابو داؤد نے اس حدیث کو عروہ کے غلام زمیل سے اس نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔

وضاحت: امام بخاری فرماتے ہیں کہ زہری عن عروہ عن عائشہ صحیح نہیں ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۹۹)

۲۰۸۱ - (۷) وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا،

فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لَهَا: «كُلِي» فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَسَاجَةَ،

۲۰۸۱: اُمِّ عُمَارَةَ بنتِ کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کیلئے کھانا منگوایا۔ آپ نے اس سے کہا، آپ (بھی) کھائیں۔ ام عمارہ نے کہا، میں روزے سے ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب روزے دار کے پاس کھانا تناول کیا جائے تو فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۸۲ - (۸) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ!» قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَأْكُلُ رِزْقَنَا، وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ؛ أَشَعَرْتُ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ، وَتُسْتَغْفَرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ؟». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۲۰۸۲: بُرَيْدَةُ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ چاشت کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بلال! کھانا تناول کرنے میں شریک ہو جا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں روزے سے ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلالؓ کا بہترین رزق جنت میں ہے۔ اے بلالؓ تجھے معلوم نہیں کہ روزے دار کی ہڈیاں سبحان اللہ کہتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا تناول کیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبد الرحمن راوی مجہول اور باقی رواۃ مدلس ہیں۔

(۱) اعلل و معرفة الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۰۰)

(۸) بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

(شبِ قدر کا بیان)

الفصل الأول

۲۰۸۳ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۰۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طلاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

۲۰۸۴ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ، قَدْ تَوَاطَأْتُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام کو خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں شبِ قدر دکھائی گئی۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جانتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں توافق اختیار کر گیا ہے۔ پس جو شخص شبِ قدر کو تلاش کرنے والا ہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (بخاری، مسلم)

۲۰۸۵ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ: فِي نَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ

قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو (جب) نو راتیں باقی رہ جائیں، سات راتیں باقی رہ جائیں، پانچ راتیں باقی رہ جائیں (بخاری)

وضاحت: شب قدر کو رمضان کی اکیسویں، تیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۰۸۶ - (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي اعْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُبَيِّتُ فَقِيلَ لِي: «إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيُعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْآخِرَ، فَقَدْ أُرَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ» قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَبَصُرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى. وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ: «فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ» وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ.

۲۰۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف بیٹھے بعد ازاں درمیانے عشرہ میں ترکی خیمہ میں اعتکاف بیٹھے بعد ازاں آپ نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور آپ نے فرمایا میں پہلے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا میں شب قدر کا متلاشی تھا پھر میں دوسرے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے بتایا گیا کہ شب قدر آخری دس راتوں میں ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنا چاہتا ہے وہ آخری دس روز اعتکاف بیٹھے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی بعد ازاں مجھے فراموش کرا دی گئی جب کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس رات کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں پس تم شب قدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور ہر طلاق رات میں تلاش کرو (راوی نے بیان کیا) اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت چھپر کی تھی چنانچہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر اکیسویں رات کی صبح کو کچھ کا نشان تھا (بخاری، مسلم) دونوں میں یہ مضمون موجود ہے البتہ یہ الفاظ کہ ”مجھے بتایا گیا کہ وہ رات آخری دس راتوں میں ہے“ یہاں تک الفاظ مسلم کے ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۰۸۷ - (۵) وَفِي رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: «لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ». رَوَاهُ

مُسْلِمٌ

۲۰۸۷: اور عبد اللہ بن انیس کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، تیسویں رات ہے (مسلم)

۲۰۸۸ - (۶) **وَعَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقِيمُ الْحَوْلَ يُصِبُّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَنْئِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. فَقُلْتُ: يَا أبا المُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ - أَوْ بِالْآيَةِ - الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۰۸۸: زُر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ تیرا بھائی ابن مسعودؓ کہتا ہے کہ جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر پالے گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا (اللہ اس پر رحم فرمائے) اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اعتماد کر کے بیٹھ نہ جائیں ورنہ اس کو خوب علم ہے کہ یہ رات رمضان میں ہے اور آخری دس دنوں میں ہے، بلکہ ستائیسویں کی رات ہے۔ پھر ابی بن کعبؓ نے قسم کھا کر کہا اور انشاء اللہ بھی نہیں کہا کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے۔ میں نے کہا، اے ابو المنذر! کس بنیاد پر تو یہ بات کہتا ہے؟ اس نے کہا، اس علامت کی بنیاد پر جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کیا ہے کہ اس روز سورج طلوع ہوتا ہے (لیکن) اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں (مسلم)

۲۰۸۹ - (۷) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۰۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان المبارک کی) آخری دس راتوں میں جس قدر کوشش کے ساتھ عبادت کرتے اس قدر دوسری راتوں میں کوشش نہیں کرتے تھے (مسلم)

۲۰۹۰ - (۸) **وَمِنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْبَا لَيْلَهُ، وَأَيَقُظُ أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۰۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (رمضان المبارک کا) آخری عشرہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے، رات بیدار رہتے اور اپنے اہل خانہ کو جگاتے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۰۹۱ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أُنَى لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدَرِ، مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: «قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

دوسری فصل

۲۰۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ فلاں رات شبِ قدر ہے تو اس میں مجھے کیا کہنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تو کہے ”اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے“ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر (احمد، ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۲۰۹۲ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْتِمِسُوهَا - يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدَرِ - فِي تِسْعِ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِي خَمْسِ يَبْقَيْنَ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۹۲: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، شبِ قدر کو (رمضان المبارک کے آخری عشرے کی) ۹ باقی راتوں یا ۷ باقی راتوں یا ۳ باقی راتوں یا آخری رات میں تلاش کرو (ترمذی)

۲۰۹۳ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدَرِ، فَقَالَ: «هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۲۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، وہ پورے رمضان میں ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق (راوی) سے ابن عمر پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۰۹۴ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنْ لِي بِأَدِيَةٍ أَكُونُ فِيهَا، وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَيَّ هَذَا

الْمَسْجِدِ : فَقَالَ : «أَنْزِلْ لَيْلَةً ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ» . قِيلَ لِابْنِهِ : كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعُصْرَ ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۰۹۴: عبد اللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں جنگل میں سکونت پذیر ہوں اور میں وہاں اللہ کی مہربانی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں آپ مجھے ایسی رات کے بارے میں بتائیں کہ جس کے لیے میں مسجد نبوی میں آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا، تیسویں کی رات آ جاؤ۔ اس کے بیٹے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا، وہ مسجد نبوی جاتے اور جب نماز عصر ادا کرتے تو پھر وہاں سے صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو سواری کو مسجد نبوی کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر چلے جاتے (ابو داؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن امیہ کو لیلۃ القدر کے بارے میں صرف اسی سل کیلئے کہا تھا کہ وہ تیسویں کی رات ہے، انہوں نے از خود اسے عام سمجھ لیا کہ ہر سال تیسویں کی رات لیلۃ القدر ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۰۸)

الفصل الثالث

۲۰۹۵ - (۱۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ : «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ ، فَالْتِمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

تیسری فصل

۲۰۹۵: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتائیں (لیکن) دو صحابہ کرام آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، میں اس لئے باہر نکلا تھا تاکہ تمہیں شب قدر کے بارے میں مطلع کروں لیکن فلاں اور فلاں جھگڑنے لگے تو (اس کا علم) میرے دل سے اٹھا لیا گیا اور ممکن ہے یہ تمہارے لئے بہتر ہو پس تم شب قدر کو (رمضان کے آخری عشرے کی) نو، سات، پانچ اور باقی راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

وضاحت: شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور گھوم پھر کر آتی ہے۔ شب قدر کو طاق راتوں میں عبوت اور ذکر الہی میں مشغول رہ کر تلاش کیا جائے اور گناہوں سے بخشش طلب کی جائے

اس رات کو پوشیدہ رکھنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ صرف ایک ہی رات کی عبادت میں منہمک نہ ہو جائیں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں عبادتِ الہی میں نہایت ذوق و شوق سے مصروف رہیں (واللہ اعلم)

۲۰۹۶ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِئِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُبْكِبَةٍ ۖ تَمْنُ الْمَلَائِكَةُ، يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدِهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ - بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتُهُ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي! مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفِي عَمَلِهِ؟ قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُؤْفَى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي! عِبِيدِي وَإِمَائِي فَضُّوا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوا يَعْجُونَ إِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعَ مَكَانِي لِأَجِينَتِهِمْ. فَيَقُولُ: أَرْجِعُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ قدر میں جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں وہ ہر اس شخص کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں جو قیام اور قعدہ میں اللہ عز و جل کے ذکر میں محو ہوتا ہے، جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ ان کے سبب اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! اس مزدور کو کیا بدلہ دیا جائے جو مکمل مزدوری کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں، پروردگار! اس کی مزدوری کا اسے مکمل بدلہ دیا جائے۔ اللہ فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے اس فریضہ کو پورا کیا جو ان پر عائد تھا پھر وہ عید گاہ کی طرف نکل کر تضرع و زاری سے دعا کر رہے ہیں۔ مجھے میری عزت، میرے جلال، میرے کرم، میرے بلند ہونے اور میرے مقام کے بلند ہونے کی قسم ہے کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا (چنانچہ) اللہ اعلان فرماتے ہیں کہ واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ واپس جاتے ہیں انہیں معاف کر دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعبِ الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اصرم بن محوشب راوی کو امام یحییٰ بن معین نے کذاب قرار دیا ہے جب کہ امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابو حاتم نے اسے متروک الحدیث کہا ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۷۳، ۷۴، المجموع جلد ۱ صفحہ ۱۸۱، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۷۲، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۱۰)

(۹) بَابُ الْإِعْتِكَافِ (اعتکاف کے مسائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۰۹۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتِكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل

۲۰۹۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں (بخاری، مسلم)

۲۰۹۸ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ ، وَكَانَ جَبْرِئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ ، يُعَرِّضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِئِيلُ كَانَ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۰۹۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے لحاظ سے سب سے زیادہ نخی تھے اور آپ سب سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے، جبرائیل رمضان میں آپ سے ملاقات کرتے تو آپ انہیں قرآن سناتے۔ جب آپ سے جبرائیل ملاقات کرتے تو آپ نیکی میں تیز آمد می سے زیادہ نخی ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۹۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ يُعَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرِّضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ ، وَكَانَ يَعْتِكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عَشْرَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پاک پیش کیا جاتا لیکن جس سال آپ فوت ہوئے آپ پر دوبار قرآن پاک پیش کیا گیا اور آپ ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے لیکن جس سال آپ فوت ہوئے آپ بیس دن اعتکاف بیٹھے (بخاری)

۲۱۰۰ - (۴) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَذْنِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَرْجَلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۱۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے، آپ مسجد میں ہوتے اور میری جانب اپنا سر مبارک ٹکالتے۔ میں آپ کے (بالوں میں) کٹھنسی کرتی اور آپ گھر میں صرف انسانی ضرورت کے لئے تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لاتے، کھانا وغیرہ مسجد میں پہنچا دیا جاتا تھا (واللہ اعلم)

۲۱۰۱ - (۵) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے جاہلیت میں نذر ملنی تھی کہ میں مسجد الحرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا، اپنی نذر پوری کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اعتکاف ایک دن یا ایک رات کا بھی درست ہے رمضان المبارک کے اعتکاف کے علاوہ دوسرے دنوں میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۱۵)

الفصل الثانی

۲۱۰۲ - (۶) هُنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۲۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے، ایک سال آپ اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آئندہ سال آپ بیس روز اعتکاف بیٹھے۔

(ترمذی)

۲۱۰۳ - (۷) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

۲۱۰۳: نیز ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۱۰۴ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَعَتَّكَفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

۲۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کر کے اعتکاف خانہ میں تشریف فرما ہو جاتے (ابو داؤد، ابن ماجہ) وضاحت: مُعْتَكِفٌ انسان اکیسویں کی رات مسجد میں بسر کرے سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی مسجد میں آجائے لیکن جو جگہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے تیار کی گئی ہے اس میں صبح کی نماز ادا کر کے جائے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ مغرب کے وقت ہی اعتکاف خانے میں جانا سنت نبوی کے خلاف ہے۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۱۷)

۲۱۰۵ - (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعْرِجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۱۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت فرماتے البتہ چلتے چلتے بیمار پرسی کرتے، مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۱۰۶ - (۱۰) وَعَنْهَا، قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ، وَلَا يُبَاشِرُهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصُومٍ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۱۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ

بیمار کی بیمار پرسی نہ کرے، نہ کسی جنازے میں جائے، نہ عورت سے مجامعت کرے، نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ ضروری حاجت کے سوا باہر جائے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہے اور اعتکاف صرف اس مسجد میں بیٹھا جائے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ الرام میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کے راوی متکلم فیہ نہیں ہیں، البتہ یہ جملہ کہ اعتکاف روزے کے بغیر صحیح نہیں اس کا موقوف ہونا رائج ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۲۰)

الفصل الثالث

۲۱۰۷ - (۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا اُعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ، أَوْ يُوَضِّعُ لَهُ سَرِيرَهُ وَرَأَى أُسْطُوَانَةَ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۲۱۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب اعتکاف بیٹھتے تو آپ کے لئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپ کیلئے (مسجد نبوی میں) توبہ کے ستون کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی (ابن ماجہ)

۲۱۰۸ - (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: «هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۱۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کیلئے نیک اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے، گویا وہ تمام نیک اعمال کر رہا ہے (جن کو وہ پہلے کیا کرتا تھا) (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیدہ عقی راوی مجہول الحال اور فرقہ سنی راوی متکلم فیہ ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۴۶۴، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۲۱)

کتاب فضائل القرآن (قرآن پاک کے فضائل کا ذکر)

الفصل الأول

۲۱۰۹ - (۱) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۱۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں وہ شخص سب سے اچھا ہے جو قرآن پاک پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے (بخاری)

۲۱۱۰ - (۲) وَفَعْنُ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيْنِهِمْ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! [كُلُّنَا يُحِبُّ ذَلِكَ]. فَقَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمَنْ أَعْدَادَهُنَّ مِنَ الْإِبِلِ».

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۱۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم صفہ (مقام) میں تھے۔ آپ نے دریافت کیا، تم میں سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا وادی عقیق میں جائے اور وہاں سے دو بلند کوہان والی اونٹیاں بغیر چوری اور قطع رحمی کے لائے۔ ہم نے عرض کیا، ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا، تم میں سے جو شخص علی الصبح مسجد کی جانب جائے، وہ دو آیتیں اللہ کی کتاب سے سیکھے یا پڑھے، یہ اس کیلئے دو اونٹیوں سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹیوں اور چار آیات چار اونٹیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات سے زیادہ علیٰ ہذا القیاس شمار کرتے جائیں ان کی تعداد کے برابر اونٹیوں سے بہتر ہیں (مسلم)

۲۱۱۱ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُحِبُّ أَحَدَكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «ثَلَاثَ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھلا تم میں سے کوئی شخص اچھا جانتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے اور وہیں تین حاملہ بھاری بھرکم موٹی تازہ اونٹیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا، (ہم) ضرور (پسند کرتے ہیں) آپ نے فرمایا، تم میں سے جو شخص تین آیات نماز میں تلاوت کرتا ہے تو (یہ) اس کے حق میں تین حاملہ بھاری بھرکم اونٹیوں سے بہتر ہے (مسلم)

۲۱۱۲ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک (کے حفظ اور عمدہ قرأت) میں مہارت رکھنے والا انسان، معزز لکھنے والے اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پاک انک کر پڑھتا ہے اور وہ قرأت اس پر دشوار ہے تو اس کے لئے دُہرا ثواب ہے (بخاری، مسلم)

۲۱۱۳ - (۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ؛ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک صرف دو انسانوں کے حق میں درست ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن (کے حفظ کی دولت) سے نوازا ہے تو وہ رات اور دن کے اوقات میں قیام میں اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے پس وہ رات اور دن کے اوقات میں اس سے خرچ کرتا رہتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۱۱۴ - (۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَجَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحُنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَةِ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْتَّمْرَةِ».

۲۱۱۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ایمان دار شخص کی مثل جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے، نارنگی جیسی ہے جس کی مہک عمدہ اور ذائقہ بھی عمدہ ہے اور اس ایمان دار شخص کی مثل جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی طرح ہے جس میں مہک نہیں البتہ اس کا ذائقہ شیریں ہے اور اس منافق کی مثل جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا، حنظل جیسی ہے جس کی مہک نہیں اور جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور اس منافق کی مثل جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے نازبو کے پھول جیسی ہے جس کی مہک عمدہ ہے البتہ ذائقہ کڑوا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایمان دار شخص جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہے اس کی مثل نارنگی کے پھل جیسی ہے اور وہ ایمان دار شخص جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا البتہ قرآن پاک (کے تقاضوں) کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثل کھجور جیسی ہے۔

۲۱۱۵ - (۷) وَفَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ اس کتب کی بدولت کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کی بدولت ذلیل کرتا ہے (مسلم)

۲۱۱۶ - (۸) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسَهُ مَرْبُوطَةً عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَتَ، فَقَرَأَ فَجَالَتْ، فَسَكَتَ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مَثَلُ الظِّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مَثَلُ الظِّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: «وَتَذَرِينِي مَا ذَٰلِكَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «بَلَّكَ الْمَلَائِكَةُ دَنْتَ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ

لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ، وَفِي مُسْلِمٍ: عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ، بَدَلٌ: فَخَرَجْتُ عَلَى صَيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ.

۲۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حضیر نے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ رات کے وقت سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کا گھوڑا اس کے قریب بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا کودنے لگا تو اسید بن حضیر خاموش ہو گیا۔ اس پر گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا کودنے لگا جب وہ خاموش ہوا تو گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا کودنے لگا چنانچہ اسید (نفل) نماز سے فارغ ہوا اور اس کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا۔ وہ خوفزدہ ہو گیا کہ (گھوڑے کے کودنے سے) بچے کو کچھ تکلیف نہ پہنچ جائے اور جب بچے کو (گھوڑے سے) دور ہٹا دیا تو اس نے آسمان کی جانب سر بلند کیا تو وہاں ساتبن سا نظر آیا جس میں چراغ سے دکھائی دے رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: اے ابنِ حضیر! تم پڑھتے رہتے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو روند نہ ڈالے اور وہ اس سے بالکل نزدیک تھا چنانچہ میں (نماز روک کر) اس کی طرف گیا اور میں نے آسمان کی جانب سر اٹھایا تو وہاں ساتبن سا نظر آیا جس میں روشنی سی دکھائی دے رہی تھیں، جب میں (گھر سے) باہر نکلا تو مجھے روشنی نظر نہ آئیں۔ آپ نے دریافت کیا: تجھے معلوم ہے یہ روشنی کیا تھیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فرشتے تھے، تیری قرأت سننے کیلئے اترے تھے اور اگر تو قرأت جاری رکھتا تو صبح ہونے پر لوگ انہیں دیکھتے، فرشتے ان سے نہ چھپتے (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم شریف میں ان الفاظ کے ”میں باہر نکلا“ بصیغہ متکلم کے بدل یہ الفاظ ہیں کہ وہ ساتبن فضا میں بلند ہو گیا۔

۲۱۱۷- (۹) وَقَدْ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطْنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَذْنُو وَتَذْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلُ بِالْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورت کف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں ایک گھوڑا دو رسوں سے بندھا ہوا تھا۔ اچانک اس شخص پر بادل سایہ فگن ہو گیا، بادل قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا اور گھوڑا بدکنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا: یہ (اللہ کی جانب سے) سَکِينَت تھی جو قرآن پاک کی تلاوت کے سبب نازل ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

۲۱۱۸- (۱۰) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي. قَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ قُلْتَ لَأَعْلَمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۱۸: ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپ کے بلانے پر نہ گیا بعد ازاں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نماز ادا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ کا فرمان نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر آؤ جب وہ تمہیں بلائے؟ بعد ازاں آپ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سے پہلے کہ تو مسجد سے باہر نکلے قرآن پاک کی نہایت عظمت والی سورت کے بارے میں آگاہ نہ کروں چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن پاک کی نہایت عظمت والی سورت سے آگاہ کروں گا آپ نے فرمایا وہ سورت ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ہے۔ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے عطا ہوا ہے (بخاری)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر صحابی نماز ادا کرتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ نماز میں کلام کرنا ممنوع ہے، اس لئے وہ آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا بعد ازاں جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اسے آگاہ کیا کہ قرآن پاک کی آیت کی روشنی میں جب بھی میں تمہیں بلاؤں اسی وقت تمہارا آنا ضروری ہے اگرچہ تم نماز ادا کرنے میں مصروف ہو، حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۱۱۹- (۱۱) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجْعَلُوا مَبِيتَكُمْ مَقَابِرَ. إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یاد رکھو) شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۲۱۲۰- (۱۲) وَهَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ

عِمْرَانُ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ غَيَاتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، إِقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّا أَخَذَهَا بَرَكَةً، وَتَرَكْهَا حَسْرَةً، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ قرآن پاک قیامت کے دن ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہے، دو روشن سورتوں (سورت بقرہ اور آل عمران) کی تلاوت کیا کرو وہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سلیہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنہوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہوگا وہ اپنے پڑھنے والوں کی جانب سے جھگڑا کریں گی۔ سورت بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ سورت بقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے اور اس کی تلاوت نہ کرنا باعث افسوس ہے اور سورت بقرہ کی تلاوت کی توفیق ان لوگوں کو حاصل نہیں ہوگی جو سُستی کا شکار ہیں (مسلم)

۲۱۲۱ - (۱۳) وَعَنْ النَّوَائِسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدَمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْإِنْشَاءُ عِمْرَانُ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ»، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۱: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن قرآن پاک اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو قرآن پاک پر عمل پیرا رہے، قرآن پاک (کی سورتوں) میں سے آگے آگے سورت بقرہ اور آل عمران ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سیاہ بادل ہیں ان کے درمیان روشنی ہے یا گویا کہ وہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں جنہوں نے پر پھیلائے ہوئے ہیں، وہ اپنے ساتھی کی جانب سے جھگڑا کریں گی (مسلم)

۲۱۲۲ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي بَنْي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قُلْتُ: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ». قَالَ: فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ!». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اے ابو المنذر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت تیرے پاس زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اے ابو المنذر! اللہ کی کتاب سے کون سی آیت تیرے پاس زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں نے عرض کیا ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ ذات زندہ قائم رہنے والی ہے) ابی بن کعب کہتے ہیں کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا، اے ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو (مسلم)

۲۱۲۳ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَاتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْتَوِمِنَ الطَّعَامَ، فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَى عِيَالٍ. وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؛ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ. وَسَيَعُودُ؛ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَعُودُ»؛ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْتَوِمِنَ الطَّعَامَ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: «لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ». قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً، وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ» فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْتَوِمِنَ الطَّعَامَ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؛ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فَرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»؛ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا وہ (دلوں ہاتھوں کے ساتھ) کھجوریں اٹھانے لگ گیا میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کروں گا اس نے (منت ساجت کرتے ہوئے) کہا میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال (کے اخراجات) کی ذمہ داری ہے اور مجھے شدید ضرورت ہے۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے

ابو ہریرہ! گزشتہ رات کا تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس نے اپنے حاجت مند ہونے اور کثرتِ عیال کا زور دار انداز میں شکوہ کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے آگاہ کیا، خبردار! اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے اور وہ عنقریب پھر آئے گا (ابو ہریرہؓ نے کہا کہ) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا، میں تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے (منت سماجت کرتے ہوئے) کہا، مجھے چھوڑ دیں اس لئے کہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال کا بوجھ ہے، اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی ضرورت مندی اور اہل و عیال کے بوجھ کا زور دار الفاظ میں ذکر کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھایا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس نے تیرے ساتھ جھوٹ کہا ہے وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں ضرور تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اب یہ تیسری بار اور آخری بار ہے، تم کہتے رہے کہ میں واپس نہیں آؤں گا لیکن تم پھر آتے رہے۔ اس نے کہا، مجھے چھوڑ دے، میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تجھے فائدہ ہوگا جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی پڑھ، یہاں تک کہ ختم کرے، اس کی تلاوت سے ہمیشہ تجھ پر اللہ کی جانب سے محافظ مقرر ہوگا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ اس پر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا، اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھاتا ہے جن کے پڑھنے سے مجھے اللہ فائدہ عطا کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا، اس نے تجھے سچی بات بتائی ہے، اگرچہ وہ جھوٹا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے تیرا کس کے ساتھ رابطہ رہا ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، وہ شیطان تھا (بخاری)

۲۱۲۴ - (۱۶) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبَشِرْ بِنُورَيْنِ أَوْبَتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَابْتَحَ الْكِتَابَ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے۔ اچانک جبرائیلؑ نے آسمان کی جانب سے زور دار آواز سنی تو اپنا سر

اٹھایا اور بتایا یہ (آواز) آسمان کے اس دروازے کے ٹھکنے کی ہے جو کبھی نہیں کھلا۔ آج کھلا ہے، اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا (جبرائیل علیہ السلام نے) بتایا، یہ فرشتہ جو زمین کی جانب نازل ہوا ہے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا، آج ہی نازل ہوا ہے۔ فرشتے نے سلام کہا اور خوشخبری دی کہ آپ ایسی دو روشنیوں کے عطا کئے جانے پر خوش ہو جائیں کہ آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو ایسی دو روشنیاں عطا نہیں ہوئیں۔ وہ سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان دونوں میں سے جس دعائیہ جملہ کی تلاوت کریں گے تو وہ عطا کیا جائے گا (مسلم)

۲۱۲۵- (۱۷) **وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۱۲۵: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی رات (کے لمحات) میں تلاوت کرے گا تو ان کا تلاوت کرنا اسے (رات کے قیام سے) کفایت کرے گا یا ہر نقصان سے محفوظ رکھے گا (بخاری، مسلم)

۲۱۲۶- (۱۸) **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۱۲۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے سورت کف کی شروع سے دس آیات حفظ کیں وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا (مسلم)

۲۱۲۷- (۱۹) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيَعِجْزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۱۲۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں کوئی شخص قرآن پاک کا تیسرا حصہ تلاوت نہیں کر سکتا؟ صحابہ کرام نے دریافت کیا، قرآن پاک کا تیسرا حصہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے واضح فرمایا "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" آخر تک پڑھنا قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر ہے (مسلم)

۲۱۲۸- (۲۰) **رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.**

۲۱۲۸: اور بخاری نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۱۲۹- (۲۱) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتُمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ» فَسَالُوهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ شخص نماز میں (امت کرتے ہوئے) اپنی تلاوت کو ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ سورت کے ساتھ ختم کرتا تھا جب (لشکر میں شریک) لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس سے دریافت کرو کہ وہ کس لئے کرتا ہے؟ انہوں نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا اس سورت میں اللہ کی صفات (اور اسماء) کا ذکر ہے اس لئے میں اس سورت کی تلاوت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اسے اطلاع کرو کہ اللہ بھی اس کو محبوب جانتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۱۳۰- (۲۲) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، قَالَ: «إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ.

۲۱۳۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ سورت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس سورت کے ساتھ تیری محبت تجھے جنت میں داخلہ دلوائے گی (ترمذی) امام بخاری نے اس کی ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔

۲۱۳۱- (۲۳) وَهَنَّ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ» ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۳۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں (شیطان سے پناہ طلب کرنے کے باب میں) ان کی مثل دیگر آیات نہیں ہیں۔ وہ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ (آخر سورت تک) اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ (آخر سورت تک) ہیں (مسلم)

۲۱۳۲ - (۲۴) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾. وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَىٰ رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي «بَابِ الْمَعْرَاجِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۱۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے بستر پر (سوئے کیلئے) جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونک مارتے ہوئے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (آخر تک سورتیں) تلاوت کرتے بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جمل تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے۔ آغاز سر، چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ تین بار یہ عمل دہراتے (بخاری، مسلم) اور ابن مسعود سے مروی حدیث کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کرایا گیا، انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۲۱۳۳ - (۲۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ، لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَالْأَمَانَةُ، وَالرَّحِمُ تُنَادِي: أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل

۲۱۳۳: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن (اللہ کے) عرش کے نیچے تین چیزیں بندوں سے جھگڑا کریں گی۔ ایک قرآن، اس کے الفاظ اور معانی ہیں دوسری امانت (یعنی حقوق اللہ) اور تیسری قربت داری۔ وہ آواز لگائے گی، خبردار! جس نے مجھے ملایا اللہ اس کو ملائے اور جس نے میرا خیال نہ رکھا اللہ بھی اس کا خیال نہ رکھے (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۷۷)

۲۱۳۴ - (۲۶) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنَزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ

۲۱۳۴: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کے ساتھ وابستگی رکھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جنت کے درجات کی جانب بلند ہوتے جاؤ البتہ قرآن پاک کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنا جیسا کہ تم دنیا میں آہستہ آہستہ کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۱۳۵- (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۱۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں قرآن پاک سے کچھ حصہ نہیں ہے وہ بے آباد گھر کی مانند ہے (ترمذی، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۳۶- (۲۸) وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ الرَّبُّ نَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ. وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ مَعِينٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۱۳۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک نے مجھ سے دعا اور سوال کرنے سے مشغول رکھا میں اس شخص کو (ان سے) بہت افضل عطیہ دوں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کیا گیا اور اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے (ترمذی، دارمی، بیہقی، شعب الایمان) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن ہمدانی ہمدانی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۳، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۹)

۲۱۳۷- (۲۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ

حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: (الْكَم) حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَا مٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ إِسْنَاداً

۲۱۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف کی تلاوت کی اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا ہوں۔ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک) حرف ہے، لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف ہے (ترمذی، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز سند کے لحاظ سے غریب کہا ہے۔

۲۱۳۸- (۳۰) وَفِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَوْقَدْ فَعَلَوْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةً». قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ؛ هُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَلَا يَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ. وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقُضِي عَجَائِبُهُ؛ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْجَنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا: «إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ». مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَجَرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ، وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۲۱۳۸: حارث اعور رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا وہاں لوگ گفتگو میں مشغول تھے چنانچہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے پوچھا کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ علیؑ نے فرمایا خبردار! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا خبردار! عظیم فتنے ہوں گے۔ میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان سے نجات کی صورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی کتاب (کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کرنا) ہے، اس میں گزشتہ اقوام کے واقعات ہیں اور مستقبل کی پیشین گوئیاں ہیں اور تمہارے درمیان وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے فیصلے ہیں۔ یہ کتاب حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہے (اس میں) باطل (کا شائبہ تک) نہیں ہے جو متکبر شخص قرآن پاک پر عمل نہیں کرتا اللہ اس کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور جو شخص قرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے ہدایت طلب کرے اللہ اس کو

ہدایت کی راہ سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک تو اللہ کی مضبوط رسی ہے، وہ نصیحت ہے اور حکمت کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور سیدھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔ وہ ایسی کتب ہے کہ اس کی تابعداری کرتے ہوئے خواہشات راہ حق سے دور نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس کی ادائیگی میں دقت محسوس نہیں کرتیں اور علماء اس سے سیر نہیں ہوتے اور بار بار تلاوت کرنے سے لذت میں کچھ کمی نہیں آتی اور اس کے معارف ختم نہیں ہوتے۔ قرآن پاک اللہ کا وہ کلام ہے کہ جب جنوں نے سنا تو وہ اس اظہار سے نہ رک سکے کہ ”ہم نے ایسا قرآن سنا ہے جو عجیب ہے وہ حق کی جانب راہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ جو شخص قرآن پاک کے حوالے سے بات کرتا ہے اس کی باتیں سچی ہیں اور جو شخص قرآن پاک پر عمل پیرا رہتا ہے اسے ثواب دیا جاتا ہے اور جو شخص اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اس کے فیصلے عادلانہ ہوتے ہیں اور جو شخص اس کی جانب دعوت دیتا ہے وہ لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے (ترمذی، داری) امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو مجہول قرار دیا ہے اور حارث (راوی) مشکلم فیہ ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث امور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵) تقریباً التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۶۵۹) البتہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے (واللہ اعلم)

۲۱۳۹ - (۳۱) وَفَن مَّعَاذِ الْجَهَنَّمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمَلَ بِمَا فِيهِ، أُلْبَسَ وَالِدَاهُ تَابِجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ؛ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۳۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن کو حفظ کیا اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تابج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس روشنی سے زیادہ اور عمدہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو قرآن پاک پر عمل پیرا ہے (احمد، ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبان راوی قوی نہیں ہے نیز سل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۱، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۶۶۰)

۲۱۴۰ - (۳۲) وَفَن عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا أُحْتَرِقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۱۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اگر قرآن پاک کو چمڑے میں رکھا جائے پھر چمڑے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو چمڑا نہیں جلے گا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۴۱)

۲۱۴۱ - (۳۳) وَفَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ؛ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنَ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّائِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي، يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۲۱۴۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے قرآن پاک کو حفظ کیا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانا تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان کے ان دس انسانوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں ہے، حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۴۲ - (۳۴) وَفَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ: «كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟» فَقَرَأَ أَمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «مَا أُنْزِلَتْ» وَلَمْ يَذْكُرْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا کہ تو نماز میں کیا تلاوت کرتا ہے؟ اس نے سورت فاتحہ تلاوت کی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی ہے بلاشبہ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے (ترمذی) اور دارمی نے اس قول ”اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی“ کا ذکر کیا ہے جب کہ ابی بن کعب کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا (جو آغاز حدیث میں ہے) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۴۳ - (۳۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَؤُوهُ، فَإِنَّ مَثْلُ

الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُورٍ مَسْكًا. تَفُوحٌ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ .

۲۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اس کی تلاوت کرتے رہو۔ یاد رکھو! قرآن پاک کی مثل، جب کوئی شخص اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کتوری سے بھرا ہوا ہے، اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثل جس نے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی پھر وہ (غافل ہو کر) سویا رہا حالانکہ قرآن پاک اس کے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جس میں کتوری بھری ہے (لیکن) اس کا منہ (رسی کے ساتھ) باندھا گیا ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۱۴۴ - (۳۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حَم﴾ الْمُؤْمِنِ إِلَى ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾، وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِّيَ. وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمَسِّي حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ”حم المؤمن“ سورت کی ”آیۃ الكرسي“ تک اور آیت الکرسی کی صبح کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی) تلاوت کی برکت سے شام تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جس شخص نے ان دونوں کی شام کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی) تلاوت کی برکت سے وہ صبح تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا (ترمذی، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن ابوبکر راوی مفرد، ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۰، مرعات جلد ۴ صفحہ ۳۴۳)

۲۱۴۵ - (۳۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَى عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا تُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَأُ بِهَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۳۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال قبل ایک کتب کو تحریر فرمایا، اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورت بقرہ کو ختم کیا گیا ہے جب بھی کسی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات تلاوت کی جائیں تو شیطان اس گھر کے نزدیک نہیں جائے گا (ترمذی، داری)
امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۲۱۴۶ - (۳۸) وَفَعْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ^۹.

۲۳۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورت کف کی شروع کی تین آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۲۱۴۷ - (۳۹) وَفَعْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ ﴿يَس﴾ وَمَنْ قَرَأَ ﴿يَس﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل (سورۃ) یسین ہے جس شخص نے سورۃ یسین کی تلاوت کی، اس کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پاک تلاوت کرنے کے برابر (ثواب) ثبت فرمائے گا (ترمذی، داری) امام ترمذی اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہارون ابو محمد راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۳)

۲۱۴۸ - (۴۰) وَفَعْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ ﴿طه﴾ وَ﴿يَس﴾ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبَى لِمَنْ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا، وَطُوبَى لَأَجْوَابِ تَحْمِيلِ هَذَا، وَطُوبَى لَأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۳۳۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے ایک ہزار سال پہلے سورت طہ اور یٰسین کی تلاوت کی۔ جب فرشتوں نے قرآن پاک کو سنا تو انہوں نے کہا (وہ) امت خوش قسمت ہے جس پر اس قرآن کا نزول ہو گا اور وہ سینے خوش قسمت ہیں جو اس قرآن کو محفوظ کریں گے نیز وہ زبانیں خوش قسمت ہیں جو اس کی تلاوت کریں گی (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی مکر الحدیث ہے

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۸، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۵)

۲۱۴۹ - (۴۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حَم﴾ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ، أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خُنَيْمٍ الرَّاَوِيُّ يُضَعَّفُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي الْبُخَارِيُّ - : هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ .

۲۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے سورت ”حم“ الدُّخَان کی (کسی) رات میں تلاوت کی وہ صبح کرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں گے (ترمذی)

امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی شعم راوی کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز امام بخاری نے اس کو مکر الحدیث کہا ہے۔

۲۱۵۰ - (۴۲) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حَم﴾ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَهَشَامُ أَبُو الْمُقَدِّمِ الرَّاَوِيُّ يُضَعَّفُ .

۲۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے جمعہ المبارک کی رات میں سورت ”حم“ الدُّخَان کی تلاوت کی اس کے (صحابہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے نیز ہشام ابوالمقدّم راوی ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۵۱ - (۴۳) وَفَنَّا الْعَرَبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ، يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۵۱: عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے

پہلے مستحبات (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلس ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے۔ (المجرع والتعذیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۴۶)

۲۱۵۲ - (۴۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۲: نیز داری نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسل بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۱۵۳ - (۴۵) وَعن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّتِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۱۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ اس شخص کے حق میں سفارش کرے گی (جو اس کی تلاوت کرتا رہا) یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ وہ سورت ”تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ“ ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۱۵۴ - (۴۶) وَعن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَاءً عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ اچانک اس جگہ (آواز آئی کہ) ایک شخص سورت ”تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ“ آخر تک تلاوت کر رہا ہے۔ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے آپؐ کو بتایا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سورت (عذاب قبر سے) محفوظ رکھنے والی ہے

یہ سورت اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عمرو بن مالک راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۷)

۲۱۵۵- (۴۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: ﴿الْمَنْ تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَكَذَافِي «شَرْحُ السُّنَّةِ». وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: غَرِيبٌ.

۲۱۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ”الم تنزل“ اور ”تبارک الذی“ (سورتیں) تلاوت نہ کرتے سوتے نہیں تھے (احمد، ترمذی، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اسی طرح شرح السنہ اور مصابیح میں حدیث غریب ہے۔

۲۱۵۶- (۴۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۱۵۶: ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورت ”إِذَا زُلْزِلَتْ“ نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور سورت ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر ہے اور سورت ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ قرآن کے چوتھے حصے کے برابر ہے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عمرو بن مالک راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۳۳۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۸)

۲۱۵۷- (۴۹) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُضْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ (الْحَشْرِ) وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيسَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا. وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيسُ كَانَ يَتْلُكَ الْمَنْزِلَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے صبح کے وقت تین بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کے کلمات کہے اس کے بعد

سورت حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں 'وہ شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی دن فوت ہوا تو اس کی موت شہادت کی ہے اور جس شخص نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو وہ بھی اسی درجہ میں ہے (ترمذی 'دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۱۵۸ - (۵۰) وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةً ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ مُجِئَ عَنْهُ دُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً؛ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ: «خَمْسِينَ مَرَّةً». وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ».

۲۱۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'جس شخص نے روزانہ دو سو بار (سورت) "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" کی تلاوت کی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو (ترمذی 'دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۸، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۲۸)

۲۱۵۹ - (۵۱) وَفَنَّهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِي! ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ دائیں جانب لیٹ کر سو بار "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" تلاوت کرے تو قیامت کے دن پروردگار اس سے کہے گا 'اے میرے بندے! تو جنت میں دائیں جانب سے داخل ہو جا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حدیث حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔ (یزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۸، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۲۹)

۲۱۶۰ - (۵۲) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَقَالَ: «وَجَبَتْ». قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۲۲۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ (سورت) ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ کی تلاوت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا (مجھ پر) واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا کیا واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا جنت واجب ہو گئی (مالک، ترمذی، نسائی)

۲۱۶۱ - (۵۳) وَهْنُ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي. فَقَالَ: «اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾»، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۲۲۱ : فروہ بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ پڑھا کر اس لئے کہ یہ سورت شرک سے دور کرتی ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۱۶۲ - (۵۴) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ، إِذْ غَشِيَتُنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِـ ﴿أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، وَيَقُولُ: «يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوَّذٌ بِمِثْلِهِمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۲۲۲ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مجففہ اور ابواء مقام کے درمیان چل رہا تھا ناگہاں ہمیں سخت آندھی نے گھیر لیا اور اندھیرا چھا گیا۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ (سورتوں) کو پڑھنا شروع کر دیا اور فرمایا اے عقبہ! تم بھی ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ طلب کرو، کسی پناہ طلب کرنے والے کے لئے ان دو سورتوں جیسی اور کوئی چیز نہیں (ابوداؤد)

۲۱۶۳ - (۵۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: «قُلْ». قُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ، حِينَ تَصْبِحُ وَحِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

۲۲۲۳ : عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت آندھی والی

رات میں باہر نکلے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے چنانچہ ہم آپ سے جا ملے۔ آپ نے فرمایا، تم پڑھو۔ میں نے عرض کیا، میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا، تم ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ اور معوذتین (سورتیں) صبح و شام تین بار پڑھو، تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۱۶۴- (۵۶) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْرَأُ سُورَةَ ﴿هُودٍ﴾ أَوْ سُورَةَ ﴿يُوسُفَ﴾؟ قَالَ: «لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّيَمِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سورۃ ہود یا سورۃ یوسف کی تلاوت کروں؟ آپ نے فرمایا، ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ سے زیادہ موثر سورت اللہ کے نزدیک کوئی دوسری سورت نہیں جس کی تو تلاوت کرنے (احمد، نسائی، دارمی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۱۶۵- (۵۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْرَبُوا الْقُرْآنَ، وَاتَّبِعُوا غَرَائِبَهُ، وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُودُهُ».

تیسری فصل

۲۱۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک (کے معانی) واضح کرو اور اس کے فرائض کی اتباع کرو۔ اس کے غرائب سے مقصود فرائض اور حدود ہیں۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مقبری راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۲)

۲۱۶۶- (۵۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، وَأَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ».

۲۱۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا نماز کے علاوہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اکبر کہنے سے افضل ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ کرنے سے افضل ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے اور روزہ دونوں سے محفوظ کرنے والا ہے۔

۲۱۶۷ - (۵۹) وَهْنُ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُوسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ، وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُصْعَفُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفِي دَرَجَةٍ».

۲۱۶۷: مَعْنَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُوسٍ الثَّقَفِيِّ سَے روایت ہے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بغیر مصحف کے قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے ہزار درجہ ثواب ہے اور مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے دو ہزار درجہ تک ثواب ملتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رجاء بن حارث راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۲)

۲۱۶۸ - (۶۰) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ

هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جَلَاؤُهَا؟ قَالَ: «كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۱۶۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اس کو پانی لگے۔ آپ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! زنگ دور کرنے کا آلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ بیہقی نے چاروں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۶۹ - (۶۱) وَهْنُ أَبِي نَجْمٍ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «آيَةُ الْكُرْسِيِّ «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ يَأْتِي اللَّهَ! نَحْبُ أَنْ تُصِيبَكَ وَأَمْتِكَ؟ قَالَ: «خَاتِمَةُ سُورَةِ (البقرة)». فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ، أَعْظَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةُ، لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۹: اَبُو نَجْمٍ بِنِ عَبْدِ الْكَلَاءِ رَحِمَہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قرآن پاک کی کون سی سورت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ نے فرمایا، "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" اس نے عرض کیا،

۲۱۷۳: جیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے سورت بقرہ کو ایسی دو آیتوں کے ساتھ ختم کیا ہے جو عرش کے نیچے اللہ کے خزانے سے مجھے عطا ہوئی ہیں۔ تم خود بھی ان کے کلمات کا علم حاصل کرو اور اپنی عورتوں کو بھی ان کی تعلیم دو اس لئے کہ ان کے کلمات رحمت، تقرب الہی کا باعث اور دعا ہیہ کلمات ہیں (داری نے مرسل بیان کیا ہے)

۲۱۷۴ - (۶۶) وَفَن كَعْب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأُوا سُورَةَ ﴿هُودٍ﴾ يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا.

۲۱۷۳: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن سورت ہود کی تلاوت کیا کرو (داری نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

۲۱۷۵ - (۶۷) وَفَن أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ﴿الْكَهْفِ﴾ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النَّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۲۱۷۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے جمعہ کے دن سورت کف کی تلاوت کی تو اس کی روشنی دو جمعوں کے درمیان باقی رہتی ہی (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۱۷۶ - (۶۸) وَفَن خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: «أَقْرَأُوا الْمُنَجِّيةَ وَهِيَ ﴿الْمَ تَنْزِيلُ﴾، فَإِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا، مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا، وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا، فَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: رَبِّ! اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْثُرُ قِرَاءَتِي، فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ، وَقَالَ: اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةٍ، وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً». وَقَالَ أَيْضًا: «إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ، تَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَأَمْحُجْنِي عَنْهُ، وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ، فَيُتَمَنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». وَقَالَ فِي (تَبَارَكَ) مِثْلَهُ. وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِينُ حَتَّى يَقْرَأُهَا مَآ. وَقَالَ طَاوُوسٌ: فَضَّلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۶: خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (عذاب قبر سے) نجات دینے والی

سورت ”الْم تَنْزِيل“ کی تلاوت کرو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص اس سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اس کے علاوہ کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا تھا اور وہ بہت خطا کار تھا چنانچہ اس سورت نے (پرندے کی شکل میں) اپنے پروں کو اس پر پھیلا دیا اس نے زبانِ حل سے کہا ”پروردگار! اس کو معاف فرما اس لئے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجھے پڑھا کرتا تھا تو اللہ نے اس کی شفاعت کو اس کے بارے میں قبول کیا اور فرمایا ”اس کے ہر ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی ثبت کرو اور ایک ایک درجہ بلند کرو نیز (حدیث کی راوی) نے بیان کیا کہ یہ سورت اس کی تلاوت کرنے والے کی جانب سے قبر میں بھگڑا کرے گی۔ یہ سورت کہے گی ”اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے محو فرما نیز خالد بن معدان نے بیان کیا کہ یہ سورت قبر میں پرندے کی شکل اختیار کرے گی، وہ اپنے پر اس پر پھیلائے گی اور اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے عذابِ قبر سے محفوظ کرے گی نیز اس شخص نے ”تَبَارَكَ الَّذِي“ سورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں ذکر کیں چنانچہ خالد بن معدان رات کے لمحات میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے نیز طاؤس نے بیان کیا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآنِ پاک کی دیگر سورتوں پر ساٹھ درجہ فضیلت ہے (داری)

۲۱۷۷- (۶۹) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَرَأَ ﴿يُسَ﴾ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا .

۲۱۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے شروع دن میں سورت یسین کی تلاوت کی اس کی تمام ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں (داری نے مرسل بیان کیا)

۲۱۷۸- (۷۰) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ قَرَأَ ﴿يُسَ﴾ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، فَاقْرَأُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۲۱۷۸: معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سورت یسین کی تلاوت کی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اپنے فوت ہونے والوں کے پاس سورت یسین کی تلاوت کیا کرو (بیہقی فی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۶۸)

۲۱۷۹- (۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ

سَنَامًا ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ ﴿البَقَرَةُ﴾ ، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۱۷۹ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن پاک کی بلندی سورت بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن پاک کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں (داری) وضاحت : سورت حجرات سے آخر قرآن تک مفصل سورتیں ہیں (واللہ اعلم)

۲۱۸۰ - (۷۲) وَفَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةٌ ، وَعُرْوَةُ الْقُرْآنِ ﴿الرَّحْمَنُ﴾» .

۲۱۸۰ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر چیز کا حسن و جمل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا حسن و جمل سورتِ رحمن ہے (بیہقی شعب الایمان)

۲۱۸۱ - (۷۳) وَفَن ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ﴿الْوَاقِعَةِ﴾ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا» . وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۲۱۸۱ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا اور ابن مسعود اپنی بیٹیوں کو حکم دیتے کہ وہ ہر رات اس کی تلاوت کیا کریں (بیہقی شعب الایمان) وضاحت : علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی سند نہیں مل سکی ہے البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن درجہ کی ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی نے مذکورہ احادیث دونوں کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۶۹)

۲۱۸۲ - (۷۴) وَفَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۲۱۸۲ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ سورت کو محبوب جانتے تھے (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ثور بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۶، تقریب التہذیب، رجال اللہ ص ۱۱۱، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۷)

۲۱۸۳- (۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنَى رَجُلُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَفْرَأْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «أَقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الرَّحْمَةِ﴾». فَقَالَ: كَبُرَتْ سِنِّي، وَاشْتَدَّ قَلْبِي، وَغَلِظَ لِسَانِي. قَالَ: «وَأَقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ (حَم)». فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْرَأْنِي سُورَةَ جَامِعَةٍ، فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا، ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْلَحَ الرَّوَيْجِلُ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۸۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے تعلیم دیں۔ آپ نے فرمایا جن سورتوں کے شروع میں ”الر“ ان میں سے تین سورتیں تلاوت کر۔ اس نے عرض کیا میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور میرے دل پر نسیان کا غلبہ ہے اور میری زبان سخت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جن سورتوں کے شروع میں ”حَم“ ہے ان میں سے تین سورتوں کی تلاوت کر۔ اس پر اس شخص نے پہلی بات کہی۔ اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کسی جامع سورت کی تعلیم دیں۔ آپ نے اس کو سورت ”إِذَا زُلْزِلَتْ“ کی تلاوت کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے اس سورت کو ختم کیا (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر کچھ زیادتی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا یہ عظیم شخص کامیاب ہے (احمد، ابوداؤد)

۲۱۸۴- (۷۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟» قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: «أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ﴿الْهَاقُمُ التَّكْوِيْنُ﴾؟» رَوَاهُ النَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۱۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کس شخص میں استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ ”الْهَاقُمُ التَّكْوِيْنُ“ (سورت) کی تلاوت کرے (نبہی شعب الایمان)

۲۱۸۵ - (۷۷) **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قُصْرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قُصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ».** فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا لُنْكَثَرُنْ قُصُورُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۵: سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جو شخص دس بار ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ (سورت) کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں ایک محل تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے بیس بار تلاوت کی اس کے لئے اس کی وجہ سے جنت میں دو محل تعمیر ہو جاتے ہیں اور جو شخص تیس بار تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں تین محل تعمیر ہو جاتے ہیں۔ اس پر عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس طرح تو ہم کثرت کے ساتھ محل تعمیر کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس سے زیادہ وسعتوں والا ہے (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن اسعد راوی متکلم فیہ اور زبان (ثانی) راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۴۴، معراج جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۹)

۲۱۸۶ - (۷۸) **وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْنِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِمِائَةٍ إِلَى أُلْفٍ أَصْبَحَ وَلَهُ قَنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ».** قَالُوا: وَمَا الْقَنْطَارُ؟ قَالَ: «اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۶: حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) سو آیات تلاوت کیں تو قرآن پاک اس رات اس سے جھگڑا نہیں کرے گا اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) دو سو آیات تلاوت کیں تو اس کے (نامہ اعمال میں) ایک رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) پانچ سو آیات سے ایک ہزار آیات تک تلاوت کیں تو وہ صبح کرے گا تو ”قَنْطَارٌ“ کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، ”قَنْطَارٌ“ سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، بارہ ہزار دینار ہیں (داری)

وضاحت: حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی مرسل روایات نے اصل ہیں (معراج جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۹)

(۱) بَابُ [أَدَابِ التَّلَاوَةِ وَدُرُوسِ الْقُرْآنِ]

(تلاوتِ قرآنِ پاک کے آداب اور قرآنِ پاک کے دروس)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۱۸۷ - (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۱۸۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآنِ پاک کا خیال رکھو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اونٹ رسی کھل جانے کے بعد اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں بھاگتے جس قدر تیزی کے ساتھ قرآن (سینوں سے) نکل جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۱۸۸ - (۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ؛ بَلْ نَسِيتُ، وَاسْتَذَكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: «بِعُقْلِهَا».

۲۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت کو بھول گیا ہوں بہت ہی برا ہے بلکہ وہ (افسوس کے ساتھ) کہے کہ اے فلاں فلاں آیت بھلا دی گئی ہے۔ قرآنِ پاک کا مذاکرہ رکھو اس لئے کہ اونٹ اتنی تیزی کے ساتھ رسی کھلنے کے بعد نہیں بھاگتے جس تیزی کے ساتھ قرآنِ پاک سینوں سے نکل جاتا ہے (بخاری، مسلم) میں رسی کا لفظ زائد ہے۔

۲۱۸۹ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کے حافظ کی مثل اس شخص کی ہے جس نے اونٹوں کے گھنٹوں کو رسیوں سے باندھ رکھا ہے اگر وہ ان کی گمرانی رکھے گا تو ان کو روکے رکھے گا اور اگر انہیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے (بخاری، مسلم)

۲۱۹۰- (۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۰: مجندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت تک قرآن پاک کی تلاوت کرو جب تک تمہارے دل تلاوت سے مانوس رہیں جب تمہارے دل (زبان کے ساتھ) موافقت نہ کریں تو قرآن پاک کی تلاوت چھوڑ دو (بخاری، مسلم)

۲۱۹۱- (۵) وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا [مَدًّا]، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَمْدُ بِسْمِ اللَّهِ، وَيَمْدُ بِالرَّحْمَنِ، وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۱: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی تلاوت کس کیفیت کے ساتھ فرماتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ الفاظ کو لمبا فرما کر تلاوت کرتے پھر انہوں نے (عملاً) تلاوت کر کے بتایا ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے بِسْمِ اللَّهِ کو لمبا کیا، الرَّحْمَنِ کو لمبا کیا اور الرَّحِيمِ کو لمبا کیا (بخاری)

۲۱۹۲- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغْنَى بِالْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی (آواز) پر کان لگاتے ہیں جب وہ خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

۲۱۹۳- (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو خوبصورت آواز کے ساتھ بلند آواز سے تلاوت فرماتے ہیں (بخاری، مسلم)

۲۱۹۴ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا (بخاری)

۲۱۹۵ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «اقْرَأْ عَلَيَّ». قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾، قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۵ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے (اے عبد اللہ!) تو مجھے تلاوت قرآن سنا۔ میں نے عرض کیا، میں آپ کو پڑھ کر سناؤں! جب کہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا، مجھے پسند ہے کہ میں کسی دوسرے سے قرآن پاک سنوں چنانچہ میں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کر دی جب میں اس آیت پر پہنچا (جس کا ترجمہ ہے) ”اس وقت کیا حل ہو گا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور تجھے ہم ان پر (بطور) گواہ لائیں گے“ تو آپ نے فرمایا، اب بس کر۔ اچانک میں نے آپ کی جانب نظر اٹھائی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری، مسلم)

۲۱۹۶ - (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ». قَالَ: اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾» قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَبَكَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۶ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب

سے کہا، مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے تجھے سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا، اللہ نے آپ کو میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا، اچھا! تو میرا ذکر رب العالمین کے پاس ہوا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر (خوشی سے) ان کی دونوں آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سورت کی تجھ پر تلاوت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (یہ سن کر) ابی بن کعب خوشی سے رو پڑے (بخاری، مسلم)

۲۱۹۷- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ، فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ».

۲۱۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے ساتھ دشمن کے علاقوں کی جانب سفر کرنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) کہ قرآن پاک کے ساتھ سفر نہ کرو اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے (اور وہ اسے ضائع کر دیں یا اس کی توہین کریں)

وضاحت: معلوم ہوا کہ اگر اہانت کا خطرہ نہ ہو اور اسلامی لشکر کی تعداد دشمن کو مرعوب کر رہی ہو تو ایسی صورت میں قرآن پاک کو ساتھ لے جایا جاسکتا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۶۶)

الفصل الثانی

۲۱۹۸- (۱۲) هُنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِنْ ضَعْفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرَى وَقَارِيءٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا، إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟» قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ». قَالَ: فَجَلَسَ وَسَطْنَا لِيُعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ لَهُ، فَقَالَ: «أَبَشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِكِ الْمُهَاجِرِينَ! بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنُصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۱۹۸ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں کمزور مہاجرین (اصحابِ صفہ) میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ مہاجرین (وجہ جسم پر) لباس نہ ہونے کے (دیگر) رفقاء کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری تلاوت قرآن پاک کر رہا تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو قاری اوبا "خاموش ہو گیا۔ آپ نے السلام علیکم کہا۔ پھر آپ نے دریافت کیا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا، ہم اللہ کی کتاب (کی تلاوت) سن رہے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو بنایا جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو ان کے ساتھ شامل کروں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اس طرح (حلقہ بندی کر کے) بیٹھیں چنانچہ وہ آپ کے سامنے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور ان کے چہرے آپ کے سامنے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے غریب مہاجرین کی جماعت! تم خوش ہو جاؤ کہ قیامت کے دن تمہیں مکمل روشنی عطا ہوگی اور تم جنت میں مل دار لوگوں سے آدھا دن پہلے یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہو جاؤ گے (ابوداؤد)

۲۱۹۹ - (۱۳) وَفَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۱۹۹ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کر کے اس کے حسن میں اضافہ کرو (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۲۰۰ - (۱۴) وَفَنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمْرٍ يُقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۰ : سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قرآن پاک کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی بن کر ملاقات کرے گا (ابوداؤد، دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی سے مروی حدیث قتلِ حجت نہیں ہے اور مسیحی بن قائد راوی مجہول ہے (۱ لعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، الجرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۳۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۶۸)

۲۲۰۱ - (۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پاک تین دنوں سے کم میں پڑھا اس نے اس (کے معنی) کو نہ سمجھا۔
(ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۲۰۲ - (۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۲۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو علی الاعلان خیرات کرنے والا ہے اور پوشیدہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو پوشیدہ خیرات کرنے والا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۲۰۳ - (۱۷) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنْ اسْتَحْلَ مَحَارِمَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيَّ.

۲۲۰۳: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پاک کے محرمات کو حلال گردانا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے (ترمذی)
امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

۲۲۰۴ - (۱۸) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَغْلَى بْنِ مَمْلُكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَثُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۲۰۴: لیث بن سعد بن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ -علی بن مملک سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ آپ کی تلاوت واضح ہوتی تھی ایک ایک حرف الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۲۰۵ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُولُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ثُمَّ يَقِفُ، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

۲۲۰۵: ابن جریج سے روایت ہے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک ایک آیت کو) الگ الگ کر کے تلاوت فرماتے چنانچہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ تلاوت فرما کر رک جاتے پھر ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ تلاوت فرماتے پھر رک جاتے (ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہیں، اس لئے کہ یث نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے اس نے۔ علی بن مملک سے اس نے اُمّ سلمہ سے بیان کیا اور یث سے مروی حدیث (اگر متصل ہے) زیادہ صحیح ہے۔

غور کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اس کے ثواب کو (دنیا میں) جلدی طلب نہ کرو اس لئے کہ قرآن پاک کا (وہ) ثواب (جو آخرت میں حاصل ہونے والا ہے) نہایت عظیم ہے (بیہقی فی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ ابن جریج سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ اس کی سند کی نفع بن عمر جمعی نے مطابقت کی ہے اور وہ ثقہ ثبت راوی ہے نیز ابن جریج کی حدیث کو دار قطنی اور دیگر محدثین نے بھی صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۷۵)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۲۰۶ - (۲۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ قَالَ: «افْرَأُوا فِكُلَّ حَسَنٍ؛ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقُدْحُ، يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۲۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے ہم میں دہاتی اور غیر عربی بھی تھے۔ آپ نے فرمایا: تم جس طرح قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہو کرتے رہو تم سب کی تلاوت درست ہے (البتہ) مستقبل میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن پاک (کے حروف) تکلف کے ساتھ (ان کے خارج سے نکل کر) پڑھیں گے جیسا کہ تیر کو سیدھا (کرنے

میں مکلف) کیا جاتا ہے۔ وہ قرآن پاک (کی تلاوت) کا بدلہ دنیا میں جلد حاصل کرنا چاہیں گے آخرت کا اجر ان کا مقصود نہ ہو گا (ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۰۷ - (۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِسَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشِقِ . وَلُحُونِ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ، وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغَنَاءِ وَالنَّوْجِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ سَائُهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَرَزَيْنُ فِي «كِتَابِهِ».

۲۲۰۷: حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کی تلاوت عرب کے لحن اور مخرج میں کرو اور تم فساق اور اہل کتاب کے لحن سے بچو اور میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے الفاظ کو دہرائیں گے جیسے گانے والے اور نوحہ خوانی کرنے والے بار بار الفاظ دہراتے ہیں جب کہ ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گی، ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے اور جن کو ان کا طریقہ پسند ہو گا ان کے دل بھی فتنے میں مبتلا ہوں گے (بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں بیان کیا)

وضاحت: گانے کی سروں میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا اور وعظ میں وہی اسلوب اختیار کرنا قبیح فعل ہے۔
(واللہ اعلم)

۲۲۰۸ - (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پاک تلاوت کیا کرو اس لئے کہ خوب صورت آواز سے قرآن پاک کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے (دارمی)

۲۲۰۹ - (۲۳) وَعَنْ طَاوُوسٍ ، مُرْسَلًا، قَالَ: «سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْ النَّاسِ أَحْسَنَ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ؟ وَأَحْسَنَ قِرَاءَةً؟ قَالَ: «مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتُ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ». قَالَ طَاوُوسٌ: وَكَانَ طَلَّقَ كَذَلِكَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۹: طاؤس رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص قرآن پاک کی تلاوت خوبصورت آواز سے کرتا ہے اور اس کی تلاوت میں حسن بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جب تو اس کی تلاوت سنے تو تجھے محسوس ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ طاؤسؒ نے بیان کیا کہ طلحہؓ میں یہ وصف پایا جاتا تھا (داری)

۲۲۱۰ - (۲۴) وَهَنُ عُبَيْدَةَ الْمَلِيكِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ، مِنْ أَنْاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنْفُسُهُ وَتَعَنُّوهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ، وَلَا تُعَجِّلُوا ثَوَابَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۲۱۰: عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ شخص صحابی رسول تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کے منہاں! تم قرآن پاک کو تکیہ نہ بناؤ بلکہ قرآن پاک کی دن رات صحیح انداز میں تلاوت کرو نیز قرآن پاک کو پھیلاؤ اور خوبصورت آواز کے ساتھ اس کی تلاوت کرو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب (آخرت میں بڑا) ہے۔

(بیہقی شعب الایمان)

(۲) بَابُ [الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِ الْقُرْآنِ]

(اختلافِ قرأت اور قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا ذکر)

الفصل الأول

۲۲۱۱- (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ «الْفُرْقَانِ» عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَهَا. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ نَبِيَّهَا، فَكَذَتْ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَهَلَتْهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ «الْفُرْقَانِ» عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَ نَبِيَّهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْسَلَهُ»، أَقْرَأُ، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ لِي: «أَقْرَأُ»، فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

پہلی فصل

۲۲۱۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سنا وہ سورت فرقان کی تلاوت میری تلاوت سے ہٹ کر کسی اور طرح کر رہے تھے جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سورت کی تلاوت بتائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان سے الجھ جاتا لیکن میں نے ان کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ تلاوت سے فارغ ہو گئے پھر میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سنا کہ وہ سورت فرقان کی تلاوت اس کیفیت کے ساتھ نہیں کر رہا تھا جس کیفیت کے ساتھ آپ نے مجھے تلاوت کرنے کا فرمایا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو چھوڑ دوں اور اس سے کہا اے ہشام! تلاوت کر چنانچہ اس نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں اس سے سن چکا تھا (اس کی تلاوت سن کر) آپ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بعد ازاں آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ (اب) تم تلاوت کرو چنانچہ میں نے تلاوت کی (میری تلاوت سن کر بھی) آپ نے فرمایا اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے بلاشبہ قرآن پاک سات قرائتوں پر نازل ہوا ہے پس ان میں سے جسے آسان جانو تلاوت کرو (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت: قرآن پاک کی سات قراتوں سے مقصود یہ نہیں ہے کہ ہر ہر لفظ کو سات مختلف قراتوں سے پڑھا جائے بلکہ سات قراتوں سے مراد عرب کے سات قبیلوں کا بعض الفاظ کو اپنے انداز پر تلاوت کرنا ہے جب کہ قرآن پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔ سات قبائل کی لغت پر بعض الفاظ کی تلاوت کی اجازت دی گئی ہے تاکہ کوئی دشواری نہ پیش آئے البتہ معانی میں اختلاف نہیں ہے۔ صرف الفاظ و حروف کی قرات میں اختلاف ہے جیسے ”وَلَا تُصَاوِرْ كَاتِبٌ“ میں ایک قرات (را) کی زیر کے ساتھ اور دوسری قرات (را) کی پیش کے ساتھ ہے۔ اب موجودہ قرآن پاک قریش کی لغت پر ہے جسے قراتِ حفص بھی کہتے ہیں جب کہ بعض تفاسیر میں دیگر لغات کو بیان کیا گیا ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

۲۲۱۲ - (۲) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، فَقَالَ: وَكَلَّا كَمَا مُحْسِنٌ، فَلَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کی تلاوت کو سنا جب کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا چنانچہ میں اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو مطلع کیا (اس پر) میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کی علامات پائیں۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کی تلاوت درست ہے پس تم اختلاف نہ کرو تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا وہ برباد ہو گئے (بخاری)

۲۲۱۳ - (۳) وَفِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ، دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سَوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَا. فَجَسَسَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفَضْتُ عِرْقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ فَرَقًا، فَقَالَ لِي: «يَا أَبُي! أُرْسِلْ إِلَيَّ: أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَيَّوْنٌ عَلَى أُمِّي، فَرُدَّ إِلَيَّ لِلثَّانِيَةِ: أَقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَيَّوْنٌ عَلَى أُمِّي، فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّلَاثَةِ: أَقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُيْنَهَا، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمِّي، وَأَخَّرْتُ الثَّلَاثَةَ لِيَوْمٍ يَزْعَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۱۳: اَبُو بَرْنِ كَعْب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کرنے لگا۔ اس نے تلاوت کی، میں نے اس کی تلاوت کو صحیح نہ سمجھا۔ اس کے بعد ایک اور شخص مسجد میں آیا اس نے پہلے شخص کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی جب ہم نے نماز ادا کر لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا، اس شخص نے تلاوت کی جس کو میں نے صحیح نہ سمجھا پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اس نے اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ تلاوت کریں۔ آپؐ نے دونوں کی تلاوت کو مستحسن قرار دیا۔ اس پر میرے دل میں آپؐ کی تکذیب کا ایسا خیال نمودار ہوا کہ زمانہ کفر میں بھی ایسا خیال نہ آیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وسوسہ میں مبتلا پایا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اس سے میں پسینے میں تر ہو گیا گویا کہ میں خوف کے عالم میں اللہ کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے اَبُو! مجھے (اللہ کی جانب سے) پیغام دیا گیا کہ میں ایک تلاوت پر قرآن پاک کی تلاوت کروں۔ میں نے عرض کیا (اے اللہ!) میری امت پر آسانی فرما تو دوبارہ میری جانب پیغام بھیجا گیا کہ آپؐ دو قراتوں پر تلاوت کریں۔ پھر میں نے عرض کیا (اے اللہ!) میری امت پر مزید آسانی فرما تو تیسری بار مجھے پیغام دیا گیا کہ آپؐ سات قراتوں پر تلاوت کریں اور آپؐ کے ہر جواب کے بدلے جو میں نے آپؐ کی جانب بھیجا اس پر آپؐ کی ایک ایک دعا قبول ہوگی تو میں نے دعا کی، اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے مؤخر کر دیا جس دن تمام مخلوق میری جانب رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کے محتاج ہوں گے (مسلم)

۲۲۱۴ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِئِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَرَأَجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي، حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ سَبْعَةُ أَحْرَفٍ». قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: بَلَّغْنِي أَنْ تِلْكَ السَّبْعَةُ الْأَحْرَفُ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک قرات پر تلاوت کرائی (لیکن) میں نے اس سے تکرار کی۔ میں مزید قراتوں کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ مجھے (اللہ کی اجازت سے) مزید عطا کرتا رہا یہاں تک کہ سات قراتوں تک بات پہنچ گئی۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ساتوں قراتیں (معنی کے لحاظ سے) ایک ہیں، قراتوں کے اختلاف سے حلال اور حرام میں کچھ فرق نہیں ہوتا (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۲۱۵ - (۵) هَنَّ ابْنُ كَعْب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِئِيلَ

فَقَالَ: «يَا جِبْرِئِيلُ! إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أَمِّيَّةٍ، مِنْهُمْ الْعَجُوزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَأَبُو دَاوُدَ: قَالَ: «لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ». وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، قَالَ: «إِنَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي، فَقَعَدَ جِبْرِئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَائِي، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، قَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتِزِدْهُ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ، فَكُلَّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ»

دوسری فصل

۲۲۱۵: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے (جبرائیل علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے جبرائیل! مجھے ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جو پڑھے لکھے نہیں ہیں ان میں بوڑھی عورتیں، بوڑھے مرد، لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو بالکل نہیں پڑھ سکتے۔ جبرائیل نے کہا، اے محمد! بلاشبہ قرآن پاک سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے (ترمذی) اور احمد، ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل نے واضح کیا کہ ان میں ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے اور نسائی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، جبرائیل اور میکائیل دونوں میرے پاس آئے۔ جبرائیل میری دائیں جانب اور میکائیل میری بائیں جانب تشریف فرما ہوئے۔ جبرائیل نے کہا، آپ ایک قرأت پر تلاوت فرمائیں۔ میکائیل نے کہا، اس میں اضافہ کا مطالبہ کریں یہاں تک کہ وہ سات قرأتوں تک پہنچ گئے اور ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

۲۲۱۶ - (۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصِّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْأَلُ. فَاسْتَرْجَعَ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ أَلِلَّ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۲۲۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک وعظ کہنے والے شخص کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو قرآن پاک سنا رہا تھا پھر (سامعین سے) مانگ رہا تھا (یہ دیکھ کر) عمران بن حصین نے «إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ» کے کلمات کہے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو شخص قرآن پاک کی تلاوت کرے وہ اللہ سے سوال کرے (یاد رکھو) مستقبل میں کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پاک کی تلاوت کر کے لوگوں سے سوال کریں گے (احمد، ترمذی)

الفصل الثالث

۲۲۱۷- (۷) **مَنْ بُرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسُ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

تیسری فصل

۲۲۱۷: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پاک سنا کر لوگوں سے مل طلب کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حل میں آئے گا کہ اس کا چہرہ بڑی (کی شکل میں) ہو گا اس پر گوشت نہیں ہو گا (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۱۸- (۸) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۲۲۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سورت کے ختم ہونے اور دوسری سورت کے شروع ہونے کا اس وقت علم ہوتا تھا جب آپ پر ”بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ (آیت) نازل ہوتی (ابوداؤد)

۲۲۱۹- (۹) **وَعَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا بِحِمَاصٍ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُورَةَ ﴿يُوسُفَ﴾، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ؟! فَضْرَبَهُ الْحَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۲۱۹: علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حمص شہر میں تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورت یوسف کی تلاوت کی۔ ایک شخص نے کہا یہ سورت اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ تو نے درست قرأت کی ہے جب عبداللہ بن مسعود کے ساتھ وہ شخص گفتگو کر رہا تھا تو انہیں اس سے شراب کی بو آئی۔ عبداللہ بن مسعود نے اس سے کہا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے؟ چنانچہ اس پر شراب پینے کی حد نازل کی (بخاری، مسلم)

۲۲۲۰۔ (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلَ بِالْقِرَاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَهْمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ. فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ ﴿التَّوْبَةِ﴾ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ حَتَّى خَاتِمَةِ ﴿بِرَاءَةِ﴾، فَكَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری جانب (جنگ یمامہ میں) اہل یمامہ کے قتل ہونے کے موقع پر پیغام بھیجا (چنانچہ میں ان کے ہاں گیا) تو وہاں ان کے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے (مجھے دیکھ کر) ابوبکر نے فرمایا: میرے ہاں عمر آئے۔ انہوں نے (نہایت افسوس کے عالم میں مجھے منورہ دیتے ہوئے) کہا: یمامہ کی جنگ میں کثرت کے ساتھ قرآن پاک کے حفاظ قتل ہو چکے ہیں اگر جنگوں میں اسی طرح کثرت کے ساتھ حفاظ قتل ہوتے رہے تو مجھے ڈر ہے (کہ قرآن پاک کے حفاظ کے قتل ہونے کی وجہ سے) قرآن پاک کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ کا تین وحی کو قرآن پاک کے جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے عمر سے کہا کہ آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمر نے (زور دے کر) کہا: اللہ کی قسم! قرآن پاک کو جمع کرنے کا کام بہتر کام ہے چنانچہ عمر (قرآن پاک جمع کرنے کے بارہ میں) مجھ سے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اس کام کے لئے اللہ نے میرا سینہ کشادہ فرمایا اور میری رائے عمر کی رائے کے موافق ہو گئی۔ زید بن ثابت نے بیان کیا کہ (اس کے بعد) ابوبکر نے (مجھ سے) کہا: آپ جواں سال اور ہوش مند ہیں آپ کی بدالت پر ہمیں کچھ شک نہیں مزید برآں آپ کو وحی کے لکھنے کا شرف حاصل رہا ہے اس لئے قرآن پاک کی آیات کو تلاش کریں اور انہیں ایک معصف میں جمع کریں۔ (زید بن ثابت نے بیان کیا) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نعل کرنے کا حکم دیتے تو یہ کام اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کہ مجھے قرآن پاک

جمع کرنے کا کام دشوار معلوم ہوا۔ زیدؓ نے بیان کیا میں نے ان سے کہا، آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام نہیں دیا۔ ابو بکرؓ نے (پر اعتماد لہجہ میں) فرمایا، اللہ کی قسم! یہ کام نہایت مبارک ہے (زید بن ثابت نے بیان کیا) چنانچہ ابو بکرؓ مجھے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے انشراح صدر عطا فرمایا جیسا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو انشراح صدر عطا فرمایا تھا چنانچہ میں نے جمع قرآن پاک کے لئے (اس کی آیات) کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں اور ٹھکانہ قرآن کے سینوں سے تلاش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت مجھے ابو خزیمہ انصاری کے ہاں سے دستیاب ہوئی، ان کے علاوہ کسی کے ہاں میں نے اس آیت کو نہ پایا۔ وہ آیت یہ تھی ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ“ (آخر سورت تک) پس یہ جمع شدہ مصحف ابو بکر صدیقؓ کے پاس رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے ان کے بعد زندگی بھر عمرؓ کے پاس رہا بعد ازاں حفصہ بنت عمرؓ کے پاس رہا (بخاری)

۲۲۲۱- (۱۱) وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينَةَ وَآذَرَ بَيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَأَفْرَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ: أَنْ أُرْسِلَنِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ، نَنْسُخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكَ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامٍ، فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ [أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ] فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَارْتَبِعُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا، حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يَحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ ﴿الْأَحْزَابِ﴾ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا، فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾، فَالْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان عثمانؓ کے پاس (جب وہ خلیفہ تھے) مدینہ منورہ میں آئے، وہ آرمینہ، آذر بایجان کو فتح کرنے کے لئے شامیوں اور عراقیوں کے لئے جنگی سامان مہیا کر رہے تھے چنانچہ قرآن پاک کی قرات میں عراقیوں اور شامیوں کے اختلاف نے حذیفہ کو پریشان کر دیا۔ انہوں نے عثمانؓ سے کہا، اس سے پہلے کہ اُمتِ مسلمہ کتاب اللہ کی قرات میں اختلاف کرے جیسا کہ یہودیوں اور

عیسائیوں نے اختلاف کیا (اور کی بیشی کی) آپ اُمتِ مسلمہ کی خبریں چنانچہ عثمانؓ نے حفصہؓ کی جانب پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں مصحف عطا کریں (تاکہ) ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کر سکیں بعد ازاں ہم آپ کی جانب اس کو بھجوا دیں گے چنانچہ حفصہؓ نے عثمانؓ کی جانب مصحف بھیجا۔ عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، سعید بن عامرؓ اور عبدالرحمنؓ بن حارث بن ہشام کو حکم دیا جس پر انہوں نے نقلیں تیار کیں۔ عثمانؓ نے تینوں قریشیوں سے کہا تھا کہ جب قرآن پاک کے کسی لفظ میں تمہارا اور زید بن ثابتؓ کا اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان میں تحریر کرنا اس لئے کہ قرآن پاک قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ان کے حکم کے مطابق تمام معاملہ سرانجام دیا۔ جب انہوں نے متعدد نقول تیار کر لیں تو عثمانؓ نے اصل مصحف حفصہؓ کی جانب بھجوا دیا اور ہر علاقہ کی جانب نقل شدہ ایک مصحف بھجوا دیا اور اس کے علاوہ دیگر مصاحف کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو جلا دیا جائے (تاکہ اختلاف نہ ہو) ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ اس نے زید بن ثابتؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے مصحف کو نقل کیا تو سورت احزاب کی ایک آیت ہمیں نہ مل سکی جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا تھا کہ آپؐ اس کی تلاوت فرماتے تھے چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا تو ہم نے اس آیت کو خزیمہ بن ثابتؓ انصاری کے پاس پایا۔ وہ آیت یہ ہے ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِ“ تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں مصحف میں شامل کر دیا (بخاری)

۲۲۲۲ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: مَا حَمَلَكَمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى ﴿الْأَنْفَالِ﴾، وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي، وَإِلَى ﴿بَرَاءَةِ﴾، وَهِيَ مِنَ الْمِثْنِ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطَّوْلِ؟ مَا حَمَلَكَمْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ، وَهُوَ تَنَزَّلَ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا» فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا». وَكَانَتْ ﴿الْأَنْفَالُ﴾ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَتْ ﴿بَرَاءَةُ﴾ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نَزُولًا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطَّوْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی کہ سورت انفال جو مثنی سے ہے اور سورت براءۃ جو مثنیٰ سے ہے ان دونوں کو تم نے جمع کر دیا اور تم

نے سورت براءة کے آغاز میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کو تحریر نہ کیا اور تم نے اس کو سلت لمبی سورتوں میں شمار کیا تھا، عثمانؓ نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سورتیں نازل ہوتیں جن کی متعدد آیات ہوتیں اور جب بھی آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ کا تین وحی سے کسی ایک کو بلا تے، اسے کہتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے پھر جب آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ فرماتے اس آیت کو اس سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے جب کہ سورت انفال کا مضمون سورت براءة کے مضمون کے ساتھ ملتا جلتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے انہوں نے ہمیں نہ بتایا کہ سورت انفال سورت براءة میں داخل ہے یا نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں نے ان دونوں سورتوں کو یکجا کر دیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تحریر نہ کیا اور اس کو سلت لمبی سورتوں میں شامل کر دیا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: قرآن پاک کو سورتوں کے لحاظ سے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ قرآن پاک کی پہلی سلت لمبی سورتوں کو ”سبع طوال“ کہتے ہیں، دوسری قسم ”مئین“ سورتیں ہیں جن کی آیات سو یا سو سے زیادہ ہیں، تیسری قسم ”مثنیٰ“ ہیں جن کی آیات سو سے کم ہیں اور چوتھی قسم ”مفصل“ سورتیں ہیں جن کی تین قسمیں طوال مفصل، اوساط مفصل اور قصار مفصل ہیں چنانچہ قرآن پاک کی پہلی سلت سورتیں ”سبع طوال“ ہیں، وہ سورہ بقرہ سے سورہ اعراف تک ہیں ان میں ساتویں سورہ فاتحہ ہے اور ان کے بعد گیارہ سورتیں ”مئین“ ہیں اور ان کے بعد بیس سورتیں ”مثنیٰ“ ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے الإقتان فی علوم القرآن کا مطالعہ کریں نیز قرآن پاک کی سورتوں کی تمام آیات کی ترتیب تو قیفی ہے، جبرائیل علیہ السلام نے اللہ پاک کی جانب سے آپؐ کو اس ترتیب پر مطلع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

کتاب الدعوات

(دعاؤں کا بیان)

الفصل الأول

۲۲۲۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي أَخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَّاتٍ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالْبُخَارِيُّ أَقْصَرُ مِنْهُ.

پہلی فصل

۲۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر کی ایک دعا (یقیناً) قبول ہوتی ہے چنانچہ ہر پیغمبر نے اپنی (یقینی) قبولیت والی دعا کو جلد طلب کر لیا لیکن میں نے اپنی قبولیت والی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے لئے چھپا لیا ہے۔ میری شفاعت انشاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو میری امت سے اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں سمجھتا تھا (مسلم) جب کہ بخاری میں مسلم سے کم الفاظ ہیں۔

وضاحت: ہر پیغمبر کی امت کے حق میں اس کی ایک دعا یقیناً قبول ہوتی ہے خواہ وہ امت کی نجات کے لئے کرے یا امت کی ہلاکت کے لئے کرے۔ اس کے علاوہ کچھ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کچھ قبول نہیں ہوتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے حق میں بے حد شفیق ہیں کہ انہوں نے اپنی امت کی نجات کے لئے دعا کو مؤخر کر رکھا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۹۵)

۲۲۲۴ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَإِى الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ: شَتَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ!

میں تجھ سے ایک عہد کا طالب ہوں تو ہرگز اس عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور میں تو بس انسان ہوں، اگر میں نے کسی مومن کو اذیت پہنچائی، اس کو برا بھلا کہا، اس پر لعنت کی، اس کو مارا تو (اے اللہ) تو اس اذیت وغیرہ کو اس کے لئے رحمت، پاکیزگی اور تقرب کا ذریعہ بنا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کو تیرا قرب حاصل ہو سکے (بخاری، مسلم)

۲۲۲۵ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، اَرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، اَرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلْيَعِزِّمْ مَسْأَلَتَهُ، اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لَا مُكْرَهَ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۲۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اللہ سے دعا کرے تو یوں دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھ کو رزق عطا کر (بلکہ) عزم کے ساتھ سوال کرے اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے (بخاری)

۲۲۲۶ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلٰكِنْ لِّيَّعِزِّمْ وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةُ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو (یوں) دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے البتہ عزم کے ساتھ دعا کرے اور بڑی سے بڑی چیز مانگے کیونکہ اللہ کے لئے کسی چیز کا عطا کرنا مشکل نہیں ہے (مسلم)

۲۲۲۷ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَّجِمَ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ. فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَابْ لِيْ، فَيُسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندے کی دعا (اس وقت تک) قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، دعا کرنے والا یوں کہے کہ

میں نے (بار بار) دعا کی، میں نے (بار بار) دعا کی لیکن مجھے قبولیت کے آثار دکھائی نہیں دیئے پھر وہ آتا کر دعا کرنا چھوڑ دے (مسلم)

۲۲۲۸ - (۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ مُسْتَجَابَةً»، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ دعا پر آمین کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کی مثل حاصل ہو (مسلم)

۲۲۲۹ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ». فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے لئے بد دعا نہ کرو، تم اپنی اولاد کے حق میں بد دعا نہ کرو، تم اپنے مال کے حق میں بد دعا نہ کرو کہ کہیں اللہ کی جانب سے وہ وقت ایسا نہ ہو کہ اس ساعت میں جو مانگا جائے اللہ تمہیں وہی دے دے (مسلم) اور ابن عباسؓ سے مروی حدیث کہ ”تم مظلوم کی بد دعا سے بچو“ کتاب الزکوٰۃ میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۲۲۳۰ - (۸) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ»، ثُمَّ قَرَأَ: «وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۲۳۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دعا ہی عبادت ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ مجھ سے سوال کرو میں تمہارا سوال پورا کروں گا“ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۲۳۱ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن لیث راوی سنی المعتمد ہے (المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۶۹۳)

۲۲۳۲ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۲۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کو شرف حاصل نہیں ہے (ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۳۳ - (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کو دعا ہی ٹل سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عمر میں اضافہ ہوتا ہے (ترمذی)

۲۲۳۴ - (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دعا اس بلا کو بھی دور کرتی ہے جو اتر چکی ہے اور اس بلا کو بھی ٹل دیتی ہے جو ابھی نہیں آئی۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا

کرتے رہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ابوبکر قرشی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۵- (۱۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۲۳۵: نیز اس حدیث کو امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث اہل حجاز سے ضعیف ہوتی ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۶- (۱۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَائِي إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ، أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو جو اس نے طلب کیا عطا کرتا ہے یا اس کے بدلے میں اس سے کسی بلا کو رد کرتا ہے بشرطیکہ معصیت یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لیث راوی ضعیف ہے (المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۷۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۴۴، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۳)

۲۲۳۷- (۱۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور افضل عبادت (مبرا کے ساتھ مصیبت کے) دور ہونے کا انتظار ہے (ترمذی) اس نے حدیث کو غریب کہا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حملو بن واقد میثی صغار راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۰۰، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۳)

۲۲۳۸ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے (ترمذی)

۲۲۳۹ - (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا - يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ - مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ سے جتنی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت کی تمام آفات سے) بچاؤ کا سوال کیا جائے (ترمذی)

۲۲۴۰ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۲۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی کی حالت میں اللہ سے کثرت کے ساتھ دعا کرے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۴۱ - (۱۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَاهٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۲۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اللہ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صلح بن بشیر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعذیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۳۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۴)

۲۲۴۲ - (۲۰) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُحُونٍ أَكْفَكُمُ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا»

۲۲۴۲: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کی اندر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا کرو، ہتھیلیوں کی باہر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا نہ کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق راوی مجہول الحال ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۷، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۵)

۲۲۴۳ - (۲۱) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَلُوا اللَّهَ بِطُحُونٍ أَكْفَكُمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا، فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۲۴۳: نیز ابن عباسؓ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، تم اللہ سے ہتھیلیوں کے باطن کو پھیلا کر سوال کرو، ان کے ظاہر سے سوال نہ کرو جب دعا کر چکو تو ہتھیلیوں کو چروں پر پھیرو (ابوداؤد)

وضاحت: نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد نیچے کر لیا جائے اور منہ پر نہ پھیرا جائے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۵)

۲۲۴۴ - (۲۲) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ رَبُّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَجِبْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صَفِيرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۲۲۴۴: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم کرنے والا ہے جب اس کا بندہ اس کی جانب ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے (ترمذی، ابوداؤد، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۲۴۵ - (۲۳) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدَّعَاءِ لَمْ يَحْطِئَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی جانب ہاتھ اٹھاتے تو انہیں چہرے پر پھیرنے کے بعد نیچے کرتے تھے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۶)

۲۲۴۶ - (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَجِيبُ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۲۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمات والی دعاؤں کو مستجب جانتے تھے اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے (ابوداؤد)

۲۲۴۷ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةُ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۲۴۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب شخص کے لئے کرتا ہے (ترمذی، ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن اعم افرقی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۱۷، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۶)

۲۲۴۸ - (۲۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي، وَقَالَ: «أَشْرِكُنَا يَا أُخِي! فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا». فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَلَا تَنْسَنَا».

۲۲۴۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ (کرنے) کی اجازت طلب کی۔ آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا، ہمیں فراموش نہ کرنا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس کے بدلے دنیا ملے (ابوداؤد، ترمذی) جب کہ ترمذی کی روایت آپ کے اس فرمان تک ہے کہ ہمیں فراموش نہ کرنا

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبید اللہ بن عاصم الحدادی راوی ضعیف ہے (الاعلال و معرفة الرجال جلد ۲ صفحہ ۲۹۹، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۴، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۴۹- (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَا نُنْصِرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی (ایک شخص) روزے دار ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے (دوسرا شخص) وہ امام ہے جو عدل و انصاف کرنے والا ہے (تیسرا شخص) وہ مظلوم ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو بلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور پروردگار عالم فرماتا ہے کہ مجھے میرے غلبہ و اقتدار کی قسم! میں لازمی طور پر تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد کروں (ترمذی) وضاحت: اس حدیث میں زیاد طائی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۵۰- (۲۸) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں۔ والد کا (اپنی اولاد کے لئے) دعا کرنا یا بد دعا کرنا، مسافر کا (بحالتِ سفر) دعا کرنا اور مظلوم کا (ظالم کے حق میں) بد دعا کرنا (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۲۲۵۱- (۲۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّةً حَاجَتُهُ كُلَّهَا، حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعُ نَعْلَيْهِ إِذَا انْقَطَعَ»

تیسری فصل

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجات طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے طلب کرے (ترمذی)

۲۲۵۲ - (۳۰) زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا: «حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمَلَحُ، وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعُهُ إِذَا انْقَطَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵۲: ثابت بنانی رحمہ اللہ سے مرسل روایت میں اضافہ ہے یہاں تک کہ نمک بھی اللہ سے طلب کرے اور جوتے کا تسمہ بھی اللہ سے طلب کرے جب وہ ٹوٹ جائے (ترمذی)

۲۲۵۳ - (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دعا کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبالغہ کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: دعاء استسقاء کی طرح عام دعاؤں میں بھی مبالغہ آرائی کے ساتھ ہاتھ اٹھانے ثابت ہیں (واللہ اعلم)

۲۲۵۴ - (۳۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ إصْبَعَيْهِ جِذَاءَ مُنْكَبَيْهِ، وَيَدْعُو.

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ دعا کرتے وقت اپنی انگلیوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے (بیہقی الدعوات الکبیر)

۲۲۵۵ - (۳۳) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ.

رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۲۵۵: سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے

اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سائب بن یزید اور عبد اللہ بن لبعہ راوی ضعیف ہیں نیز دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب

التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۳۳، ارواء الغلیل حدیث ۴۲۶ - ۴۲۷)

۲۲۵۶ - (۳۴) وَعَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكَبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِاصْبِعٍ وَاحِدَةٍ، وَالِإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا.

وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: وَالِإِبْتِهَالُ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۲۵۶: عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا، سوال کرنا یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر یا ان سے قریب بلند کرے اور استغفار (کا لوب) یہ ہے کہ تو انگشت (شہادت) کے ساتھ اشارہ کرے اور (دعائیں) مبالغہ آرائی یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یک بارگی دراز کرے اور ایک روایت میں ہے فرمایا، اور مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرنا اس طرح ہے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو چہرے کی جانب کیا (ابوداؤد)

۲۲۵۷ - (۳۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ يَقُولُ: إِنْ رَفَعْتُمْ أَيْدِيَكُمْ بُدْعَةً، مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَذَا - يَعْنِي إِلَى الصَّدْرِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۲۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے تم ہاتھ اٹھاتے ہو یہ بدعت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو سینے سے بلند نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن حرب راوی ضعیف ہے (الاعل و معرفۃ الرجل جلد ۱ صفحہ ۵۸، البحر والتعذیل جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۹۸، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۲۱۰)

۲۲۵۸ - (۳۶) وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۲۲۵۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لئے دعا (کا ارادہ) فرماتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۲۲۵۹ - (۳۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِيْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا آعَظَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ

مِثْلَهَا». قَالُوا: إِذَا نُكِّثُ. قَالَ: «اللَّهُ أَكْثَرُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۲۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبولیت عطا کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے اس دعا کو ذخیرہ فرماتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ (کا فضل) بہت وسیع ہے (احمد)

۲۲۶۰ - (۳۸) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَدَعْوَةُ الْآخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إجابة دَعْوَةِ الْآخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ پانچ دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوتا ہے۔ مظلوم کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (ظالم سے) انتقام لے، حج کرنے والے کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر) واپس آئے، جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو، بیمار کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے اور کسی مسلمان کا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا بعد ازاں واضح کیا کہ ان تمام دعاؤں میں سے سب سے زیادہ جلد قبولیت حاصل کرنے والی دعا کسی بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا ہے (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۸)

(۱) بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَالْتَقَرُّبُ إِلَيْهِ

(اللہ کے ذکر اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۲۲۶۱ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل

۲۲۶۱: ابو ہریرہ اور ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کچھ لوگ ذکر الہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور طمانیت کا ان پر نزول ہوتا رہتا ہے اور (ان پر فخر کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں (مسلم)

۲۲۶۲ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: «سِيرُوا، هَذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ». قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستہ میں سفر کر رہے تھے۔ آپ کا گزر بھمدان (پہاڑ) پر ہوا۔ آپ نے فرمایا، چلتے رہو، یہ بھمدان (پہاڑ) ہے۔ وہ لوگ سبقت لے گئے جو ذکر الہی میں (لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا، وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ ذکر الہی میں محو رہتے ہیں۔ (مسلم)

۲۲۶۳- (۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ، وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۶۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۲۲۶۴- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (یعنی اس کی مدد کرتا ہوں) اگر وہ میرا ذکر پوشیدہ کرتا ہے تو میں اس کا ذکر پوشیدہ کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں (یعنی فرشتوں میں کرتا ہوں) (بخاری، مسلم)

۲۲۶۵- (۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا، وَأَزِيدُ؛ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا؛ وَمَنْ أَنَانِي يَمْشِي أَيْتُهُ هَرْوَلَةً؛ وَمَنْ لَقِينِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لِقِيئِهِ، بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارشاد ربانی ہے ”جس شخص نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک برائی کی تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہو گا یا میں معاف کر دوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک ہاشت کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک ہاتھ کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں دو ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاؤں گا اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آئے گا تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو شخص زمین کے برابر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آیا لیکن

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا" (مسلم)

۲۲۶۶- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ؛ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَا أُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَا أَعِذَّنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے دوست کو دشمن سمجھا میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے اور میرا (مومن) بندہ کسی اطاعت کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کر پاتا جو میں نے ان پر فرض کیا اور میرا مومن بندہ ہمیشہ نوافل ادا کر کے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب جانتا ہوں تو میں اس کا کفن ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کا سوال پورا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں نے کبھی کسی فعل کے کرنے میں اتنا تردد نہیں کیا جس قدر میں اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں (اس لئے) کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اس کو تکلیف پہنچانے کو مکروہ جانتا ہوں حالانکہ موت سے ہرگز چارہ نہیں ہے (بخاری)

۲۲۶۷- (۷) وَفَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتَكُمْ» قَالَ: «فَيَحْفُوهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا» قَالَ: «فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ» قَالَ: «فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ» قَالَ: «فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تُمَجُّدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا» قَالَ: «فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونَ؟» قَالُوا: «يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ» قَالَ: «يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟» فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا! قَالَ: «فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً» قَالَ: «فَيَمُتُّ يَتَعَوَّدُونَ؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: مِنْ

النَّارِ» قَالَ: «يَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا» قَالَ: «يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً» . قَالَ: «يَقُولُ: «فَاشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ» . قَالَ: «يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ . قَالَ: هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَخَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ، وَهُوَ أَعْلَمُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيَسْأَلُونَكَ . قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونَنِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ . قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا، أَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟! قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ . قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ . قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟! قَالُوا: يَسْتَغْفِرُونَكَ» . قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَاجْرَأْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا» قَالَ: «يَقُولُونَ: رَبِّ! فِيهِمْ فَلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، وَإِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ» . قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ» .

۲۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ دیگر فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ تم اپنے مطلوب کی جانب آ جاؤ۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ آسمان سے دنیا تک انہیں ڈھانچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ ان کے بارے میں اللہ کو خوب علم ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں، تیری حمد و ثناء میں مصروف ہیں اور تیری عظمت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے، کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے! اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ آپ نے فرمایا، فرشتے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے تجھ کو دیکھا ہوتا تو تیری عبادت میں زیادہ مصروف ہوتے اور تیری عظمت بیان کرتے اور تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مزید مبالغہ آرائی سے کام لیتے۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ (مجھ سے) کس چیز کا سوال کر رہے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں، وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا

ہے، کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا حال کیا ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا، وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھتے تو جنت کے لئے بہت زیادہ حریص ہوتے اور اس کی زبردست چاہت کرتے اور اس کی زبردست خواہش کرتے۔ اللہ فرماتا ہے، وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دونخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے، کیا انہوں نے دونخ کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، فرشتے جواب دیتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے دونخ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ دونخ کو دیکھتے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ دونخ کو دیکھ لیتے تو دونخ سے پوری قوت کے ساتھ دور بھاگتے اور بہت شدت کے ساتھ ڈرتے۔ آپؐ نے فرمایا، (اس پر) اللہ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا، ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص (ذکر کرنے والوں میں) شامل نہیں وہ تو محض اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے، وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہو گا (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں، ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں جب کسی مجلس کو پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ان کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمان دنیا تک (کی فضا) کو بھر دیتے ہیں جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ ان سے دریافت کرتا ہے (جب کہ اللہ کو خوب علم ہے) تم کمال سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے، تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے، تیری توحید بیان کر رہے تھے، تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے، ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے، وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دونخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے، کیا انہوں نے میری دونخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں دیکھی۔ اللہ دریافت کرتا ہے، ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دونخ کو دیکھ لیتے؟ پھر وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں معاف کر دیا، میں نے انہیں ان کا سوال عطا کر دیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا، فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطاکار تھا بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی معاف کر دیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے

۲۲۶۸ - (۸) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِينِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟! قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر ملے۔ انہوں نے دریافت کیا، حنظلہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا، حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے (تعجب کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! کہا۔ (اور کہا) تم کیسی بات کہہ رہے ہو؟ میں نے وضاحت بیان کی کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کا وعظ سناتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے نکل کر بیوی بچوں میں گھل مل جاتے ہیں تو ہم اکثر و بیشتر (وعظ کی باتیں) فراموش کر دیتے ہیں۔ ابو بکر نے کہا، اللہ کی قسم! ہمارا بھی اسی طرح کا حال ہے چنانچہ میں ابو بکر کی معیت میں چلا ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار کیا، کس لئے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب ہم آپ کی مجلس میں ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت کی باتیں بتاتے ہیں گویا ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم آپ کی مجلس سے باہر آتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم (آپ کی بتائی ہوئی) اکثر و بیشتر باتیں بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ہمیشہ تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس اور مجلس ذکر میں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے تمہارے بستر اور تمہاری گزرگاہوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن حنظلہ! کبھی وہ اور کبھی یہ حل ہونا فطری امر ہے آپ نے (یہ کلمہ) تین بار دہرایا (مسلم)

الفصل الثانی

۲۲۶۹- (۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُتَبِّخُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ؟ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ؟ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «ذَكَرُ اللَّهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَّ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ.

دوسری فصل

۲۲۶۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین عمل ہو اور تمہارے اللہ بادشاہ کے نزدیک زیادہ اجر و ثواب والا ہو اور (جنت میں) تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لئے سونا چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو نیز تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو تم ان کی گردنوں کو تہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ سبحانہ کا ذکر کرنا ہے۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابن ماجہ) البتہ امام مالکؒ نے اس حدیث کو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔

۲۲۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «طَوْبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْ تَفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانَكَ رَطْبٌ مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۷۰: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا، کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ شخص مبارک ہے جس کی عمر طویل ہے اور اس کا عمل بہتر ہے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تم دنیا کو چھوڑ رہے ہو تو تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو (احمد، ترمذی)

۲۲۷۱- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا». قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «جِلْقُ الذِّكْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب

تمہارا جنت کے باغات میں سے گزر ہو تو (وہاں سے) کھاؤ پیو۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ذکر الہی کی مجلسیں ہیں (ترمذی)

۲۲۷۲- (۱۲) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةً»، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۲۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی جگہ بیٹھتا ہے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہاں بیٹھنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا اور جو شخص کسی لیٹنے کی جگہ پر لیٹے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہاں لیٹنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا (ابوداؤد)

۲۲۷۳- (۱۳) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةٍ حِمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۲۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوتے ہیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوتا تو وہ گویا گدھے کی مردہ لاش سے اٹھتے ہیں اور ان کی وہ مجلس ان کے حق میں حسرت کا باعث ہو گی (احمد، ابوداؤد)

۲۲۷۴- (۱۴) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةً»، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۲۲۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو ان پر گناہ ہو گا، اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا اگر چاہے گا تو انہیں معاف کرے گا (ترمذی)

۲۲۷۵- (۱۵) **وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ، إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ**

مَاجَهٗ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۲۷۵: اَبِی حَبِیْبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرزند آدم کی تمام باتیں اس کے لئے وہیل ہیں، اس کے حق میں نفع بخش نہیں ہیں۔ ان باتوں سے صرف اچھے کام کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا یا اللہ کا ذکر مستثنیٰ ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۷۶ - (۱۶) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسَ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذکر الہی کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ ذکر الہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کاسبب) ہے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل خشیت الہی سے خالی ہے (ترمذی)

۲۲۷۷ - (۱۷) وَهْنُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذُهُ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُهُ لِسَانُ ذَاكِرٍ، وَقَلْبُ شَاكِرٍ، وَزَوْجَةُ مُؤْمِنَةٍ تَعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٗ.

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں“ تو ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعض صحابہ کرام نے کہا، یہ آیت سونے چاندی (کی مذمت) میں نازل ہوئی ہے۔ کاش! ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اس کو حاصل کریں۔ آپؐ نے فرمایا، بہترین مال وہ زبان ہے جو ذکر الہی میں مصروف رہتی ہے اور وہ دل ہے (جو اس کے اعمال پر) شکر ادا کرتا ہے اور وہ ایمان دار بیوی ہے جو دینی امور میں اپنے خاوند کی معاونت کرتی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۲۲۷۸ - (۱۸) هُنَّ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ. قَالَ: اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟

قَالُوا: اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى خَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ هَاهُنَا؟» قَالُوا: «جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: «اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟» قَالُوا: اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ. قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معلویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کی جماعت کے پاس آئے۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا، تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم (یہاں) ذکر الہی کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا، اللہ کی قسم! صرف اس لئے تم یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا، اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا (کسی دوسرے کام) کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا، خبردار! میں نے تمہیں مکھوک قرار دیتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کے بلوجود سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ کی حمد و ثناء کر رہے ہیں جب کہ اس نے ہمیں اسلام کی جانب راہ نمائی فرمائی اور ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے سوال کیا، اللہ کی قسم! بس اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، خبردار! میں نے تمہیں مکھوک سمجھتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی بلکہ معاملہ یوں ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عز و جل تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے (مسلم)

۲۲۷۹- (۱۹) وَفَضَّلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبُّتُ بِهِ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۲۷۹: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت ہیں مجھے ایسی بات بتائیں کہ میں جس میں ہر وقت لگا رہوں۔ آپ نے فرمایا، تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے (ترمذی، ابن ماجہ)

امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۸۰ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَارْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَوْ صَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا، فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ [حَسَنٌ] غَرِيبٌ.

۲۲۸۰: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کون شخص اللہ کے نزدیک افضل اور بلند درجات والا ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر غازی کافروں اور مشرکوں پر تلوار چلائے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے (یعنی شہید ہو جائے) پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس جہاد کرنے والے سے افضل ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن ابیہ راوی متکلم فیہ ہے اور ابوالیشتم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۱۹)

۲۲۸۱ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّيْطَانُ جَائِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَسِرَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسَّوَسَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا.

۲۲۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان آدم کے بیٹے کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو (پھر) وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے (بخاری نے معلق بیان کیا)
وضاحت: بخاری میں مرفوع حدیث نہیں بلکہ موقوف ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ تک سند ضعیف ہے، سند میں حکیم بن جُبیر راوی ضعیف ہے (الاعطال و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۸، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۲۹، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۱۹۳، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۲۹)

۲۲۸۲ - (۲۲) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «ذَاكَرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِسَيْنِ، وَذَاكَرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ».

۲۲۸۲: مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو (لڑائی سے) بھاگنے والوں کے پیچھے جہاد کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس تروتازہ شاخ کی مانند ہے جو سوکھے ہوئے درخت میں ہو۔

۲۲۸۳- (۲۳) وَفِي رِوَايَةٍ: «مِثْلَ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلَ مُصْبَحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللَّهُ مُقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمٍ» وَالْفَصِيحُ: بَنُو آدَمَ، وَالْأَعْجَمُ: الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۲۲۸۳: اور ایک روایت میں ہے کہ اس درخت کی مانند ہے جو تروتازہ ہے اور سوکھے درختوں کے درمیان ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی مانند ہے جو تاریک گھر میں ہے اور (اللہ کے ذکر سے) غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو زندگی میں ہی اللہ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھائے گا اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے ہر ناطق اور غیر ناطق کی تعداد کے برابر گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ”فَصِيح“ سے مراد آدم کی اولاد ہے اور ”أَعْجَم“ سے مراد چارپائے ہیں (رزین) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن مسلم قصیر راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، مرعات صفحہ جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۰)

۲۲۸۴- (۲۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کرتا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو (مالک، ترمذی، ابن ماجہ) وضاحت: زیادہ بن ابی زیاد کی معاذ سے ملاقات نہیں نیز روایت میں انقطاع ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۱)

۲۲۸۵- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي، وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا

شبہ اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرا ذکر کرنے سے حرکت کرتے ہیں (بخاری)

۲۲۸۶- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ صِفَالَةٌ، وَصِفَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ». قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۲۸۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر چیز کو صاف کرنے والی (کوئی چیز) ہوتی ہے اور دلوں کو صاف کرنے والا اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر مجاہد ایسے تلوار چلائے کہ آخر وہ تلوار ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس کے برابر نہیں۔
(بیہقی فی الدعوات الکبیر)

(۲) بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

(اللہ تعالیٰ کے (پیارے) نام)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۲۸۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَهُوَ وَتَرٌّ يُحِبُّ الْوَتَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۲۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں جس شخص نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی ذات ایک ہے اور وہ ہر چیز میں طاق کو محبوب جانتا ہے (بخاری مسلم) وضاحت: کتب و سنت میں جو اللہ پاک کے اسماء ذکر ہوئے ہیں ان سب کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت کا ذاتی نام اللہ ہے اس کے علاوہ باقی سب نام صفاتی ہیں (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۲۸۸- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَ اللَّهُ، الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهِيمُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ،

الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْحَفِیْظُ، الْمُقِیْتُ، الْحَسِیْبُ، الْجَلِیْلُ، الْكَرِیْمُ، الرَّقِیْبُ، الْمُجِیْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِیْمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِیْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِیْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِیْلُ، الْقَوِیُّ، الْمُتِیْنُ، الْوَلِیُّ، الْحَمِیْدُ، الْمُحْصِی، الْمُبْدِیُّ، الْمُعِیْدُ، الْمُحْیِ، الْمُمِیْتُ، الْحَیُّ، الْقَیُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْآخِذُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَلِیُّ، الْمُتَعَالِی، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُتَنَقِّمُ، الْعَفْوُ، الرَّؤُوفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِیُّ، الْمُغْنِیُّ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّورُ، الْهَادِیُّ، الْبَدِیْعُ، الْبَاقِیُّ، الْوَارِثُ، الرَّشِیْدُ، الصَّبُورُ» . زَوَاهِ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ هَبَّاقٍ فِی «الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ» . وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ : هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

دوسری فصل

۲۲۸۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' بلا شبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' وہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے ' پادشاہ (عیوب سے) پاک سلامتی والا ہے ' امن عطا کرنے والا ہے ' حفاظت کرنے والا ہے ' غالب ہے ' (بندوں کو) مغلوب کرنے والا ہے ' کبریائی والا ہے ' پیدا کرنے والا ہے ' (بلا نمونہ) پیدا کرنے والا ہے ' صورتیں بنانے والا ہے ' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے ' (تمام مخلوق پر) غالب ہے ' بہت انعامات دینے والا ہے ' رزق عطا کرنے والا ہے ' (اپنے بندوں کے درمیان) فیصلے کرنے والا ہے ' علم والا ہے ' (رزق میں) تنگی کرنے والا ہے ' (رزق میں) فراخی کرنے والا ہے ' (سرکشوں کو) نیچا کرنے والا ہے ' (اپنے دوستوں کو) اونچا کرنے والا ہے ' عزت عطا کرنے والا ہے ' ذلت کے ساتھ ہمکنار کرنے والا ہے ' سننے والا ہے ' دیکھنے والا ہے ' فیصلے کرنے والا ہے ' عدل کرنے والا ہے ' باریک بین ہے ' (پوشیدہ چیزوں کی) خبر رکھنے والا ہے ' حلم والا ہے ' عظمت والا ہے ' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے ' قدر دان ہے ' اونچی شان والا ہے ' بڑی شان والا ہے ' حفاظت کرنے والا ہے ' روزی رساں ہے ' کافی ہے ' جلال والا ہے ' سخی ہے ' تمنا ہے (اس سے کوئی چیز اوچھل نہیں) ' (دعاؤں کو) قبول کرنے والا ہے ' فراخی والا ہے ' دانائی والا ہے ' (اپنے نیک بندوں سے) محبت کرنے والا ہے ' شرف والا ہے ' (مرنے کے بعد) اٹھانے والا ہے ' اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ' اس کا وجود حق ہے ' کارساز ہے ' قوت والا ہے ' شدید قوت والا ہے ' مدد کرنے والا ہے ' حمد و ثناء کے لائق ہے ' احاطہ کرنے والا ہے ' بلا نمونہ بنانے والا ہے ' لوٹانے والا ہے ' زندہ کرنے والا ہے ' مارنے والا ہے ' زندہ ہے ' قائم ہے ' غنی ہے ' بزرگی والا ہے ' ایک ہے ' تنہا ہے ' بے نیاز ہے ' قدرت والا ہے ' اقتدار والا ہے ' آگے کرنے والا ہے ' پیچھے کرنے والا ہے ' (ہر چیز سے) پہلے ہے ' (اور ہر چیز سے) آخر ہے ' (ہر چیز پر) غالب ہے ' پوشیدہ ہے ' (سب چیزوں کا) مالک ہے ' بلند ہے ' احسان کرنے والا ہے ' توبہ قبول کرنے والا ہے ' سزا دینے والا ہے ' معاف کرنے والا ہے ' شفقت کرنے والا ہے ' شہنشاہ ہے ' عظمت والا ہے ' اور عزت والا ہے '

انصاف کرنے والا ہے، تمام مخلوق کو اکٹھا کرنے والا ہے، (ہر چیز سے) بے پرواہ ہے، غنی کرنے والا ہے، (ہلاکت کے) اسباب کو روکنے والا ہے، دشمنوں کے لئے ضرر رساں ہے اور دوستوں کو فائدہ دینے والا ہے، روشنی والا ہے، ہدایات دینے والا ہے، (بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا ہے، باقی رہنے والا ہے، وارث ہے، راہنمائی کرنے والا ہے، (نافرمانیوں کو دیکھ کر) صبر کرنے والا ہے، (ترمذی، بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، ان میں حافظ ابن حزم، داؤدی، ابن العربی، ابوالحسن قاضی اور ابو زید بلخی بھی شامل ہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۳۸) نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۰۸)

۲۲۸۹- (۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ، وَلَمْ یُوَلَدْ، وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: «دَعَا اللّٰهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی، وَاِذَا دُعِیَ بِهِ اَجَابَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۲۲۸۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو ایک ہے، بے نیاز ہے، نہ اسے کسی نے جنا ہے، نہ وہ جنا گیا ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے (اس پر) آپ نے فرمایا، اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ جب اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۲۲۹۰- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! اَسْأَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعَا اللّٰهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهِ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک شخص نماز ادا کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں بس تیرے لئے حمد و ثناء ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو (اپنے بندوں پر) شفیق ہے، تو انعامات کرنے والا ہے، بلا نمونہ آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔ اے (وہ) ذات جو بزرگی اور عزت والی ہے، اے! وہ ذات جو زندہ ہے، قائم ہے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا ہوتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۲۹۱- (۵) وَهَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَالْهُكْمُ إِلَهُ وَوَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾، وَفَاتِحَةِ (آلِ عِمْرَانَ): ﴿الَمْ، اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسمِ اعظم ان دو آیات میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور تمہارا معبودِ برحق ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں“ وہ ذات رحم کرنے والی اور مہربان ہے۔“ اور سورہ آل عمران کے شروع میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”آلم اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ذات زندہ ہے، قائم ہے“ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن ابی زیاد القداح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۳۰)

۲۲۹۲- (۶) وَهَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾، لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ [اللَّهُ] لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۹۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یونس علیہ السلام کی دعا جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو پاک ہے جب کہ میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔“ جو مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے (احمد، ترمذی)

الفصل الثالث

۲۲۹۳ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَاءً، فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَقُولُ: هَذَا مُرَّاءٌ؟ قَالَ: «بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ». قَالَ: وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ، ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو، فَقَالَ: االلَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيقٌ، حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ رِزِينَ.

تیسری فصل

۲۲۹۳: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عشاء کے وقت مسجد نبویؐ میں پہنچا تو وہاں ایک شخص بلند آواز کے ساتھ تلاوت کر رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں؟ یہ شخص ریاکار ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ مومن ہے (اللہ کی جانب) رجوع کرنے والا ہے۔ راوی نے بیان کیا بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے والے ابو موسیٰ اشعریؓ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاوت سن رہے تھے بعد ازاں ابو موسیٰ دعا کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے دعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھے گواہ بتاتا ہوں کہ تو معبودِ برحق ہے“ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو ایک ہے، بے نیاز ہے، نہ تو نے جنما ہے اور نہ تو جنما گیا ہے اور نہ کوئی اللہ کی برابری کرنے والا ہے۔“ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے بتاؤں جو کچھ میں نے آپ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ضرور! چنانچہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی سے مطلع کیا۔ اس پر اس نے مجھ سے کہا: آج سے تو میرا بھائی اور دوست ہے تو نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں مطلع کیا ہے (رزین)

(۳) بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ

وَالْتَهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

(سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کے کلمات کہنے کا ثواب)

الفصل الأول

۲۲۹۴۔ (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ». وَفِي رَوَايَةٍ: «أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۲۹۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل کلام چار کلمات ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ اور ایک روایت میں ہے کہ تمام کلاموں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب کلام چار کلمات ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ، کچھ حرج نہیں کہ ان میں سے جن کلمات کو تو شروع میں لائے (مسلم)

۲۲۹۵۔ (۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو یہ میرے ہاں ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں) (مسلم)

۲۲۹۶- (۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دن بھر میں سو بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کے کلمات کہے اس سے اس کے گناہ دور ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (بخاری، مسلم)

۲۲۹۷- (۴) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح اور شام سو بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے، تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کے کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے (بخاری، مسلم)

۲۲۹۸- (۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمات (ایسے) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بھاری ہیں، رحمن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ (بخاری، مسلم)

۲۲۹۹- (۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي كِتَابِهِ: فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَهَنِّي: «أَوْ يُحِطُّ». قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى، فَقَالُوا: «وَيُحِطُّ»

بَغَيْرِ أَلْفٍ . هَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِي .

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا، کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار نیکی کرو چنانچہ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، سو بار سُبْحَانَ اللہ کہنے سے ہزار نیکیاں ثبت ہوتی ہیں یا ہزار گناہ دور ہوتے ہیں (مسلم) مسلم میں موسیٰ مجنی سے مروی تمام روایات میں ”أَوْحَطُ“ الف کے ساتھ ہے لیکن ابوبکر برقانی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو شعبہ، ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ سے بیان کیا انہوں نے ”وَسَحَطُ“ الف کے بغیر بیان کیا ہے۔ الحمیدی کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۳۰۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کو اللہ نے اپنے فرشتوں کیلئے منتخب کیا ہے اور وہ ”سُبْحَانَ اللہ وَبِحَمْدِهِ“ ہے (مسلم)

۲۳۰۱ - (۸) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتَ بِمَا قُلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَاءِ نَفْسِهِ، وَزِينَةِ عَرْشِهِ، وَمِدَادِ كَلِمَاتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۱: جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد شروع دن میں اس کے ہاں سے نکلے جب کہ وہ ابھی نماز ادا کرنے کی جگہ میں تھیں۔ پھر آپ واپس تشریف لائے جب کہ سورج بلند ہو چکا تھا اور وہ ابھی تک وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ نے اس سے دریافت کیا، کیا تو اسی حالت پر رہی ہے جس پر میں تجھ سے جدا ہوا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، میں نے تیرے (ہاں سے جانے کے) بعد ایسے چار کلمات تین بار کہے ہیں کہ اگر ان کا موازنہ ان کلمات سے کیا جائے جن کو تو شروع دن سے (اس وقت تک) کہہ رہی ہے تو وہ ان پر غالب آجائیں۔ وہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ (ہر طرح کے عیوب سے) پاک ہے اور (ہم) اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی تمام مخلوقات کی کثرت کے برابر اور اس کی رضا

(کی مقدار) کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کی مقدار کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاهی کے برابر" (مسلم)

۲۳۰۲ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشَرَ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ایک دن میں سو بار "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" کہا تو اس کو دس گردنوں (کے آزاد کرنے) کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے (نامہ اعمال میں) سو نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور وہ دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں کرتا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔ (بخاری، مسلم)

۲۳۰۳ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ؛ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، وَهُوَ مَعَكُمْ، وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِي رَاحِلَتِهِ». قَالَ أَبُو مُوسَى: «وَأَنَا خَلْفُهُ أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي نَفْسِي، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثْرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟»، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صحابہ کرامؓ نے بلند آواز کے ساتھ "اللَّهُ أَكْبَرُ" کے کلمات کہنا شروع کر دیئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے نفسوں پر نرمی کرو تم کسی ایسی ذات کو نہیں پکار رہے جو سنا نہیں ہے اور غائب ہے بلکہ تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی دیکھنے والی ذات ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔ ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے تھا اور میں دل میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" (کے کلمات) کہہ رہا تھا۔ آپ نے

فرمایا، اے عبداللہ بن قیس! میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مطلع نہ کروں۔ میں نے عرض کیا، ضرور اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (کے کلمات) جنت کا خزانہ ہیں (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۳۰۴ - (۱۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ کے کلمات کہے تو جنت میں اس کے لئے کھجور کا درخت لگ جاتا ہے (ترمذی)

۲۳۰۵ - (۱۲) وَعَنْ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی لوگ صبح کرتے ہیں تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ اس بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو جو (تمام نقائص سے) پاک ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف اور محمد بن ثابت اور ابو حکیم راوی مجہول ہیں۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۵)

۲۳۰۶ - (۱۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهَ

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل ذکر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے اور افضل دعا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۰۷ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ، مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا لَا يَحْمَدُهُ».

۲۳۰۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ (کا کلمہ) شکر (ادا کرنے) کا اونچا مقام ہے جس نے اللہ کی تعریف نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا (بیہقی شعب الایمان)

۲۳۰۸ - (۱۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ

مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۳۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے جنہیں جنت کی جانب بلایا جائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو خوشی اور غمی میں اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

۲۳۰۹ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ، وَأَدْعُوكَ بِهِ. فَقَالَ: يَا مُوسَى! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا، إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخْصِنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى! لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ، غَيْرِي وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعَ وَضِعْنَ فِي كَفِّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفِّهِ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ». رَوَاهُ فِي: «شَرْحِ السُّنَنِ».

۲۳۰۹: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! مجھے ایسا ذکر بتائیں جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور اس کے ساتھ تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا، اے موسیٰ! تو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے کلمات کہہ۔ انہوں نے دریافت کیا، اے میرے پروردگار! آپ کے تو تمام بندے یہ کلمات کہتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مخصوص کلمات بتائیں۔ اللہ نے فرمایا، اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور جو ان میں آباد ہے (میرے ہوا) اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا پلڑا ان پر غالب آجائے گا (شرح السنہ)

۲۳۱۰ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَقَهُ رَبُّهُ». قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ،

وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، لَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي. وَكَانَ يَقُولُ: «مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمُهُ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۳۱۰: ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کے کلمات کہے، اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر میں ہوں اور میں کبریائی والا ہوں اور جب بندہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں صرف میں ایک ہوں، میرا کوئی شریک نہیں اور جب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں صرف میں ہوں، میرے لئے بلاشبہت ہے اور میرے لئے تعریف ہے اور جب بندہ یہ کہتا ہے کہ ”کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں“ تو اللہ فرماتا ہے کہ صرف میں ہی معبود برحق ہوں اور صرف میری مدد کے ساتھ برائی سے محفوظ رہنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے یہ کلمات اپنی بیماری میں کہے، بعد ازاں فوت ہو گیا تو اس کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی

(ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۱۱- (۱۸) وَفَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى، تَسْبِيحُ بِهِ فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے اور اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا انگوریاں تھیں جن پر وہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کا ورد کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا، میں تجھے اس سے زیادہ آسان یا افضل کام نہ بتاؤں (جن کا ترجمہ ہے) ”اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے زمین میں پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کے درمیان ہیں نیز اللہ پاک

ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو وہ پیدا کرنے والا ہے۔ اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ اس کی مثل اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اس کی مثل اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اس کی مثل اور ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اس کی مثل (یعنی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر) (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خزیمہ راوی مجہول ہے نیز سعید بن ابی ہلال راوی معروف نہیں، اسے اختلاط ہو گیا تھا پس یہ حدیث صحیح یا حسن درجہ کی نہیں ہے نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے بلکہ اس حدیث کے رد میں مستقل رسالہ بھی لکھا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۵۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۱۵، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۴)

۲۳۱۲ - (۱۹) وَهْنُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَاجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ؛ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو سو بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے سو سو بار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح اور شام سو سو بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا تو اس دن کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب والا عمل نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل کیا یا اس سے زیادہ کیا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضحاک بن جمرۃ الواسطی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۲۲، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۵۵)

۲۳۱۳ - (۲۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونِ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۳۱۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ (کا ثواب) نصف ترازو کو بھرے گا اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ (کا ثواب) تمام ترازو کو بھرے گا اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ (یہ کلمہ) اللہ تک پہنچ جاتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد راوی ضعیف اور اسماعیل بن عیاش راوی میں اختلاط ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰ - جلد ۱ صفحہ ۲۴۰، مرعات جلد ۵ صفحہ ۴۵۵)

۲۳۱۴ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے تو اس (کلمہ) کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش تک جا پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے دور رہتا ہو (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۵ - (۲۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرَى أُمَّتِكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنْهَا قِيَعَانُ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ، إِسْنَادًا.

۲۳۱۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات مجھے اسراء کرایا گیا (وہاں پر) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا، اے محمد! میری جانب سے اپنی اُمت کو سلام پہنچا دیں اور انہیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور ”سُبْحَانَ اللَّهِ“، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (کے کلمات) کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، البتہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے جیسا کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اس لئے کہ اس حدیث کے دو شاہد ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴)

۲۳۱۶ - (۲۳) وَعَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّقْدِيسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَتَامِلِ، فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ، وَلَا تَغْفَلْنَ فتنسِينَ الرَّحْمَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ

۲۳۱۶: پیئرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (یہ خاتون مہاجر خواتین میں سے ہے) انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تم ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَلُوسِ“ (کے کلمات) کو لازم پکڑو اور (ان کی گنتی) انگلیوں پر کرو اس لئے کہ انگلیوں سے سوال ہو گا، ان سے گواہی لی جائے گی۔ اور تمہیں ذکر الہی سے غافل نہیں رہنا چاہیے ورنہ تم (اللہ کی) رحمت سے محروم ہو جاؤ گی (ترمذی، ابو داؤد)

وضاحت: ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ان کلمات کا شمار کیا جائے۔ انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا مسنون ہے، کنکریوں اور ٹھیلوں پر شمار کرنے کی احادیث ضعیف ہیں پس ان احادیث سے دانہ دار تسبیح کے جواز پر استدلال صحیح نہیں (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۵)

الفصل الثالث

۲۳۱۷ - (۲۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ». فَقَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ فَقَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي». شَكَرَ الرَّاَوِي فِي «عَافِنِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دھماقی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا، مجھے ایسا ذکر بتائیں جس پر میں مداومت کروں۔ آپ نے فرمایا، ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ“ کا ذکر (ہمیشہ) کر بدوی نے کہا، یہ ذکر تو میرے رب کیلئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، تو (اپنے لئے) ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي“ کے کلمات کہہ کر دعا کر (ان کلمات کا ترجمہ یوں ہے) ”اے اللہ مجھے معاف فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے تندرستی عطا کر“ راوی کو لفظ ”عَافِنِي“ کے بارے میں شبہ ہے (مسلم)

۲۳۱۸ - (۲۵) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةٍ الْوَرَقِ، فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ، فَتَنَازَرَتِ الْوَرَقُ، فَقَالَ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، تُسَاقِطُ ذُنُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقِطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ**

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپؐ نے درخت (کی شاخوں) کو اپنی لاشی ماری تو پتے گرنے لگے (اس پر) آپؐ نے فرمایا، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کے کلمات بندوں کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جیسا کہ اس درخت کے پتے گرے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اعمش راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سنا ثابت نہیں تاہم اس مضمون کی ہم معنی حدیث مسند احمد میں صحیح راویوں سے منقول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۵۸)

۲۳۱۹ - (۲۶) **وَعَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا مِنْ كَسْرِ الْجَنَّةِ». قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا مَنْجَى مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ؛ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ، أَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.**

۲۳۱۹: مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو کثرت کے ساتھ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کا ذکر کیا کر۔ یہ کلمہ جنت کا خزانہ ہے۔ مکحولؒ کہتے ہیں، پس جس شخص نے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَى مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ“ کا ذکر کیا تو اللہ اس سے تکلیف کے (۷۰) دروازے دور کر دے گا جن میں معمولی دروازہ فقر و فاقہ کا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، مکحولؒ راوی نے ابو ہریرہؓ سے نہیں سنا۔

وضاحت: یہ حدیث سنن نسائی اور مسند بزار میں ذرا لمبی ہے نیز رواۃ ثقہ اور قابلِ حجت ہیں۔

(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۵۹)

۲۳۲۰ - (۲۷) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا لَهُمْ.**

۲۳۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے کلمات ننانوے بیماریوں کا علاج ہیں ان میں سب سے معمولی بیماری غم ہے۔
(بیہقی الدعوات الکبیر)

۲۳۲۱ - (۲۸) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَسْلَمَ عَبْدِي، وَاسْتَسْلَمَ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تجھے عرش کے نیچے جنت کے خزانے سے ایک کلمہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کلمہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔ اللہ فرماتا ہے میرا بندہ میرا مطیع ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا (بیہقی الدعوات الکبیر)
وضاحت: پہلی حدیث میں بشیر راوی ضعیف ہے جب کہ دوسری حدیث صحیح ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۵۹)

۲۳۲۲ - (۲۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمَلُّماً مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۲۳۲۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ (کے کلمات) تمام مخلوق کی عبادت ہے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کلمہ شکر ہے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کلمہ اخلاص ہے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ (کے کلمہ کا ثواب) آسمان اور زمین کو پر کر دے گا اور جب کوئی شخص ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا اسلام کامل ہے اور وہ ظاہر ”وہا“ و باطن ”فرما“ بردار ہے (زرین)
وضاحت: اس قول کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۶۰)

(۴) بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

(اللہ سے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کا بیان)

الفصل الأول

۲۳۲۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (بخاری) وضاحت: مسلم اور نسائی کی روایت میں سو بار استغفار کا ذکر ہے بظاہر دونوں میں تضاد ہے لیکن فی الحقیقت تضاد نہیں اس لئے کہ سو کے عدد میں ستر داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے معصوم تھے آپ کا استغفار عبودیت کا اظہار تھا (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۶۴)

۲۳۲۴ - (۲) وَعَنِ الْأَعْرَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۴: أَعْرَابِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ میرے دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ سے ستر بار مغفرت طلب کرتا ہوں (مسلم)

۲۳۲۵ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۵: أَعْرَابِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! توبہ کیلئے اللہ کی طرف رجوع کرو بلاشبہ میں اس کی طرف روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)

۲۳۲۶- (۴) وَهَذَا أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَوِي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالُمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ؛ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ؛ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمُكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ؛ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي! أَنْتُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي! أَنْتُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ، وَأَخْرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَنْفِي قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ؛ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ، وَأَخْرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ، ثُمَّ أُوفِّيْكُمْ بِهَا. فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ. وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے، پچھلے جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں“

میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔" (مسلم)

۲۳۲۷ - (۵) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَاتَى رَاهِبًا، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: أَلَهُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا. فَقَتَلَهُ؛ وَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اثْبِتْ قَرْبَةَ كَذَا وَكَذَا، فَادْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبُ بِشِيرٍ فَغَفِرَ لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اس کے بعد وہ نکلا اور اپنی توبہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ اس نے اس سے پوچھا، کیا اس کی توبہ (قبول ہو سکتی) ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور توبہ کے بارے میں دریافت کرنے لگا تو ایک شخص نے اس کی راہنمائی کی اور کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی جانب چل دیا) لیکن راستے میں اس کو موت نے آلیا تو اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی جانب جھکایا چنانچہ اس شخص کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اختلاف کیا۔ اس پر اللہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ تو قریب ہو اور دوسری بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو چنانچہ وہ اس بستی کی جانب ایک باشت قریب تھا تو اسے معاف کر دیا گیا (بخاری، مسلم)

۲۳۲۸ - (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا؛ لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تم کو فنا کر دیتا اور (تمہارے بدلے) ایسے لوگوں کو لاتا جن سے گناہ واقع ہوتے پھر وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ انہیں معاف کرتا (مسلم)

وضاحت: اللہ کا وصف "غَفَّارٌ" اس بات کا متقاضی ہے کہ بندوں سے نافرمانیوں اور گناہوں کا صدور ہو اور اگر انسان بھی فرشتوں کی طرح محض نیکیاں ہی کرتے تو اللہ ایسے لوگوں کو ان کی جگہ کیوں لاتا جن سے گناہ سرزد ہی

نہ ہوتے؟ اللہ کا وصف ”غَفَارَتٌ“ ثابت ہے۔ اسی طرح اللہ کے اوصاف تَوَّابٌ، غَفُورٌ، عَلِيمٌ، غَفُورٌ کا بھی یہی تقاضا ہے
(مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۷۰)

۲۳۲۹ - (۷) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَسُطُّ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَسُطُّ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۹: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گنہ کرنے والے تائب ہو جائیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گنہ کرنے والے تائب ہو جائیں یہاں تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع پذیر ہو گا۔ یعنی جب قیامت آئے گی تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا (مسلم)

۲۳۳۰ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ؛ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص گنہ کا اقرار کرتا ہے بعد ازاں توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۳۳۱ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا؛ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ایمان دار شخص نے مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔
(مسلم)

۲۳۳۲ - (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ، كَانَ رَاحِلَتُهُ بِأَرْضِ فُلَاةٍ، فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيْسَ مِنْهَا، فَأَتَتْ شَجَرَةً، فَاصْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ، فَاخَذَ بِخَطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللَّهُمَّ

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان دار شخص جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کی وجہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کی سواری بے آب و گیاہ جنگل میں تھی وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی جب کہ سواری پر اس کے خورد و نوش کا سامان تھا وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہو جاتا ہے، وہ اسے تلاش کرتے ہوئے درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہے۔ وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک سواری اس کے قریب کھڑی ہوتی ہے وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی میں پکارتا ہے، اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ غایت درجہ خوشی کی کیفیت کی بنا پر غلطی کر بیٹھتا ہے (مسلم)

۲۳۳۳- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ فَاعْفِرْهُ، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ! أَذْنَبْتُ فَاعْفِرْهُ. فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، قَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاعْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جس شخص نے گناہ کیا اور دعا کی، اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا تو اسے معاف فرما۔ اس کا رب فرشتوں سے کہتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا بعد ازاں جب تک اللہ چاہتا ہے وہ بندہ گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے، اے میرے رب! مجھ سے اور گناہ ہو گیا ہے تو میرے اس گناہ کو معاف فرما۔ اللہ فرشتوں سے کہتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کے گناہ کو معاف کر دیا ہے اب وہ جو چاہے کرے (بخاری، مسلم)

۲۳۳۴- (۱۲) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ: «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنِّي لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ». أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳۴: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایک شخص نے کہا، اللہ کی قسم! اللہ فلاں انسان کو معاف نہیں کرے گا اور اللہ نے (اس کے جواب میں) فرمایا، کون شخص ہے جو میرا نام لے کر قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں شخص کو تو معاف کر دیا اور تیری قسم کو باطل کر دیا جیسا کہ آپ نے فرمایا (مسلم)

۲۳۳۵ - (۱۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ». قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۳۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل استغفار یہ ہے کہ تو دعا کرے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں استطاعت کے مطابق تیرے وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی، میں تیرے ان احسانات کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دن میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ شام ہونے سے پہلے دن میں فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص رات میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں داخل ہو گا (بخاری)

الفصل الثانی

۲۳۳۶ - (۱۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيَّ وَرَجَوْتَنِيَّ غَفَرْتُ لَكَ عَلَىٰ مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيَّ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ

تعلیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمیدیں وابستہ رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا جو گناہ بھی تو نے کئے ہوں گے اور مجھے کچھ پرواہ نہیں (خواہ تو نے کتنے گناہ کئے) اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن جب تیری مجھ سے ملاقات ہو تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر بخشش کے ساتھ آؤں گا (ترمذی)

۲۳۳۷ - (۱۵) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالذَّارِمِيُّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۳۷: نیز اس حدیث کو احمد اور دارمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۳۸ - (۱۶) وَهَذَا مِنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي، مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”جس شخص کو یقین ہے کہ میں گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔“ (شرح السنہ)

۲۳۳۹ - (۱۷) وَهَذَا مِنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ

۲۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو لازم گردانا اللہ اس کو ہر تنگی سے نکالے گا اور اس کے ہر غم کو دور کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو گا (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۳۴۰- (۱۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَصْرَمَنْ اسْتَغْفَرَوَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اور اس نے (گناہ پر) اصرار نہ کیا اگرچہ دن بھر میں اس سے ستر بار یہ گناہ سرزد ہوا (ترمذی، ابوداؤد)
وغناحت: اس حدیث کی سند میں ابو رجاء مولیٰ ابوبکر راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۷۷۷)

۲۳۴۱- (۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ، خَيْرُ الْخَطَايَيْنِ التَّوَّابُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بنی آدم خطاکار ہیں اور وہ خطاکار اچھے ہیں جو خطا کے بعد اللہ سے رجوع کرتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۳۴۲- (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صَقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ، فَذَلِكُمُ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَلَّا، بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار شخص جب گناہ کرتا ہے تو گناہ کا سیاہ نکتہ اس کے دل پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرنے لگ جائے تو رنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ رنگ اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے پس یہی وہ رنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے 'ارشاد باری تعالیٰ ہے' "ہرگز نہیں! بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دل رنگ آلود ہیں" (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۲۳۴۳- (۲۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک روح حلق میں نہ آئے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۴۴ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتْكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۳۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان نے کہا، اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک وہ زندہ رہیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے میری عزت، میرے جلال اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ انہیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی طلب کرتے رہیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن اسیر اور دراج دونوں راوی ضعیف ہیں۔

(مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۲۳)

۲۳۴۵ - (۲۳) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا، عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ، لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِهِ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۴۵: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کا دروازہ بنایا ہے جس کی پہنائی ستر سال کے برابر ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی تو (اس وقت) کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان سے ہمکنار نہیں ہوا“ (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۴۶ - (۲۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۴۶: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہجرت ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہو اور توبہ ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہوگا (احمد، ابوداؤد، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ابی عوف الجرجسی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۸۱)

۲۳۴۷- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا نِيَّيْنِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابِّينِ، أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، وَالْآخَرُ يَقُولُ: مُذْنِبٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ، فَيَقُولُ: خَلَنِي وَرَبِّي. حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ. فَقَالَ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلَنِي وَرَبِّي، أُبْعِثَ عَلَى رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا، وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، فَبْعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اتَّسَطِطِ عَنَّا أَنْ تُحْظَرَ عَلَى عَبْدِي رَحِمَتِي؟ فَقَالَ: لَا يَارَبِّ! قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے ان میں سے ایک عبادت میں محو رہتا تھا، دوسرے کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ وہ گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا چنانچہ عبد مخلص (گناہ گار سے) کہتا کہ تو گناہوں سے باز آ جا۔ وہ جواب دیتا کہ مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جس کو اس نے عظیم گردانا اور اسے باز رہنے کیلئے کہا۔ اس نے جواب دیا، مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے، کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے (اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا چنانچہ اللہ نے (ان دونوں کی روح قبض کرنے کے لئے) فرشتہ بھیجا اس نے ان دونوں کی روح کو قبض کیا، ان دونوں کی روہیں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو اللہ نے گناہگار کو حکم دیا کہ تو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا، کیا تجھ میں قدرت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت کو روک لے؟ اس نے عرض کیا، نہیں اے اللہ! اللہ نے حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

وضاحت: کسی نیک شخص کو اپنے اعمال پر مغرور ہو کر کسی گناہگار کے بارے میں قسم نہیں اٹھانا چاہیے، اللہ پاک اس کو پسند نہیں فرماتے۔ غرور سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح اللہ کی مشیت میں دخل اندازی اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اللہ کی مشیت کا منکر ہے جبکہ اللہ کے اسماء اور صفات پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اس کے بغیر نجات ممکن نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

۲۳۴۸- (۲۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذَّنُوبَ جَمِيعًا﴾ «وَلَا يُبَالِي» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» «يَقُولُ»: بَدَلُ: «يَقْرَأُ».

۲۳۳۸: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا بلاشبہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے“ اور اللہ کو (کسی شخص کی) کچھ پرواہ نہیں (احمد، ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور شرح السنہ میں ”یَقْرَأُ“ کی جگہ لفظ ”يَقُولُ“ ہے یعنی فرماتے تھے۔

۲۳۴۹ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِ اللَّهِ: ﴿إِلَّا اللَّحْمُ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«إِنْ تَغْفِرَ اللَّهُ تَغْفِرَ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمًا»
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اللہ کے اس فرمان ”مگر جو صغیرہ گناہ ہیں“ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو معاف کرتا ہے تو تمام گناہوں کو معاف کر دے ورنہ تیرا وہ کون سا بندہ ہے جس سے صغیر گناہ نہیں ہوتے؟ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۵۰ - (۲۸) وَعَنِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عِبَادِيَ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ؛ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقْرَاءٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ؛ فَاسْأَلُونِي أَرْزُقْكُمْ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ؛ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنْتِي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي، وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ، وَحَيَّكُمْ، وَمَيَّتَكُمْ، وَرَطَبَكُمْ، وَيَبَسَّكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي؛ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحَيَّكُمْ، وَمَيَّتَكُمْ، وَرَطَبَكُمْ، وَيَبَسَّكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ، وَأَخْرَكُمْ،

وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطِّبْكُمْ، وَيَبَسِّكُمْ اجْتَمِعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ؛ فَسَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ؛ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً، ثُمَّ رَفَعَهَا؛ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَا جَدُّ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ، عَطَايِي كَلَامٌ، وَعَذَابِي كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ: ﴿كُنْ، فَيَكُونُ﴾. «رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ».

۲۳۵۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا اور تم سب محتج ہو مگر جس کو میں غنا عطا کروں، تم مجھ سے سوال کرو میں تمہیں (غنا) عطا کروں گا اور تم سب گناہگار ہو مگر جس کو میں محفوظ کروں پس تم میں سے جو شخص اس بات پر یقین رکھے کہ میں گناہوں کو معاف کرنے پر قدرت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اس کو معاف کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے پرہیزگار بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بلاشاہت میں مجھ کے ایک پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے بدبخت بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بلاشاہت میں مجھ کے ایک پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، فوت شدہ، جوان اور بوڑھے ایک چٹیل میدان میں جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص اپنی اپنی انتہائی آرزو کا سوال کرے اور میں تم میں سے ہر سوال کرنے والے کے سوال کو پورا کروں تو اس سے میری بلاشاہت میں کچھ کمی نہ آئے گی البتہ اس قدر کہ تم میں سے ایک شخص سمندر کے قریب سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر اس کو نکال لے۔ یہ اس لئے ہے کہ میں سخی ہوں۔ بزرگی اور کرم والا ہوں، میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا عطا کرنا کلمہ ”کُنْ“ سے ہے اور میرا عذاب کلمہ ”کُنْ“ سے ہے، میں جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کلمہ ”کُنْ“ کہتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۵۱- (۲۹) وَهَنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ

وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَقَى، فَمَنْ اتَّقَانِي فَنَا أَهْلُ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کی شان ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے“ آپ نے فرمایا، ارشادِ ربّانی ہے ”میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے پس جو شخص مجھ

سے ڈر گیا تو میں اس شان والا ہوں کہ میں اسے معاف کروں“ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: اس حدیث کے شواہد ہیں جن کی وجہ سے اس حدیث کے رِوَاۃ کے ضعف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۳۸۴)

۲۳۵۲ - (۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: «رَبِّ! اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ» مِائَةَ مَرَّةٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کو شمار کرتے۔ آپ سو بار یہ کلمات فرماتے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے“ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۳۵۳ - (۳۱) وَعَنْ يَلَالِ بْنِ يَسَارٍ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَمِنَ الزَّحْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، لِكُنْتَهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ: هَلَالُ بْنُ يَسَارٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۵۳: ہلال بن یسار بن یزید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا کے واسطے سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے یہ (کلمات) کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں“ وہ ذات زندہ قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں“ تو اس کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (ترمذی، ابو داؤد) البتہ ابو داؤد میں ہلال بن یسار ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۳۵۴ - (۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنْتَ لِي هَذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَيْكَ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک شخص کے درجات کو جنت میں بلند فرماتے ہیں۔ بندہ سوال کرے گا، اے میرے پروردگار! مجھے یہ درجہ کیسے حاصل ہوا؟ اللہ فرمائے گا، تیرے (ایمان دار) بیٹے نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی (احمد)

۲۳۵۵ - (۳۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ، يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلَحُّفُهُ مِنْ أَبِي، أَوْ أُمِّ، أَوْ أَخٍ، أَوْ صَدِيقٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَإِنْ هَدِيَةِ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۳۵۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر میں فوت شدہ انسان (ہولناکیوں کے لحاظ سے) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو ڈوب رہا ہو (اور اپنے بچاؤ کے لئے) مدد کے لئے پکار رہا ہو۔ وہ اپنے والد، والدہ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کے انتظار میں رہتا ہے جب کسی کی جانب سے اسے دعا پہنچتی ہے تو دعا اس کے نزدیک (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے) زیادہ محبوب ہوتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبر والوں پر روئے زمین پر رہنے والے لوگوں کی دعا سے پہاڑوں کے برابر رحمت نازل فرماتا ہے اور بلاشبہ زندہ لوگوں کا فوت شدہ لوگوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن جابر بن ابی عیاش، محمد بن راوی معروف نہیں، اس کی روایت کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۶، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۸۶)

۲۳۵۶ - (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي «عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ».

۲۳۵۶: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی (آخرت کی زندگی) نہایت عمدہ ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار کو درج پایا۔ ابن ماجہ اور نسائی نے اس حدیث کو "عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" میں بیان کیا ہے۔

۲۳۵۷ - (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي

مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَؤُوا اسْتَغْفَرُوا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ، وَابْنُ هَبَّاقٍ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں داخل کر کہ جب وہ نیکی کریں تو اس پر خوش ہوں اور جب ان سے کوتاہی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کریں (ابن ماجہ، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعذیل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲) الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، مرعات جلد ۵ صفحہ ۴۸۷

۲۳۵۸ - (۳۶) وَهْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ. قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هُكْذَا - أَيْ بِيَدِهِ - فَذَبَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ، نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَإِنَّمَا حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ، فَاسْتَيْقَظَ؛ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ، قَالَ: أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ»، رَوَى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسَبُ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا.

۲۳۵۸: حارث بن سويد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور دوسری حدیث اپنی جانب سے بیان کی۔ ان کی اپنی بیان کردہ حدیث یہ ہے کہ ایمان دار شخص اپنے گناہوں کو (دیکھ کر) یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہوا ہے، وہ خوف زدہ رہتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس پر نہ گر پڑے لیکن بدکار انسان اپنے گناہوں کو یوں محسوس کرتا ہے جیسے کہ کسی اس کے ناک کے پاس سے گزری ہے، وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کہیں کو ناک سے بھگا دیتا ہے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ایمان دار بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ خوفناک جنگل میں اترا، اس کی سواری اس کے ساتھ ہے جس پر اس کے خورد و نوش کا سامان ہے اس نے اپنا سر زمین پر رکھا اور سو گیا اور جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری (وہاں سے) جا چکی تھی۔ اس نے سواری کو تلاش کیا

جب اس پر گرمی اور پیاس وغیرہ کا شدید دباؤ ہوا تو اس نے (اپنے دل میں) کہا، میں اپنی اسی جگہ پر چلتا ہوں جہاں میں سویا تھا۔ وہاں جا کر سو جاتا ہوں اور وہیں موت کی آغوش میں چلا جاؤں گا چنانچہ اس نے اپنا سراپنی کلائی پر رکھا تاکہ موت سے ہلکتار ہو لیکن جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس موجود تھی۔ اس پر (اسی طرح) خورد و نوش کا سامان تھا پس اللہ ایمان دار شخص کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور اس پر خورد و نوش کا سامان دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ”مسلم“ نے اس میں سے صرف مرفوع حدیث کو ذکر کیا ہے جب کہ ”بخاری“ نے ابن مسعود کی موقوف حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔

۲۳۵۹ - (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَّ التَّوَّابَ».

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب جانتا ہے جو ایمان دار ہے، گناہوں میں ملوث ہے لیکن کثرت کے ساتھ توبہ کرنے والا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ ابو عبد اللہ مسلمہ راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۸۹)

۲۳۶۰ - (۳۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَحَبُّ أَنْ لِي الدُّنْيَا بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا﴾» الْآيَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ أَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «أَلَا وَمَنْ أَشْرَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ”آپ نے فرمایا، مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس آیت کی بجائے دنیا مل جائے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔“ اس پر ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو شخص مشرک ہے؟ (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپ نے خاموشی اختیار کی۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، ”خبردار! وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ یہ جملہ آپ نے تین بار دہرایا (احمد)“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۹۰)

۲۳۶۱ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

عَزَّوَجَلَّ لِيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: «أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ».

رَوَى الْإِسْنَدِيُّ الثَّلَاثَةَ أَحْمَدُ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيرَ فِي كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۲۳۶۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ اپنے بندے کو معاف فرماتا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کی رحمت کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! پردے کے حائل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص شرک کی حالت میں فوت ہو جاتا ہے (احمد، بیہقی کتاب البعث والنشور) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان راوی کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۲، مرعات جلد ۳-۵ صفحہ ۴۹۰)

۲۳۶۲- (۴۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا رَفِي الدُّنْيَا، ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالِ ذُنُوبٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۲۳۶۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ وہ زندگی میں کسی چیز کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتا تھا بعد ازاں اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ بھی ہوں گے تو اللہ اس کو معاف کر دے گا (بیہقی کتاب البعث والنشور)

۲۳۶۳- (۴۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: تَقَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِي، وَهُوَ مَجْهُولٌ. وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» رَوَى عَنْهُ مَوْقُوفًا. قَالَ: النَّدْمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۲۳۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گناہ سے سچی توبہ کرنے والا انسان اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا (ابن ماجہ، بیہقی شعبہ الایمان) نیز امام بیہقی نے بیان کیا کہ اس حدیث میں نہرائی راوی متفرد اور مجہول ہے۔ اور شرح السنہ میں ابن مسعود سے موقوف روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا، کہ ”پشیمان ہونا توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔“

(۵) بَابُ [رَحْمَةِ اللَّهِ]

(اللہ کی رحمت کی وسعتوں کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۳۶۴- (۱) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي». وَفِي رِوَايَةٍ: «غَلَبَتْ غَضَبِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۳۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو ایک کتاب لکھی جو اللہ کے پاس اس کے عرش پر ہے (اس میں تحریر ہے) کہ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (میری رحمت) میری ناراضگی پر غالب ہے (بخاری، مسلم)

۲۳۶۵- (۲) وَهَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَآخِرُ اللَّهِ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت کو جنوں، انسانوں، چارپایوں اور کیڑے کوڑوں میں تقسیم فرمایا ہے چنانچہ وہ اس رحمت کے باعث آپس میں میلان رکھتے ہیں اور اس کے سبب باہم محبت اور شفقت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے چھوٹے بچوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن اللہ نے ننانوے رحمتوں کو روک رکھا ہے، وہ قیامت کے دن ان کو اپنے بندوں پر نچھاور فرمائے گا (بخاری، مسلم)

۲۳۶۶ - (۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ. وَفِي آخِرِهِ قَالَ: «فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ».

۲۳۶۶: اور مسلم کی ایک روایت میں جو سلمانؓ سے مروی ہے پہلے والی روایت کی مثل ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ اس سویر حصہ کے ساتھ ننانوے باقی حصوں کو ملا کر اپنی رحمت کو مکمل کر دے گا۔

۲۳۶۷ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَقُوبَةِ؛ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ؛ مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایمان دار شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہو گا اور اگر کافر شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو اس کی جنت سے کوئی شخص یابوس نہ ہو گا (بخاری، مسلم)

۲۳۶۸ - (۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تم میں سے ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (بخاری)

۲۳۶۹ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهِ - وَفِي رِوَايَةٍ - اسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ، إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ، ثُمَّ اذْكُرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ، فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ؛ فَغَفَرَ لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک

فخص نے اپنے گمراہوں سے کہا، جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک فخص نے اپنے آپ سے زیادتی کی تھی کہ جب اس کی وفات کا وقت آن پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا۔ اس کے جسم کی آدمی راکھ کو خشکی میں اڑا دینا اور آدمی کو سمندر میں گرا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس پر قابو پا لیا تو اس کو ایسا عذاب دے گا کہ اس طرح کا عذاب جہنم والوں میں سے کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے گمراہوں نے اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا چنانچہ اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو سمندر نے اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اس کے تمام اجزاء کو اکٹھا کر دیا بعد ازاں اس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ وصیت کیوں کی تھی؟ اس نے جواب دیا، اے میرے پروردگار! تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تو خوب جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۳۷۰ - (۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ تَذْيُهَا تَسْعَى، إِذْ وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْصَّقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «اتْرُون هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» فَقُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے چنانچہ قیدیوں میں سے ایک عورت کے پستان سے دودھ بہہ رہا تھا جب کہ وہ اپنے بچے کی تلاش میں دوڑتی پھر رہی تھی۔ اچانک قیدیوں میں سے اسے بچہ مل گیا۔ اس نے اس کو اٹھا کر اپنے پیٹ سے چپکا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں گرائے گی؟ ہم نے جواب دیا، نہیں! جب کہ اس کے لئے گرانا ناممکن ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا، اللہ اپنے بندوں کے حق میں اس سے بڑھ کر مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے کے حق میں ہے (بخاری، مسلم)

۲۳۷۱ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعِمَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ؛ فَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا، وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلْجَةِ. وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ تَبْلَغُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال نجات نہیں دلا سکتے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا، مجھے بھی نہیں۔ جب تک کہ اللہ مجھے اپنی رحمت کے نیچے نہ ڈھانپ لے۔ پس تم راہ

صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام اور رات کا کچھ حصہ عمل کرو البتہ راہ اعتدال کو لازم پکڑو، مقصد حاصل کر لو گے (بخاری، مسلم)

۲۳۷۲ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ، وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ دوزخ سے بچا سکتے ہیں بلکہ مجھے بھی نہیں جب تک کہ اللہ کی رحمت شامل نہ ہوگی (مسلم)

۲۳۷۳ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ؛ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۷۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام صحیح ہو تو اللہ اس سے ان تمام گناہوں کو دور کر دیتا ہے جن کو اس نے کیا تھا اس کے بعد اسے ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ ملتا ہے اور گناہ کا بدلہ اس کے برابر ملتا ہے مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے (بخاری)

۲۳۷۴ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نیکیوں اور برائیوں کو لکھتا ہے جو شخص کسی نیک کام کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کرے تو اللہ اپنے پاس سے اس کیلئے ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں اور اگر اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ اپنے پاس سے اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کرے تو

اللہ اپنے نزدیک اس کا ایک نیک عمل ثبت فرماتے ہیں لیکن اگر وہ برائی کر گزرتا ہے تو اس کو ایک برائی تحریر کیا جاتا ہے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۳۷۵- (۱۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ ذِرْعٌ ضَبِيقَةٌ، قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَةً ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى، حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ». رَوَاهُ فِي: «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس شخص کی مثال جو بُرے اعمال کرتا ہے بعد ازاں اعمالِ صالحہ کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے تنگ زرہ پہن رکھی ہے، زرہ نے اس کے گلے کو دبلیا ہوا ہے بعد ازاں جب اس نے اچھا عمل کیا تو اس کی ایک کڑی کھل گئی بعد ازاں اور اچھا عمل کیا تو دوسری کڑی کھل گئی (اسی طرح اعمالِ صالحہ سے کڑیاں کھلتی گئیں) یہاں تک کہ زرہ زمین پر گر پڑی (شرح السنہ)

وضاحت: مثل نہایت واضح ہے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بُرے اعمال سے نہ صرف یہ کہ سینہ تنگ ہوتا ہے اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں بلکہ رزق کی تنگی مقدر بن جاتی ہے اور ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں باوقار نہیں لگتا لیکن یہی شخص جب اپنی زندگی میں تبدیلی لاتا ہے اور اعمالِ صالحہ کرتا ہے تو اس کی برائیاں لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور وہ شخص پرسکون زندگی بسر کرتا ہے اور اسے پریشانیوں سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۲۳۷۶- (۱۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُصُّ عَلَى الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ فَقُلْتُ الثَّلَاثَةَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۳۷۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'آپ نے منبر پر وعظ کرتے ہوئے فرمایا، "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" اس پر میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو، اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپ نے

دوبارہ فرمایا، ”جو شخص اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ اس پر میں نے دوبارہ عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو، اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپؐ نے تیسری بار فرمایا، ”اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ تو میں نے تیسری بار عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو، اگرچہ وہ چور ہو۔ آپؐ نے فرمایا، اگرچہ ابوالدرداء کا ناک خاک آلود ہو (احمد)

۲۳۷۷ - (۱۴) وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ، - يَعْزِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ التَّفَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ، فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاحٍ طَائِرٍ، فَأَخَذْتُهُنَّ، فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي، فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ، فَاسْتَدَارَتْ عَلَيَّ رَأْسِي، فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي، فَهُنَّ أَوْلَاءَ مَعِيَ. قَالَ: «ضَعْنَهُنَّ». فَوَضَعْتُهُنَّ وَابَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لَزُومَهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّعَجِبُونَ لِرَحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاحِ فِرَاحِهَا، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ: اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاحِ بِفِرَاحِهَا، أَرْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ» فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۷۷: عامر الرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک ایک شخص آیا، اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو اس نے چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں گھنے درختوں کے پاس سے گزرا مجھے وہاں کسی پرندے کے بچوں کی آوازیں سنائی دیں چنانچہ میں نے انہیں اٹھا کر اپنی چادر میں رکھ لیا۔ ان کی ماں آئی وہ میرے سر پر چکر کاٹنے لگی میں نے اس کے لئے بچوں سے کپڑا اٹھایا تو وہ ان پر بیٹھ گئی میں نے ان کو چادر میں لپیٹ لیا وہ یہ میرے پاس ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، انہیں رکھ دو۔ چنانچہ میں نے انہیں رکھا، بچوں کی ماں ان سے چپٹی رہی اڑی نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم بچوں کی والدہ کی شفقت پر جو وہ بچوں پر کر رہی ہے تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً اللہ اپنے بندوں پر بچوں کی والدہ سے زیادہ شفیق ہے۔ تم ان بچوں کو ماں سمیت لے جاؤ اور انہیں وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھایا ہے چنانچہ وہ انہیں واپس لے گیا۔ (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۲۳۷۸ - (۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟». قَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقَدْرِهَا، وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا، فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ، فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ

رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي، أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْإِمِّ يُولِدُهَا؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ، فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَيْكِي، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ .

تیسری فصل

۲۳۷۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بعض غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے، آپؐ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے استفسار کیا، کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہم مسلمان ہیں (جب کہ ان میں) ایک عورت ہنڈیا کے نیچے لکڑیاں جلا رہی تھی، اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب آگ تیز بھڑکتی تو عورت بچے کو آگ سے دور کرتی۔ وہی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے دریافت کیا، آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں ”اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“ نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ضرور ہے! اس نے پوچھا، کیا اللہ کی ذات اپنے بندوں پر ماں کی اپنے بچے پر شفقت سے زیادہ شفیق اور رحم والی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ضرور ہے! اس نے بیان کیا، ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں گراتی؟ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرنگوں کر کے رونے لگے بعد ازاں آپؐ نے اپنا سراونچا کیا اور فرمایا، بلاشبہ اللہ اپنے بندوں میں سے صرف اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو انتہائی سرکش اور اللہ کی مخالفت میں دلیر ہو گا اور وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے سے انکار کرے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ شیبانی راوی متسم با کذب ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۵۰۷)

میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۴

۲۳۷۹ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ، فَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجَبْرِئِلَ: إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي، أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ. فَيَقُولُ جَبْرِئِلُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فُلَانٍ، وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ، حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ صالح انسان اللہ کی رضامندی کا طالب رہتا ہے، وہ اسی طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے۔ خبردار! میری رحمت کا اس پر نزول ہو گا۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کہیں گے کہ فلاں شخص پر اللہ کی رحمت ہو یہی جملہ حاملین عرش فرشتے اور ان کے گرد والے فرشتے کہیں گے یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں والے فرشتے یہی جملہ دہرائیں گے پھر یہی رحمت کا اعلان اس کے حق

میں زمین پر اترتا ہے (احمد)

۲۳۸۰ - (۱۷) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ ، قَالَ: كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۲۳۸۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے اس قول ”ان میں کچھ لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے اور کچھ لوگ میانہ روی اختیار کرنے والے اور کچھ لوگ نیکوں میں سبقت لے جانے والے ہیں“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں (بیہقی)

(۶) بَابُ مَا يَقُولُ

عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

(صبح، شام اور سونے کے اوقات کی دعائیں)

الفصل الأول

۲۳۸۱ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: «أَصْبَحْنَا، وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ»، وَفِي رِوَايَةٍ: «رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۳۸۱: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور صرف اللہ ہی معبود برحق ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو خیر و برکت اس میں ہے اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے کالی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی بیماریوں سے اور دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ اور جب صبح کرتے تو یہی کلمات کہتے کہ ”ہم نے صبح کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے صبح کی۔“ اور ایک روایت میں ہے، ”اے میرے رب! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (مسلم)

۲۳۸۲ - (۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا». وَإِذَا اسْتَيْقَظَ

قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر دعا فرماتے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ نیند کر رہا ہوں اور (تیرے نام کے ساتھ) بیدار ہوں گا۔“ اور جب بیدار ہوتے تو دعا کرتے کہ ”تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں نیند کے بعد بیدار کیا اور اسی کی جانب اٹھنا ہے۔“ (بخاری)

۲۳۸۳ - (۳) وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ.

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸۴ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحِينَ» وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِيْفَةٍ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا».

۲۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنی چادر کے کنارے کے ساتھ اپنے بستر کو جھاڑے اس لئے کہ اسے کیا معلوم کہ بستر پر اس کے بعد کیا آیا ہے؟ بعد ازاں وہ کہے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے پروردگار! میں تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرما اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”بعد ازاں وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے“ پھر وہ دعا کرے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ بستر کو اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور کہے، ”اگر تو میری روح کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما۔“

۲۳۸۵ - (۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ. وَوَجَّهْتُ وَجْهِي

إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ».

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْيَمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، إِلَى قَوْلِهِ: اَرْسَلْتَ». وَقَالَ: «فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے پھر دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنے قصد کو تیری جانب متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا ہے“ تیرے ثواب کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے غضب سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں سوائے تیرے ہی فضل کے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل فرمایا ہے اور تیرے اس پیغمبر پر ایمان لایا جس کو تو نے رسول بنایا۔“ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”جس شخص نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات وفات پا گیا تو وہ فطرت پر فوت ہوا۔“ اور ایک روایت میں ہے براء بن عازب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا، ”اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر جائے تو نماز والا وضو کر۔ بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جا۔ بعد ازاں یہ دعا کر“ ”اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا۔“ آپ کے ارشاد ”جس کو تو نے رسول بنایا“ تک۔ نیز فرمایا، ”اگر تو اس رات فوت ہوا تو فطرت پر فوت ہوا اور اگر تو نے صبح کی تو خیر و برکت کو حاصل کیا۔“ (بخاری، مسلم)

۲۳۸۶: (۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَأَوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں مسکن عطا کیا اس لئے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ حفاظت نہیں فرماتا اور نہ انہیں جگہ عطا کرتا ہے“ (مسلم)

۲۳۸۷- (۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدَيِهَا مِنَ الرَّحْلِ، وَبَلَّغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: «أَلَا أَدْلُكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا، فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمِدا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں وہ آپ سے شکوہ کرنا چاہتی تھیں کہ ان کے ہاتھوں میں چکی (پیسے) کی وجہ سے چھالے تکلیف دے رہے ہیں جب کہ اسے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے پاس (غلام) قیدی آئے ہیں (لیکن) فاطمہ نے آپ کو (گھر میں) نہ پایا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ عائشہ سے کیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو فاطمہ کے بارے میں بتایا۔ علی نے بیان کیا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم بستروں میں لیٹے ہوئے تھے ہم نے اٹھنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: لیٹے رہو اور آپ میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک کو اپنے پیٹ پر محسوس کیا۔ آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم مانگتے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت گھریلو کام سرانجام دے گی۔ اگر خلوند کے لئے ضروری ہوتا کہ وہ گھریلو کام کے لئے غلام کا بندوبست کرے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیتے لیکن آپ نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کا وظیفہ کرو نیز مالِ فنی کا پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں تھا۔ آپ ذوی القربی کے حصہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غلام دے سکتے تھے جو ان کی خدمت کرتا لیکن آپ نے ان کو غلام دینا مناسب نہ سمجھا اور امام بخاری کے ترجمہ الباب کے مطابق (اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے) کہ نفس مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں اور مساکین پر صرف کیا جائے گا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور یتیم عورتوں کو ترجیح دی اور فاطمہ الزہراء کو ان کے مطالبے کے باوجود محروم لوثایا (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۲۱۵)

۲۳۸۸- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «أَلَا أَدْلُكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدِينَ

اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَعِنْدَ مَنَامِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں وہ آپ سے علوم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آپ نے جواب دیا، کیا میں تمہیں علوم سے بہتر چیز پر مطلع نہ کروں۔ تم ہر فرض نماز کے بعد اور اپنے سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کے کلمات کو (مسلم)

الفصل الثانی

۲۳۸۹- (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ». وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: «اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تیری حفاظت میں ہم نے صبح کی ہے اور تیری حفاظت میں شام کی ہے اور تیرے حکم کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم کے ساتھ ہم مریں گے اور موت کے بعد تیری جانب اٹھنا ہے۔“ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۳۹۰- (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مُزْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ». قُلُّهُ إِذَا أَصْبَحْتُ، وَإِذَا أَمْسَيْتُ، وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجِعَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو میں صبح و شام کے وقت کیا کروں۔ آپ نے فرمایا، یہ دعا کیا کرو (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کا علم رکھنے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک میں مبتلا کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا

ہوں۔" یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت کہا کرو (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۳۹۱- (۱۱) وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ». فَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالَجٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمُضِيَ اللَّهُ عَلَى قَدَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ: «لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُمَسِيَ»

۲۳۹۱: ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین بار یہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ (مدد طلب کرتا ہوں) جس کے ذکر کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی اور وہ زیادہ سننے والا اور زیادہ علم والا ہے تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہ دے گی" اور ابانؓ فالج زدہ تھے۔ ایک شخص ان کی جانب دیکھنے لگا تو ابانؓ نے اس سے کہا، تو مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟ یقین کرا حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھے بتائی ہے البتہ میں اس دن یہ دعائیہ کلمات نہ کہہ سکا تاکہ اللہ مجھ پر اپنی تقدیر کو جاری رکھے (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صبح تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی اور جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے شام تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی۔

۲۳۹۲- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ، وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوْ الْكُفْرِ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ، وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ». وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ يَذْكُرْ: «مِنْ سُوءِ الْكُفْرِ»

۲۳۹۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے شام کی ہے اور شام کے وقت اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور

تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے تمام حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے کالمی اور بڑھاپے کی تکالیف یا کفر کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ ”بدترین بڑھاپے اور تکبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ اور جب صبح کرتے تو تب بھی آپ یہی دعائیہ کلمات کہتے کہ ”ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت اقتدار اللہ ہی کا ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں کفر کی برائی کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۹۳ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: «قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۹۳: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے تعلیم دیتے کہ وہ صبح کے وقت یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ پاک ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے، اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ میرا اعتقاد ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے“ بلاشبہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہتا ہے وہ صبح تک محفوظ رہتا ہے (ابوداؤد)

۲۳۹۴ - (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے گا (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”شام اور صبح کے وقت اللہ کی پاکیزگی بیان کرو یعنی اس کے لئے نماز ادا کرو اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں سب تعریفیں ہیں اور دن کے آخر اور ظہر کے وقت پاکیزگی بیان کرو یعنی ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو“ اللہ کے اس قول تک ”اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے“ تو جو

خیر و برکت اس سے اس دن میں فوت ہو چکی ہے وہ اس کو پالے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تو وہ خیر و برکت جو اس سے فوت ہو چکی ہے اس کو پالے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمن راوی اور اس کے والد دونوں قابلِ محبت نہیں ہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۲۶)

۲۳۹۵ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي عِيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحَدَّه لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطُّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى؛ كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۳۹۵: ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت ذیل کے دعائیہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں“ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بلا شہادت ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ تو اس کے لئے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں ثبت ہوں گی اور دس برائیاں محو ہوں گی اور دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر یہ کلمات شام کے وقت کہے تو اس کے لئے صبح تک اس کے مثل بدلہ ہو گا چنانچہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ابو عیاش زرقی آپ سے فلاں حدیث بیان کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ابو عیاش کا بیان درست ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۳۹۶ - (۱۶) وَعَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا أَجْرَنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ، ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا. وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ؛ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۳۹۶: حارث بن مسلم تمیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ آپ نے اس کو پوشیدہ طور پر بتایا کہ جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو جائے تو کسی شخص سے

کلام کرنے سے پہلے (یہ کلمات) سات بار کہے، ”اے اللہ! مجھے دوزخ سے نجات فرما“ بلاشبہ جب تو یہ کلمات کہے گا، پھر اسی رات فوت ہو جائے گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا اور جب تو صبح کی نماز سے فارغ ہو تو یہی کلمات کہے، تو بلاشبہ جب تو اس روز فوت ہو گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا۔

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم اور عبدالرحمن بن حسان فلسطینی راوی مختلف فیہ ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۷، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۱)

۲۳۹۷ - (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي، وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي، وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي. وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» قَالَ وَكِيعٌ: - يَعْنِي الْحَسَفَ - . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ذیل کے دعائیہ کلمات کے پڑھنے کو نہیں چھوڑتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو ڈھانپ دے اور مجھے گھبراہٹوں سے امن عطا کر۔ اے اللہ! میرے سامنے، پیچھے، دائیں جانب، بائیں جانب اور میرے اوپر سے مجھے محفوظ فرما اور میں تیری عظمت کے وسیلہ سے اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں اچانک نیچے سے ہلاک کیا جاؤں یعنی زمین میں دھنسا دیا جاؤں۔“ (ابوداؤد)

۲۳۹۸ - (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ، وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت ذیل کے کلمات کہے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہم نے صبح کی ہے، ہم تجھے گواہ بناتے ہیں، تیرے حاملین عرش، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو

ایک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں“ تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس دن میں کیا اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس رات میں کیا (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹ - (۱۹) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى وَإِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان صبح اور شام تین بار (یہ کلمات) کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”میں نے اللہ کو رب تسلیم کیا اور اسلام کو دین قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کیا“ تو یقیناً اللہ قیامت کے دن اس کو راضی فرمائے گا۔ (احمد، ترمذی)

۲۴۰۰ - (۲۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادُكَ - أَوْ تَبْعُثُ عِبَادَكَ -». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے بعد ازاں یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا یا اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“ (ترمذی)

۲۴۰۱ - (۲۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ.

۲۴۰۱: نیز احمد نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۴۰۲ - (۲۲) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا

ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے بعد ازاں تین بار یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“ (ابوداؤد)

۲۴۰۳ - (۲۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَ، اللَّهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے وقت یہ دعائیہ کلمات فرماتے ”اے اللہ! میں تیری عزت والی ذات اور تیرے کامل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ اے اللہ! تو قرض اور گناہوں کے بوجھ کو زائل کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا اور تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہے اور دولت مند کو تیرے ہاں دولت فائدہ نہیں دے سکتی تو پاک ذات ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۰۴ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فَرَائِشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ، أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۴۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنے بستر پر آرام کرتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات تین بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں“ وہ ذات معبود برحق ہے“ وہ زندہ (اور) قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں“ تو اللہ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا عالِج وادی کے ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں (ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ عونی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۱۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۲)

۲۴۰۵ - (۲۵) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُورَةِ مَنْ كِتَابِ اللَّهِ، إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ

يُؤْذِيهِ، حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۳۰۵ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان لیٹتے وقت اللہ کی کتاب سے کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس (کی حفاظت) کے لئے فرشتہ مقرر فرماتا ہے چنانچہ ایذا پہنچانے والی کوئی چیز اس کے نزدیک نہیں جاتی جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو، جب بھی وہ بیدار ہو (ترغی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی غلطی محمول ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۵)

۲۴۰۶ - (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا». قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: «فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَالْفُ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ، وَيُكَبِّرُهُ، وَيُحَمِّدُهُ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةِ سَبْتَةٍ؟». قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا، حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَنْوُمُهُ حَتَّى يَنَامَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «خَصْلَتَانِ أَوْ خُلَتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ». وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «وَالْفُ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ» قَالَ: «وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ» وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ.

وَفِي أَكْثَرِ نَسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۲۳۰۶ : عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خبردار وہ دونوں خصلتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل پیرا ہونے والے کم ہیں۔ ہر (فرض) نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کو۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اپنی انگلیوں پر ان کو شمار فرماتے۔ پس یہ زبان کے لحاظ سے ایک سو پچاس ہیں اور ترازو میں پندرہ سو ہیں اور جب اپنے بستر پر لیٹے تو سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ سو بار کہے پس یہ زبان کے لحاظ سے سو ہیں اور ترازو میں ایک ہزار ہیں۔ پس تم میں کون شخص ہے جو رات دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، کیسے ہم ان

پر مداومت نہ کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے، وہ کہتا ہے فلاں دنیوی کام کو یاد کر، فلاں کو یاد کر یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شاید وہ اس پر مداومت نہ کر سکے۔ اور شیطان اس کے پاس آتا ہے وہ اس کو نیند پر مجبور کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس ذکر کے بغیر سو جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، دو خصلتیں ہیں جو مسلمان بندہ ان دونوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس طرح اس کی روایت میں اس کے قول کہ ایک ہزار پانچ سو ترازو میں ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ جب بستر پر لیٹے تو چونتیس بار اللہ اکبر کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار سبحان اللہ کہے۔ اور مصلح کے اکثر نسخوں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

۲۴۰۷ - (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ». رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ.

۲۴۰۷: عبد اللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! جو مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت نعمت میری آئی ہے، یہ تجھ اکیلے کی جانب سے ہے، تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے پس تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے۔“ اس شخص نے اس دن کا شکر یہ ادا کر دیا اور جس شخص نے شام کے وقت یہی دعا کی تو اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کر دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۳۴)

۲۴۰۸ - (۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، أَنْتَ آخِذُ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ». رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ.

۲۴۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! آسمانوں، زمین اور ہر چیز کے رب“

دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن پاک کو نازل کرنے والے! میں ہر شروالی چیز کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو باقی رہنے والا ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے، تجھ پر کوئی چیز غالب نہیں ہے اور تو اوچھل ہے لیکن تجھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں ہے۔ میرا قرض دور فرما اور مجھے فقیری سے غنا عطا فرما۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) اور مسلم نے اس حدیث کو معمولی اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۴۰۹ - (۲۹) وَعَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْإِنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاحْسَأْ شَيْطَانِي، وَفَكَ رَهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۰۹: ابو الازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو لیٹتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کی نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے شیطان کو ذلیل کر اور میرے (نفس کو) جو رہن ہے اس کو رستگاری عطا کر اور مجھے اونچی مجلس میں جگہ عطا فرما (ابوداؤد)

وضاحت: اونچی مجلس سے مقصود فرشتوں کی مجلس ہے اور نفس کے رہن سے مقصود یہ ہے کہ ہر نفس کو قیامت کے دن روک لیا جائے گا جب تک کہ حقوق العباد سے اس کو نجات حاصل نہ ہو جائے گی (واللہ اعلم)

۲۴۱۰ - (۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي، وَأَوَانِي، وَأَطْعَمَنِي، وَسَقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَافْضَلْ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلْ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام حمدو ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو ہر موزی چیز کے شر سے محفوظ کیا، مجھے رہائش عطا کی اور مجھے کھلایا پلایا، مجھ پر زیادہ عطیہ فرمایا اور جس نے مجھے کثرت کے ساتھ (انعامات سے) نوازا۔ ہر حالت میں اللہ کے لئے تمام حمدو ثناء ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبود برحق! میں دوزخ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۱۱ - (۳۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكََا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَصْلَتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا، أَنْ يَقْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ، أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهِيرٍ الرَّاوِي قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۲۳۱۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے رات بھر سو نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا، جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں کے پروردگار! اور زمینوں اور جن مخلوقات کو اس نے اٹھا رکھا ہے کے رب! اور شیطانوں اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں، ان کے مالک! مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے محفوظ فرما تاکہ ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر زیادتی نہ کرے یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ، تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق ہیں صرف تو ہی معبودِ برحق ہے" (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اس لئے کہ حکیم بن ظہیر راوی سے مروی حدیث کو بعض محدثین نے چھوڑ دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم بن ظہیر راوی کذاب ہے، وہ صحابہ کرام کو گالیاں دیا کرتا تھا۔
(مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۵)

الفصل الثالث

۲۴۱۲ - (۳۲) وَمَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ: فَتَحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۴۱۳: ابومالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر و برکت، کامیابی، دشمن پر غلبہ، روشنی، برکت اور ہدایت پر ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اسی طرح جب شام کرے تو یہی دعا کرے (ابوداؤد)

۲۴۱۳- (۳۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ: «اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» تُكْرِرُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي. فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَسْتَنْ بِسُنَّتِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۱۳: عبد الرحمن بن ابوبکر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا میں آپ سے سنتا رہتا ہوں کہ آپ ہر صبح دعا کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما“ اے اللہ! میرے کانوں میں عافیت عطا فرما“ اے اللہ! میری آنکھوں میں عافیت عطا فرما“ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں“ تین بار صبح اور تین بار شام ان کلمات کو دہراتے ہیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے سنا“ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کی اقتداء کرتا رہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن میمون راوی قوی نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۱۸)

۲۴۱۴- (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَالْكِبَرُ يَأْتِ وَالْعِظْمَةُ لِلَّهِ، وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا، وَآخِرَهُ فَلَاحًا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ!». ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ: «الْأَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السِّنِّيِّ.

۲۴۱۴: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو آپ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت ہوشیاری اللہ کی ہی ہے اور تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے اور کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے اور پیدا کرنا اور تصرف اللہ کے لئے ہے اور رات دن اور جو ان دونوں میں ظاہر ہوتا ہے اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ! اس دن کے آغاز کو درست اور اس کے درمیان کو آسان اور اس کے آخر کو کامیاب فرما۔ اے وہ ذات جو ارحم الراحمین ہے۔“ امام نووی نے اس حدیث کو ابن السنی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قائد ابو الورقاء راوی ضعیف اور متروک ہے (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۳۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰، مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۱۸)

۲۴۱۵- (۳۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَسْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ ،
وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» . رَوَاهُ
أَحْمَدُ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۳۱۵: عبد الرحمن بن ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب صبح کرتے تو یہ دعا مانگتے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہٴ اخلاص اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے دین اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی ہے جو دین حق کی طرف جھکنے والا تھا اور مشرک نہ
تھا۔“ (احمد، دارمی)

(۷) بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ (مختلف اوقات میں مختلف دعائیں)

الفصل الأول

۲۴۱۶ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماعت کرتے ہوئے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کے ساتھ“ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور کر اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور کر“ تو اگر ان کے درمیان اس جماعت سے بچہ ہوتا تقدیر میں ہے تو شیطان کبھی اس کو تکلیف نہ دے گا (بخاری، مسلم)

۲۴۱۷ - (۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا فرماتے، (جس کا ترجمہ ہے) ”صرف اللہ معبودِ برحق ہے جو عظمت والا اور حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو آسمانوں، زمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۴۱۸ - (۳) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاحِدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا، قَدْ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۱۸: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو صحابہ کرام آپس میں برا بھلا کہنے پر اتر آئے جب کہ ہم بھی آپ کے نزدیک تھے۔ ان میں ایک دوسرے کو غصے میں آکر برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ایک جملہ ایسا ہے کہ اگر یہ شخص وہ جملہ زبان پر لائے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا وہ جملہ یہ ہے ”میں اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں“ چنانچہ صحابہ کرام نے اس شخص سے کہا، تو سن نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں؟ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس شخص کا جواب درست نہیں کیوں کہ اس کے جواب سے مترشح ہوتا ہے کہ کیا میں پاگل ہوں، دیوانہ ہوں، میری عقل جا چکی ہے، کہ میں شیطان مردود سے پناہ طلب کروں؟ دراصل وہ شخص دیہاتی تھا اور کچھ زیادہ سمجھ بوجھ کا مالک نہ تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ شیطان سے اس شخص کو پناہ طلب کرنی چاہیے جو پاگل ہو جب کہ میں پاگل نہیں ہوں۔ وہ شخص اس بات سے ناواقف تھا کہ شدید غم و غصہ میں آنا بھی شیطان کی طرف سے ہے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک صحابی نے بار بار مطالبہ کیا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ نے اسے وصیت کی کہ تو غیظ و غضب میں نہ آیا کر (مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۵)

۲۴۱۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْلُؤُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا. وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ساتھ شیطان سے پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اللہ پاک نے مرغ میں ایسی حس رکھی ہے جس کے ساتھ وہ نفوسِ قدسیہ کا ادراک کرتے ہیں جیسا کہ گدھوں اور کتوں میں نفوسِ شریرہ کا ادراک ہے۔ اسی طرح علماء کی مجلس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور نافرمانوں کی مجلس سے اللہ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ مرغ جب بھی اذان دیتا ہے تو ضرور فرشتے کو دیکھتا ہے اور گدھا جب بھی آواز نکالتا ہے تو شیطان کو دیکھتا ہے بلکہ ان کا آواز کرنا بعض اوقات دیگر اسباب اور عوارض کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔ امام داؤدی کا قول ہے کہ مرغ سے پانچ چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ آواز میں حسن ہوتا ہے، صبح کی نماز کے لئے بیدار کرتا ہے، سخاوت کرتا ہے نیز غیرت اور کثرتِ جماع کا دلدادہ ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۷)

۲۴۲۰ - (۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ». اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِلْ لَنَا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ». وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: «آيُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سفر کے لئے سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔ بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم (موت کے بعد) اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں فرمانبرداری اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور اس اچھے عمل کا جس پر تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارے اس سفر کو آسان کر اور ہمارے لئے سفر کی دوری کو قریب فرما۔ اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے اور گھرمیں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت، غمناک منظر، مل اور گھرمیں بری واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں“ اور ”جب (سفر سے) واپس آتے تو یہی کلمات کہتے بلکہ ان میں اضافہ فرماتے کہ ہم فرمانبرداری کی جانب لوٹنے والے ہیں“ تا فرمائی سے توبہ کرنے والے ہیں“ اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ (مسلم)

۲۴۲۱ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۱: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اللہ کے ساتھ سفر کی پریشانی، واپس لوٹنے پر دل ٹھٹکی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا، گھر اور مل میں برے منظر سے پناہ طلب کرتے تھے (مسلم)

۲۴۲۲ - (۷) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص سفر یا غیر سفر میں کسی جگہ پر قیام کرے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔“ تو جب تک وہ شخص اپنی اس منزل سے روانہ نہ ہو گا اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی (مسلم)

۲۴۲۳ - (۸) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقَرٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: «أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے آپؐ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت کہتا (جس کا ترجمہ ہے) ”بس اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔“ تو تجھے بچھو کبھی تکلیف نہ پہنچاتا (مسلم)

۲۴۲۴ - (۹) وَ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاسْتَحَرَ يَقُولُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبِنَا، وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہر سننے والا سن رہا ہے کہ ہم اللہ کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کے عمدہ احسانات کا جو ہم پر ہیں اعتراف کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارا محافظ ہو اور ہم پر احسان کر ہم دونوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والے ہیں۔“ (مسلم)

۲۴۲۵ - (۱۰) وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَيُّونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج

یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر تین بار اللہ اکبر کہتے بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں“ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے والے ہیں اور اس کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے جماعتوں کو شکست سے دوچار کیا۔“ (بخاری، مسلم)

۲۴۲۶- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۲۶: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر بددعا کی۔ آپ نے فرمایا، ”اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے۔ اے اللہ! جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! مشرکین کو شکست دے اور انہیں مصائب و خطرات میں ڈال۔“ (بخاری، مسلم)

۲۴۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ، قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي، فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوُطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوْءَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. وَفِي رَوَايَةٍ: فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوْءَ عَلَى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى، ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهُ، فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: ادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۷: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان بنے۔ ہم نے کھانا اور حلوہ آپ کے سامنے رکھا۔ آپ نے اس سے تناول کیا بعد ازاں آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ کھجوریں تناول کر رہے تھے اور گھٹلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر پھینک رہے تھے اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ گھٹلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پیٹھ پر رکھ کر پھینک رہے تھے بعد ازاں آپ کے پاس پانی لایا گیا، آپ نے اسے نوش فرمایا، میرے والد نے آپ سے آپ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا، ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں آپ نے دعا کی، ”اے اللہ! ان کے لئے اس میں برکت فرما جو تو نے ان کو دیا ہے اور ان کو معاف کر اور ان پر رحم کر۔“ (مسلم)

الفصل الثانی

۲۴۲۸ - (۱۳) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۲۴۲۸: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمیں امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ چاند دکھا۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“ (ترمذی) اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۲۹ - (۱۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَأَنَّمَا كَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۲۹: عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت عطا کی، جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت بخشی“ تو اس کو وہ تکلیف نہ پہنچے گی خواہ وہ تکلیف کیسی ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

۲۴۳۰ - (۱۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الرَّاوِي لَيْسَ بِالْقَوِي.

۲۴۳۰: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے۔

۲۴۳۱ - (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ

أَلْفَ سَنَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ دَرَجَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي: «شَرْحُ السُّنَنِ»: «مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ جَامِعٍ يَبَاعُ فِيهِ» بَدَلُ «مَنْ دَخَلَ السُّوقَ».

۲۳۳۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے“ وہ ایک ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں، اسی کے لئے بلو شہادت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ذات زندہ ہے جس پر موت نہیں آتی، اسی کے ہاتھ میں تمام خیر و برکت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اللہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کرتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بیان کیا ہے اور شرح السنہ میں ہے کہ ”جو شخص جامع بازار میں کتا ہے جس میں اشیاء کو فروخت کیا جاتا ہے۔“ بجائے ان الفاظ کے کہ ”جو شخص بازار میں داخل ہوا۔“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۸۱، الإطال و معرفة الرجال جلد ۳ صفحہ ۳۷۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۶۹، مرعات جلد ۶ صفحہ ۷۲)

۲۴۳۲ - (۱۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ. فَقَالَ: «اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟» قَالَ: دَعْوَةٌ اَرْجُو بِهَا خَيْرًا. فَقَالَ: «اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ، وَالْقُرُوْرُ مِنَ النَّارِ». وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! فَقَالَ: «قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ». وَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ. فَقَالَ: «سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ»، فَسَأَلَهُ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۳۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کر رہا تھا، اے اللہ! میں تجھ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، مکمل نعمت کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا، ایسی دعا جس کے باعث میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، مکمل نعمت تو جنت میں داخل ہونا ہے اور دوزخ سے نجات حاصل کرنا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یا ”ذوالجلال والاکرام“ کہتے سنا تو فرمایا، تیری دعا مقبول ہے جو چاہے مانگ لے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا، وہ دعا کر رہا تھا ”اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا، ”تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا ہے پس تو اس سے عافیت کا سوال کر۔“ (ترمذی)

۲۴۳۳- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ؛ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ».

۲۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں شور و شغب زیادہ کرے تو وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں“ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں“ چنانچہ اس کے لئے اس کی مجلس میں جو کچھ ہوا اسے معاف کر دیا جاتا ہے (ترمذی، بیہقی الدعوات الکبیر)

۲۴۳۴- (۱۹) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى بِدَائِيَةٍ لِيَرَكِبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ». ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيلَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّ رَبَّنَا لَيُعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۴۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے قریب ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں پس جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو انہوں نے بسم اللہ کہا۔ جب سواری پر جم کر بیٹھ گئے تو انہوں نے الحمد للہ کہا۔ بعد ازاں انہوں نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کو مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔“ بعد ازاں انہوں نے تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف فرما“ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔“ بعد ازاں علیؑ ہنس پڑے۔ میں نے دریافت کیا اے امیر المؤمنین! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس طرح کرتے تھے جیسا کہ میں نے کیا ہے، بعد ازاں آپ ہنس پڑے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے بندے پر تعجب کرتا

ہے جب وہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما“ اللہ فرماتا ہے، ”میرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)“

۲۴۳۵- (۲۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا، أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقُولُ: «أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَحَوَاتِيمَ عَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذَكَّرْ: «وَآخِرَ عَمَلِكَ».

۲۴۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے، اس کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا اور آپ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ سے تیرے دین کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیری امانت کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیرے آخری عمل یعنی اچھے خاتمہ کا سوال کرتا ہوں۔“ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ان دونوں کی روایت میں ”تیرے آخری عمل“ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴۳۶- (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: «أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَحَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۳۶: عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع کرتے تو اس کے لئے یہ دعا فرماتے ”میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۳۷- (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَرِّدْنِي. فَقَالَ: «زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى». قَالَ زِدْنِي. قَالَ: «وَعَفَرَ ذَنْبَكَ». قَالَ: زِدْنِي بِأَبَى أَنْتَ وَأُمِّي. قَالَ: «وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے زادِ راہ عطا فرمائیں۔ آپ

نے (اس کے حق میں) دعا کی کہ ”اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے۔“ اس نے عرض کیا، آپؐ مزید (زادِ راہ) عطا فرمائیں۔ آپؐ نے دعا کی کہ ”اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔“ اس نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں مجھے مزید عطیہ دیں۔ آپؐ نے دعا کی کہ ”تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے (دنیا و آخرت کی) بھلائی کو آسان فرمائے۔“ (ترمذی)

اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۳۸ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي. قَالَ: «عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَرِّ». قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ. قَالَ: «اللَّهُمَّ أَطْوِلْ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپؐ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”اللہ کے ڈر کو لازم اختیار کر اور ہر ٹیلے پر بلند ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہہ۔“ جب وہ شخص چلا گیا تو آپؐ نے اس کے لئے دعا کی ”اے اللہ! اس کے دور کے سفر کو اس کے حق میں نزدیک فرما اور اس کے سفر کو آسان فرما۔“ (ترمذی)

۲۴۳۹ - (۲۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ. قَالَ: «يَا أَرْضُ! رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ، وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے جاتے اور رات کے لمحات آتے تو دعا فرماتے کہ ”اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے، میں اللہ کے ساتھ تیرے شر اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی شر سے جو تیری سطح پر حرکت کئے ہوئے ہے، پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اللہ کے ساتھ شیر، سیاہ سانپ، عام سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور شر میں آہل ہونے والے کے شر اور والد اور اولاد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۴۰ - (۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ عَظِيمِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ، وَبِكَ أَقَاتِلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہلو کیلئے باہر نکلتے تو یہ دعا فرماتے ”اے اللہ! تو میری قوت ہے اور تو میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں اور تیرے ساتھ دشمن پر حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑائی کرتا ہوں۔
(ترمذی، ابوداؤد)

۲۴۴۱ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۲۴۴۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا کرتے کہ ”اے اللہ! ہم تجھے مدافعت کی لئے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کے شر سے پناہ طلب کرتے ہیں۔“ (احمد، ابوداؤد)

۲۴۴۲ - (۲۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ. قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزَلَ أَوْ نُضِلَّ، أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ، أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَابْنِ مَاجَهَ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

۲۴۴۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہوئے نکلا ہوں، میرا اعتماد اللہ پر ہے۔ اے اللہ! ہم تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم کسی گناہ میں واقع ہوں یا ہم گمراہ ہوں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت پر اتر آئیں یا ہم پر جہالت کی جائے۔“ (احمد، ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد، ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ اُمّ سلمہ نے بیان کیا کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے باہر نکلتے تو آپ اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھا کر دعا کرتے کہ ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔“

۲۴۴۳- (۲۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ يُقَالُ لَهُ جَبِينٌ: هُدَيْتَ، وَكُفَيْتَ، وَوُقِيَْتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ. وَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ، وَكُفِيَ، وَوُقِيَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «لَهُ الشَّيْطَانُ».

۲۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کے ساتھ میں نکلتا ہوں“ میرا اعتماد اللہ پر ہے برائی سے روکنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے۔ ”تو اس شخص کو اس وقت کہا جاتا ہے کہ ”تو ہدایت والا ہے اور تو محفوظ کیا گیا ہے اور تو بچایا گیا ہے۔“ اس دعا کی وجہ سے اس کا شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے کہ تو اس شخص کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے جو ہدایت دیا گیا ہے، محفوظ کیا گیا ہے اور بچایا گیا ہے (ابوداؤد) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو ”اس کا شیطان دور ہو جاتا ہے“ تک ذکر کیا ہے۔

۲۴۴۴- (۲۹) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۴۴: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو وہ یہ دعا کرے۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہوتے ہوئے بھلائی اور باہر نکلتے ہوئے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے ہمارا اعتماد ہے“ بعد ازاں اپنے اہل خانہ کو السلام علیکم کہے (ابوداؤد)

۲۴۴۵- (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَأَ الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۴۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی انسان کے نکاح کرنے پر اس کو مبارکباد دیتے تو آپؐ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ اس نکاح کو تیرے لئے برکت والا کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تمہارے درمیان محبت فرمائے“ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۴۴۶- (۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

قَالَ: «إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً، أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا، فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سِنَامِهِ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ».

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ: «ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَاتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۳۶: عمرو بن شعيب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی خادم خریدے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت اور جس خیر و برکت پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے“ کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے شر اور جس شر پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے“ سے پناہ طلب کرتا ہوں“ اور جب کوئی شخص کسی اونٹ کو خریدے تو اس کی کوبان کے بلند حصہ کو پکڑ کر یہی دعائیہ کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے کہ بعد ازاں اس کی پیشانی کو پکڑے اور برکت کی دعا کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۴۴۷ - (۳۲) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعَاؤُ الْمَكْرُوبِ: اللَّهُمَّ رَحِّمْتِكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۴۷: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشانی کے دعائیہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں مجھے آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے سپرد نہ کر اور میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے“ (ابوداؤد)

۲۴۴۸ - (۳۳) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُومٌ لَزِمْتَنِي وَدُيُونٌ يَأْرِسُوكَ اللَّهُ! قَالَ: «أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هُمُومَكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ». قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي، وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے غم اور قرض نے گھیر رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا، میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تو انہیں کہے تو اللہ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض اتار دے۔ اس نے بیان کیا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ضرور۔ آپ نے فرمایا، صبح و شام کے اوقات میں یہ دعائیہ کلمات کہا کر۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ غم اور حزن سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ، عجز اور کاہلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بخل اور بزدلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ راوی نے بیان کیا کہ میں نے یہ دعائیہ کلمات کہے، تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں غسان بن بصری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۹۲)

۲۴۴۹ - (۳۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَاءَهُ مَكَاتِبٌ فَقَالَ: إِنِّي عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعْنِي. قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَاَهُ اللَّهُ عَنْكَ. قُلْ: «اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ بِعَمَلٍ سِوَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

وَسَنَدُكُمْ حَدِيثُ جَابِرٍ: «إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ» فِي بَابٍ: «تَعْطِيَةِ الْأَوَانِي» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۳۳۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک مکاتب (غلام) آیا۔ اس نے بتایا کہ میں کتابت کا مل ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، آپ میری معاونت کریں۔ علی نے کہا، کیا میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے کہ اگر تجھ پر بہت بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تجھ سے اس قرض کو ادا کرے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں ”اے اللہ! مجھے حلال کے ساتھ حرام سے محفوظ کر اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے مستغنی کر۔“ (ترمذی، بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور آئندہ صفحات میں ہم باب ”تَعْطِيَةُ الْأَوَانِي“ کے ضمن میں انشاء اللہ تعالیٰ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ذکر کریں گے جس میں ہے کہ ”جب تم کتوں کے بھونکنے کی آواز سنو۔۔۔“

وضاحت: غلام کو مکاتب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آقا اس سے کہے کہ تم اتنا روپیہ مجھے دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا جب وہ متعین رقم ادا کر دے گا تو غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ وہ غلام رہے گا (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۲۴۵۰ - (۳۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: «إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا کرتے تو آپ چند کلمات کہتے چنانچہ میں نے آپ سے ان کلمات کے فائدہ کے بارے میں استفسار کیا۔ آپ نے فرمایا، اگر خیر و برکت کے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے دعائیہ کلمات قیامت تک ان پر بطور مہر لگانے کے ہوں گے اور اگر برے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے کلمات ان کا کفارہ ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں ”اے اللہ! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں“ (نسائی)

۲۴۵۱ - (۳۶) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ: «هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۵۱: قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو، یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو، یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو۔ میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔“ آپ اس جملے کو تین بار دہراتے۔ بعد ازاں آپ دعا کرتے ”سب حمد و ثناء اس اللہ کے لئے ہے جو اسی طرح ایک ماہ کو لے گیا اور ایک ماہ کو لے آیا۔“

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے رواۃ ثقہ ہیں البتہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن ابن السنی اور امام طبرانی نے اس حدیث کو موصول بیان کیا ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۹۵)

۲۴۵۲ - (۳۷) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ،

مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَاؤِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ [أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ] ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَجِلَاءَ هَمِيٍّ وَغَمِيٍّ . مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ غَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ فَرْجًا» . رَوَاهُ رَزِينٌ .

۲۳۵۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا وزن و مال زیادہ ہو جائے تو وہ یہ دعائیہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں“ تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں ثابت ہے، تیرے فیصلے عدل و انصاف والے ہیں، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نام کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا اس کو تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کی تعلیم دی ہے یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ تو قرآن پاک کو میرے دل کی زندگی کا باعث بنائے اور میرے حزن و غم کو دور فرمائے۔“ جو شخص جب بھی یہ دعائیہ کلمات کہتا ہے تو اللہ اس کے حزن و غم کو دور فرماتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے (رزین)

۲۴۵۳ - (۳۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كَبْرَنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۵۳ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں بلندی پر چڑھتے تو ہم ”اللہ اکبر“ کے کلمات کہتے اور جب ہم نشیب میں اترتے تو ہم ”سبحان اللہ“ کہتے (بخاری)

۲۴۵۴ - (۳۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ: «يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ.

۲۳۵۴ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت غم زدہ کرتی تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے“ اے وہ ذات جو ہمیشہ قائم ہے، تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد کا طلب گار ہوں“ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بارے میں ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ غریب ہے اور محفوظ نہیں بلکہ انسؓ کی اس حدیث کے بارے میں یہ الفاظ ہیں جس میں

آپؐ نے فرمایا، ”یا ذوالجلال والاکرام“ کے دعائیہ کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرو (مرعات جلد ۶ صفحہ ۹۹)

۲۴۵۵ - (۴۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ؟ فَقَدْ بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ. قَالَ: «نَعَمْ، اَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا». قَالَ: فَضْرَبَ اللَّهُ وُجُوهَ أَعْدَائِهِ بِالرَّيْحِ، وَهَزَمَ اللَّهُ بِالرَّيْحِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۴۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ خندق کے موقع پر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم کیا دعا کریں اس لئے کہ (گھبراہٹ کی وجہ سے) دل حلق تک پہنچ چکے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، دعا کرو۔ ”اے اللہ! ہمارے عیوب کی پردہ پوشی کر اور ہماری گھبراہٹوں کو امن عطا کر۔“ (راوی نے بیان کیا) کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے چروں کو تیز آندھی کے ساتھ مارا نیز انہیں شکست سے دوچار کیا (احمد)

۲۴۵۶ - (۴۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، اَللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۴۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ کے نام کی ساتھ“ اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی خیر و برکت اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بازار کے شر اور اس بازار میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ مجھے اس بازار میں کسی سودے میں خسارہ اٹھانا پڑے۔“ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کو علامہ بیہقیؒ اور امام طبرانیؒ نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی کی سند میں محمد بن ابان جعفی راوی ضعیف ہے، الفعفاء الصغیر ۳۱۱، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۰، الفعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۲، المرحم والتعذیل جلد ۷ صفحہ ۱۱۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۰۲)

(۸) بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

(وہ دُعائیں جن میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے کا ذکر ہے)

الفصل الأول

۲۴۵۷ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۳۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ (نخت مصیبت، بدنصیبی، بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے) پناہ طلب کرو (بخاری، مسلم)

۲۴۵۸ - (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ فکر و غم، عاجزی، کللی، بزدلی، بخل، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ میں آنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری، مسلم)

۲۴۵۹ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ کابلی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میں تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب اور دوزخ کے فتنے، قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں نیز دولت کے فتنہ شر اور فقری کے فتنہ شر اور مسیح و جال کے فتنہ شر سے پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو ڈال اور میرے دل کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری فرما جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے“ (بخاری، مسلم)

۲۴۶۰ - (۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكَاةَ خَيْرٍ مِّنْ زَكَاةِهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَاةَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ عاجزی، کابلی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو (ممنوع کاموں سے) بچاؤ عطا فرما اور نفس کو (گناہوں سے) پاک فرما تو سب سے بہتر نفس کو پاک کرنے والا ہے تو اس میں تصرف کرنے والا ہے اور تو اس کا مالک ہے، اے اللہ! میں تیرے ساتھ ایسے علم سے پناہ طلب کرتا ہوں جو فائدہ عطا نہ کرے اور ایسے دل سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں اللہ کا ڈر نہ ہو اور ایسے نفس سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ طلب کرتا ہوں جسے قبولیت حاصل نہ ہو۔“ (مسلم)

۲۴۶۱ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ. وَجَمِيعِ سَخَطِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۷۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ انعامات کے زائل ہونے اور تیری (عطا کردہ) عافیت کے تبدیل ہونے اور اچانک تیری ناراضگی کے آنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)“

۲۴۶۲ - (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے کیا ہے اور ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نہیں کر پایا، پناہ طلب کرتا ہوں“ (مسلم)

۲۴۶۳ - (۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیری ذات کے لئے مطیع ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر اعتماد کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی ساتھ (دشمنوں سے) لڑائی کی۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں (تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں) کہ تو مجھے راہ ہدایت سے دور رکھے تو ہمیشہ زندہ ہے، تجھ پر موت طاری نہ ہو گی جب کہ جن اور انسان موت سے ہمکنار ہوں گے۔“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۴۶۴ - (۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّعِبُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۲۴۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرتا ہوں ایسے علم سے جو مفید نہ ہو، ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو، ایسے نفس سے جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو قبولیت حاصل نہ ہو۔“ (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۴۶۵ - (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا.

۲۴۶۵: نیز اس حدیث کو امام ترمذی نے عبد اللہ بن عمروؓ سے اور امام نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے۔

۲۴۶۶ - (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ طلب کرتے تھے بزدلی، بخل، برہائے کی عمر، دل کے وسوسہ اور عذابِ قبر سے (ابوداؤد، نسائی)

۲۴۶۷ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ محتاجی، مل کی کمی اور ذلت سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔“ (ابوداؤد، نسائی)

۲۴۶۸ - (۱۲) وَفِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ، وَالْيَفَاقِ، وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

(ابوداؤد، نسائی)

۲۴۶۹ - (۱۳) وَفِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ يَشْسُ الضَّجِيعُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا يَشْسِبُ الْبِطَانَةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ طلب کرتا ہوں اس لئے کہ بھوک تکلیف دہ ساتھی ہے اور میں تیرے ساتھ خیانت سے پناہ طلب کرتا ہوں اس لئے کہ خیانت بری خصلت ہے۔“
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۴۷۰ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُونِ، وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۳۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ برص، کوڑھ، دیوانگی اور بدترین قسم کی بیماریوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد، نسائی)

۲۴۷۱ - (۱۵) وَعَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۷۱: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور مذموم خواہشات سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ترمذی)

۲۴۷۲ - (۱۶) وَعَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلِّمْنِي تَعْوِذًا أَعُوذُ بِهِ. قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَشَرِّ بَصَرِي، وَشَرِّ لِسَانِي، وَشَرِّ قَلْبِي، وَشَرِّ مَنِيَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۳۷۲: شتیر بن شکل بن حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! مجھے وہ کلمات بتائیں جن کے ساتھ میں پناہ طلب کروں۔ آپ نے فرمایا تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور منی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۲۴۷۳- (۱۷) وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِي، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: «وَالْغَمَّ».

۲۴۷۳: ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ دیوار گرنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بلندی سے گرنے، ڈوبنے، آگ میں جلنے اور بڑھاپے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے حواس باختہ بنائے اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں تیری راہ میں حق سے پیٹھ پھیرتے ہوئے فوت ہو جاؤں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں (زہریلے جانور کے) ڈسنے سے فوت ہو جاؤں۔“ (ابوداؤد، نسائی) اور دوسری روایت میں یہ لفظ زیادہ ہے کہ میں غم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

۲۴۷۴- (۱۸) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبْعٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالدَّعَوَاتِ الْكَبِيرُ.

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم اللہ کے ساتھ ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو غیب تک پہنچائے (احمد، بیہقی فی الدعوات الکبیر) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عامر راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۴۹، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۲۵)

۲۴۷۵- (۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا، فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا، اے عائشہ! اللہ کے ساتھ اس (چاند) کے شر سے پناہ طلب کر یہی وہ تاریک رات ہے جب اس کا اندھیرا چھا جاتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اگرچہ دن کی طرح رات بھی نعمت ہے اس میں سکون حاصل ہوتا ہے لیکن چونکہ جادوگر لوگ چاند گرہن کی حالت میں اور جب آخری راتوں میں چاند کی روشنی کم ہوتی ہے، اندھیرا چھایا ہوتا ہے تو وہ جادو وغیرہ کے

عمل کرتے ہیں اس لئے ایسی راتوں سے پناہ طلب کی گئی ہے (واللہ اعلم)

۲۴۷۶ - (۲۰) وَحَنَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: «يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا؟» قَالَ أَبِي: سَبْعَةٌ: سِتْنَا فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «فَأَيُّهُمْ تَعْدُ لِرُغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلِمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ». قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ الْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا 'اے حصین! ان دنوں تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا 'سات خداؤں کی عبادت کرتا ہوں (ان میں سے) چھ خدا زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر ہے۔ آپ نے دریافت کیا 'ان میں سے کس کو تو اپنے فائدے اور خوف کے لئے خاص کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا 'اس خدا کو جو آسمان میں ہے۔ آپ نے فرمایا 'اے حصین! خبردار! اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تجھے دو دعائیں بتاؤں گا جو تجھے دونوں جہانوں میں فائدہ بخشیں گی (راوی نے بیان کیا) جب حصین ایمان لایا تو اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں دعائیں بتائیں جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا 'تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) 'اے اللہ! مجھے استقامت کی راہنمائی عطا کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔' (ترمذی)

۲۴۷۷ - (۲۱) وَحَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكِّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُقْبِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَهَذَا لَفْظُهُ.

۲۴۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تم میں سے کوئی شخص جب نیند میں خوف زدہ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) 'میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اللہ کی ناراضگی، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے چوک لگانے سے اور اس سے کہ وہ میرے قریب پھٹکیں پناہ طلب کرتا ہوں۔' تو وہ اس کو ضرر نہیں پہنچا سکیں گے اور عبد اللہ بن عمرو اپنے ان بچوں کو جو حد بلوغت کو پہنچ جاتے انہیں ان کلمات کی تعلیم دیتے اور جو بالغ نہ ہوتے تو ان کلمات کو کسی کلمہ وغیرہ پر تحریر کر کے بچے کی گردن میں لٹکا دیتے تھے (ابوداؤد، ترمذی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت بیان کرتا ہے نیز حدیث معطل ہے اور پھر یہ فعل عبد اللہ بن عمرو صحابی کا ہے، مرفوع حدیث نہیں ہے اس لئے اس سے تعویذ لٹکانے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جاسکتا جب کہ بعض علماء جواز کے قائل ہیں کہ اگر آیات قرآنیہ اور مستنون دعائیں ہوں تو تعویذ کی شکل میں ان کا استعمال جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ نابالغ بچوں کے گلے میں بھی تعویذ نہ لٹکائے جائیں جبکہ تعویذات کا کاروبار تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

(۱) کَلِمَةُ الْيَتِّبِ تحقیق علامہ البانی صفحہ ۴۴)

۲۴۷۸ - (۲۲) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ اجْرِهِ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ سے تین بار جنت کا سوال کیا تو جنت اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ ”اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر“ اور جس شخص نے دوزخ سے پناہ طلب کی تو آگ دعا کرتی ہے کہ ”اے اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ کر۔“ (ترمذی، نسائی)

وضاحت : جملات کا کلام کرنا درست ہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے کو چھوڑ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا تنہا روئے لگا، اسی طرح جنت اور دوزخ کا دعا کرنا حقیقت پر محمول ہو گا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۳۱)

الفصل الثالث

۲۴۷۹ - (۲۳) هَنَّ الْقَعْقَاعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلْتَنِي يَهُودًا حِمَارًا. فَقِيلَ لَهُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمُ مِنْهُ، وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، وَبِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۴۷۹: قَعْقَاعُ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار نے بیان کیا کہ اگر وہ دعائیہ کلمات نہ ہوتے جن کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں تو مجھے یہودی (جلود کے ساتھ) گدھا بنا دیتے۔ کعب احبار سے دریافت کیا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے بیان کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کی ذات کے ساتھ پناہ طلب کرتا

ہوں جو عظمت والی ہے جس سے کوئی چیز زیادہ عظمت والی نہیں ہے اور اللہ کے ان کلمات تمامہ کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے ان اچھے ناموں کے ساتھ جن کا مجھے علم ہے اور جن کو میں نہیں جانتا اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا پھیلایا اور بنایا۔“ (مالک)

۲۴۸۰- (۲۴) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ. فَقَالَ: اَيُّ بَنِيْ! عَمَّنْ اَخَذْتَ هَذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبْرِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَالتِّرْمِذِيُّ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: فِيْ دُبْرِ الصَّلَاةِ.

وَرَوَى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ، وَعِنْدَهُ: فِيْ دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۳۸۰: مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرض نماز کے بعد (یہ) دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر احتیاج اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ چنانچہ میں بھی یہ کلمات کہتا تھا۔ میرے والد نے دریافت کیا اے میرے بیٹے! یہ کلمات تو بنے کہاں سے معلوم کئے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ سے۔ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (نسائی، ترمذی) البتہ امام ترمذی نے فرض نماز کے بعد کا ذکر نہیں کیا اور امام احمد نے حدیث کے الفاظ کو ذکر کیا ہے اور اس میں فرض نماز کے بعد کا ذکر ہے۔

۲۴۸۱- (۲۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْذِّئْنِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَتَعْدِلُ الْكُفْرُ بِالْذِّئْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ. قَالَ رَجُلٌ: وَيَعْدِلَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۳۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کے ساتھ کفر اور قرض سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا کفر قرض کے مساوی ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر اور احتیاج سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ ایک شخص نے دریافت کیا بھلا وہ دونوں برابر ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دراج ابوالیثم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۸۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۳۵)

(۹) بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

(جامع دعائیں)

الفصل الأول

۲۴۸۲- (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي، وَهَزْلِي، وَخَطِيئِي، وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، مَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی نفل

۲۴۸۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے گناہ، میری جہالت، کسی بھی کام میں میرے اسراف اور جن امور کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے انہیں معاف فرما۔ اے اللہ! میری سنجیدگی سے کی ہوئی، مذاقاً کی ہوئی اور بلا ارادہ اور ارادے کے ساتھ کی گئیں خطائیں معاف کر دے یہ سب قسم کی خطائیں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ، ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما تو آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۴۸۳- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے دین کو درست رکھ، جو میرا اصل سہارا ہے نیز میری دنیا کی اصلاح فرما جس

کے ساتھ میرا معاش وابستہ ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جس مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر نیک کام میں اضافے کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام حاصل کرنے کا سبب بنا (مسلم)

۲۴۸۴ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتَّقَى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، گناہوں سے بچاؤ اور استغناء کا سوال کرتا ہوں۔“ (مسلم)

۲۴۸۵ - (۴) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلِ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي، وَسِدِّدْنِي. وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا يَنْتَ الطَّرِيقَ، وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السُّهُمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے استقامت عطا کر۔“ اور ہدایت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے سیدھا راستہ دکھائے اور استقامت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے تیر کی مانند سیدھا کرے (مسلم)

۲۴۸۶ - (۵) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا اسْلَمَ، عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۶: ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز کی تعلیم دیتے بعد ازاں اسے ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق حلال عطا کر۔“ (مسلم)

۲۴۸۷ - (۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں نعمت اور آخرت میں اچھا مرتبہ عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۴۸۸- (۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو يَقُولُ: «رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيسِّرْ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مَطْوَعًا لَكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَاجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۲۳۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے پروردگار! مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کر اور مجھ پر کسی کو غلبہ عطا نہ کر اور میری مدد فرما مجھ پر کسی کو مسلط نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما اور (تیک کاموں کی) مجھے ہدایت فرما اور میرے لئے راہ ہدایت پر چلنے کو آسان فرما اور مجھے ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا شکر یہ ادا کرنے والا، تجھے یاد کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والا، تیرے لئے خشوع کرنے والا، کثرت کے ساتھ آہ و زاری کرنے والا (تمام معاملات میں) اپنی جانب رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ محو فرما اور میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو اپنے دشمنوں پر ثابت کر اور میری زبان کو درست فرما اور میرے دل کو راہ صواب کی ہدایت فرما اور میرے دل کے کینہ کو نکل دے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۴۸۹- (۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: «سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۳۸۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپ نے رونا شروع کیا اور فرمایا ”اللہ سے (گناہوں کی) معافی اور (دین کی) سلامتی کا سوال کرو

بلاشبہ کوئی شخص یقین کی بعد سلامتی سے بہتر (نعمت) عطا نہیں کیا گیا (ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

۲۴۹۰ - (۹) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ. ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، قَالَ: «فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۴۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عافیت اور درگزر کی درخواست کر۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے اس کو پہلا جواب دیا بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں تیسرے دن آیا۔ آپ نے اس کو پہلا ہی جواب دیا نیز فرمایا: جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی مل گئی تو پھر تو کامیاب ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

۲۴۹۱ - (۱۰) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَتَفَعَّلُ حُبَّكَ عِنْدَكَ، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي بِمِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِي مِمَّا تُحِبُّ، اللَّهُمَّ مَا رَزَوْتُ عَنْكَ بِمِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فِرَاغًا لِي فِي مِمَّا تُحِبُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۱: عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اپنی اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیرے نزدیک فائدہ عطا کرے، اے اللہ! جو تو نے مجھے محبوب چیزیں عطا کی ہیں انہیں میرے لئے ان کاموں کا ذریعہ بنا جن کاموں کو تو محبوب جانتا ہے، اے اللہ! میری جن چیزوں سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے تو میرے دل کو ان کاموں کے لئے فارغ کرنے کا ذریعہ بنا جن کو تو محبوب جانتا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سفیان بن وکیح راوی متسم بالکذب ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۳)

۲۴۹۲ - (۱۱) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ

مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهِمْ لَوْلَا الدَّعَوَاتُ لِأَصْحَابِهِ: «اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مِصْصِيَّاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرُ هِمَمِنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۴۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوئے ہوں اور آپؐ نے اپنے رفقاء صحابہ کرامؓ کے لئے ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا نہ کی ہو (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا اس قدر حصہ عطا فرما کہ تو ہمارے اور ہماری نافرمانیوں کے درمیان پردہ بن جائے اور اطاعت سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہم پر دنیوی مسائل کو معمولی بنا دے اور ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قوت سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا کر“ جب تک ہم زندہ ہیں اور ان کو آخر تک قائم رکھ اور ہمیں ان لوگوں سے بدلہ لینے دے جو ہم پر ظلم کرتے ہیں اور ہمیں ان لوگوں پر کامیاب فرما جو ہمارے ساتھ دشمنی کریں اور ہمیں ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ پہنچا اور دنیا کے حصول کو ہمارا عظیم مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہیں کرتے۔“ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۳ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۴۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اس علم سے فائدہ عطا کر جسے تو نے مجھے عطا کیا ہے اور مجھے ایسا علم عطا کر جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور میرے علم میں اضافہ کر۔ سب حمد و ثناء ہر حالت میں اللہ کے لئے ہے اور میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کی حالت سے پناہ طلب کرتا ہوں (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو (سند کے لحاظ سے) غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف اور محمد بن ثابت راوی مجہول ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۵۰)

۲۴۹۴ - (۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوًى كَدَوِي النَّحْلِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَّا سَاعَةً، فَسَرَى عَنْهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآكِرْمَنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا». ثُمَّ قَالَ: «أُنْزِلْ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے نزدیک شہد کی مکھوں کی جھنکاہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی چنانچہ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا جب نزل وحی کی حالت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی، اے اللہ! ہمیں کثرت کے ساتھ (خیر و برکت) عطا کر اور اس میں کمی نہ کر اور ہمیں عزت سے سرفراز اور ہمیں ذلیل نہ کر اور ہمیں نواز اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں (اپنی رحمت کے لئے) ترجیح دے اور دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے خوش ہو۔“ بعد ازاں آپ نے فرمایا، مجھ پر دس آیات نازل کی گئیں ہیں جو شخص ان (پر عملی طور) پر قائم رہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا بعد ازاں آپ نے (سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات) تلاوت کیں ”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ.....“ یہاں تک کہ دس آیات تلاوت فرمائیں (احمد، ترمذی)

الفصل الثالث

۲۴۹۵ - (۱۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ»، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تیسری فصل

۲۴۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے تندرستی عطا کرے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا، آپ

دعا فرمائیں (راوی نے بیان کیا) آپؐ نے اس کو اچھی طرح وضو بنانے کا حکم دیا اور ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں اور تیری جانب تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی سفارش لاتا ہوں جو نبی رحمت ہیں، میں آپؐ کو اپنے پروردگار کے ہاں سفارش لاتا ہوں تاکہ وہ میری اس حاجت کو پورا کرے“ اے اللہ! میرے بارے میں ان کی سفارش قبول کر۔“ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی مجہول، متفرد اور مختلف فیہ ہے۔ اس حدیث سے استدلال درست نہیں البتہ صالحین سے ان کی زندگی میں دعا کرائی جاسکتی ہے جیسا کہ آپؐ کی زندگی میں آپؐ سے دعا کرانا ثابت ہے لیکن آپؐ کی ذات کو آپؐ کی زندگی میں بطور سفارشی پیش کرنا یا آپؐ کی وفات کے بعد سفارش پیش کرنا یا کسی زندہ یا فوت شدہ بزرگ کو بطور سفارشی پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ”التوسل والوسیلہ“ اور ”الرد علی البکری“ میں اور علامہ عسقلانیؒ نے ”صیئۃ الإنس“ میں اس پر مدلل و مبسوط بحث کی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۵۷)

۲۴۹۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبْلِغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَاهْلِي، وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ». قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذُكِرَ دَاوُدُ يُحَدِّثُ عَنْهُ؛ يَقُولُ: «كَانَ عَبْدَ الْبَشَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۴۹۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کی دعا کے الفاظ (یہ) ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور ان لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میری جانب میرے نفس، مال، اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنا۔“ راوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: عبداللہ بن ربیعہ دمشقی راوی کی بیان کردہ احادیث موضوع ہیں البتہ حدیث کا آخری جملہ کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے۔“ صحیح ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۴۶)

۲۴۹۷ - (۱۶) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : لَقَدْ خَفَّفْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ .
 فَقَالَ : أَمَّا عَلَى ذَلِكَ ، لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ
 رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي ، غَيْرَ أَنَّهُ كَتَبَ عَنْ نَفْسِهِ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ :
 «اللَّهُمَّ بَعْلِمِكَ الْغَيْبِ ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا
 عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ
 فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ ، وَأَسْأَلُكَ
 قَرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ،
 وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ ، وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ،
 اللَّهُمَّ زَيْنًا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ ، وَاجْعَلْنَا هَذَاهُ مَهْدِيَيْنِ » . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۲۳۹۷ : عطاء بن سائب رحمۃ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ
 عمار بن یاسر نے ہمیں نہایت تخفیف کے ساتھ نماز پڑھائی چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے تخفیف
 کے ساتھ امامت کرائی اور مختصر نماز پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ جب کہ میں
 نے تو اس نماز میں وہ دعائیہ کلمات کہے ہیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب عمار بن
 یاسر (جانے کے لئے) کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہو لیا دراصل وہ شخص میرے والد سائب تھے البتہ
 انہوں نے کنلیہ کرتے ہوئے ایک شخص کا کہا ہے۔ انہوں نے عمار سے دعائیہ کلمات دریافت کئے؟ سائب نے واپس
 آکر لوگوں کو اس سے آگاہ کیا (دعائیہ کلمات کا ترجمہ یہ ہے) ”اے اللہ! (میں تجھے واسطہ دیتا ہوں) تیرے غیب کے
 علم کا اور مخلوق پر تیری قدرت کا جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانتا ہے، اس وقت تک مجھے زندگی عطا کر اور
 جب میرے لئے فوت ہونے کو بہتر جانتا ہے تو اس وقت مجھے فوت کر۔ اے اللہ! میں تجھ سے پوشیدگی اور ظاہر میں
 تیری جنت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشی اور ناراضگی میں کلمہ حق کہنے کا سوال کرتا ہوں نیز فقر اور دولت
 مندی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے
 ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں
 اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں
 جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد اچھی
 زندگی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کی جانب دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا طالب
 ہوں، نہ مجھے نقصان پہنچانے والی تکلیف پیش آئے اور نہ ایسی آزمائش ہو جو مجھے راہ حق سے دور کرے۔ اے اللہ!
 ہمیں ایمان کی نعمت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔“ (نسائی)

۲۴۹۸ - (۱۷) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبْرِ صَلَاةٍ

الْفَجْرِ . «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي : «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى» .

۲۳۹۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع عطا کرنے والے علم، قبولیت والے عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں (احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی الدعوات الکبیر) وضاحت: اس حدیث کی سند میں مولیٰ اُمّ سلمہ مجہول راویہ ہے البتہ معجم الصغیر طبرانی صفحہ ۱۵۲ میں مذکور ہے کہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۱)

۲۴۹۹- (۱۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أَدْعُهُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَكْثَرَ شُكْرًا، وَأَكْثَرَ ذِكْرًا، وَأَتَّبِعْ نَصْحَكَ، وَاحْفَظْ وَصِيَّتَكَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۳۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے میں کبھی اس کو نہ چھوڑوں گا (اس کا ترجمہ یہ ہے) ”اے اللہ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں کثرت کے ساتھ تیرا شکر یہ ادا کروں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کروں اور تیری نصیحت کا اتباع کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی مکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۲)

۲۵۰۰- (۱۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْيَقَظَةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ» .

۲۵۰۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے ”اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد بن اعم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۶۵، المجموع جلد ۲ صفحہ ۲۱۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۸، تخریج التذیب جلد ۵ صفحہ ۵۱۷، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۳)

۲۵۰۱- (۲۰) وَهْنُ أُمِّ مَعْبِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

«اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْبَغَايِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكُذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۲۵۰۱: اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جانتا ہے (بیہقی الدعوات الکبیر) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرظ بن فضالہ اور عبدالرحمن بن زیاد بن اعم دونوں راوی ضعیف ہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۴) دیکھیں وضاحت حدیث نمبر ۲۳۹۹ اور حدیث نمبر ۲۵۰۰

۲۵۰۲ - (۲۱) وَهْنٌ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ أَيَّاهُ؟». قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا تَطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ؛ أَفَلَا قُلْتَ: اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟» قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ بِهِ، فَشَفَّاهُ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی بیمار داری کی جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکا تھا اور مثل چوڑے کے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے اللہ سے کوئی دعا کی تھی یا اللہ سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور بیان کیا کہ میں (یہ) دعا کرتا رہا "اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ مجھے جلدی دنیا میں دے دے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعجب ہے! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں دعا نہ مانگی کہ "اے اللہ! ہمیں دنیا میں گناہوں سے معافی عطا کر اور آخرت میں ہمیں عذاب سے محفوظ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔" انسؓ نے بیان کیا چنانچہ اس نے ان کلمات کے ساتھ اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفا عطا کی (مسلم)

۲۵۰۳ - (۲۲) وَهْنٌ حُذِيفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ». قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ، وَابْنُ أَبِي عَرِيبٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، مومن کیسے اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ اپنے لئے ایسی مصیبت کو طلب کرتا ہے جس کو برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں ہے (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید جدعان راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۷، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۶)

۲۵۰۴ - (۲۳) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّيْ رَئِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ، وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۰۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا، آپ دعا کریں کہ ”اے اللہ! تو میرے پوشیدہ کو میرے ظاہر سے بہتر کر اور میرے ظاہر کو (زیادہ) بہتر کر، اے اللہ! میں تجھ سے ان عمدہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو لوگوں کو اہل، مل اور ایسی اولاد کی شکل میں دی جاتی ہیں جو نہ خود گمراہ ہیں اور نہ کسی دوسرے کو گمراہ کرنے والے ہیں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید بن حیان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰)

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ (حج کے افعال)

الفصل الأول

۲۵۰۵ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا 'اے لوگو! تم پر حج فرض قرار دے دیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہر سال (حج) کریں؟ آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ کلمہ تین بار دہرایا (اس کے جواب میں) آپؐ نے فرمایا 'اگر میں (بالفرض) اثبات میں جواب دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم (ہر سال حج کرنے کی) طاقت نہ رکھتے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا 'جب تک میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں مجھ سے سوال نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اختلاف رکھنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو تم استطاعت کے مطابق اسے سرانجام دو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم وہ کام نہ کرو (مسلم)

۲۵۰۶ - (۲) وَصَّيْهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مُبْرُورٌ».

۲۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا 'اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا 'اس کے بعد

کون سا عمل؟ آپؐ نے فرمایا، جہاد فی سبیل اللہ۔ دریافت کیا گیا، اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا، مقبول حج (بخاری، مسلم)

۲۵۰۷ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اللہ کے لئے حج کیا (اور اس سفر میں) بیہودہ اور فسق و فجور کی باتیں نہ کیں تو وہ اس دن کی مانند گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا (بخاری، مسلم)

۲۵۰۸ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کے درمیان کے گناہوں کا (عمرہ) کفارہ ہوتا ہے اور مقبول حج کا ثواب بس جنت ہے (بخاری، مسلم)

۲۵۰۹ - (۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان میں عمرہ (ادا کرنا ثواب کے لحاظ سے) حج (کرنے) کے برابر ہے (بخاری، مسلم)

۲۵۱۰ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرُّوْحَاءِ ، فَقَالَ: «مَنْ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُولُ اللَّهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيحًا فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء (مقام) میں ایک قافلے سے ملے۔ آپؐ نے دریافت کیا، کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، مسلمان ہیں (اس پر) انہوں نے دریافت کیا، آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا (میں) اللہ کا پیغمبر ہوں۔ چنانچہ ایک عورت نے آپؐ کی جانب اپنا بچہ اٹھایا اور دریافت کیا، کیا اس کو حج (ثواب) ملے گا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا، تجھے (بھی)

۲۵۱۱- (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ

عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحْجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذَلِكَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! اللہ کی جانب سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے میرے والد کو پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے، سواری پر (سوار ہونے کی) طاقت نہیں رکھتا، کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ یہ حجتہ الوداع (کے سال) کا واقعہ ہے (بخاری، مسلم)

۲۵۱۲- (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَإِنَّهَا

مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ دَيْنَ اللَّهِ؛ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا 'میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ فوت ہو گئی ہے (یعنی نذر پوری نہیں کر سکی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کا قرض ادا کرو، اللہ کا قرض زیادہ لائق ہے کہ اس کو ادا کیا جائے (بخاری، مسلم)

۲۵۱۳- (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرُنَّ

امْرَأَةً إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!! اكْتَسَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذًا وَكَذَا، وَخَرَجْتُ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: «اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! فلاں لڑائی میں میرا نام لکھا جا چکا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لئے گئی ہے۔ آپ نے فرمایا، جا! اپنی بیوی کے ساتھ حج کر (بخاری، مسلم)

۲۵۱۴- (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ.

فَقَالَ: «جِهَادُكُنَّ الْحَجَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا، تمہارا جہاد حج کرنا ہے (بخاری، مسلم)

۲۵۱۵- (۱۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت رات دن کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی (بخاری، مسلم)

وضاحت: محرم وہ رشتہ دار ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح جائز نہیں اور ضروری نہیں کہ سفر دن رات کا ہو بلکہ اگر اس سے کم بھی ہو تب بھی خطرہ موجود ہے، ہر حالت میں محرم کا ہونا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۵۱۶- (۱۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ: ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ: الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ: قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ: يَلَمْلَمَ فَهَنْ لَهْنٍ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِمْ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمَهْلُهُ مِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے ”ذو الحلیفہ“ اور شام والوں کے لئے ”جحفہ“ اور نجد والوں کے لئے ”قرن المنازل“ اور یمن والوں کے لئے ”یلملمہ“ کو میقات مقرر کیا ہے پس یہ مقامات یہاں کے رہنے والوں کے ہیں اور ان لوگوں کے بھی ہیں جو یہاں سے گزریں گے اگرچہ وہ یہاں کے مکین نہیں ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان مواقیات کے اندر ہیں وہ اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے مکین مکرمہ سے احرام باندھیں گے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کے لئے مواقیات مقرر ہیں جہاں سے بلا احرام آگے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کرنا جائز نہیں اور احرام سے مراد مردوں کیلئے سلا ہوا لباس اتار کر دو سفید چادریں زیب تن کرنا ہے۔ عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ خیال رہے کہ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کی میقات یلملمہ ہے۔ ہوائی جہاز اور بحری جہاز پر سفر کرنے والے حجاج کو میقات سے قبل آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

۲۵۱۷- (۱۳) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مُهْلُ أَهْلِ

الْمَدْيَنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے باشندوں کا میقات ”ذوالحلیفہ“ ہے اور (جب لوگ مجنہ مقام کے راستے سے آئیں تو) میقات ”مجنہ“ ہے اور عراق والوں کے لئے میقات ”ذاتِ عرق“ ہے اور نجد والوں کی میقات ”قرن النازل“ ہے اور یمن والوں کی میقات ”یَلْمَلَمٌ“ ہے (مسلم)

۲۵۱۸- (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلَّهُنَّ

فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمَرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے ہیں جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ عمرہ المدینہ ذوالقعدہ میں ادا کیا (اس کے بعد) آئندہ سال ذوالقعدہ میں عمرہ (قضاء) ادا کیا اور جعرانہ مقام سے آپ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کیا جہاں (جنگ) حنین کے غنائم کو تقسیم کیا گیا اور چوتھا عمرہ آپ نے حجۃ الوداع کے ساتھ کیا۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ نے رجب یا رمضان میں عمرہ نہیں کیا۔ عمرہ المدینہ آپ نہیں کر سکے تھے اور آئندہ سال ذوالقعدہ میں آپ نے قضاء کے طور پر عمرہ ادا کیا۔ اس لئے اگر کسی راوی نے تین عمروں کا ذکر کیا ہے تو بھی درست ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۶۳)

۲۵۱۹- (۱۵) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۱۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے ادا کئے (بخاری)

وضاحت: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عمرہ المدینہ کو شمار نہیں کیا اور حج کا عمرہ بعد کا ہے اس لئے باقی دو عمرے ہوئے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۶۵)

الفصل الثانی

۲۵۲۰- (۱۶) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ». فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: أَفَنِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجَّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ تَطَوُّعٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.**

دوسری فصل

۲۵۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے (آپ کے اس ارشاد کے بعد) اقرع بن حابس کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں (وحی یا اجتہاد کے ساتھ) اثبات میں جواب دے دیتا تو (ہر سال) حج فرض ہو جاتا اور (بافرض) اگر فرض ہو جاتا تو تم اس پر عمل نہ کر سکتے اور نہ اس کی استطاعت رکھتے۔ حج (زندگی میں) ایک بار فرض ہے جو شخص (ایک بار سے) زیادہ حج کرے وہ نفل ہے (احمد، نسائی، دارمی)

۲۵۲۱- (۱۷) **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبْلِغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ؛ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ، وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ، وَالْحَارِثُ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ.**

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زاد راہ اور سواری کا (اگرچہ کرایہ کی ہو) مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچائے (پھر بھی) وہ حج نہ کرے تو کچھ فرق نہیں کہ وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور اللہ کی رضا کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج اس شخص پر (فرض) ہے جو زاد راہ اور سواری کی استطاعت رکھتا ہے“ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبد اللہ راوی مجہول اور حارث ضعیف ہے۔

وضاحت: اس مضمون کی دیگر احادیث بھی ضعیف اور موقوف ہیں۔ علامہ شوکانی انہی کی کتاب نیل الاوطار میں ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرم ہے اور جمہور محدثین کے نزدیک حسن لغیرم قلیل

جنت ہے۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر حج ادا کرنے سے کوئی معقول عذر مانع نہ ہو تو حج ادا کرنے میں تاخیر نہ کی جائے اور اگر بلا عذر تاخیر کرے گا اور حج ادا کیے بغیر فوت ہو جائے گا تو وہ گناہگار ہو گا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۰)

۲۵۲۲ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں (بلوجود استطاعت کے) حج نہ کرنا نہیں ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن عطاء بن وراز راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۱)

۲۵۲۳ - (۱۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حج کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے (ابوداؤد، دارمی) وضاحت: اس کا سبب یہ ہے کہ کہیں وہ بغیر حج کے نہ فوت ہو جائے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی اور سن دس بھری میں حج کیا تو اس تاخیر کے کچھ اسباب تھے، اس لئے آپ کی تاخیر کو دلیل مانتے ہوئے کسی دوسرے شخص کا حج متاخر کرنا درست نہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۲)

۲۵۲۴ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذَّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۵۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج و عمرہ لگاتار کرتے رہیں بلاشبہ حج اور عمرہ فقر اور گناہوں کو دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مقبول کا ثواب محض جنت ہے (ترمذی، نسائی)

۲۵۲۵ - (۲۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى قَوْلِهِ: «خَبَثَ

الْحَدِيدِ».

۲۵۲۵: نیز احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو عمر رضی اللہ عنہ سے لوہے کی میل پچیل تک ذکر کیا ہے۔

۲۵۲۶- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۵۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کون سی شرط حج کو فرض قرار دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا، زاد راہ اور سواری کا ہونا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: کتاب و سنت کی تصریحات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کی فرضیت پانچ شرائط پر موقوف ہے۔ اسلام، عقل، بلوغت، آزاد ہونا اور استطاعت رکھنا اگر بچہ اور غلام حج کریں تو ان کا حج کرنا صحیح ہے اور اس کا ثواب بچے کے والدین اور غلام کے مالک کو ہو گا۔ بالغ ہونے اور آزاد ہونے کے بعد اگر ان پر حج فرض ہو تو پہلا حج کفایت نہیں کرے گا بلکہ حج دوبارہ کرنا پڑے گا (واللہ اعلم)

۲۵۲۷- (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ فَقَالَ: «الشَّعْثُ التَّفِلُّ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالنَّجُّ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: «زَادٌ وَرَاحِلَةٌ». رَوَاهُ رِفِئَةُ: «شَرْحُ السُّنَنِ»، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ رِفِئَةُ: «سُنَنِهِ» إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلُ الْأَخِيرَ.

۲۵۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کے بال پرانہ ہوں (اور میل پچیل کی وجہ سے) اس سے بدبو آتی ہے۔ بعد ازاں ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! حج کے کون سے افعال افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا، بلند آواز سے (لبیک) پکارنا اور (قربانیوں کا) خون بہانا۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا، اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! راستے کی استطاعت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، زاد راہ اور سواری (شرح السنہ)

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو سنن ابن ماجہ میں ذکر کیا ہے البتہ حدیث کے تیسرے جملے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۵۲۸- (۲۴) وَعَنِ أَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظُّعْنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۲۸: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج اور عمرہ کی استطاعت نہیں رکھتے، سوار نہیں ہو سکتے؟ آپؐ نے فرمایا، تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔ عمرہ کو فرض نہ قرار دینا دلائل شرعیہ کے لحاظ سے درست نہیں نیز حج اور عمرہ میں نیابت جائز ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۹۷)

۲۵۲۹ - (۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَيْتَكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. قَالَ: «مَنْ شُبْرُمَةُ؟» قَالَ: أَخِي أَوْ قَرِيبِي لِي. قَالَ: «أَحْجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ شبرمہ کی جانب سے لبیک پکار رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا، شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا، میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا تو نے حج کیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تو پہلے اپنی جانب سے حج کر بعد ازاں شبرمہ کی جانب سے کر (شافعی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: شتم قبیلہ کی عورت والی حدیث عام اور شبرمہ کی حدیث خاص ہے خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا اور کسی کی جانب سے حج کرنے کی اجازت اس شخص کو حاصل ہے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۰)

۲۵۳۰ - (۲۶) وَعَنْهُ قَالَ: وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ. رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۵۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق (مقام) کو میقات مقرر فرمایا (ترمذی، ابوداؤد)

۲۵۳۱ - (۲۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرَقٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے ”ذات عرق“ مقام کو میقات مقرر فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

۲۵۳۲- (۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

«مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۵۳۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جو شخص حج یا عمرے کا احرام مسجد اقصیٰ سے باندھ کر مسجد حرام کی جانب گیا تو اس کے پہلے، پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سنت یہ ہے کہ احرام میقات سے باندھا جائے۔ اگر مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج اور عمرہ کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج فرماتے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۷۷، مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۵)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۵۳۳- (۲۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے باشندے حج کرنے آتے لیکن زادراہ نہ لاتے اور کہتے کہ ہم تو توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے پتاچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور تم زادراہ لایا کرو بلاشبہ بہترین زادراہ سوال سے پچتا ہے۔“ (بخاری)

۲۵۳۴- (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالُ فِيهِ: الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد (فرض) ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ان پر جہاد فرض ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہے، مقصود حج اور عمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۵۳۵ - (۳۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَاسِبٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلَيَّمْتُ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۳۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج (ادا کرنے) سے کسی واقعی ضرورت، ظالم بادشاہ یا بیماری نے نہیں روکا وہ فوت ہو گیا اور اس نے حج نہ کیا تو وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی سنی الحفظ ہے اور عمار بن مطر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۲۰۲، تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۳۵ صفحہ ۳۵، تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۲ صفحہ ۳۲، مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۸)

۲۵۳۶ - (۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفَدُ اللَّهِ؛ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۵۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا وفد ہیں اگر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر وہ اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن عبد اللہ راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶، مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۹)

۲۵۳۷ - (۳۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَفَدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَارِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۵۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین شخص اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا حج اور عمرہ کرنے والا (نسائی، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۳۷۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۹)

۲۵۳۸ - (۳۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَصَافِحْهُ، وَامْرَأَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۵۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی حج ادا کرنے والے سے ملو تو اسے السلام علیکم کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے استغفار کی درخواست کرو اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ حج کرنے والا بخشا ہوا ہوتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمن بن ہبیلانی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۱۰)

۲۵۳۹ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص حج، عمرہ یا جہاد کے لئے نکلا بعد ازاں وہ (ان افعال کو سرانجام دینے سے پہلے) راستے میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔

(بیہقی شعب الایمان)

(۱) بَابُ الْأَحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

(احرام باندھنا اور لبیک پکارنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۵۴۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِأَحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلَجِلَّهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَيِصِّصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی، اس میں کستوری (ملی) ہوتی۔ اب بھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم ہونے کی وجہ سے آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا مشاہدہ کر رہی ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر اور اس کی محکم موجود رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور کچھ فدیہ واجب نہیں آتا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۳۱)

۲۵۴۱ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ مُلْبِدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ نے سر کو چپکایا ہوتا تھا، آپ بلند آواز کے ساتھ لبیک پکارتے تھے، آپ کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”حاضر ہوں میں، اے اللہ! حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بلاشبہ تمام حمد و ثناء تیرے لئے ہے اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں“ آپ ان کلمات میں اضافہ نہیں فرماتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بالوں کے چپکانے سے مراد یہ ہے کہ تیل یا گوند وغیرہ بالوں کو لگاتے تاکہ بال منتشر نہ ہوں اور اکٹھے

رہیں نیز حالت احرام میں غبار وغیرہ بالوں میں داخل نہ ہو (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۳۱)

۲۵۴۲ - (۳) وَهْنُهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْزِ ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً ، أَهْلٌ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۵۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں رکب میں رکھا اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر برابر کھڑی ہوئی تو آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے لبیک کے ساتھ آواز بلند کی (بخاری، مسلم)

۲۵۴۳ - (۴) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صَرَخًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہم زور زور سے حج کا تلبیہ پکارتے تھے (مسلم)

وضاحت: عورت بلند آواز کے ساتھ لبیک کے کلمات نہ کہے، اس لئے کہ اس کی آواز قنہ ہے وہ خود کو سنائے یہی کافی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۴۰)

۲۵۴۴ - (۵) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۵۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ کے پیچھے (سوار) تھا جب کہ صحابہ کرام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پکار رہے تھے (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرام قارن تھے نیز یہ آواز بلند لبیک پکارنا مستحب ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

۲۵۴۵ - (۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ ، وَأَهْلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ ؛ فَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ ، وَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَجْلُوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۵۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃ الوداع کے سہل نکلے ہم میں سے کچھ لوگ عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ حج اور عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے پس جس شخص کا احرام عمرے کا تھا (جب اس نے عمرہ کیا) وہ حلال ہو گیا اور جس کا احرام اکیلے حج کا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تھا وہ قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) حلال ہوئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جس شخص کا احرام اکیلے حج کا تھا، اس کے پاس قربانی نہ تھی تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ حج کا احرام فسخ کرے اور عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر ۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھے اور اگر قربانی ساتھ تھی تو اس کو قرآن کا حکم دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لئے کہ آپ کے ساتھ قربانیاں تھیں وگرنہ آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں حج قرآن کی نیت ختم کر کے پہلے عمرہ کرتا اور پھر حج کرتا یعنی حج تمتع کرتا اور جس شخص کا احرام صرف عمرے کا تھا لیکن اس کے پاس قربانی تھی اس کا بھی حج قرآن تھا بوجہ قربانی کے وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد حلال نہیں ہو سکتا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۵۶)

۲۵۴۶ - (۷) وَهَنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، بَدَأَ فَاهْلًا بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا (یعنی حج اور عمرہ اکٹھا کیا) (یعنی آپ کا حج قرآن تھا) آپ نے پہلے عمرہ کی لبیک پکاری بعد ازاں آپ نے حج کی لبیک پکاری (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں تمتع کے الفاظ ہیں جب کہ آپ کا حج قرآن تھا پس تمتع سے مقصود تمتع لغوی ہے اصطلاحی نہیں ہے یعنی آپ نے ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ اٹھایا۔ ظاہر ہے کہ قارن لغت اور معنی کے لحاظ سے تمتع ہوتا ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۵۷)

الفصل الثانی

۲۵۴۷ - (۸) هَنَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۵۳۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام کے لئے (سلے ہوئے کپڑے) اتارے اور (احرام زیب تن کرنے کے لئے) غسل کیا (ترمذی، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب راوی مجہول الحال ہے لیکن حدیث کثرت شواہد کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے نیز احرام کے لئے غسل کرنا مسنون ہے، فرض نہیں ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۵۹)

۲۵۴۸ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَدَ رَأْسَهُ بِالْغُسْلِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۲۵۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر دھونے کی چیز (مٹھی بوٹی) کے ساتھ چپکایا (ابوداؤد)

۲۵۴۹ - (۱۰) وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَتَوَفَّعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ أَوْ التَّلْبِيَةِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۴۹: خلاد بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے کہا، میں صحابہ کرام کو حکم دوں کہ وہ لبیک (کے کلمات) بلند آواز کے ساتھ کہیں (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۵۵۰ - (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيَ إِلَّا لَبَّى مِنْ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ: مِنْ حَجَرٍ، أَوْ شَجَرٍ، أَوْ مَذْرٍ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۵۵۰: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان لبیک پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جانب کے پتھریا درخت یا مٹی کی اینٹیں مشرق و مغرب کی انتہا تک لبیک پکارتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۵۵۱ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلُ بِهُولَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِى يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کیں بعد ازاں جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک کھڑی ہوئی تو آپ نے ذیل کے کلمات بلند آواز سے کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”حاضر ہوں میں“ اے اللہ! میں حاضر ہوں“ میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مدد چاہتا ہوں اور ہر قسم کی خیر و برکت تیرے ہاتھوں میں ہے“ میں حاضر ہوں اور تجھی سے امیدیں وابستہ ہیں اور تمام اعمال تیرے لئے ہیں (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔
وضاحت: دوسری فصل میں بخاری و مسلم سے مروی حدیث ذکر کر کے علامہ بغوی نے اپنے اصول کی مخالفت کی ہے (واللہ اعلم)

۲۵۵۲ - (۱۳) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ، وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ، رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۵۵۲: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ لبیک پکارنے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کیا اور اللہ کی رحمت کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کی (شافعی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن محمد بن ابی زائدہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶۷)

الفصل الثالث

۲۵۵۳ - (۱۴) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ، أَذَّنَ فِي النَّاسِ، فَاجْتَمَعُوا، فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو آپ نے لوگوں میں منادی کرائی۔ چنانچہ (کثیر تعداد میں) صحابہ کرام جمع ہو گئے جب آپ (ذوالحلیفہ کے قریب) بلند ٹیلے پر پہنچے تو آپ نے لبیک کہا (بخاری)
وضاحت: جابر کی یہ حدیث ان الفاظ اور معانی کے ساتھ صحیح بخاری میں نہیں ہے البتہ ترمذی میں یہ روایت ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جزری کا اتباع کرتے ہوئے اس حدیث کی نسبت بخاری کی جانب کردی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶۷)

۲۵۵۴- (۱۵) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لِيُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدِ» إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُولُونَ: هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ تلبیہ پکارتے تو کہتے 'میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "تمہارے لئے ہلاکت ہو بس کرو" بس کرو" مگر مشرک کہتے البتہ وہ تیرا شریک ہے جو تیرا محبوب ہے جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک نہیں ہے' وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہ تلبیہ کہتے تھے (مسلم)

(٢) بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(حَجَّتُهُ الْوَدَاعَ كَاوَاتِعَهُ)

الفصل الأول

٢٥٥٥ - (١) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أن رسول الله ﷺ مكث بالمدينة تسع سنين لم يحج، ثم أذن في الناس بالحج في العاشرة: أن رسول الله ﷺ حَاجٌّ، فقدم المدينة بشر كثير، فخرجنا معه، حتى إذا أتينا ذا الحليفة، فولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر، فأرسلت إلى رسول الله ﷺ: كيف أصنع؟ قال: «اغتسلي واستفري بثوب، وأحرمي». فصلى رسول الله ﷺ في المسجد، ثم ركب القموصاء، حتى إذا استوثق به ناقته على البداء، أهل بالتوحيد: «لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك». قال جابر: «لَسْنَا نَنُوحِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَطَافَ سَبْعًا، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصُّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصُّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصُّفَا وَالْمُرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ، فَبَدَأُ بِالصُّفَا، فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمُرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ سَعَى، حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمُرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمُرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصُّفَا، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمُرْوَةِ، نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمُرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ،

فَلْيَجْلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشُمٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اِلْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا أَبَدٍ ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ ، وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى ، وَقَالَ : «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ ، لَا بَلَّ لَا أَبَدٍ أَبَدٍ» ، وَقَدِمَ عَلَى مَنْ الِیْمَنِ یُبْدِنُ النَّبِیَّ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ : «مَاذَا قُلْتَ حِینَ فَرَضْتَ الْحَجَّ ؟» قَالَ : قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهْلٌ بِهٖ رَسُوْلُكَ . قَالَ : «فَاِنَّ مَعِیَ الْهُدٰی ، فَلَا تَحِلُّ» . قَالَ : فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهُدٰی الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ الِیْمَنِ ، وَالَّذِیْ اَتٰی بِهٖ النَّبِیُّ ﷺ مِائَةً . قَالَ : فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ ، وَقَصَرُوا ، اِلَّا النَّبِیَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدٰی ، فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ ، تَوَجَّهُوا اِلٰی مِیْنٰی ، فَاهْلَلُوا بِالْحَجِّ . وَرَكِبَ النَّبِیُّ ﷺ ، فَصَلَّی بِهَا الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ، وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمَرَ بِقَبَّةٍ مِنْ شَعْرِ تُضْرَبُ لَهُ بِنِمْرَةٍ ، فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَلَا تَشْكُ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاَقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، كَمَا كَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ، فَأَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ ، فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنِمْرَةٍ ، فَتَزَلَّ بِهَا ، حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ ، فَرَجَلَتْ لَهُ ، فَأَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَقَالَ : «اِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَیْكُمْ ، كَحَرَمَةِ یَوْمِکُمْ هَذَا ، فِی شَهْرِکُمْ هَذَا ، فِی بَلَدِکُمْ هَذَا ، اِلَّا كُلُّ شَیْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمِیْ مَوْضُوعٌ ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوعَةٌ ، وَاِنْ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ ، مِنْ دِمَائِنَا دَمَ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - وَكَانَ مُسْتَرَضِعًا فِی بَنِي سَعْدِ فَقَتَلَهُ هٰذِلٌ - وَرَبًّا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوعٌ ، وَأَوَّلُ رَبًّا أَضَعُ مِنْ رَبَّانَا ، رَبًّا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ فِی النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ ، وَلَكُمْ عَلَیْهِنَّ أَنْ لَا یُوطِئَنَّ فُرْشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ ، فَإِنْ فَعَلَنَّ ذَلِكَ فَاصْرُبُوهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبْرِحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَیْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِیْكُمْ مَا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ اِنْ اِعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللَّهِ ، وَأَنْتُمْ تُسَالُّونَ عَنِّی ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ ؟» قَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ . فَقَالَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةَ یَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَیَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ : «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ، وَلَمْ یُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَیْئًا ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰی اَتٰی الْمَوْقِفَ ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخْرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَیْهِ ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَلَمْ یَزَلْ وَاَقِفًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِیْلًا ، حَتّٰی غَابَ الْقُرْصُ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ ، وَدَفَعَ حَتّٰی اَتٰی الْمُرْدَلِفَةَ ، فَصَلَّی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ یُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَیْئًا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَصَلَّی الْفَجْرَ حِینَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ، ثُمَّ رَكِبَ

الْفَصَوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَدَعَاهُ ، وَكَبَّرَهُ ، وَهَلَّلَهُ ، وَوَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جَدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ، حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَبَّرٍ ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى ، حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِثْلَ مِثْلِ خَصِي الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَذَنَةً بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا ، فَتَحَرَ مَا غَبَرَ ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَذَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرِ ، فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا ، وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاولُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل

۲۵۵۵: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں (ہجرت کے بعد) نو سال تک رہے۔ آپ نے حج نہ کیا بعد ازاں آپ نے دسویں سال لوگوں میں منادی کرائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ میں لوگ کثیر تعداد میں آگئے چنانچہ ہم آپ کی معیت میں (پچیس ذوالقعدہ کو) حج کرنے کے لیے نکلے۔ جب ہم ذوالحلیفہ (مقام) میں پہنچے تو اسامہ بنت عمیس نے محمد بن ابوبکرؓ کو جنم دیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پیغام بھیجا کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا 'احرام کے لئے' غسل کر اور (خون کے سیلان سے تحفظ کے لئے) مضبوط کپڑا باندھ اور لبیک پکار۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی۔ پھر آپ اپنی قصواء (ثانی) اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کے ٹیلہ پر چڑھی تو آپ نے توحید پر مشتمل تلبیہ کے کلمات بلند آواز کے ساتھ کہنا شروع کئے (جس کا ترجمہ ہے) "میں حاضر ہوں" اے اللہ! میں حاضر ہوں" میں حاضر ہوں" تیرا کوئی شریک نہیں" میں حاضر ہوں" بلاشبہ تمام حمد و ثناء اور انعامات تیری جانب سے ہیں اور تیری ہی بلا شائبہ ہے" تیرا کوئی شریک نہیں۔" جابرؓ نے بیان کیا کہ ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا، ہم (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کو جائز نہ سمجھتے تھے اور جب ہم آپ کی معیت میں بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور (بیت اللہ کا) سات بار طواف کیا۔ تین بار تیز تیز چلے اور چار بار سکون کے ساتھ چلے بعد ازاں مقام ابراہیم کی جانب گئے۔ آپ نے "وَاتَّخَذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" (اور تم مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرو) آیت تلاوت کی اور دو رکعت نماز ادا کی مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا (یعنی مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو رکعت میں سورت "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" اور "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" تلاوت کی بعد ازاں حجر اسود کی

طرف گئے اس کو ہاتھ لگایا بعد ازاں آپ صفا کے دروازے سے صفا کی جانب گئے جب صفا کے قریب پہنچے تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔“ میں اس سے آغاز کرتا ہوں جس سے اللہ نے آغاز کیا ہے چنانچہ آپ نے (سعی کا) آغاز صفا سے کیا چنانچہ آپ صفا (پہاڑی) پر چڑھے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کا مشاہدہ کیا۔ آپ نے قبلہ رخ ہو کر اللہ کی توحید اور اس کی کبریائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں“ وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔“ پھر اس کے درمیان دعا کی اور ان کلمات کو تین بار دہرایا پھر آپ مروہ پہاڑی کی جانب اتر کر چلے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں ہموار وادی میں پہنچے پھر آپ نے سعی کی جب آپ کے پاؤں ہموار وادی سے بلند ہوئے تو مروہ پر آپ نے اسی طرح ذکر اور دعا کی جس طرح آپ نے صفا پر کی تھی یہاں تک کہ جب آپ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا تو آپ نے مروہ پہاڑی پر اعلان کیا جب کہ لوگ پہاڑی سے نیچے تھے کہ اگر مجھے اپنے اس معاملہ میں وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور میں (حج کا احرام فسخ کر کے) اس کو عمرہ (میں تبدیل) کر لیتا (یعنی میں متمتع ہوتا) پس تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ حج (کے احرام) سے حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنائے (یہ کلمات سن کر) سراقہ بن مالک بن جَعَشَم نے کھڑے ہو کر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس سل کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالتے ہوئے دوبار فرمایا، عمرہ حج میں داخل ہے (صرف اس سل کے لئے یہ حکم) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور علیٰ ملک یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیاں لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت کیا کہ جب تم نے حج کا احرام باندھا تھا تو تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے کہا تھا، اے اللہ! میں نے اسی طرح احرام باندھا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا، میرے ساتھ تو قربانیاں ہیں اس لئے تو (جب تک حج، عمرہ دونوں سے فارغ نہ ہو جائے) حلال نہیں ہو سکتا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ وہ قربانیاں جن کو علیٰ یمن سے لائے تھے اور جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے سو (۱۰۰) تھیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرام جن کے پاس قربانیاں تھیں کے علاوہ تمام صحابہ کرام حلال ہو گئے اور انہوں نے بل کوائے۔ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام منیٰ کی جانب روانہ ہوئے اور انہوں نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (آٹھویں ذوالحجہ کو طلوع شمس کے وقت منیٰ کی جانب جانے کے لئے) سوار ہوئے۔ آپ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز ادا کی۔ آپ (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) کچھ وقت رکے رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے خیمے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نمروہ (مقام) میں لگایا جائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے (عرفات کی جانب) چلے اور قریش کو اس بات میں کچھ شبہ نہ تھا کہ آپ مشعر الحرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ قریش دورِ جاہلیت میں کرتے تھے (یعنی وہ عرفات نہیں جاتے تھے اور مزدلفہ میں مشعر الحرام میں وقوف کرتے تھے) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم (مزدلفہ) عبور کر کے عرفات پہنچے (وہاں) آپ کے لئے نمروہ میں خیمہ لگایا گیا تھا، آپ اس کے سایہ میں اترے جب سورج کا زوال ہوا تو آپ نے قصواء (ثانی اونٹنی) کے بارے میں حکم دیا (اس پر) آپ کے لئے پالان دکھا گیا۔ آپ (اس پر سوار ہو کر) وادی عَرَفَہ آئے (وہاں) آپ نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور فرمایا، بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن، تمہارا یہ مہینہ، تمہارا یہ شہر حرام ہیں۔ خبردار! دورِ جاہلیت کے تمام امور میرے قدموں کے نیچے کالعدم قرار دیئے گئے ہیں اور (دورِ جاہلیت کے خون کالعدم ہیں اور اہل اسلام کے خونوں سے پہلا خون جس کو میں کالعدم قرار دیتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جس کو بنی سعد قبیلہ میں دودھ پلایا گیا تھا اور ہذیل نے اس کو قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے تمام قسم کے سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور اپنے سود میں جس سود کو میں پہلے ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے پس تمہیں عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے تم ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ نکاح میں لائے ہو اور اللہ کے حکم کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال سمجھا ہے اور تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسندیدہ سمجھتے ہو اگر وہ (تمہاری رضامندی کے بغیر) کسی شخص کو تمہارے بستر پر بٹھائیں تو تم انہیں پیڑ لیکن شدید نہ ہو اور ان کے تم پر حقوق ہیں، انہیں اچھی طرح سے ٹان و نفقہ اور لباس دو اور میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو گے تو اس کے بعد تم کبھی گمراہی سے ہمکنار نہ ہو گے اور تم سے میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے (اللہ کے پیغامات کو) پہنچایا اور (امانت کو) ادا کیا اور آپ نے (امت کی) خیر خواہی کی۔ اس پر آپ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کیا، اے آسمان کی جانب اٹھایا اور لوگوں کی جانب پھیرا (اور کہا) اے اللہ! گواہ ہو جا تین بار فرمایا، اس کے بعد بلاٹ نے اذان کسی پھر تکبیر کی۔ آپ نے ظہر کی نماز کی امامت کرائی پھر اس نے تکبیر کی، آپ نے عصر کی نماز کی امامت کرائی لیکن ان کے درمیان سُنن و نوافل ادا نہیں کئے پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور عرفات پہنچے اور اپنی قصواء (ثانی اونٹنی) کو چٹانوں کی جانب متوجہ کیا اور آپ نے جبلُ الشَّاة کو اپنے سامنے کیا (اس سے مراد بیت کا لمبا اور ضخیم ٹیلہ ہے) اور قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے، سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے اور زردی قدرے ختم ہو گئی یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے وہاں آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ادا کیں، ان کے درمیان نوافل نہ پڑھے بعد ازاں آپ صبح صادق کے طلوع ہونے تک نیند فرماتے رہے (صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد) آپ نے اس وقت صبح کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ ادا کی جب اچھی طرح صبح روشن ہو گئی تو پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعر الحرام پہنچے۔ آپ قبلہ رخ ہوئے، دعائیں مانگتے رہے، اللہ اکبر اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے کلمات کہتے رہے اور اللہ کی توحید کے کلمات دہراتے رہے۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح صادق خوب روشن ہو گئی پھر آپ سورج نکلنے سے پہلے (منیٰ کی جانب) چل دیئے جب کہ فضل بن عباس آپ کے پیچھے سوار تھے یہاں تک کہ آپ وادی مُحَرَّر میں پہنچے تو آپ نے (اپنی اونٹنی کو) معمولی سی حرکت دی اس کے بعد آپ درمیان راستہ پر چلے جو جمرہ کبریٰ تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ آپ جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب ہے تو آپ نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری مارتے

وقت اللہ اکبر فرماتے، ہر کنکری انگلی کے کنارے کے برابر تھی آپؐ نے وادی کے بیچ سے کنکریاں ماریں بعد ازاں آپؐ (جرۃ العقبہ سے) مذبح کی جانب گئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹوں کا نحر فرمایا اور باقی اونٹ علیؑ کو دیئے انہوں نے ان کا نحر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو قربانیوں میں شریک کیا پھر آپؐ نے ہر اونٹ سے گوشت کے ایک ایک ٹکڑے کے بارے میں حکم دیا، انہیں ایک ہڈیا میں پکایا گیا دونوں نے ان کا گوشت کھلایا اور شوربا پیا بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوئے، آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی پھر آپؐ عبد المطلب کی اولاد (یعنی عباسؑ کی اولاد) کے پاس گئے وہ (لوگوں کو) زم زم کا پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں کہا، عبد المطلب کی اولاد! پانی نکالتے رہو (اور پلاتے رہو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہارے زم زم پلانے پر لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں ضرور تمہارے ساتھ (پانی) نکالنے میں شریک ہوتا۔ اس پر انہوں نے آپؐ کو پانی کا ایک ڈول پکڑا دیا۔ آپؐ نے اس سے پانی پیا (مسلم)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں حَجَّۃُ الوداع کی مکمل عکاسی کی گئی ہے، کثیر فوائد پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عرصہ اس دنیا فانی میں نہیں رہے بلکہ جلد ہی اللہ پاک کے ہاں پہنچ گئے۔ اس حدیث میں یہ خوبی موجود ہے کہ اس میں آپؐ کے مدینہ منورہ سے چلنے سے لے کر واپس آنے تک کے تمام واقعات شامل ہیں۔ موجودہ دور کے محقق اور رجال حدیث کے ماہر علامہ ناصر الدین البانی نے ”مَنْتَ حَجَّۃُ الْمَنْبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم“ کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے، اس کی بنیاد اسی حدیث پر ہے اور جابرؓ سے بیان کرنے والے ان کے شاگردوں کی روایات کی تخریج کی ہے اور اس مسئلہ میں دیگر رواۃ کی روایات سے بھی کچھ زائد فوائد کو اصل روایات میں شامل کر کے بیان کیا ہے۔ راقم الحروف نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے اور اب تک اس کے متعدد ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں اور عوام و خواص سبھی اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حج نبوی کا اسلوب بیان نہایت پرکشش اور ثلث معلومات پر مشتمل ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ حج نبوی کتابچہ کو معمولی نہ سمجھا جائے، اس کا گہرے غور و فکر سے مطالعہ کیا جائے۔ اس حدیث کے ضمن میں چند اہم اور ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

(۱) تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد حَجَّۃُ الوداع کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا اور اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ سن ۹ یا ۱۰ ہجری میں حج فرض ہوا۔ اس لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور بلا تاخیر حج ادا کیا۔

(۲) احرام کی حالت میں حیض اور نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا درست نہیں جب کہ طواف بیت اللہ کے علاوہ حج اور عمرہ کے تمام امور مکمل کئے جاسکتے ہیں۔

(۳) احرام میقات سے زیب تن کیا جائے۔ ضروری نہیں کہ احرام زیب تن کر کے احرام کے لئے دو رکعت نفل ادا کئے جائیں۔ میقات سے قبل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے البتہ نیت میقات سے کی جائے اور طیاروں میں سفر کرنے والوں کو اجازت ہے کہ وہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میقات گزر جائے اور احرام ہی نہ باندھا جاسکے۔

(۴) احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

(۵) حج تمتع افضل ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی خواہش ظاہر کی۔ آپؐ نے حج قرآن کیا یعنی حج و عمرہ کا احرام اکٹھا باندھا۔ آپؐ دس ذوالحجہ کو حلال ہوئے اس لئے کہ قربانیاں آپؐ کے ساتھ تھیں اگر قربانیاں آپؐ کے ساتھ نہ ہوتیں تو آپؐ عمرہ کر کے حلال ہو جاتے اور آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتے جیسا کہ دوسرے صحابہ کرامؓ جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں عمرہ ادا کر کے حلال ہو گئے تھے پھر انہوں نے آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھا تھا۔

(۶) آپؐ مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہوئے، تحیۃ المسجد ادا کرنا ثابت نہیں، طواف بیت اللہ اس کے قائم مقام ہے۔ آپؐ نے طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کو ہاتھ لگایا، اس کا بوسہ نہیں لیا البتہ حجر اسود کا ہر چکر میں بوسہ لیا، اگر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لیا جائے وگرنہ اشارہ ہی کافی ہے اور اشارہ کرتے وقت یا بوسہ لیتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کہے جائیں۔

(۷) طواف ختم کر کے مقام ابراہیم کے سامنے دو رکعت ادا کی جائیں۔ مقام ابراہیم سے مقصود وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طواف اضطباع کی حالت میں کیا یعنی چادر کی دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکل کر بائیں کندھے پر ڈالا، اس کو ڈھانپا اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا، طواف کے بعد آپؐ نے اضطباع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیا۔

(۸) آپؐ نے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، ہر چکر صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتا تھا اور حدیث میں صراحت موجود ہے کہ آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا۔ اس لئے آپؐ کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آپؐ نے چودہ چکر لگائے اگر چودہ چکر ہوتے تو آپؐ کا آخری چکر صفا پر ختم ہوتا۔

(۹) علیؓ یمن سے جو قربانیاں لائے تھے ضروری نہیں کہ وہ صدقات کے مال سے ہوں جب کہ صدقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کے لئے جائز نہیں ہیں اور حدیث میں ”سعلیہ“ کا لفظ صدقات کی ملازمت کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ مطلق ملازمت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے قرن قیاس ہے کہ یہ قربانیاں علیؓ کو ملازمت کے مشاہرہ سے ملی ہوں۔ قاضی عیاضؒ نے اس کا ذکر کیا ہے (واللہ اعلم)

(۱۰) دسویں ذوالحجہ کو طلوع شمس سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا جائز نہیں۔ رمی جمار کے لئے جہاں سے جی چاہے کنکر اٹھائے جاسکتے ہیں اسی طرح جو کنکر پھینکے گئے ہیں، انہیں اٹھا کر دوبارہ پھینکنا جائز ہے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں اور کنکروں کے بجائے جوتے وغیرہ پھینکنے درست نہیں۔ ایام تشریق کے تین دنوں میں رمی جمار کا وقت سورج کے زوال کے بعد کا ہے ابتدا جمرہ اولیٰ سے ہو جو مسجد خیف کے قریب ہے پھر جمرہ وسطیٰ پھر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں نیز پہلے جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد اس کے پاس قبلہ رخ کھڑا رہے اور لباً عرصہ دعا اور ذکر و اذکار کرتا رہے پھر دوسرے جمرہ کے پاس بھی اسی طرح کرے لیکن تیسرے جمرہ کے پاس وقوف نہ کرے، اور کنکر لوبیا کے دانے کے برابر ہوں اگر کچھ بڑے یا چھوٹے ہوں تو بھی جائز ہیں۔

(۱۱) دسویں ذوالحجہ کو امور کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے رمی کی جائے، پھر قربانی ذبح کی جائے، پھر سر منڈایا جائے اور پھر طوافِ افاضہ کیا جائے۔ اس کا نام طوافِ زیارت بھی ہے اور یہ طوافِ حج کا رکن ہے لیکن ان چاروں اعمال میں سے کوئی عمل اگر کوئی شخص بلا ترتیب پہلے کر لے تو اس کے لئے کچھ حرج نہیں جو باقی رہتا ہے اس کو بعد میں سرانجام دے، اس پر کچھ فدیہ بھی نہیں ہے اور متمتع طوافِ زیارت کی بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اس لحاظ سے اس نے صفا مروہ کے درمیان دو بار سعی کی۔ جابرؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جو قارن تھے جن کے ساتھ قربانیاں تھیں انہوں نے دسویں ذوالحجہ کو بیت اللہ کا طواف کیا لیکن اس روز انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کی (واللہ اعلم)

(۱۲) خیال رہے کہ جابرؓ کی حدیث میں حجِ نبویؐ کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہے لیکن کسی روایت میں طوافِ وداع کا ذکر نہیں ہے البتہ عائشہؓ سے مروی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ آپؐ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ آدمی رات کے وقت خیمہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپؐ عمرہ سے فارغ ہو گئی ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو کوچ کا حکم دیا چنانچہ آپؐ نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا (یہ طوافِ وداع تھا) پھر آپؐ عازمِ مدینہ ہو گئے (تفصیل کیلئے دیکھیے حجِ نبویؐ صفحہ ۱۱۹)

۲۵۵۶ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ

الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بَعْثَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بَحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَهْلُ بَعْثَةٍ وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحْلِلْ»، وَمَنْ أَحْرَمَ بِبَعْثَةٍ وَأَهْدَى فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَذِيهِ، وَمَنْ أَهْلُ بَحَجٍّ فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ» قَالَتْ: فَجُضْتُ، وَلَمْ أَطِفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِبَعْثَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْسِطُ وَأَهْلِلَ بِالْحَجِّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتَّى فَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمَرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى. وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاتَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے ہم میں سے کچھ احباب نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے حج (مفرد یا قارن) کا احرام باندھا رکھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ وارد ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ (عمرہ ادا کر کے) حلال ہو جائے اور جس شخص نے عمرہ کا احرام

باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے پھر وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ ان دونوں سے حلال نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ وہ قربانی ذبح کر کے حلال نہیں ہو جاتا اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں سرف (مقام) میں حائض ہو گئی، میں نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی بھی نہ کی چنانچہ میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنے سر (کے بالوں) کو کھول دوں، کنگھی کروں حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کا احرام چھوڑ دوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حج ادا کیا (اس کے بعد) آپؐ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں عمرہ کے بدل تَنْعِيم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھوں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن صحابہ کرامؓ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے حلال ہو گئے بعد ازاں منی سے واپس لوٹ کر انہوں نے طواف کیا اور جن صحابہ کرامؓ نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انہوں نے ایک طواف کیا (بخاری، مسلم)

۲۵۵۷ - (۳) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلُ بِالْحَجِّ وَلِيَهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَذِيًّا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّافَا فَطَافَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَنَحَرَ هَذِيَّهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۵۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا۔ آپؐ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانیاں لے گئے تھے۔ آپؐ نے آغاز میں عمرہ کا احرام باندھا بعد ازاں حج کا احرام شامل کیا چنانچہ (اکثر) صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرہ کو بھی شامل کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ کے ساتھ قربانیاں تھیں اور بعض کے ساتھ قربانیاں نہ تھیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپؐ نے عمرہ کرنے والوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ حج مکمل نہ کرے اور جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ اور صفا مروہ

کا طواف کرے اور ہل کٹوا کر حلال ہو جائے بعد ازاں (آٹھ ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے اور (دس ذوالحجہ کو) قربانی کرے، اگر قربانی کی استطاعت نہیں ہے تو حج میں تین دن کے روزے رکھے (آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہو) اور گھر واپس جا کر سات دن کے روزے رکھے چنانچہ آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور آغاز میں حجر اسود کو چومنا بعد ازاں تین چکر تیز چلے اور چار چکر آرام سے چلے اور بیت اللہ کا طواف ختم کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد آپؐ صفا پہاڑی کے پاس آئے اور صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر کسی حرام چیز سے حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپؐ نے حج مکمل کر لیا اور دس ذی الحجہ کو قربانی ذبح کی اور طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپؐ ان چیزوں سے حلال ہوئے جو حرام ہو گئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ان صحابہ کرامؓ نے بھی ایسا ہی کیا جن کے پاس قربانیاں تھیں (بخاری، مسلم)

۲۵۵۸ - (۴) وَقَعِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمرہ ہے جس کا ہم نے فائدہ اٹھایا ہے پس جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے بلاشبہ قیامت تک عمرہ کرنا حج میں داخل ہے (مسلم)

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
(یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۵۵۹ - (۵) هُنَّ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ: أَهْلَلْنَا - أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حُلُّوْا وَأَصْبِيُوا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزَمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحْلَهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرْنَا أَنْ نَفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا، فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ نَقَطُرُ مَذَاكِرُنَا الْمَعْنَى قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ

أَتَيْتُ أَنْتَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُكُكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوْ اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ فَيَحِلُّوا، فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ: بِمِ أَهْلَلْتُ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلُّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَأَهْدِ وَأَمُكِّثْ حَرَامًا» قَالَ: «وَأَهْدِي لَهُ عَلَيَّ هَدْيًا». فَقَالَ سُرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا بَدَ؟ قَالَ: «لَا بَدَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۵۵۹: عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لوگوں کے ہمراہ جو میرے ساتھ تھے جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اکیلے حج کا احرام باندھا۔ عطاء کہتے ہیں، جابر نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چوتھی رات کو صبح کے وقت تشریف لائے، آپ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا۔ عطاء نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال ہو جاؤ اور عورتوں سے ملو جب کہ آپ نے ان سے وطی کو لازم نہیں کیا البتہ عورتوں کے ساتھ وطی کو حلال فرمایا۔ ہم نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ راتیں باقی ہیں، آپ نے حکم دیا ہے کہ ہم بیویوں سے جماعت کریں (گویا کہ) جب ہم عرفہ پہنچیں گے تو ہمارے ذکر منی کے قطرے گراتے ہوں گے۔ عطاء بیان کرتے ہیں کہ جابر اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے گویا کہ میں ان کے اشارے کی جانب دیکھ رہا تھا جب وہ اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے۔ جابر نے بیان کیا (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی) تو آپ ہم میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچی باتیں کرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا اور اگر مجھے آغاز میں اس چیز کا علم ہو جاتا جس کا مجھے آخر میں علم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا پس تم حلال ہو جاؤ (آپ کے ارشاد کے مطابق) ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آپ کی اطاعت کی۔ عطاء بیان کرتے ہیں جابر نے بتایا کہ علیؓ یمن میں قضاء کی ملازمت سے آئے تھے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، آپ نے کیا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو آپ نے باندھا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا، تیرے پاس قربانی ہے (اس لئے) تو احرام کو باقی رکھ۔ جابر نے بیان کیا، علیؓ آپ کے لئے یمن سے قربانیاں لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنا اس سل کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا، ہمیشہ کے لئے ہے (مسلم)

۲۵۶- (۶) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِ مَضْيِئِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. أَوْ خَمْسِينَ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضَبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ! أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ. قَالَ: «أَوْ مَا شَعُرْتُ أَنَّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَلَوْ أَنَّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَتْ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَجِلُّ كَمَا حَلُّوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحج کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد آئے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ ناراض (دکھائی دیتے) تھے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے ناراض کر دیا اللہ اس کو جہنم رسید کرے۔ آپ نے بتایا، کیا تیرے علم میں نہیں ہے کہ میں نے ان لوگوں کو حکم دیا تھا (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) کہ وہ حج (کے احرام) کو فسخ کریں لیکن انہوں نے تذبذب اختیار کیا، مجھے جس چیز کا علم بعد میں ہوا ہے اگر پہلے ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا (بلکہ) مکہ مکرمہ سے خرید لیتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جیسا کہ وہ لوگ حلال ہو گئے ہیں جن کے پاس قربانیاں نہیں ہیں (مسلم)

(۳) بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

(مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور بیت اللہ کا طواف کرنا)

الفصل الأول

۲۵۶۱ - (۱) عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيُغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ ، فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا ، وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ ، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل

۲۵۶۱ : نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب بھی مکہ مکرمہ آتے تو ذی طوی (مقام) میں رات گزارتے، صبح غسل کر کے نماز ادا کر کے دن میں مکہ مکرمہ داخل ہوتے اور جب مکہ مکرمہ سے کوچ کرتے تو ذی طوی (مقام) میں رات گزارتے، صبح کے وقت روانہ ہوتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت : ذی طوی کا موجودہ نام ”بئر زاہر“ ہے۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی مکہ مکرمہ میں رات کو داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”بجرائہ“ مقام میں رات کو داخل ہوئے تھے (مرقات جلد ۶ صفحہ ۳۴۹)

۲۵۶۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۵۶۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ (کے قریب) پہنچے تو بلندی والی جانب سے داخل ہوئے اور پستی والی جانب سے روانہ ہوئے (بخاری، مسلم)

۲۵۶۳ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

عُمَرَةُ. ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ. فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةُ، ثُمَّ عُمَرُ. ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۳: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا۔ مجھے عائشہ نے بتایا کہ جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا بعد ازاں بیت اللہ کا طواف کیا آپ کا عمرہ نہ تھا (اس لئے کہ آپ قارن تھے) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر نے حج کیا تو انہوں نے پہلا کام جو کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا لیکن عمرہ نہ تھا پھر عمر پھر عثمان نے بھی اسی طرح کیا (بخاری، مسلم)

۲۵۶۴ - (۴) وَفَعِن ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوْ الْعُمَرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف کرتے تو تین چکر رمل کے ساتھ اور چار چکر بلا رمل طواف کرتے بعد ازاں طواف کی دو رکعت ادا کرتے، پھر مفاہروہ کے درمیان طواف کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: سینے کو تن کر اور قدرے تیز قدموں سے چلنے کو رمل کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۲۵۶۵ - (۵) وَفَعِنُهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بِيْطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر رمل کے ساتھ لگائے اور چار چکر بلا رمل لگائے اور جب مفاہروہ کے درمیان سعی کی تو وادی کی جگہ میں تیز چلے (مسلم)

۲۵۶۶ - (۶) وَفَعِنُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حجر اسود کا بوسہ لیا بعد ازاں دائیں جانب سے طواف کا آغاز کیا، تین چکر رمل کے ساتھ اور چار چکر بغیر رمل کے لگائے (مسلم)

۲۵۶۷ - (۷) وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلًا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ. فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۶۷: زبیر بن عربی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر سے حجرِ اسود کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کو ہاتھ لگاتے اور چومتے تھے (بخاری)

۲۵۶۸ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ رکنِ یمنی اور حجرِ اسود کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو ہاتھ لگاتے ہوں (بخاری، مسلم)

۲۵۶۹ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجِّنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر (سوار ہو کر) طواف کیا۔ آپ حجرِ اسود کو چھری لگاتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ قدوم پیدل چل کر کیا جیسا کہ جابر سے مروی طویل حدیث میں ہے اور طوافِ اقامہ (طوافِ زیارت) سواری پر کیا اس لئے کہ اڑوہام تھا نیز آپ چاہتے تھے کہ سب لوگ آپ کو طواف کرتے ہوئے دیکھ لیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶۵)

۲۵۷۰ - (۱۰) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَقْبَلَ عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپ حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو چھری سے اس کی جانب اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کے کلمات ادا فرماتے (بخاری)

۲۵۷۱ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ

بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجِّ مَعَهُ، وَيُقْبِلُ الْمَحَجَّجِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۷۱: ابو الغیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور حجرِ اسود کو چھری لگائی اور چھری کو چوما (مسلم)

۲۵۷۲ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفٍ طِمِثْتُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «لَعَلَّكَ نَفِستِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ؛ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے، ہمارا مقصود صرف حج کرنا تھا جب ہم سرف مقام میں پہنچے تو میں حائض ہو گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے دریافت کیا، شاید تو حائض ہو گئی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، حیض کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر مسلط کیا ہے، تم حجاج والے تمام امور سرانجام دو البتہ جب تک تو حیض سے پاک نہ ہو جائے اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (بخاری، مسلم)

۲۵۷۳ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ، أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُزْبَانٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر صدیقؓ نے قرہنی کے دن ایک جماعت میں بھیجا۔ جس حج پر حجۃ الوداع سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امیر مقرر فرمایا تھا، اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی نکاح شخص بیت اللہ کا طواف کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حج میں امیرِ الحج تھے اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا کہ وہ ”سورت براءت“ کا اعلان کرے اور یہ اعلان کرے کہ کوئی مشرک آئندہ سال بیت اللہ کا حج کرنے نہ آئے اور نہ کسی کو اجازت ہے کہ وہ برہنہ ہو کر طواف کرے لیکن اس حدیث میں ذکر ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ ان دونوں احادیث میں تضاد نہیں ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے محسوس کیا کہ علیؓ اکیلے اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے اس لئے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ان کے رفقاء کو علیؓ کی معاونت کے لئے اس کام پر مقرر کیا چنانچہ مسند احمد میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں علیؓ کے ساتھ تھا

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ”سورت براءت“ کے اعلان کے لئے بھیجا چنانچہ میں بھی ان کی معیت میں یہ فریضہ سرانجام دیتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی اور علیؑ مجھ سے پہلے اعلان کرتے یہاں تک کہ وہ تھک جاتے تھے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۶۸)

الفصل الثانی

۲۵۷۴ - (۱۴) عَنْ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ. فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۵۷۴: مہاجر کی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا، ہم نے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ نہیں اٹھائے (ترمذی، ابوداؤد)

۲۵۷۵ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب) روانہ ہوئے۔ آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حجر اسود کی جانب گئے۔ آپؐ نے اس کو ہاتھ لگایا اور چوم پھر بیت اللہ کا طواف کیا اس کے بعد صفا (پہاڑی) پر بلند ہوئے اور بیت اللہ کی جانب نظر اٹھائی، اس کا مشاہدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور جب تک اللہ نے چاہا آپؐ اللہ کا ذکر کرتے رہے اور دعائیں مانگتے رہے (ابوداؤد)

۲۵۷۶ - (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ؛ إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ. فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفَّوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ادا کرنے کے مثل ہے البتہ تم طواف کرتے ہوئے باتیں کرتے ہو لیکن جو شخص طواف

کرتے ہوئے کلام کرے وہ بہتر کلام کرے (ترمذی، نسائی، دارمی) اور امام ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابن عباسؓ پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۵۷۷- (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود جنت سے اترا تھا، دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے

۲۵۷۸- (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: «وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَيَّ مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّارِمِيُّ.

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ قیامت کے دن حجر اسود کو لائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا۔ وہ اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو سنت نبویؐ کا اتباع کرتے ہوئے ہاتھ لگایا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۵۷۹- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْقُوتَانِ مِنَ يَأْقُوتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو قیمتی پتھر ہیں۔ اللہ نے ان دونوں کی روشنی کو ختم کیا ہے اگر اللہ ان دونوں کی روشنی کو ختم نہ کرتا تو ان میں سے ہر ایک مشرق اور مغرب کی درمیان کو روشن کردیتا (ترمذی)

۲۵۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زَحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُزَاجِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: إِنْ أَفْعَلْتُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُوعًا فَاحْصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۸۰: عبید بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے لئے بہت زیادہ کوشش رہے، ان کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس قدر غلبہ کرتے ہوں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ اگر میں اڑدھام کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بلاشبہ ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں نیز میں نے آپ سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کے گرد شمار کر کے سات چکر لگاتا ہے اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا نیز میں نے آپ سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (طواف کرتے ہوئے) ایک قدم (زمین پر) رکھتا ہے اور دوسرا قدم زمین سے اٹھاتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کی ایک غلطی معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں (ترمذی)

۲۵۸۱ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۸۱: عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ کی دعا کرتے ہوئے سنا (ابوداؤد)

۲۵۸۲ - (۲۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخْبَرْتَنِي بِنْتُ أَبِي نُجْرَةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ، نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنْ مِثْرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ السَّعْيَ». رَوَاهُ فَيْ: «شَرْحُ السُّنَنِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ.

۲۵۸۲: صَفِيَّة بِنْتُ شَيْبَةَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ابو نجرۃ کی بیٹی نے بتایا کہ میں

قریش کی عورتوں کی معیت میں آل ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی (ناکہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کریں جب کہ آپ صفا مروہ کے درمیان سہی کر رہے تھے چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا آپ سہی کر رہے تھے اور آپ کا تہ بند تیز دوڑنے کی وجہ سے (آپ کے دونوں پاؤں کے گرد) گردش کر رہا تھا نیز میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ”سہی کرو بلاشبہ اللہ نے تم پر سہی کو فرض کیا ہے“ (شرح السنۃ) البتہ احمد نے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن مسعود راوی ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے بعض طرق قلیل قبول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۰، مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۸۸)

وضاحت ۲ : ابو تجراہ کی بیٹی صحابیہ تھیں، ان کا نام حبیبہ بنت ابی تجراہ ہے (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۹)

۲۵۸۳ - (۲۳) وَفَن قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ، لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. رَوَاهُ فِي: «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۵۸۳: قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر (سوار ہو کر) صفا مروہ کے درمیان سہی کر رہے تھے۔ نہ کسی کو مارا جا رہا تھا نہ دھکیلا جا رہا تھا اور نہ ہٹایا جا رہا تھا (شرح السنہ)

۲۵۸۴ - (۲۴) وَفَن يَعْلَى بْنُ أُمِّيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا يَبْرِدُ أَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۸۳: یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ نے سبز چادر کا اضبلع کیا ہوا تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت : احرام کی اوپر کی چادر کے دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکل کر بائیں کندھے پر ڈالا جائے اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا جائے، اس عمل کو اضبلع کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہو کر اضبلع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیتے تھے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۹۰)

۲۵۸۵ - (۲۵) وَفَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ، فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَجَعَلُوا أَرْدِيَّتَهُمْ تَحْتَ أَبْطِهِمْ، ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے بجرانہ (مقام) سے عمرہ کیا۔ بیت اللہ کے تین چکر مل کے ساتھ گئے اور اپنی چادروں کو اپنی بظلوں (کے نیچے) سے نکل کر اپنے بائیں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۲۵۸۶- (۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۵۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانے کو اڑدھام اور غیر اڑدھام میں نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۵۸۷- (۲۷) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ نَافِعٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَلَ يَدَهُ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

۲۵۸۷: اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے نافع نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے بعد ازاں ہاتھ کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس وقت سے میں نے اس کو نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۸- (۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي. فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطَّوْرِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۸۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں (چل کر طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا، لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لے چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں (صحابہ کرام کو صبح کی) نماز پڑھا رہے تھے آپ ”وَالطَّوْرُ وَكِتَابُ مَسْطُورٍ“ سورت تلاوت فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۲۵۸۹- (۲۹) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبِلُ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۸۹: عابِس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کو چومتے اور (اس کو مخاطب کر کے) کہتے، مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے تو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپؐ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا (بخاری، مسلم) وضاحت: حجرِ اسود کا بوسہ لینے سے یہ استدلال کرنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا بوسہ لیا جاسکتا ہے یا صالحین کی قبروں کو چوما جاسکتا ہے ہرگز درست نہیں البتہ اگر کسی نص صریح میں کسی کام کی اجازت ہو تو وہ کام کرنا درست ہے وگرنہ نہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۹۶)

۲۵۹۰- (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَكُلَّ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا» يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِي «فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا: آمِينَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۲۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رُکنِ یمانی کے ساتھ ”ستر فرشتے مقرر ہیں“ جو شخص (اس کو ہاتھ لگاتے ہوئے) دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خیر و برکت اور آخرت میں خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما“ تو فرشتے آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ) وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی منکر الحدیث ہے (المرجح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تہذیب التہذیب جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۱، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰، مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۹۸)

۲۵۹۱- (۳۱) وَفَضَّلَهُ أَنْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ مُجِيبَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ؛ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۲۵۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے

کلمات کے علاوہ کوئی کلمہ نہ کہا تو اس کے دس گناہ نحو ہو جاتے ہیں اور دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور جس شخص نے طواف کرتے ہوئے یہ کلمات کہے تو وہ اللہ کی رحمت میں چلتا پھرتا ہے جیسے کوئی شخص پانی میں پاؤں اٹھا اٹھا کر (خوشی سے) چلتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر ۲۵۹۰)

(۴) بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

(وقوف عرفات)

الفصل الأول

۲۵۹۲- (۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهْلُ مِنَّا الْمُهْلُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُنْكَرُ الْمُكْبِرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے دریافت کیا جب وہ دونوں صبح سویرے منی سے عرفات کی جانب جا رہے تھے کہ تم اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفات میں کیا کچھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے کچھ لوگ لبیک کہتے، اس کا انکار نہیں کیا جاتا تھا اور کچھ لوگ اللہ اکبر کہتے اس کا بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

۲۵۹۳- (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هَهُنَا، وَوَقِفْتُ كُلَّهَا مَنْحَرًا، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ. وَوَقِفْتُ هَهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَجَمَعْتُ كُلَّهَا مَوْقِفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ قربانیاں ذبح کی ہیں اور منی تمام ذبح کی جگہ ہے پس تم اپنی قیام گاہوں میں قربانیاں ذبح کرو۔ اور میں نے اس مقام میں وقوف کیا ہے اور تمام عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔ اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جب کہ تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے (مسلم)

۲۵۹۴- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُوهُمْ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرفہ کے دن سے بدھ کر کوئی دن نہیں جس میں اللہ اپنے بندوں کو دوزخ سے نجات عطا کرتے ہیں (اپنے بندوں کے) قریب ہوتے ہیں، پھر ان کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور استغفار انداز میں فرماتے ہیں کہ یہ حجاج کیا چاہتے ہیں؟ (مسلم)

الفصل الثانی

۲۵۹۵ - (۴) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالٍ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرُو بْنُ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا، فَاتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ: «قِفُوا عَلَى مَشَائِعِرِكُمْ، فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِلِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۵۹۵: عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے روایت ہے وہ اپنے ماموں سے بیان کرتے ہیں جن کا نام یزید بن شیبان ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفات میں اپنے مقام میں تھے، عمرو بن عبد اللہ امام کے مقام سے بہت دور تھے کہ ہمارے پاس ابن مریج انصاری آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں تمہاری جانب اللہ کے رسول کا پیغام لایا ہوں آپ نے تمہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ تم اپنے ان مقلات میں وقوف کرو بلاشبہ تم اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہوئے ان کے مقلات پر وقوف کئے ہوئے ہو (ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۵۹۶ - (۵) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٍ وَكُلُّ مَنِىٍّ مَنْحَرٍ. وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرفات کے تمام مقلات وقوف کے مقلات ہیں اور تمام منیٰ نزع کی جگہ ہے اور تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کی تمام گھاٹیاں (مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے) راستے ہیں اور (قریبوں کے) نزع کرنے کے مقلات ہیں۔ (ابو داؤد، دارمی)

۲۵۹۷ - (۶) وَهْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۹۷: خالد بن ہوزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روز اونٹ پر سوار دونوں رکابوں میں پاؤں داخل کئے ہوئے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔
(ابوداؤد)

۲۵۹۸ - (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین دعا عرفہ کے دن دعا کرنا ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہ السلام نے کی ہے (جس کا ترجمہ ہے)

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بلا شای ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“ (ترمذی)

۲۵۹۹ - (۸) وَرَوَى مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ: «لَا شَرِيكَ لَهُ».

۲۵۹۹: اور مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے آپ کے قول ”لَا شَرِيكَ لَهُ“ تک ذکر کیا ہے۔

۲۶۰۰ - (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا رَأَيْتُ الشَّيْطَانَ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغِيْظُ مِنْهُ يَوْمَ عَرَفَةَ؛ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ». فَقِيلَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزْعُ الْمَلَائِكَةَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي: «شَرْحِ السُّنَنِ» بَلْفِظِ «الْمَصَابِيح».

۲۶۰۰: طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن میں زیادہ ذلیل، دھتکارا گیا، حقیر اور شدید غمے والا نہیں دیکھا گیا۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ عوام و خواص سبھی پر رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ ان کے بڑے بڑے گناہ معاف کر رہا ہے البتہ بدر کی جنگ میں اس سے بھی زیادہ اس کا برا حال تھا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا، اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر

رہے ہیں (مالک نے مرسل بیان کیا اور شرح السنہ میں مصلح کے الفاظ ہیں)
وضاحت: بوجہ ارسال کے یہ حدیث ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۶ صفحہ ۷۹۸)

۲۶۰۱ - (۱۰) وَعن جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ

عَرَفَةَ، إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي، أَتَوْنِي شُعْنًا غَيْرَ ضَاجِحِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! فَلَانَّ كَانَ يُرْهِقُ ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةٌ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ». رَوَاهُ فَيْ: «شرح السنّة».

۲۶۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرفہ کے روز اللہ پہلے آسمان پر اترتا ہے اور عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کی جانب دیکھو! وہ میرے پاس آئے، ان کے بل پر آگندہ ہیں، ان کے جسم غبار آلود ہیں، وہ بلند آواز کے ساتھ لہک لہک پکارتے ہوئے دور دراز دشوار گزار گھاٹیوں سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ فرشتے سوال کرتے ہیں، اے پروردگار عالم! فلاں انسان عمرات کا ارتکاب کرتا تھا اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ایسی ہی تھی؟ راوی نے ذکر کیا، اللہ عزوجل فرماتے ہیں، میں نے انہیں معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہو (شرح السنّة)

الفصل الثالث

۲۶۰۲ - (۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسْتَمُونَ الْحُمْسَ، فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ. فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهٖ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ، فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يَفِيضَ مِنْهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں (جاہلیت میں) قریش مکہ اور ان کا دین اختیار کرنے والے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور ان کو ”حُمس“ کہا جاتا تھا جب کہ دیگر تمام عرب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ عرفات میں وقوف کریں پھر وہیں سے واپس جائیں چنانچہ اللہ عزوجل کے ارشاد سے یہی مقصود ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”پھر تم وہیں سے واپس آؤ جہاں سے عام

لوگ واپس آئے ہیں "بخاری، مسلم)

وضاحت: قریش کو "مُحْس" اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر تشدد کیا ہوا تھا مثلاً جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو جو کپڑے انہوں نے پہنے ہوتے انہیں اتار دیتے اور عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے اس سلسلہ میں وہ معذرت کرتے اور کہتے تھے کہ عرفات چونکہ حرم سے باہر "محل" میں ہے اس لئے ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ مُحْس کا واحد "اُمُحْس" ہے جس کے معنی بہادر اور مضبوط انسان ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۳۳)

۲۶۰۳- (۱۲) وَفَنَّ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَأَجِيبَ: «أَتَيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ، فَإِنِّي أَخِذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ». قَالَ: «أَيُّ رَبِّ! إِنِ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّتَهُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ آعَاذَ الدُّعَاءِ، فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ - فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا بَنِي أُمِّتٍ، إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا، فَمَا الَّذِي أَضْحَكُكَ، أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِتْكَ؟ قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَغَفَرَ لِأُمَّتِي؛ أَخَذَ التُّرَابَ، فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ، وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالشُّؤْرِ، فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي: «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ». نَحْوَهُ.

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمت کے لئے مغفرت کی دعا کی چنانچہ آپ کی دعا قبول کرتے ہوئے آپ سے کہا گیا کہ میں نے حقوق العباد کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں میں مظلوم کو حق دلانے کے لئے ظالم سے حق لوں گا۔ آپ نے عرض کیا "اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کرے اور ظالم کو معاف کر دے۔ اس شام آپ کی دعا قبول نہ ہوئی (اگلے روز) مُزدلفہ میں آپ نے دوبارہ دعا کی تو آپ کی دعا قبول کی گئی۔ عباس نے بیان کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یا مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے) چنانچہ ابو بکر اور عمرؓ نے آپ سے دریافت کیا "ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ایسے وقت میں ہنسا نہیں کرتے تھے آپ کے ہنسنے کا سبب کیا تھا؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے۔ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا کو شرف قبولیت عطا کیا ہے اور میری اُمت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت و بربادی کی دعا شروع کر دی تو اس کی گھبراہٹ سے مجھے ہنسی آ گئی (ابن ماجہ) بیہقی نے "کتاب البعث والنشور" میں اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کنانہ اور اس کا والد کنانہ بن عباس دونوں مجهول راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۷۷۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۷۷)

(۵) بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عُرْفَةِ وَالْمُرْدَلِفَةِ

(عُرفہ اور مُردلفہ سے واپسی)

الفصل الأول

۲۶۰۴ - (۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ حِينَ دَفَعَ! قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَحَجَرَهُ نَصْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع میں عرفات سے واپس آئے تو آپ کیسے چلے گئے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ درمیانی چال چلتے البتہ جب مکہ آئی تو آپ سواری کو تیز چلاتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۰۵ - (۲) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عُرْفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَصَرَ بَا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبَرْلَيْسَ بِالْإِبْضَاعِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے زبردست ڈانٹ پلانے اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کوڑے کے ساتھ ان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اے لوگو! تم چلنے میں نرمی اختیار کرو اس لئے کہ دوڑانے میں نیکی نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۶۰۶ - (۳) وَهْنَهُ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عُرْفَةِ إِلَى الْمُرْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرَدَفَ الْفُضْلَ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ إِلَى مَنًى؛ فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّسُ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید عرفہ سے مزدلفہ تک (کے سفر) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے بعد ازاں آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضلہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کو نکر مارے (بخاری، مسلم)

۲۶۰۷- (۴) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِأَقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو الگ الگ تکبیر کے ساتھ جمع کیا۔ ان کے درمیان نفل ادا کئے نہ ان میں سے کسی کے بعد ادا کئے (بخاری)

۲۶۰۸- (۵) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۰۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے البتہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں اور اس روز فجر کی نماز وقت مقررہ سے پہلے ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز بھی فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد ادا کی البتہ معمول سے ذرا ہٹ کر پہلے ادا کی تھی (واللہ اعلم)

۲۶۰۹- (۶) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے کمزور اہل و عیال کو رات کے وقت ہی منیٰ کی طرف بھیج دیا تو میں بھی ان میں شامل تھا۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۱۰- (۷) وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ» وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ

حَتَّى دَخَلَ مُحَسَّرًا، وَهُوَ مِنْ مَنَى ، قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ»، وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱۰: فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ آپؐ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہا کہ جب لوگ واپس لوٹیں تو تم آرام کے ساتھ چلو۔ آپؐ نے اونٹنی کو تیز چلنے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ وادیِ محسر میں داخل ہوئے اور یہ وادی منیٰ میں داخل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جمرہ پر پرنے کے برابر کنکر پھینکو اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہٴ عقبہ کو کنکر مارنے تک لبیک پکارتے رہے (مسلم)

۲۶۱۱ - (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ رَفِي وَادِي مُحَسَّرٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَقَالَ: «لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا». لَمْ أَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي: «جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ» مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَاخِيرٍ.

۳۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے واپس آئے، آپؐ سکون کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا اور وادیِ محسر میں آپؐ نے اپنی سواری کو دوڑایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ایسی کنکریاں پھینکیں جو انگلیوں سے پھینکی جاسکیں اور آپؐ نے لوگوں سے فرمایا: شاید میں تمہیں اس سال کے بعد نہ دیکھ سکوں (مسکوٰۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا البتہ یہ روایت جامع ترمذی میں تقدیم و تاخیر کے ساتھ ہے۔

الفصل الثانی

۲۶۱۲ - (۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ. وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ هَدَيْنَا مُخَالَفَ لِهَدْيِ عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ فِيهِ: خَطَبْنَا وَسَاقَهُ بَنَحْوِهِ.

دوسری فصل

۲۶۱۳: محمد بن قیس بن عزمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، بلاشبہ دورِ جاہلیت میں لوگ عرقات سے واپس لوٹنے جب کہ سورج غروب ہونے سے پہلے لوگوں کی پگڑیوں کی مانند ان کے چروں میں نظر آتا تھا نیز مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد گویا کہ سورج لوگوں کے چروں میں پگڑیوں کی مانند نظر آتا تھا لیکن ہم عرفہ سے واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے واپس آئیں گے ہمارا طریق بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے خلاف ہے (یعنی شعب الایمان) اور اس میں یہ بیان ہے کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: پگڑیوں کی مانند نظر آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کافی چمکتا ہوتا اور اس کی سفیدی چروں پر نمایاں نظر آتی (واللہ اعلم)

۲۶۱۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدَّمْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ أُغْلِيَمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يُلَطِّحُ أَفْحَاذَنَا وَيَقُولُ: «أَبْنَيْ! لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۶۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (یعنی) عبدالمطلب کے بچوں کو گدھوں پر سوار کر کے بھیجا۔ آپؐ پیار سے ہماری رانوں پر ہتھیلی مارتے تھے اور کہہ رہے تھے اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ کو کنکر نہ مارنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۶۱۴ - (۱۱) وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّجْرِ فَرَمَتْ الْجُمُرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاضَتْ، وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۶۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دسویں ذوالحجہ کی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو بھیج دیا۔ انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے بعد ازاں وہ (منیٰ سے) گئیں، انہوں نے طواف افاضہ کیا اور یہ دن وہ دن تھا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تھے (ابوداؤد)

وضاحت: معذور لوگوں کے لئے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے جائز ہیں (واللہ اعلم)

۲۶۱۵ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُلَبِّي الْمُقِيمُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتَّى

يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: وَرَوَى مُوقِفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

الفصل الثالث

۲۶۱۶- (۱۳) عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «أَفْضَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتَّى آتَى جَمْعًا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تمیزی فصل

۳۸۱: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے شریذ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا میں (عرفت سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آیا۔ آپ کے قدم مبارک زمین پر نہ لگے جب تک آپ مزدلفہ میں نہ پہنچ گئے (ابوداؤد)

۲۶۱۷- (۱۴) وَهْنِ ابْنِ شَهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسَفَ عَامَ نَزْلِ بَابِ الزَّبِيرِ، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ. فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۲: ابن شہاب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے سالم نے بتایا کہ حجج بن یوسف جس سال ابن زبیر (سے لڑائی) کے لئے (کثیر لشکر) لے کر آیا اس نے عبد اللہ بن عمر سے دریافت کیا کہ ہم عرفہ کے دن وقوف کے بارہ میں کیا کریں؟ سالم بن عبد اللہ نے خبردار کیا اگر تم سنت (کی متابعت) چاہتے ہو تو عرفہ میں ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز، ظہر کے اول وقت میں ادا کر۔ عبد اللہ بن عمر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرام سنت (نبوی) کا اتباع کرتے ہوئے ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ اس پر میں نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ سالم نے جواب دیا صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کا اتباع کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے (بخاری)

(۶) بَابُ رَمَى الْجِمَارِ (جمرات کو کنکریاں مارنا)

الفصل الأول

۲۶۱۸- (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ» .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو سواری پر سوار ہو کر (جرہ عقبہ کو) کنکر مارے اور آپؐ نے فرمایا، تم (مجھ سے) حج کے احکام معلوم کرو۔ میں نہیں جانتا شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں (مسلم)

۲۶۱۹- (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے جرہ عقبہ کو پھینکے کے برابر کنکر مارے (مسلم)

۲۶۲۰- (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت جرہ عقبہ کو کنکر مارے اور دس ذوالحجہ کے بعد باقی دنوں میں سورج کے زوال کے بعد (جہروں کو) کنکر مارے (بخاری، مسلم)

۲۶۲۱- (۴) وَعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ، وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کے قریب پہنچے۔ انہوں نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکر پھینکے۔ ہر کنکر پھینکتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کے پھر بتایا کہ اسی طرح اس ذات گرامی نے کنکر پھینکے جس پر سورت بقرہ نازل ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

۲۶۲۲- (۵) وَعن جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِسْتِجْمَارُ تَوَهُُّ، وَرَمَى الْجَمَارِ تَوَهُُّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوَهُُّ، وَالطَّوَافُ تَوَهُُّ، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوَهُُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۲۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طاق ڈھیلوں سے استنجا کیا جاتا ہے اور جمروں کو طاق پتھر مارے جاتے ہیں اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا طاق ہے اور طواف کرنا بھی طاق ہے اور جب تم ڈھیلوں کے ساتھ طہارت کرو تو طاق ڈھیلے استعمال کرو (مسلم)

الفصل الثانی

۲۶۲۳- (۶) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَيْسَ قِيلُ: إِلَيْكَ إِلَيْكَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۲۳: قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے دس ذوالحجہ کو سفیدی مائل سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے۔ نہ (کسی کو) مارنا تھا نہ دور بٹانا تھا اور نہ اعلان کرنا تھا کہ آپ سے دور رہو (شافعی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۶۲۴- (۷) وَعن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ رَمَى الْجَمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ جمرات کو کنکر مارنا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی، دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکملۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۰۶)

۲۶۲۵ - (۸) وَمِنْهَا، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنَى؟ قَالَ: «لَا، مِنَى مُنَاخٌ مِّنْ سَبَقٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۶۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم منیٰ میں آپؐ کے لئے عمارت نہ کھڑی کریں جس کے سائے میں آپؐ قیام کریں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، منیٰ میں جو لوگ پہلے آجائیں وہ مناسب جگہ پر اقامت اختیار کریں (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منیٰ میں عمارتوں کی تعمیر سے جگہ تنگ ہو جائے گی اور کسی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنے لئے کسی مقام کا تعین کرے بلکہ جہاں کوئی شخص پہلے پہنچ کر خیمہ لگاتا ہے وہ وہاں اقامت اختیار کرے (واللہ اعلم)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں میکہ راویہ مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۱ صفحہ ۳۰، تحفۃ الاحوزی جلد ۲ صفحہ ۹۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۸)

الفصل الثالث

۲۶۲۶ - (۹) هُنَّ نَافِعٌ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللَّهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيُحَمِّدُهُ، وَيَدْعُو اللَّهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۶۲۶: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ پہلے دونوں جمروں کے پاس طویل عرصہ وقوف کرتے۔ اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ذکر کرتے اور دعائیں کرتے جب کہ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے (مالک)

وضاحت: دس ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں اور اس کے بعد تین دن تینوں جمروں کو کنکر مارے جائیں۔ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہ کیا جائے جب کہ دیگر دونوں جمروں کو کنکر مارنے کے بعد وقوف کیا جائے اور اللہ اکبر اور دیگر مسنون کلمات کا ورد کیا جائے (واللہ اعلم)

(۷) بَابُ الْهُدَى (قربانی کے جانور)

ان قربانیوں کا تذکرہ جنہیں حُجَّاجِ مِنًی میں ذبح کرنے کے لئے ساتھ لائیں

الفصل الأول

۲۶۲۷- (۱) عَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سِنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَّتِ الدَّمَّ عَنْهَا، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلُ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۳۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں ادا کی بعد ازاں آپؐ نے اپنی قربانی کی اونٹنی منگوائی اور اس کی دائیں جانب کی کوہن کے پہلو میں نیزہ مارا اور وہیں سے خون بہا کر اس کی علامت لگا دی کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور اس سے خون کو زائل کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا قلاوا ڈالا بعد ازاں اپنی سواری پر سوار ہوئے جب آپؐ کی سواری آپؐ کو لے کر بیداء (نہی ٹیلے) پر چڑھی تو آپؐ نے حج کے لئے لبیک کہا (مسلم)

وضاحت: اشعار کی سنت اونٹ کے لئے ثابت ہے، دیگر جانوروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ دورِ جاہلیت میں بھی حُجَّاجِ جن اونٹوں کو ذبح کرنے کے لئے ساتھ لے جاتے تھے ان کا اشعار کرتے یعنی ان کی کوہن کی دائیں جانب نیزہ مارتے اور خون کو صاف کرتے۔ یہ علامت ہوتی تھی کہ یہ جانور قربانی کے ہیں، ان کو کچھ نہ کہا جائے اور اسلام میں بھی اس طریقہ کو ثابت رکھا گیا ہے بعض علماء اس کو مکروہ جانتے ہیں اور مختلف قسم کی تلویطات بارود پیش کرتے ہیں جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ اشعار کرنا سنت ہے اور سنت کے انکار کے لئے تلویطات کا سارا لینا ہرگز جائز نہیں (واللہ اعلم)

۲۶۲۸- (۲) وَهْنُ عَائِشَةَ وَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ

غَنَمًا فَقَلَدَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیت اللہ کی جانب بکریاں قربانی کے لئے لے گئے اور انہیں قلاوے (بچے) پہنائے (بخاری، مسلم) وضاحت: بکریوں کا اشعار ثابت نہیں ہے البتہ انہیں بطور علامت قلاوے (بچے) پہنائے جائیں (واللہ اعلم)

۲۶۲۹- (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو گلے کی قربانی کی (مسلم)

۲۶۳۰- (۴) وَصْنَهُ، قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے ایک گلے ذبح کی (مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ ہدی (حج کے لئے خاص قربانی) اور اُضیعیہ (عام قربانی) دونوں میں اشتراک ہو سکتا ہے بشرطیکہ قربانی کا جانور اونٹ یا گلے ہو (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

۲۶۳۱- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ فَلَائِدَ بُذْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدِي، ثُمَّ قَلَدَهَا وَأَشْعَرَهَا، وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے قلاوے کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بٹا پھر آپ نے ان کو قربانیوں کے گلے میں لٹکایا اور قربانیوں کا اشعار کیا اور ان کو ذبح کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا۔ اس سے آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لئے حلال کی گئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قربانیاں سن ۹ ہجری میں ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ بھجوائی تھیں (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

۲۶۳۲- (۶) وَصْنَهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ فَلَائِدَهَا مِنْ عَيْنِ كَانَ عِنْدِي، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے پاس موجود اون سے قلاووں کو مابعد ازاں آپؐ نے قربانیوں کو میرے والد کی معیت میں بھیجا (بخاری، مسلم)

۲۶۳۳ - (۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا». فَقَالَ: «إِنِّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «ارْكَبْهَا». فَقَالَ: «إِنِّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «ارْكَبْهَا وَبَلَكَ» فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (قربانی کی) اونٹنی کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، اس پر سوار ہو جا۔ اس نے بتایا کہ یہ (جانور) قربانی کا ہے (اس پر بھی) آپؐ نے فرمایا، اس پر سوار ہو جا۔ اس نے پھر کہا، یہ (جانور) قربانی کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔ یہ کلمہ آپؐ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا (بخاری، مسلم)

۲۶۳۴ - (۸) وَهْنُ أَبِي الزَيْبَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أَلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۴: ابو الزبیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا (جب) ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جب تم قربانی کی سواری پر مجبور ہو جاؤ تو جب تک اس کے علاوہ کوئی سواری دستیاب نہ ہو تو اس پر اچھے انداز سے سوار ہو سکتے ہو (مسلم)

۲۶۳۵ - (۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمْرَةٍ فِيهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعُ عَلَيْ مِنْهَا؟ قَالَ: «أَنْحَرَهَا، ثُمَّ أَصْبَغُ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ أَجْعَلُهَا عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (باجیہ اسلمی) کے ساتھ سولہ اونٹ (نر مادہ) بھیجے اور ان پر اسے امیر مقرر فرمایا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ان قربانیوں کے بارے میں کیا کروں جو چل نہ سکیں؟ آپؐ نے فرمایا، ان کا فخر کر اور ان کے کھروں کو ان کے خون سے رنگ پھر کھروں کو کوہن کے پہلو میں مار لیکن تو اور تیرے دوسرے رفقاء اس سے تناول نہ

کریں (مسلم)

وضاحت: فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت تناول کریں جبکہ مل دار لوگ اس سے تناول نہ کریں لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب قربانی واجب ہو، اگر نفل ہو تو تناول کی جاسکتی ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

۲۶۳۶ - (۱۰) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات افراد کی جانب سے اونٹ اور سات افراد کی جانب سے گلے کا نحر کیا (مسلم)
وضاحت: اونٹ کے نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو قبلہ رخ کھڑا کر کے اس کے بائیں گھٹنے کو باندھ کر اس کے سینے کے گڑھے میں اللہ اکبر کہہ کر نیزہ مارا جائے، خون نکلنے سے اونٹ گر پڑے گا اس کے بعد اسے ذبح کر لیا جائے (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۵۵۳)

۲۶۳۷ - (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے ہاں گئے جس نے اپنے اونٹ کو نحر کرنے کے لئے بٹھایا ہوا تھا۔ اس سے کہا، اس کو کھڑا کر کے (اس کے پاؤں) باندھ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے (بخاری، مسلم)

۲۶۳۸ - (۱۲) وَهْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجْلِيئِهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا. قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کا خیال رکھوں اور ان کے گوشت، چمڑے اور ان کے جسم پر ڈالے جانے والے کپڑے کا صدقہ کروں اور جانور ذبح کرنے والے کو ان چیزوں میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ) بتایا کہ ہم ذبح کرنے والے کو اجرت اپنے پاس سے (الگ) دیں (بخاری)

۲۶۳۹ - (۱۳) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ

ثَلَاثٍ، فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا»، فَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت عطا کی اور فرمایا 'خود تناول کرو اور زاد راہ کے طور پر لے جاؤ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۶۴۰ - (۱۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي هَذَا يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبْنِي جَهْلٍ، فِيهِ رَأْسُهُ بُرَّةٌ مِّنْ فِصَّةٍ - وَفِي رِوَايَةٍ: مِّنْ ذَهَبٍ - يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۶۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں میں اس اونٹ کی بھی قربانی کی جو ابو جہل کا تھا۔ اس کی ناک میں چاندی کا بھجھا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کا تھا۔ آپ نے مشرکین (کلمہ) کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے کے لئے ایسا کیا تھا (ابوداؤد)

۲۶۴۱ - (۱۵) وَعَنْ نَّاجِيَةَ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذْنِ؟ قَالَ: «أَنْحَرَهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاكُلُونَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۴۱: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! قربانی کا جو جانور چلنے سے عاجز آ جائے' میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا 'ان کا نحر کر بعد ازاں ان کے کھروں کو ان کے خون کے ساتھ رنگ دے پھر ان کو لوگوں کے لئے چھوڑ دے کہ وہ انہیں کھائیں (مالک، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۶۴۲ - (۱۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ نَّاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ.

۳۶۴۲: نیز اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام دارمی نے ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۶۴۳ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ». قَالَ ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي. قَالَ: وَقُرْبَ

لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خُمُسٌ أَوْ سِتٌّ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ، بَايَتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا . قَالَ: فَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمَهَا. فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: «مَنْ شَاءَ ارْقُطْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ بْنِ «بَابِ الْأَصْحِيَةِ».

۲۶۴۳: عبد اللہ بن قُزط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبوی ہے، اللہ کے نزدیک زیادہ عظمت والا دن ”تُحْرُ“ (دس ذوالحجہ) کا دن ہے بعد ازاں ”قُر“ (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔ ثور راوی نے بیان کیا کہ اس سے مقصود دوسرا دن ہے نیز عبد اللہ بن قُزط نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پانچ یا چھ اونٹ گئے وہ آپ کی جانب قریب ہو رہے تھے کہ آپ ان میں سے کس کا پہلے تحری کریں گے۔ راوی نے بیان کیا جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑے تو آپ نے نہایت پست آواز میں ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا میں نے (اپنے قریب ایک شخص سے) دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے جواب دیا، آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ چاہیں وہ ان سے گوشت کاٹ کر لے جائیں (ابوداؤد) اور ابن عباس اور جابر سے مروی دونوں حدیثیں ”باب الْأَصْحِيَةِ“ میں ذکر کی گئی ہیں۔

الفصل الثالث

۲۶۴۴ - (۱۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ». فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: «كُلُّوا، وَاطْعِمُوا، وَادْخَرُوا؛ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ، فَازِدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۴۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین راتوں کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کچھ گوشت نہ ہو لیکن آئندہ سال صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس سال پھر ہم گزشتہ سال کی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا، تم خود تناول کرو اور لوگوں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ پچھلے سال لوگ تنگی میں تھے میں نے چاہا کہ ان کی اعانت ہو جائے (بخاری، مسلم)

۲۶۴۵ - (۱۲) وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا كُنَّا نَهْبِنَاكُمْ عَنْ لَحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ». جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُّوا، وَادْخَرُوا،

وَأَتَجِرُّوْا . أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ، وَذِكْرِ اللَّهِ ۖ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۶۴۵: حُثِّیْتُ رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم نے چھبیس تین رات سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تم سب کے لئے وہ کفی ہو (اب) اللہ نے فراخی دی ہے اس لئے خود تناول کرو، ذخیرہ کرو اور (مددہ کر کے) ثواب طلب کرو۔ خبردار! یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (ابوداؤد)

(۸) بَابُ الْخَلْقِ

(سر کے بل منڈوانا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۶۴۶ - (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۳۳۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام میں سے بعض نے سر کے بالوں کو منڈایا اور بعض نے کٹوایا (بخاری، مسلم)

۲۶۴۷ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ : إِنِّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَشْقَصٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے معاویہ نے بتلایا کہ میں نے موہ کے قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک (کے بالوں) کو قینچی کے ساتھ تراشا (بخاری، مسلم)

وضاحت : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سر کے بالوں کو ترشوانے کا واقعہ عمرہ القضاء میں پیش آیا جب کہ آپ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کو منڈایا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳)

۲۶۴۸ - (۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : «اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُخَلِّقِينَ». قَالُوا : وَالْمَقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُخَلِّقِينَ». قَالُوا : وَالْمَقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «وَالْمَقْصِرِينَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ

الوداع میں یہ دعا کی ”اے اللہ! سر کے بل منڈانے والوں پر رحم کر۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپ نے (اس کے باوجود) دعا فرمائی، اے اللہ! سر کے بل منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں پر بھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: سر کے تمام بالوں کو منڈانا چاہیے، اگر کچھ بل چھوڑ دیئے جائیں تو اس کی ممانعت ہے۔ مرد حضرات سر کے بل منڈائیں گے۔ عورتوں کے لئے حلال ہوتے وقت بالوں کی ایک لٹ کلنا کافی ہے (واللہ اعلم)

۲۶۴۹ - (۴) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَاَ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۴۹: یحییٰ بن الحسین سے روایت ہے وہ اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے سر کے بل منڈانے والوں کے لئے تین بار رحم کی دعا کی اور بل کٹوانے والوں کے لئے ایک بار رحم کی دعا کی (مسلم)

۲۶۵۰ - (۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مِنْى، فَاتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَزْلَةَ يَمْنَى، وَنَحَرَ نُسْكَهَ، ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ، وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: «أَحِلُّوْا» فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں پہنچے تو آپ نے جمرہ عقبہ کو نکل مارے بعد ازاں منیٰ اپنے خیمے میں تشریف فرما ہوئے اور اپنی قربانیوں کا ٹکڑا کیا بعد ازاں آپ نے سر مونڈنے والے کو بلایا اور سر کی دائیں جانب کو اس کے آگے کیا پھر آپ نے ابو طلحہ انصاری کو بلایا اور اس کو (سر کے) بل دیئے پھر بائیں جانب (سر مونڈنے والے کے سامنے) کی اور حکم دیا کہ بل مونڈے۔ اس نے بل مونڈے آپ نے بل ابو طلحہ کو دیئے اور حکم دیا کہ ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کریں دے (بخاری، مسلم)

۲۶۵۱ - (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِنْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگاتی اور دس ذوالحجہ کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۲۶۵۲ - (۷) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ بَيْنِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپ منیٰ واپس چلے گئے (وہاں) آپ نے ظہر کی نماز ادا کی (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۶۵۳ - (۸) هُنَّ عَلِيٌّ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی)

۲۶۵۴ - (۹) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ؛ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

[وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ مِنَ الْفَصْلِ الثَّالثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے

۲۶۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'عورتیں (سر کے) بال نہ منڈائیں بس انہیں سر کے بال ترشوانے ہیں (ابوداؤد و دارمی)

(۹) بَابُ [فِي تَقْدِيمِ وَتَأْخِيرِ بَعْضِ الْمَنَاسِكِ]

(احرام سے حلال ہونا اور بعض اعمال کو بعض سے پہلے کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۶۵۵ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ بَيْنَا لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. فَقَالَ: «أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ». فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. فَقَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سِئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا أُخِرَ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». وَأَنَّهُ آخَرُ، فَقَالَ: أَفْضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

پہلی فصل

۲۶۵۵: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرام آپ سے استفسار کر رہے تھے چنانچہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا مجھے علم نہ تھا میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا ہے؟ آپ نے جواب دیا ذبح کر اس میں کچھ حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی؟ آپ نے جواب دیا جمرہ عقبہ کو کنکر مار (اس میں) کچھ حرج نہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا جس کو پہلے ادا کیا گیا یا بعد میں ادا کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا یہ عمل کر کچھ حرج نہیں ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے سر منڈا دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکر مار اور دوسرا شخص آپ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکر مار اس میں کچھ حرج نہیں۔

وضاحت: دس ڈالچہ کو چار اعمال ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی ترتیب یوں ہے۔ سب سے پہلے جمرہ عقبہ کو

سات کنکر مارے جائیں، اس کے بعد قرینہ نزع کی جائے، اس کے بعد حجامت بنوائی جائے اور آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا جائے لیکن اگر اس ترتیب سے یہ اعمال سرانجام نہ پائیں اور تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے (واللہ اعلم)

۲۶۵۶ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَالُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى، فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ»، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ. فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ منیٰ میں دس ذوالحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا جاتا تھا۔ آپ (جواب میں) فرماتے، کچھ حرج نہیں چنانچہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے شام کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکر مارے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، کچھ حرج نہیں (بخاری)

الفصلُ الثَّانِي

۲۶۵۷ - (۳) هَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، فَقَالَ: «أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ». وَجَاءَ آخِرُ، فَقَالَ: «ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے سرمندانے سے پہلے طواف کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، سرمندوانے یا ترشوانے میں کچھ حرج نہیں۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قرینہ نزع کی ہے؟ آپ نے فرمایا، کنکر مار کچھ حرج نہیں (ترمذی)

الفصلُ الثَّالِثُ

۲۶۵۸ - (۴) هَنَّ أُسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سِعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ، أَوْ أَخَرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا، فَكَانَ يَقُولُ: «لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ»، فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۳۶۵۸ : اُسَلمَہ بن شَرِیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حج کرنے کے لئے نکلا چنانچہ صحابہ کرامؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بعض بیان کرتے، اے اللہ کے رسول! میں نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ہے یا میں نے فلاں کلم کو مقدم کیا ہے یا فلاں کلم کو موخر کیا ہے؟ آپؐ جواب میں فرماتے، کچھ حرج نہیں البتہ وہ انسان گناہگار ہے جس نے کسی مسلمان کی عزت کو ظلماً پامال کیا، یہ وہ شخص ہے جو گناہگار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے (ابوداؤد)

(۱۰) بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

(دس ذوالحجہ کو خطبہ دینے اور ایام تشریق میں جمرات کو کنکر مارنے)

اور

طوافِ وِداَع کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۶۵۹ - (۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خُطِبْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ». وَقَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. فَقَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ؟» قُلْنَا: بَلَى! قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ؛ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، قَرُبُ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۵۹ : ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دس ذوالحجہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، بلاشبہ زمانہ گھوم کر اس حالت میں آگیا ہے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ سل بارہ مہینوں پر (مشمول) ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ایک دوسرے کے بعد ہیں (وہ) ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مہینہ مضر (قبیلہ کا) رجب ہے جو جملوی اور شعبان کے درمیان ہے اور آپؐ نے دریافت کیا، یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے (پھر) آپؐ نے ہی فرمایا، کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا، درست ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا، یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک! آپؐ نے دریافت کیا، یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپؐ نے دریافت کیا، یہ (قربانیوں کے) ذبح کرنے کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن، تمہارا یہ شہر، تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے اور تم غنقریب اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں دریافت کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ خبردار! کیا میں نے (احکام الہی) پہنچا دیئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، بالکل درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر فرمایا، پس موجود لوگ غیر موجود تک (یہ پیغام) پہنچائیں اس لئے کہ کبھی وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں لوگ بعض حرمت والے مہینوں کو حلال کر لیتے تھے یعنی محرم کو صفر اور صفر کو محرم بنا لیتے تھے تاکہ مسلسل تین ماہ کی پابندی سے بچاؤ ہو سکے۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سل میں تبدیلی نہیں ہے۔ محرم اپنی جگہ پر محرم ہے اور رجب کے مہینہ کو مضر قبیلہ کی جانب اس لئے منسوب کیا ہے کہ وہ اس کی تعظیم کرتے تھے (بخاری جلد ۸ صفحہ ۳۲۵)

۲۶۶۰ - (۲) وَفَن وَبَرَّة، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَى أَرْمَى الْجِمَارُ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَرَمِهِ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ. فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۰: وَبَرَّة بیان کرتے ہیں، میں نے ابنِ عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں کب جمروں کو کنکر ماروں؟ آپؓ نے فرمایا، جب تمہارا امام کنکر مارے تو تم بھی کنکر مارو۔ میں نے دوبارہ دریافت کیا، انہوں نے جواب دیا کہ ہم زوال کے وقت کا خیال رکھتے تھے جب زوال ہو جاتا تو ہم کنکر مارتے تھے (بخاری)

۲۶۶۱ - (۳) وَفَن سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ

الدُّنْيَا بِسَبْعِ خَصَايَ، يُكَبِّرُ عَلَىٰ إِثْرِ كُلِّ خَصَاةٍ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّىٰ يُسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا، وَيَدْعُو، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَىٰ بِسَبْعِ خَصَايَ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَىٰ بِخَصَاةٍ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ خَصَايَ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ خَصَاةٍ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۱: سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ جمرہ اولیٰ کو سات کنکر مارتے۔ ہر کنکر کے بعد اللہ اکبر کہتے بعد ازاں آگے چل کر میدان میں جاتے۔ لبا عرصہ قبلہ رخ کھڑے رہتے، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے بعد ازاں درمیانے جمرے کو سات کنکر مارتے جب کنکر مارتے تو اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب ہموار جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے اور کئی وقت کھڑے رہتے بعد ازاں جمرہ عقبہ کو وادی سے سات کنکر مارتے۔ کنکر پر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے بعد ازاں واپس آتے اور بیان کرتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری)

۲۶۶۲ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنِي، مِّنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ ، فَأَذِنَ لَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ کیا وہ منیٰ کی راتیں (زم زم کے) پانی پلانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں گزار سکتا ہے؟ آپ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (بخاری، مسلم)

۲۶۶۳ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ! اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: «إِسْقِنِي» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ. قَالَ: «إِسْقِنِي» فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا. فَقَالَ: «إِعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَىٰ عَمَلٍ صَالِحٍ». ثُمَّ قَالَ: «لَوْ لَا أَنْ تُغْلَبُوا؛ لَنَزَلْتُ حَتَّىٰ أَصْعَ الْحَبْلَ عَلَىٰ هَذِهِ» وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے

کے لئے آئے، آپؐ نے پانی طلب کیا۔ اس پر عباسؓ نے (اپنے بیٹے) فضلؓ سے کہا، آپؐ اپنی والدہ کے ہاں جائیں وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لائیں۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے (یہی پانی) پلائیں چنانچہ آپؐ نے وہیں سے پانی پیا بعد ازاں آپؐ زمزم کے قریب آئے جب کہ (آل عباس) پانی نکالنے اور پلانے میں مصروف تھے۔ آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ تم اس عمل کو جاری رکھو، تمہارا یہ عمل اچھا عمل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں (نیچے) اترتا اور (ڈول کی) رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔ آپؐ نے کندھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں سے اس لئے پانی نہ کھینچا کہ آپؐ کے پانی نکالنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہرج کرنے والا انسان اس سنت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا، اس صورت میں لوگ آل عباس کے لیے مشکلات پیدا کرتے اور وہ مغلوب ہو جاتے (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۴۹۲)

۲۶۶۴ - (۶) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز (وادی) مُحَصَّب میں ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ وہاں تھوڑی دیر سوئے بعد ازاں آپؐ سوار ہو کر بیت اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور آپؐ نے طواف (وداع) کیا (بخاری)

وضاحت: طواف وداع فرض نہیں تاہم بلا عذر اسے چھوڑنا درست نہیں (واللہ اعلم)

۲۶۶۵ - (۷) وَهْنٌ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمَعْنَى. [قُلْتُ]: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: أَفَعَلَ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًاؤُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۵: عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں نے کہا، مجھے ایک بات بتائیں جسے آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی طرح معلوم کیا ہے؟ آپؐ نے ۸ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا، منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا، آپؐ نے عصر کی نماز ۱۳ ذوالحجہ کو کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا، وادی مُحَصَّب میں اور ساتھ ہی بتایا کہ جس طرح تمہارے حج کے امیر کریں اسی طرح تم کرو (بخاری، مسلم)

۲۶۶۶ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مُحْصَب (وادئ) میں اترنا مسنون نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے تاکہ جب آپ جانا چاہیں تو آپ کے لئے آسانی ہو۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۶۷ - (۹) وَمِنْهَا، قَالَتْ: أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ، بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرُغْتُ، فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ. هَذَا الْجَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشُّيْخَيْنِ، بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے تَنْعِيم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھا اور میں (حرم میں) داخل ہوئی۔ میں نے عمرہ ادا کیا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وادئ) مُحْصَب میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں فارغ ہوئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ آپ باہر نکلے، آپ نے صبح کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا بعد ازاں آپ مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

مکتوۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ابوداؤد کی روایت کے آخر میں معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

۲۶۶۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِفَ عَنِ الْحَائِضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہر طرف سے (واپس گھروں کو لوٹ) جاتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم میں سے کوئی مُحْضِص واپس نہ جائے جب تک کہ اس کی آخری ملاقات بیت اللہ سے نہ ہو البتہ حائضہ کے لئے تخفیف کر دی گئی ہے (بخاری، مسلم)

۲۶۶۹ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلَقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَانْفِرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ واپس لوٹنے کی رات (یعنی ۱۳ ذوالحجہ کو) صغیہؓ حاضہ ہو گئیں انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ شاید میری وجہ سے تمہیں رکنا ہو گا؟ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے، کیا اس نے دس ذوالحجہ کو طواف افاضہ نہیں کیا؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ اس نے طواف کیا ہے چنانچہ آپؐ نے حکم دیا کہ تو (بلاطواف) کوچ کر۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود الفاظ کہ ”اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے“ سے مقصود بددعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے عرب لوگ عادت کے مطابق کہتے تھے جیسے کہا جاتا ہے کہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں یا تیری پیشانی خاک آلود ہو (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۲۶۷۰ - (۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: «فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، وَلَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا، وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرْضِي بِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

دوسری فصل

۲۶۷۰: عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا، یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا، یہ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرمت والی ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن تمہارا یہ شر حرمت والا ہے۔ خبردار! صرف مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے گی۔ باپ کے جرم میں بیٹے اور بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا نہیں دی جائے گی۔ خبردار! بلاشبہ شیطان اس بات سے ناامید ہے کہ تمہارے اس شر میں کبھی اس کی عبادت ہو البتہ ان کاموں میں اس کی اطاعت ہوگی جن کو تم معمولی سمجھتے ہو، وہ ان پر خوش ہوگا (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

۲۶۷۱ - (۱۳) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرِو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنَى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَعَلَى يُعْبَرُ

عَنْهُ ، وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۲۶۷۱: رافع بن عمرو منی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں سفید خچر پر (سوار ہو کر) چاشت کے وقت لوگوں کو خطبہ دیا اور علیؑ آپ کی باتوں کو (دور لوگوں تک) پہنچا رہے تھے، کچھ سامعین کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد)

۲۶۷۲ - (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْرَجَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۲۶۷۲: عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طواف زیارت رات تک مؤخر کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں طواف زیارت دن میں کیا ہے البتہ اس حدیث کو دیگر آیام تشریق کے طواف پر محمول کیا جائے گا۔
(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

۲۶۷۳ - (۱۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۲۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات چکروں میں زمل نہیں کیا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۶۷۴ - (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» وَقَالَ: «إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ» .

۲۶۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص جمرہ عقبہ کو نکل مارنے تو عورت کے سوا اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔
(شرح السنہ) اس نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تجلج بن اراطہ راوی کا سماع امام زہریؒ سے ثابت نہیں ہے البتہ اس مسئلہ میں وارد حدیثیں ایک دوسرے کو تقویت دے رہی ہیں (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

۲۶۷۵ - (۱۷) وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَالنَّسَائِيَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «إِذَا رَمَى

الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ».

۲۶۷۵: نیز احمد اور نسائی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، آپؐ نے بیان کیا کہ جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد عورت کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۷۶ - (۱۸) وَمِنْهَا، قَالَتْ: أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى

الظَّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْى، فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ، كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ، وَيَرْمِي الثَّلَاثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر کے دن کے آخر میں واپس منی تشریف لے گئے۔ ایام تشریق کی راتیں آپؐ نے وہاں گزاریں سورج کے دوال کے وقت آپؐ نے جمرات کو کنکر مارے، ہر جمرہ کو سات کنکر مارے اور ہر کنکر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس لمبا عرصہ وقوف فرماتے اور تضرع فرماتے جب کہ تیسرے جمرہ کو کنکر مار کر اس کے قریب وقوف نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے، اس نے ”مَدَنِيًّا“ کے الفاظ کے ساتھ روایت نہیں کی جب کہ بخاری و مسلم کی احادیث میں ہے کہ آپؐ نے ظہر کی نماز منی میں ادا کی ہے۔

(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

۲۶۷۷ - (۱۹) وَقَالَ أَبُو الْبَدَّاحِ بْنُ عَاصِمٍ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ: أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۶۷۷: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو (منی میں) رات گزارنے کی اجازت دی تاکہ وہ دس ذوالحجہ کو کنکر ماریں بعد ازاں دو دنوں کے کنکر اکٹھے ایک دن میں ماریں (مالک، ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّلَاثِ

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱۱) بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

(مُحْرِمِ کُن چیزوں سے پرہیز کرے؟)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۶۷۸ - (۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلَيَقْطَعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ: «وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ».

پہلی فصل

۲۶۷۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم انسان کون سا لباس زیب تن کرے؟ آپ نے فرمایا، قمیض، پگڑی، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے البتہ اگر کوئی شخص جو تانہ پائے تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کٹ ڈالے اور ایسا لباس نہ پہنے جس کو زعفران اور ورس (بوٹی) کے ساتھ رنگا گیا ہو (بخاری، مسلم) بخاری کی روایت میں اضافہ ہے کہ محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔

۲۶۷۹ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: «إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبَسَ خُفَّيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبَسَ سَرَاوِيلَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، جب محرم کو جو تانہ دستیاب نہ ہو تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور جب چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن سکتا ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: البتہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کٹ لے (واللہ اعلم)

۲۶۸۰ - (۳) **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ ، وَهُوَ مُتَضَمِّحٌ بِالْخَلْقِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهَذِهِ عَلَيَّ. فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۰: یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جعرانہ (مقام) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ آپ کے پاس ایک بدوی انسان آیا اس نے کوٹ پہن رکھا تھا جس کو ”خُلُوق“ خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہے جب کہ کوٹ میں نے پہن رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور کوٹ کو اتار بعد ازاں جیسے توج میں کرتا ہے عمرہ میں بھی اسی طرح کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: خُلُوق ایک عطر کا نام ہے جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے (واللہ اعلم)

۲۶۸۱ - (۴) **وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے لئے نکاح کرنا اور (کسی کا) نکاح کرنا اور کسی عورت کی جانب متگنی کا پیغام بھیجنا جائز نہیں ہے (مسلم)

۲۶۸۲ - (۵) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا (بخاری، مسلم)

۲۶۸۳ - (۶) **وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصِمِّ**، ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قال الشيخ الإمام محيي السنة رحمه الله: والأكثرُونَ على أنه تزوجها حلالاً وظاهر أمر تزويجها وهو مُحْرِمٌ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ

۲۶۸۳: یزید بن اصم میمونہ کے بھانجے نے میمونہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا (مسلم)
 امام محی السنۃ رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ اکثر محدثین اس بات کے قائل ہیں کہ آپؐ نے اس سے حلال ہونے
 کی حالت میں نکاح کیا البتہ آپؐ کے نکاح کی شہرت اس وقت ہوئی جب آپؐ محرم تھے بعد ازاں میمونہؓ کی رخصتی
 بھی مکہ کے راستہ میں ”سرف“ مقام میں حلال ہونے کی حالت میں ہوئی۔

وضاحت: حافظ ابن عبد البر تَنْقِیْحُ التَّحْقِیْقِ میں فرماتے ہیں، ابن عباسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے
 کہ آپؐ نے میمونہؓ کے ساتھ حالت احرام میں نکاح کیا، درست نہیں، اگرچہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے جب کہ
 میمونہؓ جو صاحب واقعہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ نکاح بحالت احرام نہیں ہوا (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۲۲)
 اس واقعہ کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عقد نکاح حالت احرام میں ہوا اور رخصتی احرام سے حلال ہو
 جانے کے بعد ہوئی ہو جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے (واللہ اعلم)

۲۶۸۴ - (۷) وَفَنَّ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ
 وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۳: ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت
 احرام سر دھو لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۶۸۵ - (۸) وَفَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ
 مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام
 یتکیاں لگوائیں (بخاری، مسلم)

۲۶۸۶ - (۹) وَفَنَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ
 إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَدَهُمَا بِالصَّبْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ میں بیان
 کرتے ہیں جس کی آنکھیں بحالت احرام درد کر رہی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، وہ ان پر ”رسوت“ کا لپ کرے (مسلم)

۲۶۸۷ - (۱۰) وَفَنَّ أُمُّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ أَسَامَةَ وَبِلَالًا،
 وَاحِدَهُمَا آخِذٌ بِخَطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ، يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى
 رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۷: ام المصنین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، میں نے اسلمہ اور بلالؓ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھما ہوا تھا اور دوسرے نے کپڑا بلند کیا ہوا تھا تاکہ آپؐ پر سایہ رہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرہ عقبہ کو نکھر مارے (مسلم)

۲۶۸۸ - (۱۱) وَهْنُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ، وَالْقَمْلُ تَتَهَافُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاخْلُقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، وَالْفَرْقُ: ثَلَاثَةُ أَصْعٍ: «أَوْ صُمِّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ أَنْسُكَ نَسِيكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۸: کعب بن مجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بحالت احرام حدیبیہ میں دیبچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا (ابھی) مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوا تھا اور جوئیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، تجھے جوؤں سے تکلیف تو نہیں پہنچ رہی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ سر منڈوائے اور چھ مسکینوں کو تین صاع (کھجور) دے یا تین دن کے روزے رکھے یا قرلانی (کبریٰ) نذی کرے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۶۸۹ - (۱۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَازَيْنِ، وَالنِّقَابِ، وَمَا مَسَّ الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَتَلْبَسَ نَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنَ الْوَانِ الثِّيَابِ مُعْصِفِرٍ أَوْ خَزٍ أَوْ حِلْيَةٍ أَوْ سَرَاوِيلٍ أَوْ قَمِيصٍ أَوْ خُفٍّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۶۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے (پہننے) نقاب (ٹٹکانے) اور ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ ان کے علاوہ جن رنگ دار لباسوں کے پہننے کو وہ پسند کریں مثلاً زرد رنگ۔ ریشتی کپڑا۔ زیور۔ شلوار قمیض یا موزے وغیرہ پہن سکتی ہیں (ابوداؤد)

۲۶۹۰ - (۱۳) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَادَوْا بِنَا سَدَلْتُ إِحْدَانَا جُلُبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا،

فَإِذَا جَاوَزْنَا كَشَفْنَاهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم چادروں کو سر سے نیچے چروں پر لٹکا لیا کرتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اوپر اٹھا لیتی تھیں (ابوداؤد) ابن ماجہ میں اس ”روایت“ کی ہم معنی روایت ہے۔

۲۶۹۱- (۱۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقْتَتِ» يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۶۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام تیل لگاتے جو خوشبو دار نہیں ہوتا تھا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقہ سنی راوی ضعیف ہے (المرجح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۳۶۴، الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۹۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۸، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۶۹۲- (۱۵) هَنْ نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرْ، فَقَالَ: أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ، فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنَسًا. فَقَالَ: تَلَقَّيْ عَلَيَّ هَذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ؟ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۶۹۲: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر نے سردی محسوس کی اور کہا اے نافع! مجھ پر کپڑا ڈال دے۔ میں نے ان پر باران کوٹ ڈال دیا۔ انہوں نے کہا آپ مجھ پر یہ (کپڑا) ڈال رہے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس طرح کا کپڑا پہننے سے روکا ہے (ابوداؤد)

۲۶۹۳- (۱۶) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيٍ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۳: عبد اللہ بن مالک بن بھینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”لحی جمل“ (مقام) میں مکہ مکرمہ کے راستے میں بحالت احرام اپنے سر کے درمیان سیگی لگوائی۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۹۴ - (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۶۹۳ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پاؤں میں درد کی وجہ سے پاؤں کے اوپر والے حصے پر سنگی لگوائی (ابوداؤد، نسائی)

۲۶۹۵ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۶۹۵ : ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپ حلال تھے اور میں درمیان میں ایچی تھا۔ (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(۱۲) بَابُ الْمُحْرَمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ (مُحْرَم کو شکار کرنے کی ممانعت)

الفصل الأول

۲۶۹۶- (۱) عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحُشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۹۶: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابواء یا بودان (مقام) میں نیل گائے کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے اسے ہدیہ واپس کر دیا۔ جب آپ نے اس کے چہرے (کی علامات) کو دیکھا تو آپ نے وضاحت کی کہ ہم نے آپ کا ہدیہ محض اس لئے واپس لوٹا دیا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں (بخاری، مسلم)

۲۶۹۷- (۲) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرَمُونَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارًا وَحُشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَمَارَاؤُهُ تَرَكَوْهُ حَتَّى رَأَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَازِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَتَنَازَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ، فَعَقَرَهُ، ثُمَّ أَكَلَ فَآكَلُوا، فَتَدِمُّوا، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ. قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: مَعَنَا رَجُلُهُ. فَآخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَآكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: فَلَمَّا اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا؟ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَكُلُّوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا».

۲۶۹۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا اور اپنے بعض رفقاء کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب کہ وہ محرم نہ تھا اور رفقاء محرم تھے۔ انہوں نے قلوۃ کے دیکھنے سے پہلے نیل گائے کو دیکھا انہوں نے اسے دیکھ کر اس کی جانب کچھ توجہ نہ کی۔ اس اثناء میں ابو قتادہ نے

اس کو دیکھ لیا، وہ گھوڑے پر سوار ہوئے، انہوں نے اپنے رفقاء سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوزا پکڑائیں۔ انہوں نے انکار کیا (چنانچہ) انہوں نے (خود) کوزے کو اٹھایا اور نیل گائے پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر دیا بعد ازاں انہوں نے اور دیگر ساتھیوں نے اس کا گوشت تناول کیا پھر وہ اس پر نادم ہوئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا (آپ نے گوشت تناول کرنے کو جائز قرار دیا بلکہ) آپ نے (ان سے) دریافت کیا، کیا تمہارے پاس گوشت میں سے کچھ (باقی) ہے؟ انہوں نے بتایا، ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے چنانچہ آپ نے ان سے ٹانگ کا گوشت لیا اور اسے تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی روایت میں ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت کیا، کیا تم میں سے کسی شخص نے اس کو شکار پر حملہ آور ہونے کے لئے کہا تھا یا شکار کی جانب اشارہ کیا تھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، باقی گوشت بھی تناول کرو۔

۲۶۹۸- (۳) وَحَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَارَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں (حدود) حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (وہ یہ ہیں) چوہا، کوا، چیل، بچھو اور باؤلا کتا (بخاری، مسلم)

۲۶۹۹- (۴) وَحَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحُدْيَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، پانچ (جانور) فاسق ہیں جنہیں حل اور حرم میں قتل کر دیا جائے۔ سانپ، سیاہ کوا، چوہا، کائٹے والا کتا اور چیل۔ (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۷۰۰- (۵) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادْ لَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بحالتِ احرام شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جب کہ خود تم نے شکار نہیں کیا یا تمہارے لئے شکار نہیں کیا گیا۔
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۲۷۰۱- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا،
بُذِّي سَمْدَرُكَ شَاكِرًا (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمہزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۲۶، تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۲۷۰۲- (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، محرم (انسان) کے لئے حملہ کرنے والے درندے کو قتل کرنا جائز ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی قوی نہیں ہے (الاطل و معرفۃ الرجل جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵، تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۷۰۳- (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الضَّبُعِ أَصِيدٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَيُّوْكُلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۰۳: عبدالرحمن بن ابی عمارؓ سے روایت ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ”بُذِّي“ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا، اس کو تناول کیا جائے؟ جابرؓ نے کہا، درست ہے۔ میں نے پوچھا، کیا تو نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی، نسائی، شافعی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

۲۷۰۴ - (۹) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّبْعِ، قَالَ: «هُوَ صَيْدٌ، وَيَجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”بجو“ کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: وہ شکار ہے اور جب محرم اس کا شکار کرے تو مینڈھانہ دے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۷۰۵ - (۱۰) وَهْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبْعِ. قَالَ: «أَوْ يَأْكُلُ الضَّبْعَ أَحَدٌ؟». وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ. قَالَ: «أَوْ يَأْكُلُ الذِّئْبُ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۷۰۵: خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا: ”بجوا کو کون تناول کرتا ہے؟ اور میں نے آپ سے بھیڑیے کے (گوشت کو) تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: ”بجوا جس شخص میں کچھ بھی خیر ہے وہ بھیڑیے کو تناول کر سکتا ہے؟ (تفدی) امام تفدی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی الخارق راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے نیز اسماعیل بن مسلم راوی منکر الحدیث ہے لہذا یہ حدیث جابر کی روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو کہ صحیح ہے (ابن ابی حاتم و معرفۃ الرجل جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، المعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۴، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

الفصل الثالث

۲۷۰۶ - (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَنَحْنُ حُرْمٌ، فَأَهْدَى لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَبْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ، قَالَ: فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۷۰۶: عبدالرحمن بن عثمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب کہ ہم احرام والے تھے۔ ان کو پرندہ ہدیہ دیا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے لیکن ہم میں سے بعض رفقاء نے تناول کیا اور بعض کنارہ کش رہے جب طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے تناول کرنے والوں کے ساتھ موافقت کی اور بتایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تناول کیا تھا (مسلم)

(۱۳) بَابُ الْإِخْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

(حج و عمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ کا پیدا ہونا اور حج کا فوت ہونا)

الفصل الأول

۲۷۰۷ - (۱) عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمرہ ادا کرنے سے) روک دیا گیا تو آپ نے اپنا سر منڈایا، اپنی بیویوں سے جماعت کی اور قربانیوں کو ذبح کیا پھر آپ نے آئندہ سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۷۰۸ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ، وَقَصَرَ أَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۰۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے لیکن کفار قریش بیت اللہ کی زیارت میں رکاوٹ بن گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کا نحر کیا، سر منڈایا اور آپ کے صحابہ کرام نے سر کے بالوں کو ترشویا (بخاری)

۲۷۰۹ - (۳) وَعَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يُحَلِّقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانیوں کا نحر کیا اور اپنے صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم دیا (بخاری)

۲۷۱۰ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ خَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا ، فَيُهْدَى ، أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۷۱۰ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کلنی نہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو حج ادا کرنے سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج ادا کرے اور قربانی کرے یا اگر قربانی نہ پائے تو روزے رکھے (بخاری)

۲۷۱۱ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَجَّ؟» قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً. فَقَالَ لَهَا: «حُجِّي وَاشْتَرِطِي، وَقُولِي: اَللَّهُمَّ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۱۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعۃ بنت زبیر کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے دریافت کیا، شاید تیرا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم! میں تو درد میں مبتلا ہوں۔ آپ نے اس سے کہا، حج کر اور (نیت میں یہ) شرط لگا اور کہہ، اے اللہ! میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں مجھے رکاوٹ حاصل ہوگی (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۷۱۲ - (۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ . وَفِيهِ قِصَّةٌ، وَفِي سَنَدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

دوسری فصل

۲۷۱۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ ان قربانیوں کے بدل عمرۃ القضاء میں قربانی کریں جن کو انہوں نے حدیبیہ کے سال نحر کیا (ابوداؤد) اس کے بارہ میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے ”حدیثاً“ کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان نہیں کی۔ اگر حدیث صحیح ہے تو عمرۃ القضاء بدل میں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اسی طرح بدل میں قربانی ذبح کرنا بھی واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص احرام کے منافی کام عدا کر کے احرام توڑ دیتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمرہ کی قضا دے (الجرم والتعذیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۲۷۱۳ - (۷) وَفَنَ الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ، أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: «أَوْ مَرَضَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: ضَعِيفٌ.

۲۷۱۳: حجج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ (احرام سے) حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، داری) اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں (الفاظ کی) زیادتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ”یہ بیمار ہو جائے“ امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

وضاحت: علامہ تورپشتی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینا باطل ہے، اس لئے کہ عکرمہ ربوی نے اس حدیث کو حجج سے بیان کیا ہے اور ابن ماجہ سے بھی یہی الفاظ ذکر کئے ہیں۔

(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۳۳۴)

۲۷۱۴ - (۸) وَفَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّبَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجُّ عَرَفَةٌ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةً جَمَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ. أَيَّامُ مِثْنَى ثَلَاثَةٍ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۷۱۴: عبدالرحمن بن یعمر دہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: حج عرفات میں وقوف کا نام ہے جس شخص نے مزدلفہ کی رات، فجر سے پہلے عرفات کے وقوف کو پایا اس نے حج کو پایا۔ مثنیٰ میں تین دن وقوف کرنا ہے، اگر کوئی جلدی کرے (اور) وہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ حرج نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا ہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، داری) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّلَاثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱۴) بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

(حرم کے بارے میں)

اللہ پاک اس کی حفاظت فرمائے

الفصل الأول

۲۷۱۵ - (۱) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ؛ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَاغْلِبُوا». وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَجْلُ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَجْلُ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَتْنِهِمْ وَلِبَيُونَتِهِمْ؟ فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد (باقی) ہے اور نیت (سالہ باقی) ہے اور جب تم سے (جہاد کے لئے) نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو تمہیں (وطن چھوڑ کر) لڑنا ہو گا نیز آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا بلاشبہ اللہ نے اس شہر کو حرام قرار دیا ہے جس وقت سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس مکہ مکرمہ اللہ کے حرام ہونے کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ مجھ سے پہلے اس میں کسی شخص کے لئے لڑائی کرنا حلال نہ تھا اور میرے لئے بھی صرف دن کی ایک ساعت لڑائی کی اجازت ہوئی اب وہ قیامت تک اللہ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے حرام ہے اس کے کانٹوں کو نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز کو نہ اٹھایا جائے البتہ (اس شخص کے لئے حازر ہے) جو اس کی تشبیر کرنا چاہے نیز اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ (اذخر) (گھاس) کو مستثنیٰ فرمائیں اس لئے کہ وہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتا ہے چنانچہ آپ نے اس کو مستثنیٰ قرار دیا (بخاری، مسلم)

۲۷۱۶ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مُرَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ

سَاقَطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ

۲۷۱۶: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز کو صرف تشیر کرنے والا اٹھائے۔

۲۷۱۷ - (۳) وَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَهْجِمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھائے ہوئے چلے (مسلم) وضاحت: بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا جائز نہیں اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو ہتھیار اٹھانا جائز بلکہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۷۱۸ - (۴) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِإِسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: «أَقْتُلْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور بتایا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے غلاف کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا (بخاری، مسلم) وضاحت: اس شخص نے ایک صحابی کو قتل کر دیا تھا اور اس سے اس کا مل چھین لیا تھا بعد ازاں وہ مرتد ہو گیا اس لئے آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

۲۷۱۹ - (۵) وَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ بغیر احرام کے تھے اور آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی (مسلم)

۲۷۲۰ - (۶) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا كَانُوا يَبِيدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُعْتَوْنَ عَلَى نِيَابَتِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ بیداء (مقام) میں پہنچے گا تو سارے لشکر کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! سارے لشکر کو کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں ان کے ماتحت مجبور بھی ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شامل نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا، ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا بعد ازاں وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے (بخاری، مسلم)

۲۷۲۱ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخْرَبُ الْكُعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْخُبْشَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبۃ اللہ کو باریک اور چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گرائے گا (بخاری، مسلم)

۲۷۲۲ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بِهِ أَسْوَدٌ أَفْحَجٌ يَقْلَعُهَا خَجْرًا خَجْرًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، گویا کہ میں سیاہ قام حبشی، جس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان کا فاصلہ عام معمول سے زیادہ ہے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبۃ اللہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑتے ہوئے اس کو گرا رہا ہے (بخاری)

وضاحت: ”أَفْحَجٌ“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دونوں پنڈلوں کا فاصلہ کم اور ایڑیوں کا فاصلہ زیادہ ہو۔

سوال: جب اللہ پاک نے ابرہہ کے لشکر سے بیت اللہ کو محفوظ فرمایا اور ابابیل بھیج کر لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تو کیا حبشی سے تحفظ نہیں ہو سکتا؟ جب کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”کیا یہ لوگ ملاحظہ نہیں کر رہے ہیں کہ ہم نے حرم مکہ کو امن والا بنایا ہے“ (القرآن)

اس کا جواب واضح ہے کہ یہ واقعہ قیامت کے قریب آخر زمانے میں ہو گا جب زمین میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی شخص نہ ہو گا۔ اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی مروی ہے۔ اس میں مزید وضاحت ہے کہ اس کے بعد بیت اللہ آباد نہ ہو گا۔ یزید بن معاویہ کے دور سلطنت میں شامیوں کا حملہ معروف ہے، اس کے بعد بھی اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہے البتہ قرامیہ کا حملہ جو تین سو سال کے بعد ہوا وہ سب سے بڑا حملہ شمار ہوتا ہے جس میں بے شمار لوگ طواف کرتے ہوئے قتل کر دیئے گئے اور وہ حجر اسود کو اکھاڑ کر اپنے ملک لے گئے اور طویل عرصہ کے بعد اسے لوٹایا اس کے بعد بھی کئی بار حملے ہوتے رہے اور آپ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ بیت اللہ کی بے حرمتی اس کے ماننے والوں کے ہاتھوں ہو گی (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۳۱-۲۳۲)

الفصل الثانی

۲۷۲۳ - (۹) **قَنَّ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:**
«**اجْتَنَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ الْحَادِّ فِيهِ**». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۲۳: **یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حرم پاک میں خوراک کا ذخیرہ کرنا الحلال ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحییٰ بن ثوبان رولوی مسمول ہے (الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے اس لئے کہ حرم سے باہر کسی بھی جگہ میں خوراک کو ذخیرہ کرنا تاکہ نسخ زیادہ ہو جائے اور پھر فروخت کیا جائے جائز نہیں تو حرم پاک میں اس کا ناجائز ہونا بدرجہ لوثی ہے (واللہ اعلم)

۲۷۲۴ - (۱۰) **وَقَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ: «مَا أَطْيَبَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبُّ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ»**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: **هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا**.

۲۷۲۴: **ابن عباس رضی اللہ عنہما** سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو (مطلب کرتے ہوئے) فرمایا، تو کس قدر اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا پیارا لگتا ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں میرے علاوہ (کسی شہر میں) سکونت اختیار نہ کرتا (ترمذی)
لام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

۲۷۲۵ - (۱۱) **وَقَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: **رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ**. فَقَالَ: **«وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ**، وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۲۵: **عبد اللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حزورہ (مقام) میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے (مکہ مکرمہ کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اللہ کی قسم! بلاشبہ تو اللہ کی تمام زمین سے بہتر ہے اور اللہ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں (ہرگز) نہ نکلتا (ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۲۷۲۶- (۱۲) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَوِ بْنِ سَعِيدٍ، وَهُوَ يَبْعُثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أَحَدْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَمُ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أَذْنًا، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَجِلُّ لِأَمْرِي يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةٌ، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ. وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلَيَبْلُغَنَّ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عُمَرَوُ؟ قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ غَاصِبًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي الْبُخَارِيِّ: الْحَرْبَةُ: الْجَنَائَةُ

تیسری فصل

۲۷۲۶: ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا، جو مکہ کرمہ کی جانب لٹکر روانہ کر رہے تھے، اے امیر! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں جس کو آپ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمایا، اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا اور جب آپ نے یہ بات کہی، میری آنکھیں آپ کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مکہ کرمہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے لوگوں نے اس کو حرمت نہیں دی پس کسی شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ مکہ کرمہ میں (ناحق) خون گرائے اور کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنے کو اس لئے جائز سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کرمہ میں لڑائی کی ہے تو تم اسے کہو، بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی ہے لیکن جہیں اجازت نہیں دی اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی گئی تھی اور آج اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے کل تھی اور موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک (یہ باتیں) پہنچا دیں۔ چنانچہ ابو شریح سے دریافت کیا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کی باتوں کا کیا جواب دیا؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے کہا، اے ابو شریح! میں اس بات کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس شخص کو جو خون کر کے بھاگنے والا ہے اور نہ اس شخص کو جو خیانت کر کے بھاگنے والا ہے (بخاری، مسلم) اور بخاری میں ”حَرْبَةُ“ کا معنی جرم درج ہے۔

وضاحت: عمرو بن سعید کو یزید بن معاویہ نے مدینہ منورہ میں گورنر مقرر کیا تھا۔ وہ وہاں سے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے لٹکر بھیجتا رہتا تھا حالانکہ عبداللہ بن زبیر کی خلافت درست تھی، ان کے خلاف محاذ آرائی کرنا ہرگز جائز نہ تھا اور ابو شریح نے عمرو بن سعید کی صحیح راہ نمائی کی لیکن عمرو بن سعید نے جواب میں تعصب سے

کام لیتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کو قاتل اور خائن قرار دیا اور اس بنیاد پر ان سے جنگ کرنے کو صحیح قرار دیا جب کہ عبداللہ بن زبیر پر یہ الزامات غلط ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۹-۳۳۱)

۲۷۲۷ - (۱۳) وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظُمُوا هَذِهِ الْحَرَمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا، فَإِذَا ضَيَعُوا ذَلِكَ هَلَكُوا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

۲۷۲۷: عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اُمّت محمدیہ ہمیشہ خیر و برکت سے ہمکنار رہے گی جب تک وہ (مکہ مکرمہ کی) حرمت کی صحیح معنی میں تعظیم کرتے رہیں گے جب تعظیم میں رخنہ اندازی روا رکھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوئی راوی ضعیف اور سنی المعظہ ہے، قاتلِ حجّت نہیں ہے اور اس کے استاد عبدالرحمن بن سابط کثرت کے ساتھ ارسال کرنے والے ہیں اور اس حدیث میں لفظ حدّثا کی صراحت نہیں ہے (۱) لعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲، الجرح والتحدیل جلد ۹ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۲۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ - ۱۳۷)

(۱۵) بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

(حرم مدینہ کے بارے میں)

اللہ اس کی حفاظت فرمائے

الفصل الأول

۲۷۲۸- (۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحِدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ»، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهِيَ رِوَايَةٌ لَهُمَا: «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ؛ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ».

پہلی فصل

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قرآن پاک اور اس صحیفہ کو تحریر کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ غیر (مقام) سے ثور (مقام) تک حرم ہے جو شخص حرم پاک میں کسی بدعت کا مرتکب ہو گا یا کسی بدعتی کو جگہ دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض نفل (عبادت) قبول نہ ہوگی۔ تمام مسلمانوں کا پناہ دینا ایک جیسا ہے معمولی مقام والا انسان بھی پناہ دے سکتا ہے (لیکن) جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑتا ہے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی فرض نفل (عبادت) قبول نہ ہوگی اور جو شخص اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کرتا ہے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض نفل (عبادت) قبول نہ ہوگی (بخاری مسلم) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے والد کے غیر کی جانب نسبت کرتا ہے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے غیر کو اپنا مولیٰ قرار دیتا ہے تو اس پر اللہ

فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض نفل (مہلوت) قبول نہ ہوگی۔
وضاحت : میر اور ثور دو پہاڑ ہیں جو مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں واقع ہیں ان کے درمیان کا مقام حرم پاک ہے نیز اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہو رہی ہے جو علیؑ کے بارے میں مدعی ہیں کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امارت و خلافت وغیرہ کے بارے میں بعض پوشیدہ باتیں بتائی تھیں جن سے دیگر صحابہ کرام واقف نہ تھے بلکہ مسلم شریف میں ہے کہ جب ایک شخص نے علیؑ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے راز کی باتیں کہی ہیں تو علیؑ ناراض ہو گئے اور واضح کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی باتیں ہرگز نہیں بتائی ہیں جو دیگر صحابہ کرام کو نہ بتائی ہوں۔ صحیح قول کے مطابق ”صرف“ سے مراد فرض اور ”عل“ سے مراد نفل ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۸۵)

۲۷۲۹- (۲) وَفَنَّ سَنَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ: أَنْ يُقَطَعَ عِضَاهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ: «الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْعُ أَحَدٌ رَغْبَةً إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ سَوِ خَيْرٍ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَوَائِهَا وَجْهٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۲۹: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ میں نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرم قرار دے دیا ہے کہ اس کے کناروں کو نہ لگا جائے اور اس کے شکار کو نہ مارا جائے اور فرمایا مدینہ منورہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں جو شخص مدینہ منورہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اس کی سکونت کو ترک کرتا ہے تو اللہ اس میں اس سے بہتر شخص کو آہل فرمائے گا اور جو شخص بھی مدینہ منورہ کی تکلیف و مصائب پر صبر کرے گا تو میں اس کا قیامت کے دن سفارشی یا گواہ ہوں گا (مسلم)

۲۷۳۰- (۳) وَفَنَّ ابْنُ مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف اور شدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا (مسلم)

۲۷۳۱- (۴) وَفَنَّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الشَّمْرِ جَاؤُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدْنَا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ». ثُمَّ قَالَ: يَدْعُوا صَغَرَ وَلَيْدَهُ، فَيُعْطِيهِ

ذَلِكَ الشَّعَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ پھل کو اٹھاتے ہوئے یہ دعا فرماتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما" ہمارے اس شہر میں برکت فرما" نیز ہمارے صلح اور مد میں برکت فرما اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام حیرے بندے، حیرے ظلیل اور حیرے پیغمبر تھے اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے کہہ کر کہہ کے لئے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کے لئے اسی طرح کی دعا کرتا ہوں جس طرح کی دعا کہہ کر کہہ کے لئے کی گئی تھی بلکہ مزید اس کے مثل۔ اس کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں آپ اپنے خاندان کے کسی ننھے بچے کو بلاتے اور اسے پھل پکڑا دیتے (مسلم)

وضاحت: صلح اور مد دو جگہ ہیں، مجازی صلح تقریباً پونے تین سیر اور مد تقریباً گیارہ چھٹاک ہے (واللہ اعلم)

۲۷۳۲ - (۵) وَفَعْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زِمْنَهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۲: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا "بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ منورہ کے دو تنگ پہاڑی راستوں کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ حرم میں کسی کا خون نہ گرایا جائے نیز لڑائی کے لئے ہتھیار نہ اٹھائے جائیں اور کسی درخت کے چوں کو سوائے چارہ کے نہ جھاڑا جائے (مسلم)"

۲۷۳۳ - (۶) وَفَعْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا، أَوْ يَحْبِطُهُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَقْلَتِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۳: عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ عقیق مقام میں اپنے محل کی جانب سوار ہو کر گئے۔ انہوں نے (راستہ میں) ایک غلام کو پایا، وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے گرا رہا تھا۔ انہوں نے اسے اس کا مال و اسباب چھین لیا۔ جب سعد واپس لوٹے تو غلام کے مالک آئے انہوں نے آپ سے گفتگو کی کہ غلام کا مال و اسباب اس کو یا انہیں واپس کر دیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں اللہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں وہ چیز واپس کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے جائز قرار دی ہے اور انہوں نے اس کو ان پر لوٹانے سے انکار کر دیا (مسلم)

۲۷۳۴ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا، وَمِدَّهَا، وَانْقُلْ حُمَامَهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپؐ نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمیں مدینہ منورہ سے محبت عطا کر جیسا کہ ہمیں مکہ مکرمہ سے محبت تھی یا اس سے بھی زائد اور اس کو صحت افزا بنا اور ہمارے لئے اس کے صلح اور مد میں برکت عطا کر اور اس کے بخار کو مجھ میں منتقل کر۔“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جہاں مدینہ منورہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ وہ صحت افزا مقام کی حیثیت حاصل کر پائے وہاں آپؐ نے یہ بھی دعا کی ہے کہ مدینہ منورہ کا بخار مجھ مقام میں منتقل ہو جائے اس لئے کہ ان دنوں مجھ مقام میں یہودی آباد تھے، مجھ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع بستی کا نام ہے۔
(مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۲۷۳۵ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ، ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةً، فَتَأَوَّلَتْهَا: أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۳۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مدینہ منورہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ذکر کرتے ہیں کہ میں نے سیاہ رنگ کی ایک عورت دیکھی جس کے سر کے بال پر اکندہ تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکلی اور ”مہیعہ“ مقام میں اتر پڑی۔ میں نے خواب کی تویل کی کہ مدینہ منورہ کی وباء مہیعہ منتقل ہو گئی اور اُس سے مراد مجھ ہے (بخاری)

۲۷۳۶ - (۹) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، (ملک) یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جبکہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا اگر وہ شعور رکھتے اور (ملک) عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جب کہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا (بخاری، مسلم)

۲۷۳۷- (۱۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقَرَايَ. يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ خَبَثُ الْحَدِيدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا (کہ میں اس میں اقامت اختیار کروں) جو دیگر بستیوں پر غالب آ جائے گی، لوگ اس کو یثرب (کہہ کر) پکاریں گے جب کہ وہ مدینہ منورہ ہے۔ وہ لوگوں کو خالص کرے گی جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل پکیل کو صاف کر دیتی ہے (بخاری، مسلم)

۲۷۳۸- (۱۱) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے مدینہ منورہ کا نام ”طابہ“ رکھا ہے یعنی پاکیزہ مقام (مسلم)

۲۷۳۹- (۱۲) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصِغُ طَبِيبَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ میں اس اعرابی پر بخار کا حملہ ہو گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، اے محمد! میری بیعت واپس کرو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا، میری بیعت واپس کرو؟ آپؐ نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کے پاس آیا اور (زور دے کر) کہا، میری

بیعت واپس کرو؟ آپؐ نے انکار کیا۔ چنانچہ اعرابی چلا گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مدینہ منورہ بھی کی مانند ہے، اپنے میل پکیل کو دور کرتا ہے اور اپنے عمدہ کو خالص نکھارتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۷۴۰ - (۱۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفَى الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفَى الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ منورہ (اپنے میں مقیم) برے لوگوں کو باہر نہیں نکالے جیسا کہ بھیڑی لوہے کی میل پکیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

۲۷۴۱ - (۱۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ، وَلَا الدَّجَالُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں (جو اس کی حفاظت کرتے ہیں) مدینہ منورہ میں طاعون (کا مرض) اور دجل داخل نہ ہوگا (بخاری، مسلم)

وضاحت: انقباب سے مراد راستے یا دروازے ہیں (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۲ صفحہ ۳۶)

۲۷۴۲ - (۱۵) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ وَ يَحْرُسُونَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبْحَةُ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں جس میں دجل کا گزر نہ ہو۔ ان دونوں شہروں کے تمام راستوں پر صف بستہ فرشتے مقرر ہیں جو ان کی حفاظت کریں گے چنانچہ دجل مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ زمین میں اترے گا اور مدینہ منورہ میں تین بار زلزلہ ہوگا اور کافر منافق لوگ (کل کر) دجل کے پاس چلے جائیں گے (بخاری، مسلم)

۲۷۴۳ - (۱۶) وَهْنُ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَكْبِدُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أَنْمَاعٌ كَمَا يَنْمَاعُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۳: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ میں سکونت پذیر لوگوں سے جو بھی مکہ و فریب کرے گا تو وہ یوں ختم ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں ختم ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۷۴۴ - (۱۷) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَأْسَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر آپ کی نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر گھوڑے وغیرہ پر ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت کی وجہ سے اس کو ایزی لگاتے (بخاری)

۲۷۴۵ - (۱۸) وَهْنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان کے مقام کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۲۷۴۶ - (۱۹) وَهْنٌ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۲۷۴۷ - (۲۰) وَهْنٌ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ، فَجَاءَ مَوَالِيَهُ، فَكَلَّمُوهُ فِيهِ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ

فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ» فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ نَمْنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۴۷: سلیمان بن ابوعبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ایک شخص کو گرفتار کیا جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا اور اس کے (جسم سے) کپڑے اتروا لئے چنانچہ اس کے ورثاء آئے انہوں نے اس کے بارے میں سعد بن ابی وقاص سے گفتگو کی۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو حرم پاک میں شکار کرتا ہوئے پائے تو اس کا سلمان لے لیا جائے پس میں تمہیں وہ مال واپس نہیں کروں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلویا ہے البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

۲۷۴۸ - (۲۱) وَهْنٌ صَالِحٌ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَيْدًا مِّنْ عَيْدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ، فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ - يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ، وَقَالَ: «مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَيْمَنْ أَخَذَهُ سَلْبُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ سعد نے مدینہ منورہ کے غلاموں میں سے چند غلاموں کو دیکھا وہ مدینہ منورہ میں درختوں کو کاٹ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ان کا سلمان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو خبردار کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے منع کیا تھا کہ مدینہ منورہ کے کسی درخت کو کاٹا جائے اور اعلان کیا کہ جو شخص کسی درخت کو کاٹے تو جو شخص اس کو گرفتار کرے وہ اس کا سلمان لے سکتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: سعد کا آزاد کردہ غلام اگرچہ مجہول ہے اور حدیث استدلال کے لائق نہیں لیکن اس سے پہلی ذکر کردہ حدیث اور مسلم میں مروی حدیث جو پہلی فصل میں گزر چکی ہے، اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

(تَنْفِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۴۹ - (۲۲) وَهْنٌ الزَّبِيرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ صِيدَ وَجْجٌ وَعِصَاهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ «وَجْجٌ» ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: «أَنَّهُ» بَذَلُ «أَنَّهَا».

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”وج“ کا

شکار اور اس کے غار دار کلنے حرام ہیں، اللہ کے لئے ان کی حرمت ثابت ہے (ابوداؤد) امام محمدی السنہ نے بیان کیا ”وجہ“ طائف کی جانب ایک واوی ہے اور خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے ”اتما“ کی جگہ ”اتنہ“ کہا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن انسان طائفی راوی خطا کار ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۵۰ - (۲۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْمَتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۷۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے لئے مدینہ منورہ میں وفات پانا ممکن ہے وہ اس میں وفات پائے اس لئے کہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ منورہ میں فوت ہو گا (احمد، ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: مدینہ منورہ میں وفات پانے سے مقصود مدینہ میں اقامت اختیار کرنا ہے تاکہ وہیں وفات ہو جو شخص اپنی اجل کو محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں آبلو ہو جائے۔ غالباً ایسی ہی حدیث کی روشنی میں عمرؓ دعا فرماتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں فوت کر۔“
(التطین المسیح جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

۲۷۵۱ - (۲۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجْرُ قَرْيَةٍ مَنِ قَرَى الْإِسْلَامَ خَرَابًا الْمَدِينَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۷۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں غیر آبلو ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہے (ترمذی)
امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جنادہ بن سلم راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۲۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۵۲ - (۲۵) وَهْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَيُّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةِ، أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قَيْنِسَرَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۷۵۲: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے میری جانب وحی کی ہے کہ تین شہروں میں سے جس شہر میں آپؐ نزول فرمائیں وہ آپ کا دارالہجرت ہے۔ مدینہ منورہ، یحزین، قسریں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن عبید راوی منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱۸، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

الفصل الثالث

۲۷۵۳ - (۲۶) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمُئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۷۵۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مدینہ منورہ میں مسیح دجل کا رعب اثر انداز نہ ہو گا، ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے (بخاری)

۲۷۵۴ - (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْنِ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دعا کی اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دوچند برکت فرما (بخاری، مسلم)

۲۷۵۵ - (۲۸) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي وَاحِدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۲۷۵۵: آل خطاب میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے ارادتاً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہو گا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کے شہداء پر صبر کیا تو قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا اور جو شخص دو حرموں میں سے ایک حرم میں فوت ہوا تو قیامت کے دن اللہ اس کو امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے، ہارون بن قزعمہ راوی مجہول ہے اور آلِ خطاب سے ایک شخص بھی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸۵، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

۲۷۵۶ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا: «مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي؛ كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۷۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شخص بن ابوداؤد اور لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مجروح ہیں۔ امام ابن عبدالباقی نے "الصَّارِمُ الْمُتَكِي فِي الرَّدِّ عَلَى السُّبُكِي" میں اس حدیث پر تفصیل کے ساتھ تنقید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں اور سند کے لحاظ سے منکر اور ساقط الاعتبار ہے۔ مجاہد اللہ راقم الحروف کو اس کتاب کی پاکستان میں پہلی بار اشاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس میں اس مضمون کی جملہ احادیث کا نہایت محققانہ و مدققانہ انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب علامہ سبکی کی کتاب "شَنْ الْغَارَةِ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ الزِّيَارَةَ" کا جواب ہے۔

۲۷۵۷ - (۳۰) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِينَةِ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِئْسَ مَا قُلْتَ!» قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَرِدْ هَذَا، إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی۔ ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا مومن کی جگہ بری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا کہنا بہت برا ہے۔ اس شخص نے کہا، میرا مطلب یہ نہ تھا۔ میری مراد اللہ کی راہ میں قتل ہونا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں، زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں جو مجھے اس مدینہ سے زیادہ محبوب ہو کہ خیری قبر وہاں ہو (یہ آپ نے) تین بار فرمایا۔
(مالک نے اس کو مرسل روایت کیا ہے)

وضاحت: بوجہ ارسال کے اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۴۱)

۲۷۵۸- (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: «اتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنِّي رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «قُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ وادی عقیق میں تھے۔ آپ نے فرمایا 'آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا۔ اس نے کہا' آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور کہیں "عمرہ ساتھ حج کے" اور ایک روایت میں ہے کہیں "عمرہ اور حج" (بخاری)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ آنے والے فرشتے کا قول ہے۔ وادی عقیق مدینہ منورہ سے چار میل کی مسافت پر ذوالحلیفہ کے قریب ہے جہاں آپ سے کہا گیا کہ آپ حج اور عمرہ کا احرام باندھیں یعنی قرآن کریں (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۳۹۲)

کتابُ البیوع

(۱) بَابُ الْکَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ (خرید و فروخت کے مسائل)

کمائی اور رزقِ حلال کی تلاش کے بارے میں

الفصلُ الاولُ

۲۷۵۹ - (۱) عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَإِنْ نَبَى اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۵۹: مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص نے کبھی کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کھانے سے بہتر ہو جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے (بخاری) وضاحت: کمائی کرنا توکل کے معنی نہیں ہے بلکہ ہاتھوں کی کمائی بہترین روزی اور رزقِ حلال ہے (واللہ اعلم)

۲۷۶۰ - (۲) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا»، وَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ»، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ، أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ؟! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ

اللہ پاک ہے وہ پاکیزگی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے ایمانداروں کو ان باتوں کا حکم دیا ہے جن کا اس نے پیغمبروں کو حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ”اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ نیز فرمایا ”اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں رزق سے ہم نے تم کو عطا کی ہیں ان کو کھاؤ“ پھر آپؐ نے اس شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر طے کرتا ہے اس کے بل پر آگندہ ہیں، جسم خاک آلود ہے، وہ آسمان کی جانب اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور یا رب! یا رب! پکارتا ہے جب کہ اس کا کھانا حرام سے ہے، اس کا پینا حرام سے ہے، اس کا لباس حرام سے ہے، اس کی غذا حرام سے ہے چنانچہ اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟ (مسلم)

وضاحت: علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص سے مقصود حج کے سفر پر جانے والا انسان ہے، وہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے، اس کا لباس غبار آلود ہے، سر کے بل بکھرے ہوئے ہیں اور وہ پر آگندہ حل ہے لیکن اگر اس کی روزی حلال مال سے نہیں ہے تو اس کی دعا عند اللہ قبول نہیں ہوگی۔

(التَّغْلِيقُ الصَّبِيحُ جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

۲۷۶۱- (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالَى الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص کچھ خیال نہیں کرے گا کہ اس نے حلال یا حرام (ذرائع) سے مال حاصل کیا ہے (بخاری)

۲۷۶۲- (۴) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْجَمِيِّ يُوشِكُ أَنْ يَزْنَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ جَمِيٌّ، أَلَا وَإِنْ جَمِيٌّ لِلَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال (چیزیں) واضح ہیں اور حرام (چیزیں) واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ (چیزیں) مشتبہ ہیں جن سے اکثر لوگ غلط فہمی میں ہیں جو شخص شبہات سے دور رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں واقع ہوا (اس کی مثل) اس چرواہے کی ہے جو محفوظ چراگاہ کے قریب (ریوڑ) چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے

جانور اس چراگاہ میں چرنے لگیں؟ خبردار! بے شک ہر بلاشلہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو تمام جسم درست ہو گا اور جب اس میں فساد رونما ہو گا تو تمام جسم فساد کی زد میں ہو گا خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عوام الناس مُشیبت کے بارے میں علم نہیں رکھتے جب کہ مجتہد راجح فی العلم علماء دلائل کی روشنی میں شہادت کے بارے میں فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ اس لئے علماء نے اس حدیث کو دین اسلام کا اصل قرار دیا ہے۔
(تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

۲۷۶۳ - (۵) وَهْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتے کی قیمت بری ہے، زانیہ کی اجرت بُری ہے اور سینگی لگانے والے کی اجرت حقیر ہے (مسلم)
وضاحت: زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ اسی طرح کتے کی قیمت بھی ٹپاک ہے جب کہ سینگی لگانا جائز کام ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سینگی لگوائی ہے اور اس کی اجرت دی ہے اس لئے اس کی کمائی کو حرام یا ٹپاک نہیں کہا جاسکتا البتہ یہ پیشہ چونکہ پسندیدہ نہیں ہے اس لئے اس کی اجرت کو بھی قبیح قرار دیا گیا ہے۔
(التَنْقِیْحُ الصَّبِیْح جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

۲۷۶۴ - (۶) وَهْنُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۴: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: کمات ایک فن ہے جس کے ذریعے غیب کی باتوں کو بتایا جاتا ہے اور مستقبل کے واقعات کی خبر دی جاتی ہے چونکہ شرعاً یہ فن دھوکہ اور فریب ہے جب کہ غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس لئے اس کی مذمت کی گئی ہے اور جو شخص غلط باتیں بتا کر لوگوں سے رقم اینٹھتا ہے اس کو بھی ٹپاک قرار دیا گیا ہے، بخاری کے بارے میں بھی یہی حکم ہے (تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

۲۷۶۵ - (۷) وَهْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدِّمِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعْنِ أَكْلِ الرِّبَا، وَرُكْلَهُ، وَالْوَأْشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وضاحت: تصویر بنانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جس گھر میں جاندار اشیاء کی تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں وہیں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ مصالحہٴ مرسلہ کے تناظر میں بہ امرِ مجبوری تصویر اتروانے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً "شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر تصویر لگانے کے بارے میں اولی الامر (حکومت) کا حکم استثنائی صورت کا حامل ہو گا (واللہ اعلم)

٢٧٦٦ - (٨) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ : «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِزْيِرِ، وَالْأَصْنَامِ» فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ سُحُومَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهُ تَطْلُبُ بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ : «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : «قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ سُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ، ثُمَّ بَاعُوه فَآكَلُوا ثَمَنَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپؐ مکہ مکرمہ میں تھے آپؐ نے فرمایا، ”بے شک اللہ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی فروخت کو ممنوع قرار دیا ہے۔“ آپؐ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ اس سے کشتیوں کی پالش کی جاتی ہے اور چمڑوں کو اس کے ساتھ نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں۔ آپؐ نے اجازت نہ دی اور فرمایا، ”مردار کی چربی حرام ہے نیز اس دورہن آپؐ نے فرمایا، ”یہود پر اللہ کی لعنت ہو اللہ نے جب ان پر حرام جانور کی چربی کے استعمال کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پکھلا کر بیچنا شروع کر دیا“ (بخاری، مسلم)

٢٧٦٧ - (٩) وَمَنْ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ، حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ یسود کو تباہ و برباد کرے ان پر (مردار کی) چربی کو حرام قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اس کو کھلا کر بیچ ڈالا (بخاری - مسلم)

٢٧٦٨ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ
وَالسِّنُّورِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (لینے دینے) سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۲۷۶۹- (۱۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سینگلی لگائی۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے ایک صاع کھجور دی جائے اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اس پر عائد کردہ محصول (TAX) میں بھی تخفیف کرے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۷۷۰- (۱۲) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنْ أَوْلَاذُكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيِّ: «إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَإِنْ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ».

دوسری فصل

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ نہایت پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم کمالی کر کے حاصل کرتے ہو اور تمہاری اولاد تمہاری کمالی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نیز ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) کہ کسی شخص کی نہایت پاکیزہ خوراک اس کی کمالی ہے اور اس کا (فرمانبردار) لڑکا اس کی کمالی ہے۔

۲۷۷۱- (۱۳) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَّالَ حَرَامٍ، فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلَ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ. إِنْ اللَّهُ لَا يَمْحُو السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ؛ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنِ، إِنْ الْخَبِيثُ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۲۷۷۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'جو شخص حرام مال کما کر اس سے صدقہ کرتا ہے تو اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور جب اس سے خرچ کرتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ اس کے لیے دوزخ کا زاد راہ ہے بلاشبہ اللہ برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا البتہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے بلاشبہ خبیث کسی خبیث

(ميزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۶، تنقیحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

٢٧٧٢ - (١٤) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْبِ . وَكُلَّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْبِ كَانَتْ النَّارُ أَوْلَى بِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالذَّارِمِيُّ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے بنا ہے اور جو گوشت حرام (مال) سے تیار ہوا ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے (احمد، دارمی، بیہقی شعب الایمان)

٢٧٧٣ - (١٥) وَقَدْ أَحْسَنَ بِنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «دَعْ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَإْنِينَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رَيْبَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ.

۲۷۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یاد ہے کہ ”شک و شبہ والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جن میں شک و شبہ نہ ہو بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور بلاشبہ جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔“ (احمد، ترمذی، نسائی) اور داری نے (اس حدیث کے) پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

٢٧٧٤ - (١٦) **وَمَنْ** وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا وَابِصَةُ! جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَقَالَ: «اسْتَفْتِ نَفْسَكَ. ثَلَاثًا: «الْبِرُّ مَا أَطْمَأْنَتُ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ افْتَاكَ النَّاسُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۷: واہمہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے واہمہ! تو نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ واہمہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا اور اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا، اپنے نفس سے فتویٰ حاصل کر، اپنے دل سے فتویٰ حاصل کر۔ یہ تین بار کہا (پھر فرمایا) نیک کام وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل

ہوتا ہے اور دل بھی مطمئن ہوتا ہے اور گناہ وہ ہے جس سے نفس میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور دل اس کے بارے میں متردد رہتا ہے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں (احمد، داری)

۲۷۷۵ - (۱۷) **وَعَنْ عَطِيَّةِ السُّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ خَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ»** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۵: عَطِيَّةُ سَعْدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص (اس وقت تک) پرہیزگاروں میں شمار نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان کاموں کو نہیں چھوڑتا جن میں کچھ حرج نہیں (ایسا اس لئے ہے) تاکہ وہ حرج والے کاموں سے دور رہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷۷۶ - (۱۸) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُسْتَرَى لَهَا، وَالْمُسْتَرَى لَهُ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (کی حرمت) کے سبب دس انسانوں کو ملعون قرار دیا۔ شراب نہ پینے والا، اسے نہ خریدنے والا، اسے نہ بیچنے والا، اسے اٹھانے والا، جس کی جانب اٹھا کر لے جاتی گئی، اسے پلانے والا، اسے فروخت کرنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، اس کو خریدنے والا اور جس کے لئے اس کو خریدا گیا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷۷۷ - (۱۹) **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے شراب پر اسے پینے والے، اسے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اسے خریدنے والے، اسے نہ پینے والے، اسے نہ خریدنے والے، اسے نہ بیچنے والے، اسے اٹھانے والے اور جس کی جانب اس کو اٹھایا گیا ہے (سب پر) لعنت کی ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۷۷۸ - (۲۰) **وَعَنْ مُحْيِصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَجْرَةٍ**

الْحَبْجَامُ ، فَتَهَاؤُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ ، حَتَّى قَالَ : «إِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ ، وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ»
رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۴۷۷۸: مُجِئَمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں اجازت طلب کی؟ آپ نے اس کو منع کیا (اس کے بعد) وہ آپ سے
اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے اس سے کہا: اس (کی اجرت) سے اپنے پانی نکالنے والے جانور کو چارہ
مہیا کر اور اپنے غلام کو خوراک مہیا کر (مالک، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۷۷۹ - (۲۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ
الْكَلْبِ، وَكُسْبِ الزَّمَارَةِ . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۲۷۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی
قیمت اور بانسری کی کماٹی کو ناجائز قرار دیا (شرح السنہ)

۲۷۸۰ - (۲۲) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا
الْقَيْنَاتِ: ، وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ، وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ، وَفِي مِثْلِ هَذَا نَزَلَتْ: ﴿وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ . وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّائِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ .

وَمَسْنَدُ كُرْحَدِثِ جَابِرٍ: نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرِّ فِي بَابِ «مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

۲۷۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گانے
والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور انہیں گانے کی تعلیم نہ دو، ان کی قیمت حرام ہے۔ اس کے بارے میں آیت
نازل ہوئی ”اور لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو بے ہودہ حکایتیں خریدتا ہے“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعیف شمار ہوتا ہے۔
اور ہم عنقریب جابر رضی اللہ عنہ سے (مروی حدیث) ذکر کریں گے کہ آپ نے بلی کے کھانے سے منع فرمایا
اور اس کا ذکر انشاء اللہ ”جن چیزوں کا کھانا مباح ہے“ کے باب میں کریں گے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۷۸۱ - (۲۳) هُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۲۷۸۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال روزی تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ پہلے نماز روزہ فرض ہے، اس کے بعد حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے یا پہلے تقویٰ اختیار کیا جائے بعد ازاں حلال روزی کو تلاش کیا جائے (التعلیق الصبیح جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

۲۷۸۲ - (۲۴) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ، إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ، وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۲۷۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے قرآن پاک کی کتبت کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، کچھ حرج نہیں کتبت کرنے والے الفاظ کے نقوش بنانے والے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاتے ہیں (رزین)

۲۷۸۳ - (۲۵) وَفِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! کون سی کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا، کسی شخص کا اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرنا اور ہر وہ خرید و فروخت جو شرعاً درست ہے (احمد)

۲۷۸۴ - (۲۶) وَفِي أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ جَارِيَةٍ تَبِيعُ اللَّبَنَ. وَتَقْبِضُ الْمَقْدَامُ ثَمَنَهُ، فَقِيلَ لَهُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! أَتَبِيعُ اللَّبَنَ؟ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَأْسَ بِذَلِكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لِبَاتَيْنِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهُمُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۷۸۴: ابوبکر بن ابی مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معدی کرپ کی لونڈی دودھ فروخت کرتی تھی اور دودھ کی قیمت مقدام وصول کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا، تعجب ہے! لونڈی دودھ

فروخت کرتی ہے اور آپ قیمت وصول کرتے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور واضح کیا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں دینار اور درہم ہی فائدہ دیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے، علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں مقصود یہ ہے کہ لونڈی کا دودھ فروخت کرنا اور مقدمہ کا قیمت وصول کرنا حقیر کام ہیں، آپ جیسے شخص کی شان کے منافی ہے کہ یوں خرید و فروخت کا وعدہ اختیار کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کے علاوہ چارہ کار ہی نہیں کہ حلال روزی حاصل کی جائے اور کاروبار کیا جائے وگرنہ حرام روزی سے بچاؤ نہ ہو سکے گا جیسا کہ منقول ہے کہ ایک شخص سے کہا گیا کہ کاروبار تجھے دنیا کے قریب کر دے گا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے دنیا کے قریب نہیں کرے گا بلکہ دنیا سے محفوظ کرے گا۔ سلف صالحین سے مروی ہے، تجارت سے مل حاصل کرو تم ایسے حالات سے گزر رہے ہو کہ جب تمہیں مل کی ضرورت ہوگی تو تمہیں اپنا دین فروخت کرنا پڑے گا اور پھر مل ہاتھ آئے گا۔ سفیان ثوریؒ کاروبار کرتے تھے اور دراہم و دنانیر کو گردش دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس یہ دراہم و دنانیر نہ ہوتے تو عباسی وزراء و امراء مجھے اپنا رومل بنا لیتے جس کے ساتھ وہ اپنے جسم کی میل پچیل صاف کرتے۔

(المرج والتعذیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۶۱، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، الطل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۰۲، التعلیق الصبیح جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۲۷۸۵- (۲۷) وَقَدْ نَافِعٌ، قَالَ: كُنْتُ أُجْهِزُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مَصِيرٍ. فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَاتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! كُنْتُ أُجْهِزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: «لَا تَفْعَلْ! مَا لَكَ وَلِ الْمُتَجَرِّكِ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَبَبَ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ فَلَا يَدْعُهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ، أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۸۵: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام اور مصر کی جانب (تجارتی سلان) بھیجتا تھا چنانچہ میں نے ایک بار (تجارتی سلان) عراق بھیج دیا۔ پھر میں اُم المؤمنین عائشہؓ کے پاس آیا، ان سے میں نے ذکر کیا کہ اے اُم المؤمنین! میں شام کی جانب تجارتی سلان بھیجتا تھا (اب) میں نے عراق کی جانب بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا، آپ ایسا نہ کریں، آپ اپنی تجارت (کی خیر و برکت) سے محروم ہونا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا، جب اللہ کی طرف سے تم میں کسی شخص کے لئے کسی ایک جت سے رزق آنے کا سبب بن گیا ہے تو اسے ترک نہیں کرنا چاہیے جب تک اس میں تبدیلی نما نہ ہو یعنی نقصان نہ ہو۔

(احمد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ضحاک راوی مختلف فیہ اور زبیر بن عبید راوی مجہول ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

۲۷۸۶ - (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُ لِلنَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَحْسَنُ الْكُهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُه، فَلَقِينِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ. قَالَتْ: فَادْخُلْ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو ان کو کما کر دیتا تھا چنانچہ ابو بکر اس کی کمالی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا، ابو بکر نے اس سے تناول کیا۔ غلام نے ان سے کہا، آپ کو معلوم ہے یہ کیا تھا؟ ابو بکر نے دریافت کیا، یہ کیا تھا؟ اس نے بتایا، میں نے جاہلیت میں کسی انسان کے لئے کمانت کی تھی اور میں کمانت میں ماہر نہ تھا بس میں نے اس سے دھوکہ کیا تھا، وہ شخص مجھ سے ملا اس نے مجھے یہ مال دیا چنانچہ اس مال سے آپ نے تناول کیا۔ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر نے اپنا ہاتھ (منہ میں) داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر شے کی قے کر دی (بخاری)

وضاحت: چونکہ کمانت ناجائز ہے اس لئے اس سے حاصل ہونے والا مال بھی ناپاک ہے، اس لئے ابو بکر نے قے کر دی (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۵۴)

۲۷۸۷ - (۲۹) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۷۸۷: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کو حرام کی غذا دی گئی (بیہقی شعب الایمان)

۲۷۸۸ - (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لبنًا، وَأَعْجَبَهُ، وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ: مَنْ آيَنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِّنْ نِّعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا إِلَيَّ مِنَ اللَّبَنِ، فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَاتِي، وَهُوَ هَذَا. فَادْخُلْ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۷۸۸: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور وہ انہیں خوش گوار دکھائی دیا اور جس شخص نے دودھ پلایا تھا (جب) اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تلاب پر گیا جس کا اس نے تعین کیا تھا وہیں زکوٰۃ کے اونٹ تھے

جن کو وہ پانی پلا رہے تھے، انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے منکیزے میں ڈال لیا، وہ یہ دودھ تھا۔ یہ سن کر عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی قے کر دی (بیہقی شعب الایمان)

۲۷۸۹۔ (۳۱) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَوةً مَا دَامَ عَلَيْهِ. ثُمَّ ادْخَلَ أَصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمْنَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک کپڑا دس درہم میں خریدا، اس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک کہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور کہا، یہ دونوں کلن بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہو (احمد، بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: امام منذری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔

(تَنْقِيحُ الرُّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۵۷)

(۲) بَابُ الْمَسَاهِلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

(معاملات میں آسانی رَوَا رکھنا)

الفصل الأول

۲۷۹۰ - (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ: وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور مطالبہ کرتے وقت آسانی کرتا ہے (بخاری)

۲۷۹۱ - (۲) وَهْنٌ حَذِيفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ أَنَاهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ. قِيلَ لَهُ: أَنْظِرْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأَنْظِرُ الْمُوسِرَ، وَأَتَجَاوِزُ عَنِ الْمُعْسِرِ؛ فَادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لئے آیا۔ اس سے دریافت کیا گیا، کیا تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے علم نہیں۔ اسے کہا گیا، غور کر۔ اس نے بتایا، مجھے اور تو کچھ پتا نہیں البتہ میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں خرید و فروخت کرتا تھا اور میں ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا تھا، فراخی والے کو مہلت دیتا اور تنگی والے کو معاف کر دیتا تھا۔ اس کے (اس عمل کے) سبب اللہ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۷۹۲ - (۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: «فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي».

۲۷۹۲: اور مسلم کی ایک روایت اس کی مثل عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری سے مروی ہے کہ اللہ نے

فرمایا، میں اس طرح کے معاملہ کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، میرے بندے کو معاف کرو۔

۲۷۹۳ - (۴) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْتُقِ ثُمَّ يَمْحَقُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۳: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، اس لئے کہ قسم اٹھانے سے کاروبار میں چلاؤ آتا ہے پھر ختم ہونے لگتا ہے (مسلم)

۲۷۹۴ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ، مُمَحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، قسمیں اٹھانے سے کاروبار چمکتا ہے (اور) برکت اٹھ جاتی ہے (بخاری، مسلم)

۲۷۹۵ - (۶) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ». قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی جانب نظر (رحمت) کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ابو ذر نے دریافت کیا، یہ لوگ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! یہ تو ناکام ہیں اور خسارے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ شخص جو تکبر سے اپنی چادر زمین پر لٹکاتا ہے اور عطیہ دے کر احسان جتاتا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے کاروبار کو چلانے والا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۲۷۹۶ - (۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

دوسری فصل

۲۷۹۶: ابوسعید (خُدري) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچ بولنے والا امانت دار تاجر (قیامت کے روز) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا (دازی، دارقطنی)

۲۷۹۷ - (۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ .
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۲۷۹۷: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے امام ترمذیؒ کی موافقت کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکلوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۱)

۲۷۹۸ - (۹) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا نُسَمِّي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّمَايَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمَانَا بِاسْمِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ .

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہمارا نام دلال تھا (یعنی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان معاملہ قائم کرانے والا) چنانچہ ہمارے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آپؐ نے ہمیں اس سے بہتر نام کے ساتھ پکارتے ہوئے فرمایا، تجارت کرنے والو! بلاشبہ خرید و فروخت میں لغو باتیں اور قسمیں اٹھائی جاتی ہیں پس تمہیں صدقہ و خیرات کرنا چاہیے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۷۹۹ - (۱۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَّقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۷۹۹: عبید بن رفاعہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر ہوں گے البتہ وہ تاجر مُسْتَشْنِیٰ ہیں جو محرمات سے کنارہ کش رہے، سچی قسمیں اٹھائیں اور سچی باتیں کہیں (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۸۰۰- (۱۱) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ الْبَرَاءِ .
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۸۰۰ : اور بیہقی نے شعب الایمان میں (اس روایت کو) براۓ بن عازب سے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت : علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۲)

[وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۳) بَابُ الْخِيَارِ

(خرید و فروخت میں اختیار)

الفصل الأول

۲۸۰۱ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُتَبَايعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْمُسْلِمِ: «إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَا بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجِبَ»

وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْتِّرْمِذِيِّ: «الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا». وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: «أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اخْتَرْ» بَدَلُ: «أَوْ يَخْتَارَا».

پہلی فصل

۲۸۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں الگ الگ نہ ہو جائیں سوائے اس کے کہ ان کے درمیان بیع خیار ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب بئع اور مشتری بیع سے فارغ ہو جائیں تو ان دونوں میں سے ہر شخص کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں یا ان دونوں کے درمیان بیع اختیاری ہو۔ اگر بیع اختیاری ہوئی تو بیع ثابت ہوگی۔ (اور فریقین کو اختیار ہو گا کہ ان میں سے کوئی بھی یکطرفہ طور پر سودا منسوخ کر دے) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ دونوں معاملہ کرنے والے با اختیار ہیں جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں نیز بخاری اور مسلم میں ہے کہ یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔

وضاحت: خریدنے والا جب بیچنے والے سے مثلاً کپڑا خریدتا ہے اور اس کو اپنی تحویل میں لے لیتا ہے تو جب تک وہ دونوں مجلس میں ہیں، خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اگر واپس کرنا چاہے تو کر سکتا ہے یا اگر بیچنے والا سودا منسوخ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کسی پسندیدہ چیز کو خریدتے تو مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیچنے والا کہیں اس سودے کو منسوخ نہ کر دے۔ معلوم ہوا کہ وہ اس حدیث کا یہی مطلب سمجھتے تھے کہ اس وقت تک واپس کرنے کا اختیار ہے جب تک مجلس سے الگ نہیں ہوا جاتا اور جب تفرق بلا بدن ثابت ہو جائے تو اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجلس کا

افتراق ضروری نہیں بلکہ جب کسی دوسری چیز کے بارے میں گفتگو شروع ہو جائے اور پہلی چیز کے بارے میں گفتگو ختم ہو جائے تو اس کے واپس کرنے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یعنی تفرق بالكلام سے اختیار باطل ہو جاتا ہے۔ اگر تفرق بالكلام سے اختیار ختم ہو جاتا ہے تو عبد اللہ بن عمرؓ کو مجلس سے اٹھنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اگر بائع و مشتری دونوں باہمی رضامندی سے اختیار باقی رکھتے ہیں تو مجلس سے اٹھنے کے بعد بھی خرید کردہ چیز کو واپس کرنے کا اختیار رہے گا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۶۲)

۲۸۰۲ - (۲) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں خرید و فروخت کرنے والے اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں (مجلس سے) جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچے ہیں اور (حقیقت کو) واضح کریں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر وہ دونوں (اصل حقیقت کو) چھپائیں اور کذب بیانی کریں تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی (بخاری، مسلم)

۲۸۰۳ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أَخْذَعُ فِي الْبُيُوعِ: فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتُ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ» فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا کہ خرید و فروخت میں میرے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جب تو خرید و فروخت کا معاملہ کرے تو کہہ دھوکہ نہیں (یعنی نہ میں دھوکہ کرتا ہوں نہ مجھ سے دھوکہ کیا جائے) چنانچہ وہ شخص یہ جملہ کہا کرتا تھا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۸۰۴ - (۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفَقَةً خِيَارًا، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والے دونوں شخص اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں مجلس سے جدا نہ ہوں ہاں بیعِ خیاری کی صورت میں خیاری باقی رہے گا اور بیچنے والے کے لئے درست نہیں کہ وہ خریدار سے اس خوف سے جدا ہو کہ کہیں وہ فروخت کردہ چیز واپس نہ کر دے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۸۰۵ - (۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثنانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۸۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، خریدنے والا اور فروخت کرنے والا دونوں باہمی رضامندی کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہوں (ابوداؤد) وضاحت: دوسری فصل کی دونوں ذکر کردہ احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہونے کے بعد اختیار باقی نہیں رہتا یعنی مراد تفرق بالبدان ہے تفرق بالكلام نہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۲۸۰۶ - (۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَبَرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تیسری فصل

۲۸۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دہاتی سے بیع کے بعد اس کو اختیار دیا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۴) بَابُ الرِّبَا (سود کے احکامات)

الفصل الأول

۲۸۰۷ - (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: «هُمْ سَوَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے اور سود پر دو گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا، وہ تمام برابر ہیں (مسلم) وضاحت: دورِ جاہلیت کا سود سب سے زیادہ سنگین نوعیت کا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا اور سابقہ لین دین کو بھی ختم کر دیا چنانچہ سود کی حرمت پر نہ صرف کتب و سنت کے دلائل ہیں بلکہ اس کی حرمت پر اجماع امت بھی ہے۔ سود کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے اس کی ایک صورت یہ تھی کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے مثلاً ایک ہزار قرض لے رکھا ہے اور اس کی ادائیگی کا وعدہ ایک سال بعد کا ہے اور سود یکمہ روپیہ مقرر ہے اور اگر ایک سال بعد ادائیگی نہ ہو سکی تو اسے دوسرے ادائیگی قرض مع سود کا وقت مثلاً دو ماہ مقرر کیا گیا اور سود ایک سو پچاس روپے ادا کیا جائے گا۔ (اسیل الجرار للشوکلن جلد ۳ صفحہ ۲۲۰)

۲۸۰۸ - (۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الذَّهَبُ، بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر نقد، نقد ہوں جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو نقد، نقد جس طرح چاہو (برابر برابر

یا کی بیشی کے ساتھ) خرید و فروخت کرو (مسلم)

۲۸۰۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ أَرَبَى، أَلَا خِذُوا الْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر دست بدست ہے۔ پس جس شخص نے ان (اٹمن و اجناس) کو زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا کاروبار کیا۔ سود لینے والا دینے والا (دونوں) برابر ہیں (مسلم)

۲۸۱۰ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ».

۲۸۱۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر ہی بیچو (یعنی لین دین کرتے وقت) کی بیشی نہ کرو اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر برابر ہی لو کی بیشی نہ کرو اور نقد کو ادھار کے بدلے فروخت نہ کرو (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر وزن کے ساتھ ہی لین دین کرو۔

۲۸۱۱ - (۵) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۱: معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو (مسلم)

وضاحت: حدیث ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰ میں چھ چیزوں کے بارے میں وضاحت ہے کہ ان میں ٹپ تول کے لحاظ سے کی بیشی نہ ہو اور لین دین نقد ہو، ادھار نہ ہو تب وہ لین دین شرعاً جائز ہے اور اس پر اُمت کا اجماع ہے لیکن اگر جنس تبدیل ہو جائے مثلاً گندم کے بدلے جو کا لین دین کرنے میں کی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز

نہیں۔ اسی طرح سونے کے بدلے میں چاندی کا لین دین کرنے میں کمی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز نہیں لیکن خیال رہے عُمہ قسم کی گندم اور ردی قسم کی گندم، اسی طرح سونے کی ڈلی اور سونے کا سکہ دونوں کا لین دین برابر برابر اور نقد، نقد ہو گا اگرچہ ان کی قیمت میں اختلاف ہو اس لئے کہ جنس میں اتحاد ہے (اسی طرح جن اجناس کو ناپ کر دیا جاتا ہے ان کو برابر برابر وزن کر کے لین دین نہیں کیا جاسکتا مثلاً ”کھجور کو شارع علیہ السلام نے ناپ والی چیزوں سے شمار کیا ہے اس کو برابر برابر تول کر لین دین کرنا درست نہیں یعنی نصف کلو کھجور کے بدلے نصف کلو کھجور کا لینا ان احادیث کی روشنی میں درست نہیں اس لئے کہ معیار شرعی کے خلاف ہے اور برابری کا عمل بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ثقل اور عدم ثقل کے لحاظ سے تفاوت ہوتا ہے۔ ان چھ چیزوں کے علاوہ جن کے ناپ تول میں اختلاف نہیں ہوتا مثلاً تیل وغیرہ ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ناپ تول کر کے لین دین کرنا درست ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (الْأَسْنَلَةُ وَالْأَجُونَةُ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحْمَدَ سَلْمَانَ جُلْد ۴ صَفْحہ ۲۰۶)

اور حدیث نمبر ۲۸۱۱ میں اِہل ہے، اس کی وضاحت یہ ہے کہ معمر بن عبد اللہ نے اپنے غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا کہ اسے بازار میں فروخت کر کے اس کے بدل ”جو“ خرید کر لاؤ۔ غلام گیا وہ ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو سے کچھ زیادہ لے آیا۔ معمر نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ گندم کے برابر جو لاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ گندم اور جو دونوں ایک قسم ہیں جب کہ جمہور محدثین ان دونوں کو الگ الگ قسمیں قرار دیتے ہیں اور ان کے لین دین میں کمی بیشی کے قائل ہیں جیسے گندم اور چاولوں میں کمی بیشی جائز ہے۔ اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب اجناس مختلف ہوں تو جس طرح چاہو لین دین کرو مزید برآں عبادہ بن صامت سے مروی مرفوع حدیث میں جو ابو داؤد میں ہے ذکر ہے کہ گندم کو جو کے بدل میں تفاوت کے ساتھ لین دین کرنا درست ہے اس لئے کہ وہ دونوں دو الگ الگ اجناس میں سے ہیں جب کہ معمر سے مروی حدیث میں بھی اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ وہ دونوں ایک جنس ہیں۔ معمر نے احتیاطاً یہ کام کیا ہے اس لئے کہ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ دونوں برابر نہیں ہیں تو انہوں نے جواب دیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ دونوں برابر نہ ہوں (الْبَرَّاجُ الْوَهَّاجُ نَوَابِ صَدِيقِ حَسَنِ خُلْد ۲ صَفْحہ ۲-۳)

۲۸۱۲- (۶) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کے بدلے سونا سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور چاندی کے بدلے چاندی سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور گندم کے بدلے گندم سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور جو کے بدلے جو سود ہے البتہ اگر نقد بہ

نقد لین دین کرو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو (بخاری، مسلم)

۲۸۱۳ - (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ ، فَقَالَ : « أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا؟ » قَالَ : لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ . فَقَالَ : « لَا تَفْعَلْ ! بَعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ، ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيْبًا » وَقَالَ : « فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۸۱۳ : ابوسعید (خدری) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا وہ (وہاں سے) عمدہ قسم کی کھجوریں لایا۔ آپ نے (اس سے) دریافت کیا، بھلا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ اس نے عرض کیا، نہیں اے اللہ کے رسول! ہم دو صاع (عام) کھجور کے عوض اس کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے عوض دو صاع لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ایسا نہ کر! عام کھجوروں کو دراہم کے عوض فروخت کر پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجور خرید اور یہی بات آپ نے وزن کی جانے والی چیزوں کے بارہ میں فرمائی (بخاری، مسلم)

۲۸۱۴ - (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : « مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ » قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ . فَقَالَ : « آوَهُ ، عَيْنُ الرَّبَا ، عَيْنُ الرَّبَا ، لَا تَفْعَلْ ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخِرْتُمْ أَشْتَرِيهِ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۸۱۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی قسم کی کھجور لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، یہ کہاں سے لائے؟ اس نے بتایا، ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں، میں نے ان کے دو صاع دے کر ان کا ایک صاع حاصل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، سخت افسوس ہے! بالکل سود ہے بالکل سود ہے ایسا نہ کر البتہ جب تو خریدنا چاہے تو ان کھجوروں کو الگ فروخت کر بعد ازاں ان کی قیمت سے کھجور خرید (بخاری، مسلم)

۲۸۱۵ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : جَاءَ عَبْدُ قَبَايَحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : « بَعْنِيهِ » . فَاشْتَرَاهُ بَعْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ، وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۸۱۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آیا اس نے ہجرت پر بیعت کی۔ آپؐ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے چنانچہ اس کا آقا اس کو لینے آگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا 'اے میرے پاس فروخت کر دے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کو دو سیاہ قام غلاموں کے بدلے خرید کر لیا (البتہ) اس کے بعد آپؐ کسی شخص کی بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس سے دریافت نہ کر لیتے کہ وہ غلام ہے یا آزاد ہے (مسلم)

۲۸۱۶- (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ڈھیر کو جن کا ٹپ متعین معلوم نہیں ان کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع کیا جن کا ٹپ متعین ہے (مسلم)

۲۸۱۷- (۱۱) وَفَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِإِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ، فَفَضَلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَبَاعَ حَتَّى تَفْضَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کے روز ایک ہار ۳ دینار کا خریدا اس میں سونا اور کچھ خرمرے تھے چنانچہ میں نے اس کو الگ الگ کیا تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں سونا ۳ دینار سے زیادہ ہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا 'جب تک اس کو الگ نہ کیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے (مسلم)

الفصل الثانی

۲۸۱۸- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لِبَاتَيْنِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ»، وَيُرْوَى: «مِنْ غُبَارِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۸۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں سب لوگ ہی سودخور ہوں گے اگر کوئی شخص سودخور نہیں ہو گا تو سود کا دھواں اس کو ضرور پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ سود کا غبار اس کو ضرور پہنچے گا (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵)

۲۸۱۹ - (۱۳) وَفَنُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ؛ وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۸۱۹: عُبَادَةُ بْنُ صَامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست۔ بس برابر برابر فروخت کرو، ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست البتہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے اور گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے اور کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے دست بہ دست جس طرح چاہو (کی بیشی کے ساتھ) فروخت کرو (شافعی)

۲۸۲۰ - (۱۴) وَفَنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ. فَقَالَ: «أَيَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ؟» فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَهَا عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۸۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے دریافت کیا گیا کہ تازہ کھجور کے عوض خشک کھجور کو خریدنا کیا ہے؟ آپ نے استفسار کیا (بتائیں) تازہ کھجور خشک ہونے کے بعد (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ جواب اثبات میں تھا۔ اس پر آپ نے منع فرمایا۔

وضاحت: چونکہ تازہ اور خشک کھجوریں برابر نہیں ہیں اس لئے برابری کی سطح پر ان میں تباہ کرنا درست نہیں۔ (تَنْقِيحُ الرَوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۲۸۲۱ - (۱۵) وَفَنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۸۲۱: سعید بن مسیب سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے گوشت فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ سعید نے بیان کیا کہ یہ دور جاہلیت کا جو ہے (شرح السنہ)

۲۸۲۲ - (۱۶) وَعَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ

الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِيَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَاَرِمِيُّ

۲۸۲۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدل حیوان فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۸۲۳ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ

أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا، فَفَدَّتِ الْإِبِلُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى فَلَانِصٍ الصَّدَقَةَ، فَكَانَ يَأْخُذُ الْبُعِيرَ بِالْبُعَيْرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۸۲۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک لشکر تیار کرے لیکن اونٹ ختم ہو گئے۔ آپ نے حکم دیا کہ صدقہ کی جواں سل اونٹیوں کے عوض اونٹ حاصل کرے چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ادائیگی کے وعدہ پر دو اونٹیوں کے بدلے ایک اونٹ حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۲۸۲۴ - (۱۸) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرِّبَا فِي

النَّيْسِيَّةِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۸۲۴: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ادھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، دست بدست خرید و فروخت میں سود نہیں ہے۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: امام بخاری سلیمان بن حرب سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کی وضاحت بیان کرتے ہوئے کہا کہ چاندی کے بدلے سونا اور جو کے بدلے گندم کے لین دین میں کمی بیشی تو درست ہے البتہ ادھار جائز نہیں۔ اگر ادھار ہو گا تو لین دین سود کا لین دین ہو گا اگر نقد بہ نقد ہو گا تو درست ہے۔ (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۲)

۲۸۲۵ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دِرْهَمُ رَبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ؛ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً». رَوَاهُ

أَحْمَدُ، وَالذَّارِقُطْنِيُّ.

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ: وَقَالَ: «مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْبِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ».

۲۸۲۵: عبد اللہ بن حنظلہ غَسِيلُ الْمَلَائِكَةِ بیان کرتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سود کا ایک درہم جس کو کوئی شخص جانتے ہوئے کھاتا ہے تو یہ چھتیس بار زنا کے فعل سے بھی سخت برا ہے (احمد، ذار قطنی) اور بیہقی نے شُعَبِ الْإِيمَانِ میں ابن عباسؓ سے مزید بیان کیا کہ جس شخص کا گوشت حرام سے پلا بڑھا تو دوزخ اس کے لئے لائق ہے۔

وضاحت: حَنْظَلَةُ كَالْقَبِ غَسِيلُ الْمَلَائِكَةِ اس لئے ہوا کہ جنگ کے دن وہ مجنبی تھے، ابھی انہوں نے آدمی سر کا غسل کیا تھا کہ انہوں نے شور و شغب سنا اور میدانِ جنگ میں کود پڑے اور وہیں شہید ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس کو غسل دے رہے تھے۔ ان کی بیوی سے پوچھا گیا، اس نے بتایا کہ وہ مجنبی تھے۔ اس لئے ان کا لقب ہوا کہ فرشتوں کا غسل دیا ہوا ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳، التَّعْلِيْقُ الصَّبِيحُ جلد ۲ صفحہ ۳۸)

۲۸۲۶ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا؛ أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ لَمَةً»

۲۸۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سود کے گناہ کے حصے ستر ہیں سب سے معمولی حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ سے نکاح کرے۔

۲۸۲۷ - (۲۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ: رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَرَوَى أَحْمَدُ الْآخِرَ.

۲۸۲۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سود سے اگرچہ (مل) زیادہ ہوتا ہے لیکن آخر کار مل کم ہوتا ہے۔ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شُعَبِ الْإِيمَانِ میں ان دونوں احادیث کو ذکر کیا ہے جب کہ امام احمدؒ نے صرف دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۸ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِنِي عَلَى قَوْمٍ، يُطَوْنَهُمْ كَالْبَيُوتِ، فِيهَا الْحَيَّاتُ، تَرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ

وضاحت : اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے نیز محمد بن یزید راوی میں کلام ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، تحریر کرنے والے اور صدقہ نہ دینے والے پر لعنت کی نیز آپؐ نوحہ مگری سے منع فرماتے تھے (نسائی)

۲۸۳۰: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے آخر میں وہ آیت نازل ہوئی جس میں سود کی حرمت کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اس آیت کی وضاحت سے خبردار نہ کیا۔ پس سود اور شک و شبہ والی صورت کو بھی چھوڑ دو (ابن ماجہ، داری)

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) قرض دے تو وہ قرض دینے والے کو ہدیہ دے یا اس کو سواری پر سوار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ کو قبول کرے البتہ اگر اس سے پہلے اس کے اور اس کے درمیان سلسلہ جاری

تھا تو کچھ حرج نہیں (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ابی اسحاق السنائی راوی مجہول ہے نیز عتبہ بن حمید صبی کو امام احمد نے
ضعیف کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۱۔ جلد ۲ صفحہ ۲۸، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۴۴)

۲۸۳۲ - (۲۶) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذُ
هَدِيَّةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي «تَارِيخِهِ» هَكَذَا فِي «الْمُنْتَقَى».

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص
کسی شخص کو قرض دے تو اس سے ہدیہ نہ لے (بخاری فی التاریخ) اسی طرح الْمُنتَقَى میں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں البتہ آگے ذکر ہونے والی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے۔
(تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۴۴)

۲۸۳۳ - (۲۷) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ،
فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، فَقَالَ: إِنَّكَ بَارِضٌ فِيهَا الرَّبَّاءَ فَأَيْشٍ، فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ
حَقٌّ، فَأَهْدِي إِلَيْكَ حِمْلَ تَبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رَبًّا. رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

۲۸۳۳: ابوبردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا (وہاں) میں
عبداللہ بن سلام سے ملا۔ اس نے (مجھ سے) کہا، تو ایسی جگہ (سکونت پذیر) ہے جہاں سود عام ہے جب تیرا کسی
شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسا یا جو کا گٹھیا خشک گھاس رسی سے باندھ کر ہدیہ بھیجے تو تجھے چاہیے کہ اس کو نہ لے
بلاشبہ وہ سود ہے (بخاری)

(۵) بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

(ممنوعہ تجارتیں)

(جن تجارتوں سے منع کیا گیا ہے)

الفصل الأول

۲۸۳۴ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُرَابَنَةِ: أَنْ يَبَّعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبَّعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا، أَوْ كَانَ - وَعِنْدَ مُهْلَمٍ وَإِنْ كَانَ - زَرْعًا، أَنْ يَبَّعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ، قَالَ: «وَالْمُرَابَنَةُ: أَنْ يَبَّاعَ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ يَتَمَرُ بِكَيْلٍ مُسَمًّى، إِنْ زَادَ فَلْيُ، وَإِنْ نَقَصَ فَلْيُ».

پہلی فصل

۲۸۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) مرابنہ سے منع فرمایا کہ اپنے باغ کے پھلوں کو مثلاً اگر وہ کھجوریں ہیں تو (ان کو) خشک کھجوروں کے عوض ماپ کر اگر وہ انگور ہیں تو ان کو مُتَمَّ کے بدل ماپ کر فروخت کیا جائے۔ ان سب سے منع فرمایا (بخاری، مسلم) اور مسلم میں ہے کہ اگر کھیتی ہو تو اس کو ماپے ہوئے غلے کے عوض فروخت کرنا اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ”مُرَابَنَةُ“ سے منع فرمایا اور ”مُرَابَنَةُ“ یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر کھجوریں ہیں، ان کو خشک کھجوروں کے بدل متعین ماپ کے ساتھ فروخت کیا جائے کہ اگر زیادہ ہو جائیں تو میرا حق ہوگا اور اگر کم ہو جائیں تو میرے ذمہ ان کی ادائیگی ہوگی۔

وضاحت: خشک اور تر پھلوں میں برابری کا علم نہیں ہو سکتا، ظاہر ہے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے اس لئے یہ مجہول چیز کی تجارت ہے اور اس میں بظاہر دھوکے کا احتمال ہے۔ اس لیے منع فرمایا گیا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۴)

۲۸۳۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُرَابَنَةِ، أَنْ يَبَّعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمَائَةِ فَرْقٍ جَنْطِيَةٍ، وَالْمُرَابَنَةِ:

أَنْ يَبَّعَ التَّمْرَ فِي زُوْدُسِ النَّخْلِ بِمَائَةِ فَرْقٍ، وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مُخَابَرَةُ“ ”مُحَاقَلَةُ“ اور ”مُزَابَنَةُ“ سے منع فرمایا اور ”مُحَاقَلَةُ“ یہ ہے کہ ایک شخص گندم کی کاشت کو ایک سو بیس رطل گندم کے بدل فروخت کرے اور ”مُزَابَنَةُ“ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر کھجوروں کو ایک سو بیس رطل (شک کھجور) کے بدل فروخت کرے اور ”مُخَابَرَةُ“ یہ ہے کہ زمین کو تیسرے یا چوتھے حصے پر ٹھیکے پر دے (مسلم) وضاحت: رطل چالیس تولے کا ہوتا ہے اور فرق سولہ رطل یعنی ۵ کلو گرام ہوتا ہے۔ اس طرح ۱۰۰ فرق سولہ سو رطل کا ہو گا اور بعض علاقوں میں ”فَرْقُ“ راء کی سکونت کے ساتھ ایک سو بیس رطل یعنی ۳ کلو گرام کا ہوتا ہے اس حساب سے ۱۰۰ فرق بارہ ہزار رطل ہو گا۔ ”مُحَاقَلَةُ“ کے ممنوع ہونے کی وجہ بھی کی بیشی وغیرہ ہے البتہ ”مُخَابَرَةُ“ بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے یا اس کا جواز اور عدم جواز حالات پر موقوف ہے (مصابیح اللغات صفحہ ۲۹۸)

۲۸۳۶ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَعَنِ الشِّيَا، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مُزَابَنَةُ، مُخَابَرَةُ اور بیع مینا سے منع فرمایا اور بیع عرایا کی رخصت عطا فرمائی (مسلم) وضاحت: بیع ”مُعَاوَمَةُ“ یہ ہے کہ کھجور وغیرہ کے پھلوں کو دو تین یا اس سے زائد سالوں کے لئے ظہور پذیر ہونے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ یہ ناجائز ہے اس لئے کہ اس میں معدوم چیز کو فروخت کرنا ہے نیز اس میں دھوکہ بھی ممکن ہے جس کا نتیجہ اختلاف ہو گا اور ”بیع مینا“ یہ ہے کہ باغ کا مالک باغ کے پھلوں کو فروخت کرتا ہے البتہ اس میں سے غیر معلوم پھل کو مستثنیٰ کرتا ہے چونکہ اس میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے اس لئے اس سے بھی منع فرمایا۔ بیع ”عَرَايَا“ کی وضاحت آئندہ حدیث میں ذکر ہو رہی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۳۷ - (۴) وَقَدْ سَهَّلَ بِنُ أَبِي حَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا تَبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۷: سل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض کھجور کے تازہ پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ”عَرَايَا“ میں رخصت دی ہے کہ اندازہ لگا کر خشک کھجور کے عوض اس کو بیچا جاسکتا ہے تاکہ ان مخصوص درختوں کے مالک تازہ کھجوروں کو اپنے کھانے میں

۲۸۳۸ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِي خُمُسَةِ أَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں رخصت دی ہے جبکہ شک کھجور کا اندازہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ داؤد بن حصین راوی کو شک ہے (بخاری، مسلم)

۲۸۳۹ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُو، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ. وَيَأْمَنُ الْعَاهَةُ.

۲۸۳۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ پھل پختہ نہیں ہوتے، فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ کھجوریں پختہ نہ ہوں اور جب تک بالیاں سفید نہ ہو جائیں (یعنی پختہ نہ ہو جائیں) اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں، ان کو فروخت نہ کیا جائے۔

۲۸۴۰ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى تَزْهِيَ. رَقِيلٌ: وَمَا تَزْهِي؟ قَالَ: «حَتَّى تُحْمَرَ»، وَقَالَ: «أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَا لَ أَخِيهِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ دریافت کیا گیا، پختہ ہونے سے مقصود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، سرخ ہو جائیں نیز فرمایا، آپ بتائیں کہ جب اللہ نے پھلوں کو (آفت آنے کی وجہ سے) روک دیا تو (پھر) تم میں سے کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کا مال (ناجائز) طور پر مباح سمجھ رہا ہے (بخاری، مسلم)

۲۸۴۱ - (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ

السَّيْنِ ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے لئے (درختوں کے پھلوں کو) فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے نیز آپؐ نے حکم دیا کہ فروخت کرنے والا آفات (کے بقدر قیمت) معاف کرے (مسلم)

۲۸۴۲ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمْرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ؛ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمِ تَأْخُذَ مَالِ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور (کا بلغ) فروخت کرے پھر اس پر آفت حملہ آور ہو جائے تو تیرے لئے درست نہیں کہ تو اس سے رقم وصول کرے، تو کس لئے اپنے بھائی سے ناجائز مال لے رہا ہے (مسلم)

۲۸۴۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَتَنَاعَوْنَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ، فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقَلُوهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَلَمْ أَجِدْهُ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» .

۲۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ بازار کے بلند مقام میں غلہ خریدتے ہیں اور اسی جگہ فروخت کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ وہ غلہ وہاں ہی فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے منتقل کرنے کے بعد فروخت کریں (ابوداؤد) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتابُ البیوع باب ”مُنْتَهَى التَّلَقُّی“ میں ذکر کیا ہے، صاحب مشکوٰۃ کو اس کا علم نہیں ہو سکا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

۲۸۴۴ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ابْتَنَعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ»

۲۸۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص غلہ خریدے تو اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک کہ اس کو قبضہ میں نہ لے لے۔

۲۸۴۵ - (۱۲) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَتَّى يَكْتَالَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۸۳۵: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب تک کہ اس کو مپ نہ لے (بخاری، مسلم)

۲۸۴۶- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جس بیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے مقصود وہ غلہ ہے (جس کو اس نے خریدا) اور جب تک کہ اس پر اس کا مکمل قبضہ نہ ہو جائے (وہ اس کو فروخت نہ کرے) ابن عباس نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ہر چیز غلہ کی مانند ہے۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: ابن عباس نے قیاس کرتے ہوئے دیگر اشیاء کو بھی غلہ کی مثل قرار دیا ہے جیسا کہ کتب سنن میں صراحت سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ سلمان (تجارت) کو اس وقت تک نہ فروخت کیا جائے جب تک کہ خریدار اس کو خریدنے کی جگہ سے اپنے گودام میں منتقل نہیں کر لیتا (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)

۲۸۴۷- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ مَرْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاغَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا: إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ اشْتَرَى شَاةَ مُصْرَاءَ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ: فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمَرَاءَ»

۲۸۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خرید و فروخت کے سلسلہ میں تجارتی قافلوں کو (شر سے باہر) نہ ملو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور تم (دوسرے شخص کو دھوکہ دیتے ہوئے قیمت میں) اضافہ نہ کرو اور شہری انسان دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے۔ نیز اونٹوں بکریوں وغیرہ کا دودھ بند کر کے فروخت نہ کرو پس وہ شخص جو اس قسم کے جانور کو خریدے وہ دودھ نکالنے کے بعد ان دو میں سے جس خیال کو بہتر سمجھتا ہے اسے اپنائے، اگر اسے وہ جانور پسند ہو تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند جائے تو جانور کو واپس کرتے ہوئے کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے ایسی بکری خریدی جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو اسے تین دن تک اختیار ہے کہ اگر بکری کو واپس کرنا چاہتا ہے تو بکری کے ساتھ غلے کا ایک صاع بھی واپس کرے لیکن غلہ گندم

نہ ہو۔

وضاحت: تجارتی قاتلوں کو شر سے باہر مل کر ان سے سلمان خریدنا درست نہیں، اس لئے کہ قافلے والوں کو بازار کے بھاؤ کا علم نہیں ہوتا۔ اگر ان سے آپ نے کوئی سلمان خرید لیا تو سلمان کا مالک جب شر میں داخل ہو اور اسے شر کے بھاؤ کا علم ہو تو اسے اختیار ہے، اگر وہ سمجھتا ہے کہ میں نے سلمان سستے نرخ پر فروخت کر دیا ہے تو وہ فروخت کردہ سلمان کو واپس لے سکتا ہے۔ اس صورت میں خریدنے والے نے فروخت کرنے والے کے ساتھ دھوکہ کیا ہے جب کہ خرید و فروخت میں دھوکہ جائز نہیں ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی میں اسی مضمون کی حدیث موجود ہے جس میں وضاحت ہے کہ فروخت کرنے والا جب بازار پہنچے تو سلمان واپس لے سکتا ہے۔

”وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ“ سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کے خریدنے پر یہ نہ کہو کہ تم اس بیع کو فسخ کرو اور میں تمہیں اس سے کم قیمت میں یہ چیز میا کر دوں گا۔

اور ”لَا تَنَاجِسُوا“ کی وضاحت یہ ہے کہ ایک شخص کسی شے کو خریدنا نہیں چاہتا لیکن اس شے کی قیمت چڑھاتا ہے تاکہ دوسرا انسان دھوکے میں آجائے اور وہ اس کو جائز قیمت دے کر خرید لے ایسی بیع ناجائز ہے اور دھوکے کے زمرہ میں آتی ہے۔ اسلام میں دھوکہ کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے۔

اور ”لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ“ کی وضاحت یہ ہے کہ شہری دیہاتی انسان کو دھوکہ نہ دے بلکہ اس کی خیر خواہی کرے بالخصوص جب کوئی دیہاتی مشورہ طلب کرے تو شہری کو چاہیے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرتا ہوا اسے مشورہ دے۔ امام بخاری نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے فروخت کر سکتا ہے البتہ شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے اور اجرت لے کر اس کے مل کو بازار میں فروخت نہ کرے، اس کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا جائے گا جبکہ کاروباری تقاضوں کے لحاظ سے اس کی اجازت ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳)

اونٹوں اور بکریوں کا دودھ روک کر انہیں فروخت کرنا درست نہیں اس سے منع کیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں بھی دھوکہ ہے اور خریدار کو اختیار ہے کہ وہ ایسے جانور کو اس عیب کے ساتھ قبول کرے یا جانور کو واپس کرے اور کھجور کا ایک صلع اس دودھ کے عوض ادا کرے جس کو اس نے حاصل کیا جبکہ یہ دودھ اس چارے سے تیار ہوا جو فروخت کرنے والے نے میا کیا تھا گویا کہ کھجور کا ایک صلع دودھ کے برابر ہے۔ بعض روایات میں طعام کا لفظ ہے اور بعض میں گندم کی نفی ہے نیز بعض روایات میں تین دن کے اختیار کا ذکر ہے کہ تین دن تک اس کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ تفصیلی بحث کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۵۵ - ۳۷۴، تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)

۲۸۴۸ - (۱۵۱) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ، فَإِذَا أَتَى سَيْدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تجارتی) قاتلوں کے سلمان کو (بازار آنے سے پہلے) نہ ملو، جو شخص اس سے ملا اور اس نے اس سے کچھ سلمان

خریدا، جب سامان کا مالک بازار پہنچے گا تو اسے اختیار ہے چاہے بیع پختہ کرے یا واپس کرے (مسلم)

۲۸۴۹- (۱۶) **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يَهْبِطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۲۸۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی قافلوں کے) سامان کو حاصل نہ کرو جب تک کہ سامان بازار میں نہ پہنچ جائے (بخاری، مسلم)

۲۸۵۰- (۱۷) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۸۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی نسبت پر نسبت کا پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اجازت مرحمت کرے (مسلم)

۲۸۵۱- (۱۸) **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۸۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے کے بعد اس چیز کا بھاؤ نہ کرے (مسلم)
وضاحت: البتہ جو چیز بولی پر فروخت ہو رہی ہے اس میں اجازت ہے کہ وہ کہے کہ اس چیز کو اس سے زائد رقم میں خریدتا ہوں اس کا نام بیع ”مُزَايَدَة“ ہے (واللہ اعلم)

۲۸۵۲- (۱۹) **وَعَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۸۵۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شری (انسان) دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو (اپنے حال پر) رہنے دو، اللہ ان کے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا (مسلم)

۲۸۵۳- (۲۰) **وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ. وَالْمَلَامَسَةُ: لَمَسُ**

الرَّجُلُ ثَوْبَ الْآخِرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ، وَيَنْبِذَ الْآخِرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللَّبْسَتَيْنِ: اسْتِمَالُ الصَّمَاءِ. وَالصَّمَاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ. وَاللَّبْسَةُ الْآخَرَى: اخْتِاؤُهُ بِثَوْبِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے اور دو قسم کی بیچ سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے ”مَلَأَسَ“ اور ”مُنَابَذَہ“ سے منع کیا ”مَلَأَسَ“ کی تفسیر یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگاتا ہے اور اس کو الٹ پلٹ کر نہیں دیکھتا اور ”مُنَابَذَہ“ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی جانب اپنا کپڑا (برائے فروخت) پھینکتا ہے اور بلا غور و فکر اور بلا رضا مندی کے ان کے درمیان بیچ پختہ ہو جاتی ہے اور دو قسم کے لباس سے مقصود ایک ”اسْتِمَالُ الصَّمَاءِ“ ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا ایک کندھے پر ڈالتا ہے جس سے اس کی ایک طرف تنگی ہو جاتی ہے، اس پر کپڑا نہیں ہوتا اور دوسرا اس طرح لباس پہنتا ہے کہ ایک شخص اپنی چادر سے اس طرح گوٹھ مار کر بیٹھا ہوتا ہے کہ اس کی شرم گاہ پر کپڑا نہیں رہتا (مسلم)

۲۸۵۴ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پھینکنے اور دھوکے کی بیچ سے منع کیا (مسلم)

وضاحت: کنکر پھینکنے کی بیچ یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ جب میں تیری جانب کنکر پھینکوں تو بیچ پختہ ہو جائے گی اور ”غَرَر“ ایسی بیچ ہے جس میں دھوکہ ہو مثلاً ایک شخص اس مچھلی کو فروخت کرتا ہے جو دریا میں ہے یا اس پرندے کو فروخت کرتا ہے جو ہوا میں اڑ رہا ہے۔ ان دونوں میں دھوکہ ہے، ایسی بیچ جاہلیت کی بیوع سے شمار ہوتی ہے اس لئے ممنوع ہیں (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)

۲۸۵۵ - (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَّبِعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَتَنَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجِ التِّي فِي بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ”حبل“

المجلد“ سے منع کیا۔ جاہلیت والے ایسی بیع کیا کرتے تھے کہ ایک شخص اونٹنی خریدتا (اور شرط لگاتا کہ اس کی قیمت کی ادائیگی اس وقت ہوگی) جب وہ اونٹنی جنے اور وہ ملاہ بچہ جنے (بخاری، مسلم) وضاحت: اس کی تفسیر بفتح یا ابن عمرؓ نے کی ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک اونٹنی کو خریدا جائے اور اس کی قیمت تب ادا کی جائے گی جب یہ اونٹنی ملاہ بچہ کو جنم دے گی اور وہ ملاہ بڑی ہو کر ملاہ بچے کو جنم دے یا اونٹ کے گوشت کو خریدا ہے اور اس کی قیمت اس وقت ادا کی جائے گی جب قلاں اونٹنی ملاہ بچہ کو جنم دے گی۔ (تَنْقِيحُ الرِّوَاہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

۲۸۵۶ - (۲۳) وَمَنْعُهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کی منی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے (بخاری) وضاحت: اگر ملاہ جانور والے احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے چارہ وغیرہ سانڈ کے مالک کی جانب بھیجیں تو کچھ حرج نہیں، ترمذی میں اس مضمون کی حدیث مروی ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۳۳)

۲۸۵۷ - (۲۴) وَمَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ الْجَمَلِ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۷: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جفت ہونے کی بیع کرنے اور پانی کی بیع نیز زمین کی بیع سے منع کیا کہ دوسرا کاشت کرے (مسلم) وضاحت: یعنی زمین کا مالک زمین کے ساتھ ساتھ پانی بھی مزارعت کے لئے دے اور کاشتکار زمین میں بیج بھی ڈالے اور کاشت بھی کرے۔ شریعت نے اس سے منع کیا ہے یہ صورت ”مُخَابَرَةٌ“ کی ہے، اس کی وضاحت پہلے مکرر چکی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۵۸ - (۲۵) وَمَنْعُهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا (مسلم)

۲۸۵۹ - (۲۶) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُبَاعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِبَيَاعٍ بِهِ الْكَلَاءُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زائد پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس فروخت کی جائے (بخاری، مسلم)
وضاحت: اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً جنگل میں ایک شخص کائواں ہے اور وہیں جنگل میں گھاس اگی ہوئی ہے تو وہ شخص ان لوگوں کو پانی قیمت کے ساتھ مہیا کرتا ہے جو وہیں جانوروں کو گھاس چرانے کے لئے لاتے ہیں گویا کہ پانی فروخت کرنے کی آڑ میں گھاس سے روکنا چاہتا ہے۔ اس سے منع کیا گیا ہے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زائد پانی کو فروخت نہ کیا جائے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹)

۲۸۶۰ - (۲۷) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا ، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا . فَقَالَ : « مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ ؟ » قَالَ : أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : « أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ ؟ مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا، غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! یہ بارش سے بھیگ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا، تو نے اس بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگ اس کو ملاحظہ کر لیتے (اور فرمایا) جو شخص دھوکہ دیتا ہے اس کا میرے ساتھ کچھ تعلق نہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۲۸۶۱ - (۲۸) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّيْءِ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۲۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معلوم استثنائی والی بیع سے منع کیا (ترمذی)

۲۸۶۲ - (۲۹) وَهَذَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَ ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ . هَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، عَنْ

انس . وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي «الْمَصَابِيحِ» وَهِيَ قَوْلُهُ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى تَزْهَوْا؛ إِنَّمَا ثَبَتَ فِي رِوَايَتِهِمَا: عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهَوْا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ سیاہ رنگ والے نہ ہو جائیں اور دانوں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ اسی طرح اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے بیان کیا اور مصابیح میں مزید الفاظ ہیں کہ ”آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے“ یہ الفاظ ترمذی اور ابوداؤد میں انس کی روایت میں نہیں ہیں بلکہ دونوں کی روایت میں ابن عمر سے ثابت ہیں۔ ابن عمر نے بیان کیا کہ آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۸۶۳- (۳۰) وَفَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِيِّ بِالْكَالِيِّ . رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ .

۲۸۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع کیا (دارقطنی)

وضاحت: ۱: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی متفقہ ہے اس سے روایت کرنا درست نہیں ہے (الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۶۸۶، المجموع جلد ۲ صفحہ ۲۳۴، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸۶، طبقات ابن سعد جلد ۹ صفحہ ۲۳۲، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

وضاحت: ۲: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو ادھار خریدتا ہے جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو ادائیگی نہیں کر پاتا اور فروخت کرنے والے سے کہتا ہے کہ اب آپ کو فلاں دن اس کی سابقہ قیمت مزید اضافے کے ساتھ ادا کروں گا۔ (التعلیق الصبیح جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

۲۸۶۴- (۳۱) وَفَنِ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۸۶۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کی بیع سے منع کیا (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: ۱: اس حدیث کی سند میں انتقال ہے، مالک کی عمرو بن شعیب سے ملاقات ثابت نہیں۔

وضاحت: ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کچھ سالن خریدا اور اسے بطور بیعانہ

کچھ رقم دی اور اس سے کہا کہ جب میں سلمان اٹھاؤں گا تو بیعانہ کی رقم کو اصل قیمت میں شمار کر لیا جائے گا اور سلمان اٹھایا جائے گا لیکن اگر سلمان نہ اٹھاؤں تو بیعانہ کی رقم کو ضبط کر لیا جائے، اس بیع کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں شرط فاسد ہے (التعلیق الصبیح جلد ۲ صفحہ ۳۲۵)

۲۸۶۵ - (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَعَنْ بَيْعِ الشَّمْرَةِ قُلَّ أَنْ تُذْرَكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور کی بیع، دھوکے کی بیع اور کجور (کے پھل) کو پختہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن عامر راوی ضعیف ہے اس کا استاد ”شیح من بنی تمیم“ مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

وضاحت: ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا اور اسی طرح خریدنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا درست نہیں اور بعض اہل علم نے وضاحت کی ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو کسی مجبوری کے پیش نظر فروخت کرنا چاہتا ہے، خریدار کو اس کی مجبوری کا علم ہے، اس کے پیش نظر وہ اس چیز کے خریدنے سے اپنی بے رغبتی کا اظہار کرتا ہے اور ساتھ ساتھ قیمت بھی کم کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ فروخت کرنے والا مجبور ہو کر بہت ہی کم قیمت پر اس چیز کو فروخت کر دیتا ہے (التعلیق الصبیح جلد ۲ صفحہ ۳۲۵)

۲۸۶۶ - (۳۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غَسْبِ الْفَحْلِ، فَتَنَاهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَنُكْرِمُ. فَرُخِّصَ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب (قبیلہ) کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانڈ کی جفتی (کے کرائے) کے بارہ میں دریافت کیا؟ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سانڈ کو جفتی کے لئے چھوڑتے ہیں تو ہماری اس پر عزت کی جاتی ہے (یعنی ہمیں اس پر کچھ عطیہ ملتا ہے) تو آپ نے بطور عزت کے (عطیہ قبول کرنے کی) اجازت مرحمت فرمائی (ترمذی)

۲۸۶۷ - (۳۴) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ، وَلِأَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي، فَأَبْتَأُ لَهُ مِنَ السُّوقِ. قَالَ: «لَا تُبِعْ

مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں ہے (ترمذی) اور ابو داؤد نسائی کی ایک روایت میں ہے (حکیم بن حزام کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک شخص آتا ہے وہ مجھ سے کسی چیز کو خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے میں اسے وہ چیز بازار سے خرید کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے آپ اسے فروخت نہ کریں۔

۲۸۶۸ - (۳۵) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعِهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع کیا (مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ میں اس کپڑے کو نقد دس روپے اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں۔ معاملہ طے نہیں ہوا تو بیع فاسد ہے یا اس کی شکل یہ بھی ہے کہ کوئی کہے میں آپ کے ہاتھ میں یہ کپڑا بیس روپے کے عوض اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ آپ مجھے فلاں کپڑا دس روپے کے عوض فروخت کریں گے (التعلیق الصبیح جلد ۲ صفحہ ۳۲۶)

۲۸۶۹ - (۳۶) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفَقَةٍ وَاحِدَةٍ . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع کیا (شرح السنہ)

۲۸۷۰ - (۳۷) وَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ»، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض اور بیع جائز نہیں۔ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں۔ جس چیز پر قبضہ نہیں کیا اس کا نفع جائز نہیں اور جو چیز فروخت کرنے والے کے پاس موجود نہیں اس کو فروخت کرنا جائز نہیں۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وضاحت: فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں تیرے ہاتھ میں گھوڑا پانچ ہزار کے عوض تب فروخت کروں گا جب تو مجھے ایک ہزار روپے قرض دے گا۔ یہ صورت قرض اور بیع کی ہے جو ناجائز ہے اور ایک بیع میں دو شرطیں ناجائز ہیں، اس کی وضاحت گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۷۱ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّفِيعِ بِالذَّنَانِيرِ، فَأَخَذَ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَأَخَذَ مَكَانَهَا بِالذَّنَانِيرِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نفیع (مقام) میں دنانیر کے بدل اونٹ فروخت کرتا اور دنانیر کے بجائے درہم حاصل کر لیتا چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا؟ آپ نے فرمایا: کچھ حرج نہیں جب تو اس روز کے بھاؤ کے موافق تبادلہ کرے اور جب تم دونوں الگ الگ ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو یعنی قبضہ ضروری ہے۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

۲۸۷۲ - (۳۹) وَعَنِ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْرَجَ كِتَابًا: هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَا دَاءَ، وَلَا غَائِلَةَ، وَلَا خَبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۸۷۲: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا (جس میں تحریر تھا) یہ وہ چیز ہے جس کو عداء نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا ہے۔ آپ سے غلام یا لونڈی کو خریدا، اس کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہے، نہ اس میں چوری اور بھاگ جانے (وغیرہ) کا عیب ہے اور نہ یہ غیر شرعی غلام ہے۔ یہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۸۷۳ - (۴۰) وَهَذَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ جَلَسًا وَقَدَحًا، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجَلَسَ وَالْقَدَحَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَخَذَهُمَا بِدَرْهِمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَزِيدُ عَلَى دَرْهِمٍ؟» فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دَرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ فروخت کیا۔ آپؐ نے اعلان کیا، اس ٹاٹ اُڑ پھالے کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا، میں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا، ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ ایک شخص نے آپؐ کو دو درہم دیے۔ آپؐ نے دونوں چیزیں اس کے ہاتھ فروخت کر دیں (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: علامہ البانی سے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں ابوبکر خنی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۶۸)

الفصل الثالث

۲۸۷۴ - (۴۱) **هَنِّ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنْبَهُ، لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ، أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

تیسری فصل

۲۸۷۴: وائل بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے عیب دار چیز کو فروخت کیا اور عیب نہ بتلایا تو وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یا فرشتے اس پر ہمیشہ لعنت بھیجتے رہیں گے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الوہاب بن ضحاک راوی کذاب اور بقیہ بن ولید راوی مدلس ہے نیز معاویہ بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تنزیہ الکمل جلد ۳ صفحہ ۱۲۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۲)

(۶) بَابُ [فِي الْبَيْعِ الْمَشْرُوطِ]

(مَشْرُوطُ بَيْعِ)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۸۷۵ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ابْتِئَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَتَمَرَّتْهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنْ ابْتِئَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْأَوَّلَ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیوند کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل خریدنے والے کے لئے ہے البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے اور جو شخص ایسے غلام کو خریدے جس کے پاس مال ہے تو اس کا مال بیچنے والے کو ملے گا البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے (مسلم) اور بخاری نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ کہنا درست نہیں کہ امام بخاری نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے جبکہ امام بخاری نے "کتاب الشرب" "بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مُرْتَبٌ" میں دونوں جملوں کو بیان کیا ہے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۹)

۲۸۷۶ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَى، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهِ، فَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ» قَالَ: فَبِعْتُهُ فَاسْتَنْتِ حُمَلَانَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِبَلَالٍ: «إِقْضِهِ وَرَدَّهُ» فَأَعْطَاهُ، وَزَادَهُ قِيرَاطًا.

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) سفر کر رہا تھا جبکہ اونٹ تھکا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اونٹ کو (کوڑا) مارا، وہ اتنا تیز چلا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا: آپ ایک اوقیہ یعنی ۴۰ درہم کے

عوض اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیں؟ جابرؓ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آپؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا لیکن شرط لگائی کہ گھر تک اس پہ سوار ہوں گا۔ جب میں مدینہ منورہ واپس آیا تو میں آپؐ کے پاس اونٹ لایا۔ آپؐ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا کر دی اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے مجھے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے بلال سے کہا، اس کی قیمت ادا کر بلکہ زیادہ عطا کر چنانچہ اس کی قیمت ادا کی اور ایک قیراط مزید دیا۔

۲۸۷۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وَاقِيَةً، فَأَعْيَيْنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتَقَكَ؛ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِهَا، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونُ الْوَلَاءُ لَهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَحَمَدَ اللَّهُ وَاتَّسَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَمَا بَالُ رَجُلٍ يَشْتَرِي شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؛ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، بریرہ (لوئڈی) آئی، اس نے بتایا کہ میں نے (اپنے مالکان سے) نو اوقیہ یعنی ۳۴۰ درہم پر کتابت کی ہے، آپ میری مدد فرمائیں؟ عائشہؓ نے جواب دیا، اگر تیرے مالکان پسند کریں کہ میں انہیں ایک ہی دفعہ زر کتابت دے دوں اور تجھے آزاد کر دوں تو میں یہ کر سکتی ہوں لیکن تیرا ولاء (ورش) مجھے ملے گا اس پر وہ اپنے مالکان کے ہاں گئی لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ ولاء (ورش) ان کا ہو گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ!) اس کو حاصل کر اور اس کو آزاد کر۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثناء کے بعد لوگوں کو بتایا، ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو بھی شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ وہ شرائط ایک سو ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ کی (متعین کردہ) شرائط قابلِ اعتماد ہیں اور ولاء (ورش) اس کا حق ہے جس نے آزاد کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۲۸۷۸ - (۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هَبَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء (آزاد کردہ غلام یا لوئڈی کے ورث) کو فروخت کرنے اور بیہ کرنے سے منع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت : ولاء سے مراد یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام یا لونڈی کی موت کے بعد اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو آزاد کرنے والا آقا اس کا وارث ہوتا ہے، یہ حق ولاء کسب کی طرح قابل بیع و بیہ نہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۲۸۷۹ - (۵) **وَعَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، قَالَ: ابْتِيعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ، ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَيَّ عَيْبٌ، فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ، وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِي، فَاتَيْتُ عُرْوَةَ فَاخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: أَرْوَحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاخْبِرْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا: أَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ. فَرَأَحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ أَخْذَ الْخِرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».**

دوسری فصل

۲۸۷۹: **مَخْلَدُ بْنُ خُفَافٍ** سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غلام خریدا، اس کو مزدوری پہ لگا کر آمدنی حاصل کی بعد ازاں مجھے اس کے کسی عیب کا پتہ چلا۔ میں نے اس سلسلہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ انہوں نے میرے حق میں فیصلہ صادر کرتے ہوئے حکم دیا کہ میں غلام فروخت کرنے والے کو واپس کر دوں اور میرے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس کی مزدوری کو واپس کریں چنانچہ میں عروہ کے ہاں گیا، ان کو (اس فیصلہ سے) آگاہ کیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آج شام کو جاؤں گا اور انہیں آگاہ کروں گا کہ عائشہ نے مجھے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے معاملے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ (غلام کی) آمدنی کا مالک وہ شخص ہو گا جو اس کا ذمہ دار ہو گا چنانچہ عروہ ان کے پاس گئے تو (عمر بن عبد العزیز) نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے (غلام کی حاصل کردہ) آمدنی حاصل کروں جس کے حق میں انہوں نے میرے خلاف فیصلہ کیا تھا (شرح السنہ)

وضاحت : جب خرید کردہ غلام خریدنے والے کے پاس گیا، اگر اس دوران غلام مر جائے تو خریدنے والے کا مرے گا اسی طرح اگر اس دوران غلام مزدوری کرتا ہے تو مزدوری کی رقم کا بھی خریدنے والا مستحق ہو گا اگرچہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس مضمون کی حدیث کے دو طرق ایسے مذکور ہیں جن کے راوی ثقہ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۴)

۲۸۸۰ - (۶) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ. وَالِدَارِمِيِّ قَالَ: «الْبَيْعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمُبْتَاعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ؛**

فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعُ» .

۲۸۸۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور خریدار کو اختیار ہوگا (ترمذی) اور ابن ماجہ اور داری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان جب اختلاف رونما ہو اور فروخت کردہ چیز اسی حالت میں باقی ہو اور ان دونوں کے پاس دلیل بھی نہ ہو تو بات فروخت کرنے والے کی معتبر ہوگی یا دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

۲۸۸۱ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَشْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهٍ. وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ شُرَيْحِ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا.

۲۸۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی مسلمان کی خریدی ہوئی شے جس کے خریدنے پر وہ پچھتا رہا ہو واپس لے لی اور سودا ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف فرمائے گا (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ ساتھ شریح شامی سے مرسل روایت ہے۔

الفصل الثالث

۲۸۸۲ - (۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا. فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ. فَقَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَانْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے دور کے لوگوں میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی۔ جس شخص نے زمین خریدی اس نے اپنی زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک مٹکا پایا۔ زمین کے خریدار نے فروخت کرنے والے سے کہا، مجھ سے

اپنا سونا لے لو (اس لئے) کہ میں نے تو زمین خریدی تھی سونا تو نہیں خریدا تھا۔ زمین فروخت کرنے والے نے کہا، میں نے تجھے اور جو کچھ زمین میں ہے سبھی کچھ فروخت کیا تھا چنانچہ وہ دونوں ایک شخص کے ہاں یہ فیصلہ لے گئے چنانچہ جس شخص کے پاس فیصلہ لے گئے تھے اس نے دریافت کیا، تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے بیان کیا، میرا لڑکا ہے دوسرے نے بیان کیا، میرے ہاں لڑکی ہے۔ اس نے کہا، لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور یہ سونا ان پر خرچ کرو اور بقیہ خیرات کر دو (بخاری، مسلم)

(۷) بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ (بیعِ سَلَم اور رهن کا بیان)

الفصل الاول

۲۸۸۳- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۸۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو (وہاں کے باشندے) پھلوں میں ایک سال، دو سال اور تین سال تک کے لئے بیع ”سَلَم“ کرتے تھے۔ آپؐ نے واضح فرمایا کہ جو شخص کسی چیز میں بیع ”سَلَم“ کرنا چاہتا ہے تو وہ بیع ”سَلَم“ میں معلوم ماپ، معلوم وزن اور معلوم وقت کا تعین کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بیع ”سَلَم“ کی مثل یوں ہے کہ ایک شخص سو من کھجور کا سودا کرتا ہے۔ کھجور کی قسم کا تعین بھی کرتا ہے اور نرخ ۷۰۰ روپے فی من مقرر کرتا ہے اور شرط لگاتا ہے کہ ایک ماہ بعد سو من کھجور میں تجھ سے حاصل کروں گا جبکہ اس کی قیمت کی مکمل ادائیگی اسی وقت کر دیتا ہے تو یہ بیع جائز ہے (واللہ اعلم)

۲۸۸۴- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، وَرَهْنَهُ دِرْعَا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے بعد ادائیگی کرنے کے وعدے پر غلہ خریدا اور اس کے ہاں انہوں نے لوہے کی زرہ گروی رکھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص ادھار خریدے تو فروخت کرنے والے کا اعتماد قائم کرنے کے لئے رقم کی جگہ کوئی چیز گروی رکھے کہ جب میں اس کی قیمت ادا کروں گا تو یہ چیز واپس لے لوں گا (واللہ اعلم)

۲۸۸۵- (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِذْرَعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بَنَاتَيْنِ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی (بخاری)

۲۸۸۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الظَّهْرُ يُزَكَّبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَكِنَّ الدَّرَّ يَشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَزَكَّبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سواری جب گروی کی ہو تو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کے دودھ کو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے پیا جائے جب کہ وہ گروی کا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے (اس پر) اخراجات کا بوجھ ہو گا (بخاری)

الفصل الثانی

۲۸۸۷- (۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ، لَهُ غَنَمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا.

دوسری فصل

۲۸۸۷: سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ گروی (کا عقد) گروی رکھی گئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں روکتا، گروی رکھنے والے کے لئے گروی شدہ چیز کی زیادتی اور منفعت ہے نیز اس کا فائدہ اور اس کا نقصان ہے (شافعی نے مرسل بیان کیا)

۲۸۸۸- (۶) وَرَوَى مُثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُ عَنْهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَبَصِّلًا.

۲۸۸۸: اور اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں ہے، سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت کیا ہے۔

وضاحت: زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی چیز کو گروی رکھتا تو مرتھن سے وقت معین تک کے لئے قرض لیتا، اگر وقت معین پر قرض ادا نہ کر سکتا تو مرتھن گروی شدہ چیز کا مالک بن جاتا تھا۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا ہے اور اس حدیث میں واضح کر دیا ہے کہ گروی شدہ چیز کا فائدہ یا نقصان راہن کو پہنچے گا، مرتھن کو فائدہ یا نقصان

میں پہنچے گا اسی طرح اگر راہیں نے زمین گروی رکھی ہے تو مرتھیں اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ (واللہ اعلم)

۲۸۸۹ - (۷) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَالْمِيزَانُ مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۸۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماپ (میں معیار) مدینہ والوں کا ماپ ہے اور وزن (میں معیار) اہل مکہ کا وزن ہے (ابوداؤد، نسائی)

۲۸۹۰ - (۸) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ: «إِنَّكُمْ قَدْ وَلَّيْتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتَ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ اور وزن والوں کو مخاطب کیا (اور فرمایا) بلاشبہ تم ان دو چیزوں کے ساتھ ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہو جن کے بارے میں تم سے پہلے کی امتیں تباہ و برباد ہو گئیں (ترمذی)

الفصل الثالث

۲۸۹۱ - (۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ.

تیسری فصل

۲۸۹۱: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خرید بصورت بیع "سلم" کرتا ہے تو جب تک اس چیز پر مکمل قبضہ نہ کرے اس میں تصرف نہ کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۸) بَابُ الْإِحْتِكَارِ

(ذخیرہ اندوزی کے بارے میں)

الفصل الأول

۲۸۹۲ - (۱) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِبٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَسَنَدُكَ حَدِيثَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ» فِي بَابِ الْفِيءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

پہلی فصل

۲۸۹۲: معمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطاکار ہے' (مسلم) اور ہم عنقریب عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو "جو بنو نضیر قبیلہ کے اموال کے متعلق ہے" انشاء اللہ باب الفی میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

۲۸۹۳ - (۲) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا 'تاجر کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے لعنتی ہیں' (ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی سند میں علی بن سالم راوی مجہول ہے حدیث کی عمومیت کا تقاضا تو یہی ہے کہ کسی چیز کی بھی ذخیرہ اندوزی جائز نہیں۔ بعض اہل علم اسے خورد و نوش کی چیزوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں کہ ان کی ذخیرہ اندوزی سے اشیائے خورد و نوش کے نرخ زیادہ ہو جائیں گے اور اس سے اللہ کی مخلوق کو پریشانی لاحق ہوگی (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)

۲۸۹۴ - (۳) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَعَرْنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسْعُورُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ، وَإِنِّي لَا رَجُوَ أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمُظْلَمَةٍ بَدَمٍ وَلَا مَالٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۲۸۹۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں (ہیروں کے) نرخ بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! نرخ مقرر کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے' وہی کی کرنے والا' وہی فراخی کرنے والا ہے اور میں پر امید ہوں کہ جب میری ملاقات میرے پروردگار سے ہو تو تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے کسی خون اور مال کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۹۵ - (۴) هَنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اخْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَذَامِ وَالْإِفْلَاسِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ هَبَّاقٍ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَزِينُ فِي «كِتَابِهِ».

تیسری فصل

۲۸۹۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'جس شخص نے مسلمانوں کی خوراک کو ان سے روک رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ (کی بیماری) اور مفلسی میں مبتلا کرے گا (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان، رزین)

۲۸۹۶ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اخْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يُرِيدُ بِهِ الْغَلَاءَ، فَقَدْ بَرِيَءَ مِنَ اللَّهِ، وَبَرِيَءَ اللَّهُ مِنْهُ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۲۸۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے غلہ کا چالیس دن ذخیرہ (Stock) اس مقصد کے لئے کیا کہ نرخ زیادہ ہو جائے تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری (رزین) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو بشر الملوکی راوی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

۲۸۹۷ - (۶) وَهْنٌ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بُشَسَ

الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: إِنَّ أَرْخَصَ اللَّهِ الْأَسْعَارَ حَزَنَ؛ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَرَزَيْنُ فِي «كِتَابِهِ».

۲۸۹۷: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، وہ شخص برا ہے جو ذخیرہ (Stock) کرنے والا ہے، اگر اللہ چیزوں کا نرخ سستا کرتا ہے تو وہ غمزہ ہو جاتا ہے اور اگر گراں کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے (بیہقی شعب الایمان، رزین)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی متروک ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

۲۸۹۸ - (۷) وَهْنُ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ؛ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ». رَوَاهُ رَزَيْنٌ.

۲۸۹۸: ابوالامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چالیس روز تک غلے کا ذخیرہ (Stock) کیا بعد ازاں اس سے خیرات کر دیا (پھر بھی) اس کا کفارہ نہیں ہوگا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

(۹) بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

(دیوالیہ اور مہلت دینے کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۸۹۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَذْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنَيْهِ؛ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دیوالیہ ہونے کا اعلان ہو گیا تو ایک شخص نے بیسہ اپنا مال اس کے ہاں پالیا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک شخص کاروبار میں اس قدر دب گیا کہ اس پر قرض ہو گیا اور اس کے لئے قرض ادا کرنا ممکن نہیں رہا تو وہ شخص عدالت میں جا کر درخواست پیش کرے کہ مجھے دیوالیہ قرار دیا جائے۔ غور و فکر کے بعد جب اس کو دیوالیہ قرار دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اگر اس کے ہاں کسی شخص کا خرید کردہ مال اصلی حالت میں موجود ہے تو وہ اس سے اپنا مال حاصل کر سکتا ہے، دیگر قرض خواہ اس کے ساتھ شریک نہ ہوں گے البتہ اس کے علاوہ اگر کوئی مال ایسا ہے جس کے بارے میں کسی قرض خواہ کا دعویٰ نہیں ہے تو وہ تمام قرض خواہوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا اور اعلان کر دیا جائے گا کہ اب اس شخص کے پاس کسی کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز موجود نہیں ہے لہذا اس کو تنگ نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۹۰۰ - (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ثَمَارِ ابْتِاعِهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ»، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءً دَيْنِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۰: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص پھلوں کو خریدنے کی وجہ سے بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس شخص پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے کہا کہ جو کچھ تمہیں مل رہا ہے وہ حاصل کرو، اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں مل سکا (مسلم)

۲۹۰۱۔ (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزَ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض (مال) دیتا تھا، وہ اپنے خادم سے کہتا کہ جب تو کسی تنگدست کے ہاں جائے تو اس کو معاف کر۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ہمیں معاف کرے۔ آپؐ نے بیان کیا کہ اس کی اللہ سے ملاقات ہوئی تو اللہ نے اسے معاف کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۹۰۲۔ (۴) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۲: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو پسند ہے کہ اللہ اس کو قیامت کے دن کے مصائب سے نجات عطا فرمائے تو وہ تنگدست انسان کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے (مسلم)

۲۹۰۳۔ (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۳: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ اس کو قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نجات عطا کرے گا (مسلم)

۲۹۰۴۔ (۶) وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۴: ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ

نے فرمایا، جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں سایہ عطا کرے گا (مسلم)

۲۹۰۵ - (۷) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَكْرًا ، فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ . قَالَ أَبُو رَافِعٍ : فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ . فَقُلْتُ : لَا أَجِدُ إِلَّا جَمَلًا خَبَارًا رَّبَاعِيًّا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَعْطِهِ إِيَّاهُ ، فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً» . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۹۰۵ : ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ ادھار حاصل کیا چنانچہ آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع نے بیان کیا، مجھے آپ نے حکم دیا کہ میں اس شخص کے جوان اونٹ کے بدلے میں اونٹ واپس کروں۔ میں نے عرض کیا، میرے پاس (اس وقت) بہترین چھ سل کا اونٹ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے یہی اونٹ دے دے اس لئے کہ تمام لوگوں سے بہتر وہ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (مسلم)

۲۹۰۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ : «دَعُوهُ ؛ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، وَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا ، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ» قَالُوا : لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِيهِ . قَالَ : «اشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ ؛ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۹۰۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپ کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آیا تو آپ کے صحابہ کرام نے (اس شخص کو ڈانٹ پلانے کا) ارادہ کیا۔ آپ نے حکم دیا، اسے کچھ نہ کہو، اس لئے کہ قرض خواہ باتیں کر سکتا ہے اور اس کو اونٹ خرید کر دوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، ہم اس کے اونٹ سے عمدہ اونٹ پاتے ہیں۔ آپ نے حکم دیا، وہی خرید کر دو اس لئے کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی سے مطالبہ کیا تھا آپ کو برا بھلا نہیں کہا تھا جو ادب و احترام کے منافی ہو (واللہ اعلم)

۲۹۰۷ - (۹) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَظْلٌ الْغِنَى ظُلْمٌ، فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلَىٰ فَلْيَتَّبِعْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۹۰۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غنی کا

بل مٹول کرنا ظلم ہے جب تم میں سے کسی شخص کے قرض کا کسی غنی کو ذمہ وار ٹھہرایا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے (بخاری، مسلم)

۲۹۰۸ - (۱۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَدَرْدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سَجِفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: «يَا كَعْبُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَيْنِ دَيْنَكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُمْ فَأَقْضِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابن ابی حدرد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں اپنا قرض طلب کیا۔ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ان کی آوازیں سنیں۔ آپؐ نے چل کر حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دے کر کہا، اے کعب! انہوں نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ قرض سے آدھا معاف کر۔ کعبؓ نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کر دیا۔ آپؐ نے (مقروض سے) کہا، کھڑا ہو اور (باقی) ادا کر (بخاری، مسلم)

۲۹۰۹ - (۱۱) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: لَا. فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ. فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أَتَى بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ». قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى دَيْنِهِ. فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک جنازہ آیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اس کی نماز جنازہ پڑھائیں؟ آپؐ نے دریافت کیا، کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں ایک اور جنازہ آیا آپؐ نے دریافت کیا، کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ تین دینار ملے ہیں۔ اس پر آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں تیسرا جنازہ آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ تین دینار قرض ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، پھر تم اپنے ساتھی کی نماز

جنازہ ادا کرو۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، اس کا قرض میرے ذمہ ہے چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی (بخاری)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے سے مقصود اس کی سفارش کرنا ہے اور آپ کی سفارش رد نہیں ہو سکتی۔ قرض جب تک ادا نہ کیا جائے ساقط نہیں ہوتا اور جب تک قرض ساقط نہ ہو آپ کی سفارش کیسے قبول ہو گی؟ اگر بیت المال میں پیسہ آ جاتا تو آپ مقروض کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھاتے تھے (واللہ اعلم)

۲۹۱۰- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا؛ أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ. وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا؛ اتَّلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے لوگوں سے مل (قرض) لیا (اور) اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہے تو اللہ اس کے قرض کی ادائیگی فرمائے گا اور جو شخص قرض لے کر اس کی عدم ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ اس کی ادائیگی (کے اسباب مہیا) نہیں کرے گا (بخاری)

۲۹۱۱- (۱۳) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُتَحَسِّبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَلَمَّا أَذْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: «نَعَمْ، إِلَّا الَّذِينَ؛ كَذَلِكَ قَالَ جَبْرِيلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں صبر کا دامن تھامے ہوئے طلبِ ثواب کی نیت سے پیش قدمی کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں (تو کیا) اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثاب میں جواب دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے اس کو بلا کر فرمایا، البتہ قرض معاف نہیں ہو گا، جبرائیل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔ (مسلم)

۲۹۱۲- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

۲۹۱۳ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينَ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ قَضَاءً؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ: «أَنَا أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دِينًا، فَعَلَى قَضَائِهِ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدہ شخص کو لایا جاتا جو مقروض ہوتا۔ آپ دریافت کرتے، اس شخص نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے؟ اگر آپ کو مطلع کیا جاتا کہ اس نے مال چھوڑا ہے، جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھاتے وگرنہ صحابہ کرام سے کہتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور جب اللہ نے فتوحات سے نوازا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا، میں ایمانداروں کا ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق دار اور قریب ہوں پس جو ایماندار شخص فوت ہوگا اور قرض چھوڑ جائے گا تو اس کا قرض میرے ذمہ ہوگا اور جو مال چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کو ملے گا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۹۱۴ - (۱۶) عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ. فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۲۹۱۴: ابو خالدہ زُرّقی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جس کا دیوالیہ ہو گیا تھا ابو ہریرہ کے پاس گئے۔ انہوں نے بیان کیا، ایسے شخص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص فوت ہو گیا یا اس کا دیوالیہ ہو گیا تو سالن والا اپنے سالن کا زیادہ حقدار ہے جب اس کو بینہ پالیتا ہے (شافعی، ابن ماجہ)

۲۹۱۵ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۹۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن

کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہی جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ ہو۔
(شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۹۱۶ - (۱۸) **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**
«صَاحِبُ الدِّينِ مَأْسُورٌ بِدِينِهِ، يَشْكُو إِلَى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ
السُّنَنِ»

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مقروض شخص اپنے قرض کے سبب قید میں ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی خدمت میں تنہا کا شاکا
ہوگا (شرح السنہ)

۲۹۱۷ - (۱۹) **وَرَوَى أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانِ، فَأَتَى غُرْمَاؤَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَاعَ
النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دِينِهِ، حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. مُرْسَلٌ. هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ». وَلَمْ
أَجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي «الْمُنْتَقَى»**

۲۹۱۷: اور بیان کیا گیا ہے کہ معاذ قرض اٹھاتے تھے چنانچہ ان کے قرض خواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تمام مال ان کے قرض کے سبب فروخت کر دیا
یہاں تک کہ معاذ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ مرسل روایت ہے (یہ مصابیح کے الفاظ ہیں) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ
اس نے اس حدیث کو ”مُنْتَقَى“ کے علاوہ اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

۲۹۱۸ - (۲۰) **وَعَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًا سَخِيًّا، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا، فَلَمَّ يَزَلْ يَدَّانِ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي
الدِّينِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَهُ غُرْمَاءَهُ، فَلَوْ تَرَكَوْا لِأَحَدٍ لَتَرَكَوْا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي
«سُنَنِهِ» مُرْسَلًا**

۲۹۱۸: عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل جو اس
سال نخی انسان تھے وہ (مال) روک کر نہیں رکھتے تھے وہ ہمیشہ قرض پکڑتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا تمام مال
قرض میں ختم کر دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے گفتگو کی تاکہ
آپؐ ان کے قرض خواہوں سے بات کریں پس اگر ان لوگوں نے کسی شخص کے کہنے پر قرض چھوڑنا ہوتا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر معاذ کا قرض چھوڑ دیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے

لئے ان کا مل فروخت کر دیا یہاں تک کہ معاذ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

(سعید نے اس حدیث کو ”سنن“ میں مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے شفاعت کی تھی، حکم نہیں دیا تھا کہ وہ معاف کریں۔ بہر حال حدیث مرسل ہے بعض ائمہ کے ہاں مرسل مجتہد ہے (واللہ اعلم)

۲۹۱۹ - (۲۱) وَفَنَ الشَّرِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيُؤَاخِذَ الْوَاحِدُ بِحِلِّ عِرْضِهِ وَعُقُوبَتِهِ». قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يَحِلُّ عِرْضُهُ: يُغْلِظُ لَهُ. وَعُقُوبَتُهُ: يُحْبَسُ لَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۲۸۸۹: شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مل والے انسان کا مل مٹول کرنا، اس کی ہتک عزت اور اس کو سزا دینا جائز کر دیتا ہے۔ ابن المبارکؒ نے بیان کیا کہ اس کی عزت گرانے سے مقصود اس کو سخت باتیں کہنا ہے اور اس کو سزا دینے سے مقصود اس کو جیل میں بند کرنا ہے (ابوداؤد، نسائی)

۲۹۲۰ - (۲۲) وَفَنَ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنْبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وُفَاءٍ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: عَلَى دَيْنِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ. وَفِي رَوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَكَ اللَّهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكَتَ رِهَانُ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ. لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۲۹۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے مل چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اپنے ساتھی کا تم ہی جنازہ ادا کر لو۔ علی بن ابی طالبؓ نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھ پر اس کا قرض ہے چنانچہ آپؐ آگے بڑھے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں یہی مضمون ہے اور آپؐ نے فرمایا، (اے علی!) اللہ نے تیری گردن کو دوزخ سے رہا کر دیا ہے جیسا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو رہا کرایا ہے جو بھی مسلمان اپنے بھائی سے اس کے قرض کی ادائیگی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی گردن کو رہائی عطا کرے گا (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضعیف اور مجہول راوی ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۲۱- (۲۳) وَهْنُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِّنَ الْكِبَرِ وَالْغُلُولِ وَالذُّنُوبِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فوت ہوا اور وہ کبیر، خیانت اور قرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۲۲- (۲۴) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنْ أَعْظَمَ الذُّنُوبَ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ذَنْبٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۲۹۲۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ کے ہاں ان کبائر گناہوں کے بعد جن سے اللہ نے منع کیا ہے بہت بڑا گناہ جس کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے یہ ہے کہ کوئی شخص وفات پائے اور اس پر قرض ہو (اور) اس کی ادائیگی کے لئے اس نے مال نہ چھوڑا ہو (احمد، ابوداؤد)

۲۹۲۳- (۲۵) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «شُرُوطِهِمْ».

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مزنئی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مسلمانوں کے درمیان ہر صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کرے اور مسلمان اپنی شرائط پر ہیں سوائے اس شرط کے جو حلال کو حرام کرے (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت اس کے قول ”شروط“ کے لفظ تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبد اللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے (المرج والتعذیل جلد ۷ صفحہ ۸۵۸، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۲، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۲۴- (۲۶) وَهْنُ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ

بَرًّا مِنْ هَجَرَ ، فَأَتَيْنَاهُ بِهٖ مَكَّةَ ، فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي ، فَسَأَوْنَاهُ بِسَرَاوِيلَ ، فَبَعَّاهُ ، وَثُمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « زِنْ وَارْجِعْ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تیسری فصل

۲۹۲۳ : مسوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور مخزومہ عبدی نے ہجر (شہر) سے کپڑا خریدا چنانچہ ہم اسے مکہ مکرمہ لے آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ معلوم کیا۔ ہم نے اسے آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور وہاں ایک شخص اجرت لے کر وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا 'وزن کر (اور) جھکتا ہوا یعنی زیادہ دے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۲۹۲۵ - (۲۷) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَيْنٌ ، فَقَضَانِي ، وَزَادَنِي . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۲۹۲۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لیا تھا۔ آپ نے مجھے قرض واپس کیا اور زیادہ دیا (ابوداؤد)

۲۹۲۶ - (۲۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، فَجَاءَهُ مَالٌ ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ ، وَقَالَ : « بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ » . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۲۹۲۶ : عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار (درہم) قرض لیا چنانچہ آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے یہ رقم میری جانب بھجوائی اور دعا کی کہ اللہ تیرے مال اور تیرے دل میں برکت عطا کرے۔ بلاشبہ قرض کا بدلہ قرض خواہ کا شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔ (نسائی)

۲۹۲۷ - (۲۹) وَهْنُ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ ، فَمِنْ آخِرِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۲۹۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص کا کسی پر حق ہو یعنی قرض ہو اور وہ اس کو مہلت دے تو اس کو ہر دن کے بدلے میں صدقہ کا

کیا ہم نے ایک دن ایک رات انتظار کیا لیکن ہم نے کچھ عذاب نہ دیکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ راوی نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ عذاب کیا ہے جو اترا ہے؟ آپ نے فرمایا، قرض کے بارے میں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے (احمد) اور شرح السنۃ میں اس کی مثل ہے۔

(۱۰) بَابُ الشِّرْكََةِ وَالْوَكَالَةِ

(شراکت اور وکالت کا بیان)

الفصل الأول

۲۹۳۰ - (۱) عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: اشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعُثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۳۰: زہرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عبد اللہ بن ہشام اس کو بازار لے جاتے (وہاں سے) غلہ خرید کرتے۔ عبد اللہ بن عمر اور ابن زبیر ان سے ملتے اور کہتے (اس سودے میں) ہمیں بھی شریک کریں، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی ہے اور وہ ان کو شریک کرتے۔ با اوقات انہیں نفع میں تندرست اونٹنی غلہ لدی ہوئی حاصل ہوتی اور وہ اسے گھر بھجوا دیتے۔ عبد اللہ بن ہشام کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں، آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی (بخاری)

۲۹۳۱ - (۲) وَقَدْ أَبَى مُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ. قَالَ: «لَا، تَكْفُونَنَا الْمُؤُونَةَ، وَتُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ». قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم کر دیں؟ آپ نے انکار کیا۔ اس پر انصار نے کہا، تم مہاجر لوگ باغوں میں محنت، مشقت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے۔ مہاجرین نے

بخوشی اس پیشکش کو قبول کر لیا (بخاری)

۲۹۳۲ - (۳) وَهْنُ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ أَحَدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَأَتَاهُ بِشَاةٍ
وَدِينَارٍ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى تَرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ. رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۲: عروہ بن ابی الجعد الباریقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کو ایک دینار دیا کہ وہ اس کی بکری خریدے۔ اس نے ایک دینار کے ساتھ دو بکریاں خریدیں۔ ایک
بکری ایک دینار کے عوض فروخت کر دی۔ اس کے بعد وہ آپ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر آیا۔ اس
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں خرید و فروخت کے سلسلہ میں خیر و برکت کی دعا کی پس اگر وہ
مٹی (بھی) خرید لیتا تو اس کو اس میں بھی فائدہ حاصل ہوتا (بخاری)

الفصل الثانی

۲۹۳۳ - (۴) هُنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ. مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ
بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رِزِينُ: «وَجَاءَ الشَّيْطَانُ».

دوسری فصل

۲۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا (کاروبار میں)
دو شریک (انسانوں) کے ساتھ میں تیسرا ہوں جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی خیانت نہ کریں۔ اگر خیانت
کریں تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (ابوداؤد) اور رزین میں ”اور شیطان داخل ہو جاتا ہے“ کے الفاظ
زیادہ ہیں۔

۲۹۳۴ - (۵) وَهْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَدِ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ اسْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ
مَنْ خَانَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے
تیرے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اس کو پہنچا اور اس شخص کی خیانت نہ کر جس نے تیری خیانت کی ہے
(ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۹۳۵ - (۶) وَفَن جَابِر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْرٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْرٍ. فَقَالَ: «إِذَا أَتَيْتُ وَكَيْلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقًا، فَإِنْ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْفُوتِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیر جانے کا ارادہ کیا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا ارادہ خیر جانے کا ہے۔ آپ نے فرمایا جب تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (کھجور) حاصل کر۔ اگر وہ تجھ سے علامت طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کی ہنسی پر رکھ (ابوداؤد)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۹۳۶ - (۷) فَن صُهَيْب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَهُ: الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَاخْتِلَافُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

تیسری فصل

۲۹۳۶: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے (کسی چیز کو) ادھار فروخت کرنا، مضاربت کرنا اور گھر کے استعمال کے لئے گندم میں جو ملانا (لیکن) فروخت کے لئے نہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن صہیب راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

وضاحت: مضاربت سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کو کاروبار کے لئے رقم دی جائے اور منافع میں سے طے شدہ نسبت سے حصہ حاصل کیا جائے۔

۲۹۳۷ - (۸) وَفَن حَكِيمُ بْنُ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بَدِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أَصْحِيَّةً، فَاشْتَرَى كَبْشًا بِدِينَارٍ، وَبَاعَهُ بِدِينَارَيْنِ، فَرَجَعَ فَاشْتَرَى أَصْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّينَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْآخَرَى، فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّينَارِ قَدْعًا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا تاکہ وہ اس کے بدلے تیرہ دینار خریدے۔ اس نے ایک دینار کے عوض ایک مینڈھا خریدا اور اسے دو

دینار کے بدل میں فروخت کر دیا پھر اس نے ایک دینار کے عوض قربانی خریدی تو وہ اس قربانی اور اس دینار کو لے کر آیا جو اس نے دوسرے سودے سے بچا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کیا اور اس کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی تجارت میں برکت عطا فرما (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، حبیب بن ابی ثابت راوی نے حکیم سے نہیں سنا۔

(تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃِ جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

(۱۱) بَابُ الْفَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

(چھیننے اور مانگ کر لینے کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۹۳۸ - (۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا؛ فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ظلم کے ساتھ ایک ہاشٹ زمین پر قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا (بخاری، مسلم)

۲۹۳۹ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَمْرِيءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتِيَ مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسِرَ خِزَانَتُهُ فَيُتَّقِلَ طَعَامُهُ؟ وَإِنَّمَا يَخْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَاتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی شخص کے چارہایوں کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں آیا جائے، اس کے گودام کا تلا توڑا جائے اور اس سے غلہ نکالا جائے بلاشبہ چارہایوں کے نقصان اپنے مالکوں کے لئے ان کی خوراک کا گودام ہیں۔

وضاحت: اگر معلوم ہو کہ چارہایوں کا مالک ناراض نہیں ہو گا یا اس کی طرف سے اجازت ہو تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح اضطراری حالت میں بھی جواز ہے مگر نہ بالعموم ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۲۹۴۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصُحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا،

يَدُ الْخَادِمِ ، فَسَقَطَتِ الصُّحْفَةُ ، فَأَنْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِيَ الصُّحْفَةَ ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصُّحْفَةِ ، وَيَقُولُ : «غَارَتْ أُمُكُمْ» ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أَتَى بِصُحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ فِي بَيْتِهَا ، فَدَفَعَ الصُّحْفَةَ الصَّحْبَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَسَرَتْ صَحْفَتُهَا ، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسَرَتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۹۳۰ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی (عائشہ) کے ہاں اقامت پذیر تھے۔ اُمت المؤمنین میں سے ایک نے کلمے برتن میں کھانے کی چیز بھیجی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس (بیوی) کے گھر میں تھے اس نے خلوہ کے ہاتھ پر مارا (اس کے ہاتھ سے) برتن گر گیا اور ٹوٹ گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کیا اور ان میں سے بکھرے ہوئے کھانے کو اکٹھا کیا جو برتن میں تھا اور آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے پھر خلوہ کو روک لیا (اور) جس بیوی کے ہاں آپؐ اقامت پذیر تھے اس کے ہاں سے برتن لایا گیا یوں آپؐ نے اس بیوی کی جانب صحیح سالم برتن بھیجا جس کا برتن ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن اس بیوی کے حوالہ کیا جس نے توڑا تھا (بخاری)

۲۹۴۱ - (۴) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّهْبَةِ وَالْمُثَلَّةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۹۴۱ : عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے لوٹ ڈالنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا (بخاری)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ غنیمت کے مال کو تقسیم سے پہلے لوٹا جائز نہیں اور مثلہ سے مراد جنگ میں کفار مقتولوں کا کلن ناک وغیرہ کٹنا ہے جس سے ان کی شناخت مسخ ہو جائے ایسا کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

۲۹۴۲ - (۵) وَحَدَّثَنَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ، فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتْ الشَّمْسُ ، وَقَالَ : «مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ ، لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ ، وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصَيِّبَنِي مِنْ لَفْجِهَا ، حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمُحْجَنِ يَجْرُ قُصْبُهُ فِي النَّارِ . وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمُحْجِنِهِ ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ : إِنَّمَا تَعْلَقُ بِمُحْجِنِي ، وَإِنْ غَفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ . وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتَهَا ، فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جَوْعًا . ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقْدَمْتُ

حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدَيَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید رسالت مآب میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر ابراہیم فوت ہوئے، سورج گرہن ہو گیا تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی (یعنی ہر رکعت میں تین رکوع کئے) آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی حالت پر آچکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ان کا میں نے اپنی اس نماز میں مشاہدہ کیا ہے۔ دونخ کا مشاہدہ (اس وقت) کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہوا تھا کہ کہیں میں اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں اور میں نے اس میں ایک کھوٹی والے شخص کا مشاہدہ کیا جو دونخ میں اپنی انتڑیوں کو گھسیٹتا تھا، وہ شخص اپنی کھوٹی کے ساتھ حُجَّاج کی چوری کیا کرتا تھا۔ اگر اس کی چوری کا علم ہو جاتا تو وہ کہتا کہ یہ چیز میری کھوٹی کے ساتھ لگ گئی تھی اور اگر اس کا علم نہ ہوتا تو وہ اس کو لے اڑتا اور میں نے اس میں بیلی والی عورت کو دیکھا جس نے بیلی کو باندھ رکھا تھا، وہ نہ اس کو کھلاتی تھی نہ چھوڑتی رہتی کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھا کر گزارہ کرتی یہاں تک کہ وہ بھوک و پیاس کی وجہ سے مر گئی بعد ازاں مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا تھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ لبا کیا، میں چاہتا تھا کہ جنت سے پھل پکڑوں مگر تم اسے دیکھو بعد ازاں مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں (مسلم)

وضاحت: سورج یا چاند گرہن کی نماز میں ہر رکعت میں ایک، دو یا تین رکوع ثابت ہیں جس قدر گرہن لبا ہو اسی مقدار سے رکوع اور تلاوت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اگر گرہن لبا نہ ہو تو اسی مقدار میں رکوع کی تعداد میں کمی ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے جنت اور دونخ کا مشاہدہ کیا، یہ آپؐ کا معجزہ تھا (واللہ اعلم)

۲۹۴۳ - (۶) وَهَنَ قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ فَرْعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: الْمُنْدُوبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۴۳: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں (ایک دفعہ) شورو شغب ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا۔ اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس لوٹے تو آپؐ نے فرمایا، ہم نے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) سمندر کی مانند پایا ہے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۲۹۴۴ - (۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ

أَحْيَىٰ أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعَرَقِ ظَالِمٍ حَقٌّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۹۴۳: سعید بن زید سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اس کی ملکیت ہے البتہ جو زمین کا مالک نہیں اس کو دوسرے کی زمین میں کسی چیز کو کاشت کرنے کا حق نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اسلام میں بے آباد زمین کو آباد کرنے کی اجازت ہے، حاکم وقت کی اجازت ضروری نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث کے مفہوم سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے البتہ کسی کی ملکیتی زمین میں درخت لگانا یا کاشت کرنا جائز نہیں۔ زمین کے مالک کو اجازت ہے کہ وہ اس کی کاشت کردہ کھیتی کو اکھاڑ دے (واللہ اعلم)

۲۹۴۵ - (۸) وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۹۴۵: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو عروہ رحمہ اللہ سے مرسل بیان کیا ہے نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۹۴۶ - (۹) وَفَعْنُ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عِمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا لَا تَظْلِمُوا، أَلَا لَا يَجِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا يَطِيبَ نَفْسٍ مِّنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَالذَّارِقُطَنِيُّ فِي «الْمُجْتَبَى».

۲۹۴۶: ابوحرثہ رقاشی سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! ظلم نہ کرو خبردار! کسی مسلمان شخص کا مال حلال نہیں، ہاں! اگر وہ بخوشی اجازت دے۔

(بیہقی شعب الایمان، ذکر قطنی فی المجتبى)

۲۹۴۷ - (۱۰) وَفَعْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ:

قَالَ: «لَا جَلْبَ، وَلَا جَنْبَ، وَلَا شِفَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۴۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، نہ شور و غل کرنا ہے اور نہ پہلو میں دوسرا گھوڑا لے جانا جائز ہے اور نہ اسلام میں وٹہ سٹہ کی شلوی کی اجازت

ہے اور جو شخص مل لوٹتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے (ترمذی)
وضاحت: گھوڑ دوڑ میں ”جَلَبَ“ سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص جو سمجھتا ہے کہ فلاں گھوڑا میرے گھوڑے سے سبقت لے جائے گا تو وہ اس کی رکاوٹ کے لئے ایک شخص کو میدان میں کسی جگہ مقرر کرتا ہے کہ جب فلاں گھوڑا دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے تو تمہیں زور سے شور و غل کرنا ہو گا اور شور و غل سے متاثر ہو کر وہ گھوڑا اپنی رفتار کو تیز نہیں رکھ سکے گا اور ”جَنَبَ“ سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑا دوڑاتے وقت گھوڑے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گھوڑا رکھتا ہے کہ اگر پہلا گھوڑا پیچھے رہتا نظر آتا ہے تو اس کو چھوڑ کر ساتھ والے گھوڑے پر سوار ہو جائے گا تاکہ مقابلہ میں کامیاب رہے۔ اس حدیث میں اس کی ممانعت کر دی گئی ہے اس لئے کہ یہ انداز عدل و انصاف کے منافی ہے۔ زکوٰۃ کے بیان میں ”جَلَبَ“ اور ”جَنَبَ“ کی وضاحت زکوٰۃ کے لحاظ سے پہلے گزر چکی ہے اور ”شُغَار“ سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے انسان کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے لڑکے کے ساتھ کرے اور درمیان میں مقرر نہ ہو (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

۲۹۴۸ - (۱۱) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًا، فَمَنْ أَخَذَ أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: «جَادًا».

۲۹۴۸: سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاشی کو نہ لے۔ نہ مزاح کے طور پر (اور) نہ سچ مچ۔ پس جو شخص اپنے بھائی کی لاشی لیتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسے واپس کرے (ترمذی، ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت لفظ ”جاداً“ تک ہے۔

۲۹۴۹ - (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتَّبِعُ النَّبِيعَ مَنْ بَاعَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۲۹۴۹: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے اپنا چوری شدہ مال بیعہ کسی شخص کے ہاں پایا وہ اس کا حقدار ہے اور خریدار اس شخص کا تعاقب کرے گا جس نے اس کے پاس فروخت کیا (احمد، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن سے روایت کی ہے (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۲۹۵۰ - (۱۳) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُؤَدِّيَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۹۵۰: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کسی ہاتھ نے جو (مل ظلم) پکڑا ہے اس کو بہر حال اس نے واپس کرنا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۹۵۱ - (۱۴) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيَّصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاقَةَ اللَّبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا، فَأَفْسَدَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ، وَأَنْ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۲۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک بلغ میں داخل ہوئی، اس نے کھیتی کو خراب کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا، بلغ والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دن میں ان کی حفاظت کریں اور اگر رات میں چارپائے کھیتی کو خراب کریں تو چارپایوں کے مالک اس کے ذمہ دار ہوں گے (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دن بھر کھیتی کی نگرانی کھیتی کے مالکوں کے ذمہ ہے۔ اس دوران اگر چارپائے کھیتی کو خراب کریں گے تو چارپایوں کے مالک کو اس کا جرمانہ نہیں دینا ہو گا (واللہ اعلم)

۲۹۵۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرَّجُلُ جُبَّارٌ، وَقَالَ: النَّارُ جُبَّارٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (چارپائے کے) پاؤں نے جس چیز کو نقصان پہنچایا وہ باطل ہے اور آگ (کے نقصان کا معلومہ بھی) باطل ہے (ابوداؤد)

۲۹۵۳ - (۱۶) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيَبْصُوتْ ثَلَاثًا، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۵۳: حسن سے روایت ہے وہ سمرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص چارپایوں کے پاس جائے، اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت طلب کرے۔ اگر موجود نہ ہو تو تین بار آواز دے، اگر جواب آئے تو اس سے اجازت حاصل کرے اور اگر جواب نہ آئے تو (چارپایوں سے)

دودھ حاصل کرے اور پی لے (اپنے ساتھ) اٹھا کر نہ لے جائے (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حکم بھوکے اور مضطر کے لئے ہے ورنہ کسی مسلمان کے مل کو اس کی اجازت کے بغیر حاصل کرنا درست نہیں (واللہ اعلم)

۲۹۵۴ - (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ (وہاں سے) کھا پی سکتا ہے البتہ جھولی بھر کر نہ لے جائے (ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۹۵۵ - (۱۸) وَعَنْ أُمِّئَةَ بِنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَذْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ. فَقَالَ: اَغْضَبَا يَا مُحَمَّدٌ؟! قَالَ: «بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۵۵: اُمّیہ بن صفوان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی زریں (جنگ) حنین کے دن عاریتاً حاصل کیں۔ اس نے دریافت کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ عاصبانہ طور پر لے رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا ”بلکہ عاریتاً“ اپنے قبضہ میں کر رہا ہوں، یہ قاتل واپسی ہوں گی“ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۵۶ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاءٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالَّذِينَ مُقْضِي، وَالزَّرْعِيمُ غَارِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۲۹۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ”عاریتاً“ چیز کو واپس کیا جائے اور (دودھ کے لئے) حاصل کیا جانے والا جانور واپس کیا جائے اور قرض ادا کیا جائے اور کفیل قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہو گا (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۵۷ - (۲۰) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَانِي بِي النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟» قُلْتُ: أَكُلُ. قَالَ: «فَلَا تَرْمِ، وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا» ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ

اُسْبَغُ بَطْنَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.
وَسَنَدُكَرُ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي «بَابِ اللَّفْظَةِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

۲۹۵۷: رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ابھی) چھوٹا لڑکا تھا انصار کی کھجوروں پر پتھر پھینکتا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے دریافت کیا، اے لڑکے! تو کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے جواب دیا، کھجوریں کھانے کے لئے۔ آپ نے فرمایا، پتھر مت پھینکو جو نیچے گریں انہیں کھالیا کرو بعد ازاں اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، اے اللہ! اس کے پیٹ کو سیر فرما (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد) اور ہم عمرو بن شعیب سے (مروی) حدیث کو انشاء اللہ تعالیٰ ”بَابُ اللَّفْظَةِ“ میں ذکر کریں گے۔
وضاحت: بھوکے اور مضطر کو اجازت ہے ورنہ کھجور کے درخت سے نیچے گری ہوئی کھجوریں بھی بلا کسی عذر شرعی کے اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۲۹۵۸ - (۲۱) عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۹۵۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بلا جواز زمین کا کچھ حصہ اپنے قبضہ میں لیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا (بخاری)

۲۹۵۹ - (۲۲) وَهْنُ يَعْلَى بْنُ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ ثَرَابَهَا الْمَحْشَرُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۹۵۹: یعلیٰ بن مرثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے بلا جواز زمین پر قبضہ کیا اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لے جائے (احمد)

۲۹۶۰ - (۲۳) وَهْنُ يَعْلَى بْنُ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ، ثُمَّ يُطَوَّقَهُ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ۝ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۹۶۰: یَعْلٰی بن مَرْوہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے ایک ہاشت کے بقدر زمین پر ناجائز قبضہ کیا تو اللہ عزوجل اس کو تکلیف دے گا کہ وہ زمین کھودے یہاں تک کہ (کھودتا کھودتا) وہ ساتوں زمینوں کے آخر تک پہنچ جائے بعد ازاں اس (گہرائی) کا اس کو قیامت تک کے لئے نگلے میں طوق پہنا دیا جائے گا جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ نہیں ہو جائے۔ (احمد)

(۱۲) بَابُ الشُّفْعَةِ

(شُفْعَہ کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۹۶۱ - (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ رَفِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (غیر منقولہ) جائیداد میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوئی (لیکن) جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا (بخاری)

وضاحت: ”شُفْعَةُ“ کا لفظ ”شَفَعَ“ سے ماخوذ ہے جس کا معنی جوڑا ہے اور شریعت میں شریک کے حصہ کو شریک کی طرف منتقل کرنے کا نام ہے۔ شریک اپنے شریک کو متعین بدل ادا کر کے وہ حصہ لے سکتا ہے گویا کہ ایک شریک نے اپنے شریک کا حصہ حاصل کر کے اپنی جائیداد کو جوڑا کر لیا ہے اور شریعت نے یہ حق اس غیر منقولہ جائیداد میں ثابت رکھا ہے جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور تقسیم ہونے کے بعد جب راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے اس لئے کہ اب وہ ضرر باقی نہیں جو اشتراک کی شکل میں تھا۔ ضرر کو ملحوظ رکھتے ہوئے شارع نے پابند کیا ہے کہ جب تک شریک اپنے شریک کو اطلاع نہیں دیتا اور وہ اس کو کسی دوسری جگہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتا وہ فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر فروخت کرے گا تو شریک اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھا کر اپنا حق لے سکتا ہے۔ علامہ تورپشٹی فرماتے ہیں کہ شرکت فی نفس المبیع تقسیم ہونے اور حدود قائم ہونے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور شرکت فی حق المبیع راستوں کے تبدیل ہونے کی بنیاد پر ختم ہو جاتی ہے البتہ مولانا اور یس کاندھلوی نے ذکر کیا ہے کہ شفعہ فی نفس المبیع اور شفعہ فی حق المبیع اگر موجود نہیں یعنی شرکت کی نفی ہے تو شفعہ فی حق الجار باقی ہے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں شفعہ فی حق الجار کا ذکر ہے

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۳۶، التعلیق الصبیح جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

۲۹۶۲ - (۲) وَهَنَهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ رَفِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقَسِّمْ: رُبْعَةً، أَوْ حَائِطٍ: «لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ»، فَإِنْ شَاءَ

أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شریک میں خواہ مسکن ہو یا بالغ ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک اپنے شریک کو مطلع نہیں کرتے۔ اگر وہ اس کو حاصل کرنا چاہے حاصل کرے اگر چاہے تو نہ حاصل کرے لیکن جب اس کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کر دیا تو اس کا زیادہ حقدار اس کا شریک ہے (مسلم)

۲۹۶۳ - (۳) وَهْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۶۳: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے (بخاری)
وضاحت: پڑوسی سے مقصود شریک ہے، عام پڑوسی مراد نہیں ہے بلکہ وہ جس کا راستہ اور اس کے شریک کا راستہ ایک ہے جیسا کہ حدیث (۲۹۶۷) میں اس کی وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

۲۹۶۴ - (۴) وَهْنُ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے (بخاری، مسلم)

۲۹۶۵ - (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب راستے (کے تعین) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے (مسلم)

الفصل الثانی

۲۹۶۶ - (۶) هُنَّ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا، فَمِنْ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ

رَفِي مِثْلِهِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۹۶۶: سعید بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص گھریا زمین فروخت کرے تو اس کے اس کام میں اس وقت تک برکت نہ ہوگی جب تک کہ وہی رقم اسی کاروبار میں نہ لگائے (ابن ماجہ، دارمی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶۶، تَنْقِيحُ الرَوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

۲۹۶۷ - (۷) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ لَهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۶۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے، شفعہ کے لئے اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ موجود نہ ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۶۸ - (۸) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الشَّرِيكُ شَفِيعٌ، وَالشَّفْعَةُ رَفِي كُلِّ شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. قَالَ:

۲۹۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا شریک شفعہ کا حقدار ہے اور شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے یعنی غیر منقولہ جائیداد میں ہے (ترمذی)

۲۹۶۹ - (۹) وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا، وَهُوَ أَصَحُّ.

۲۹۶۹: ترمذی کا بیان ہے کہ یہی روایت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت مرسل بیان کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۹۷۰ - (۱۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ صَوْبِ اللَّهِ رَأْسَهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي: مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا، صَوْبُ اللَّهِ رَأْسُهُ فِي النَّارِ.

۲۹۷۰: عبد اللہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پیری کے درخت کو کاٹا اللہ اس کا سردونخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے، تفصیل یہ ہے کہ جس شخص نے جنگل میں ایسی پیری کے درخت کو قلم کرتے ہوئے بلا جواز اور بلا قائدہ کاٹا جس کے سائے میں مسافر اور چارپائے آرام کرتے تھے تو اللہ اس کے سر کو دونخ میں داخل کرے گا۔

الفصل الثالث

۲۹۷۱- (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْخُدُودُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا. وَلَا شُفْعَةَ فِي بَشَرٍ وَلَا فَحْلٍ النَّخْلِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۹۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب (مشرک) زمین میں حدود قائم ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں ہے نیز کنویں اور پیوندی کھجور میں شفعہ نہیں ہے (مالک)

(۱۳) بَابُ الْمَسَاقَاةِ وَالْمَزَارَعَةِ

(زمین کو پانی پلانا اور بٹائی پر دینا)

الفصل الأول

۲۹۷۲- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَتَعَمَّلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَتَعَمَّلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

پہلی فصل

۲۹۷۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کی کھجوریں اور ان کی زمین واپس کر دی کہ وہ ان میں اپنا مال خرچ کر کے کام کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں سے نصف حصہ ملے گا (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر زمینیں واپس کر دیں کہ وہ زمینوں میں کام کریں گے اور زراعت کریں گے، انہیں پیداوار سے نصف حصہ ملے گا وضاحت: مساقات میں پھل دار درختوں کی نگرانی اور پانی دینے کی بنیاد پر آمدنی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے جب کہ مزارعت کا تعلق زمین میں کام کرنے اور بیج ڈالنے کے ساتھ ہے اور پیداوار زمین کے مالک اور کام کرنے والے کے درمیان ملے شدہ نسبت کی بنیاد پر تقسیم ہوگی (واللہ اعلم)

۲۹۷۳- (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۷۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمین کو حصہ پر کاشت کے لئے دیتے تھے اور ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے روکا ہے، اس وجہ سے ہم نے اس کو چھوڑ دیا (مسلم)
وضاحت: رافع بن خدیج سے مروی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر کو بتلایا کہ ان کے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر (اپنے گھروں کو) پلٹ گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو پانی پر دینے سے منع کیا ہے (اس پر) عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ رافع بن خدیج کے پاس زمین تھی جسے وہ عبد نبویؓ میں اس شرط پر بطور مزارعت دیا کرتے تھے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار جہاں سے پانی کا چشمہ بہتا ہے میری ہوگی اور (اسی طرح) اس بھوسے کے عوض جس کی مقدار کا علم ہمیں وہ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ رافع بن خدیجؓ کو علی الاطلاق ٹھیکے پر زمین دینے کی ممانعت بیان کرنے پر ٹوک رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عقد مزارعت سے منع کیا ہے وہ عام نہیں ہے بلکہ اس سے وہ شکل مراد ہے جس میں کسی فاسد (غیر شرعی) شرط کا اضافہ کیا گیا ہو یا معلوضہ کا معاملہ غیر معین اور مجہول ہو کہ جس سے نزاع پیدا ہو سکتا ہو اور زمین کے مالک یا مزارع دونوں میں سے کسی ایک کے گھماٹے اور نقصان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (یعنی شرح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۷۴ - (۳) وَهْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :
أَخْبَرَنِي عَمَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبَغُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ
شَيْءٍ يَسْتَيْبِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ ، فَتَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ . فَقُلْتُ لِرَافِعٍ : فَكَيْفَ هِيَ
بِالذَّرَاهِمِ وَالذَّنَانِيرِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ ، وَكَأَنَّ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَفِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ
بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۹۷۴ : حنظلہ بن قیس سے روایت ہے وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچوں نے بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو ٹھیکے پر دیتے تھے اس زمین سے جو پیداوار پانی کی تالیوں کے قریب سے پیدا ہوتی یا جس چیز کو زمین کا مالک مستثنیٰ قرار دیتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ میں نے رافع سے دریافت کیا ذراہم و ذنانیر کے ساتھ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کچھ حرج نہیں اور گویا کہ جس صورت سے منع کیا گیا ہے وہ ایسی ہے کہ اگر اس پر وہ لوگ جو حلال و حرام کا فہم رکھتے ہیں غور و فکر کریں تو وہ کبھی اس کی اجازت نہیں دیں گے اس لئے کہ اس میں نقصان کا اندیشہ ہے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۵ - (۴) وَهْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
حَقْلًا ، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ ، فَيَقُولُ : هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي ، وَهَذِهِ لَكَ . فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ
ذِهِ ، وَلَمْ تُخْرَجْ ذِهِ . فَتَهَانُهُمُ النَّبِيُّ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ سے ہماری زراعت زیادہ تھی اور ہم میں سے کچھ لوگ زمین کرائے پر دیتے تھے اور واضح کر دیتے کہ زمین کا یہ قطعہ میرا ہے اور فلاں قطعہ تمہارا ہے پس بنا اوقات یہ قطعہ تو فصل اگاتا اور فلاں قطعہ نہ اگاتا (اس لئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۹۷۶ - (۵) وَعَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لَطَاوِسَ: لَوْ تَزَكَّتِ الْمُخَابَرَةُ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ. قَالَ: أَيُّ عَمْرُو! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ، وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي - يَعْنِي: ابْنُ عَبَّاسٍ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ؛ وَلَكِنْ قَالَ: «أَنْ يَتَمَنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۶: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا، کاش! آپ مزارعت (کا کاروبار) چھوڑ دیں، اس لئے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ طاؤس کہتے ہیں، اے عمرو! میں انہیں (مزارعت پر زمین) عطا کرتا ہوں اور اس طرح ان کی مدد کرتا ہوں اور ان میں سے زیادہ علم رکھنے والے یعنی ابن عباسؓ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا البتہ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین) بطور عطیہ کے دے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معلوم اجرت وصول کرے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۷ - (۶) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہے وہ خود اس کی کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اگر اس طرح نہ کرے تو زمین کو خالی چھوڑ دے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۸ - (۷) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْبِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الدَّلَّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۷۸: ابو امامہ نے ہل اور دیگر زراعت کے آلات کا ملاحظہ کیا اور بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جن لوگوں کے گھروں میں یہ آلات داخل ہو گئے تو اللہ ان میں زلت کو داخل کرے گا۔

(بخاری)

وضاحت: اس سے مقصود جملہ کی طرف رغبت دلانا ہے اگرچہ زمینداری کا مشغلہ بھی باعثِ ثواب ہے تاہم نتائج کے لحاظ سے زیادہ افادیت کا حامل نہیں ہے اور حدِ اعتدال سے تجاوز درست نہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس

حدیث پر ان الفاظ کے ساتھ باب کا انعقاد کیا ہے کہ آلاتِ زراعت کے ساتھ مشغولیت اختیار کرنے کے نتائج سے ڈرایا گیا ہے یا حد اعتدال سے تجاوز کرنے کو اچھا نہیں سمجھا گیا (تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

الفصل الثانی

۲۹۷۹- (۸) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ يَغْيِرُ إِذْنَهُمْ ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَأَبُو دَاوُدَ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

دوسری فصل

۲۹۷۹: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کاری کی، اس کی کاشت کردہ چیز سے اسے کچھ نہیں ملے گا البتہ اس کو خرچ ملے گا (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

الفصل الثالث

۲۹۸۰- (۹) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ، قَالَ : مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ . وَزَارِعٌ عَلِيٌّ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْقَاسِمُ ، وَعُرْوَةُ ، وَآلُ أَبِي بَكْرٍ ، وَآلُ عُمَرَ ، وَآلُ عَلِيٍّ ، وَابْنُ سِيرِينَ . وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ : كُنَّا إِشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ . وَعَامِلَ عُمَرَ النَّاسِ عَلِيٌّ : إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ ؛ فَلَهُ الشُّطْرُ ، وَإِنْ جَاؤُوا بِالْبَذْرِ ؛ فَلَهُمْ كَذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

تیسری فصل

۲۹۸۰: قیس بن مسلم سے روایت ہے وہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھرایا نہ تھا جو تیسرے اور چوتھے حصہ پر زمین کی زراعت نہ کرتے ہوں۔ علیؑ سعد بن مالکؑ عبد اللہ بن مسعودؑ عمر بن عبد العزیزؑ قاسمؑ عروہؑ آل ابی بکرؑ آل عمرؑ آل علیؑ اور ابن سیرینؑ بنی ہاشم پر کاشت کرتے تھے۔ عبد الرحمن بن اسود نے بیان کیا کہ مزارعت میں میرا عبد الرحمن بن یزید کے ساتھ اشتراک تھا اور عمرؑ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ اگر عمرؑ کی طرف سے بیج ہو گا تو اس کو نصف ملے گا اور اگر وہ بیج ڈالیں گے تو ان کو اتنا حصہ ملے گا (بخاری)

(۱۴) بَابُ الْإِجَارَةِ

(أَجْرَتِ پر دینے کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۹۸۱ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضُّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَارَعَةِ، وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ، وَقَالَ: «لَا تَأْسَ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۹۸۱: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت (پر زمین دینے) سے منع کیا البتہ (معلوم) اجرت پر دینے کا حکم دیا اور فرمایا، اس میں کچھ حرج نہیں (مسلم)

۲۹۸۲ - (۲) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، فَأُعْطِيَ الْحَجَّامُ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگیں لگوائیں اور سینگیں لگانے والے کو مزدوری دی اور ٹاک میں دو اڈالی (بخاری، مسلم)

۲۹۸۳ - (۳) وَهْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ». فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ أُرْعَى عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ نے کوئی پیغمبر مبعوث نہیں فرمایا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ کے صحابہ کرام نے دریافت کیا، آپ بھی (بکریاں چراتے رہے ہیں؟) آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہاں! میں مکہ والوں کی (بکریاں) چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا (بخاری)

۲۹۸۴- (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أُعْطِيَ بَنَى كُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تین انسانوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر غدر کیا اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لایا اور ایک وہ شخص جس نے کسی شخص کو مزدور بنایا اس سے پوری طرح مزدوری کرائی اور اس کو مزدوری نہ دی (بخاری)

۲۹۸۵- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِمَاءٍ، فِيهِمْ لَدِيغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ إِنْ فِي الْمَاءِ لَدِيغًا - أَوْ سَلِيمًا - فَاذْهَبُوا رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءِ فَبَرِيءٌ، فَجَاءَ بِالشَّيْءِ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَكَرِهُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا؛ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ: «أَصْبَتُمْ، أَقْسَمُوا، وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا»

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت ایک قبیلہ کے پاس سے گزری جن میں سناپ گزیدہ یا بچھو گزیدہ شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: تم میں سے کوئی شخص دم کر لیتا ہے، اس لئے کہ قبیلہ میں ایک شخص کو سناپ نے ڈس لیا ہے یا بچھو نے ڈس لیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص اٹھا، اس نے چند بکریوں (کے معلوضہ) پر سورت فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا چنانچہ وہ شخص بکریاں لے کر اپنے رفقاء کے ہاں آگیا۔ انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور اعتراض کیا کہ تو نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔ انہوں نے آپ کو بتایا: اے اللہ کے رسول! اس (صحابی) نے اللہ کی کتاب (کے ساتھ دم کرنے) کا معلوضہ لیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ کی کتاب زیادہ حقدار ہے کہ تم اس پر مزدوری لو (بخاری) اور ایک روایت میں ہے: (آپ نے فرمایا) تم نے درست کام کیا ہے (معلوضہ کو) تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

وضاحت: قرآن پاک کی آیات کے ساتھ دم کر کے اجرت لینا درست ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۲۹۸۶- (۶) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ. فَقَالُوا: إِنَّا أُبْسِنَا أَنْكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَاءٍ أَوْ رُقِيَةٍ؟ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوها فِي الْقِيُودِ. فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَجَاؤُوا بِمَعْتُوها فِي الْقِيُودِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بِرَأْفِي ثُمَّ أَنْفَلَ قَالَ: فَكَأَنَّمَا انْشَطَ مِنْ عِقَالٍ، فَأَعْطُونِي جُعْلًا، فَقُلْتُ: لَا، حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: «كُلْ، فَلَعُمْرِي، لِمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَةٍ بَاطِلٍ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقِيَةٍ حَقٍّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ

دوسری فصل

۲۹۸۶: خَارِجَةُ بْنُ صَلْتِ سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے عرب کے ایک محلہ میں پہنچے۔ محلہ کے لوگوں نے کہا، ہمیں آگاہ کیا گیا ہے کہ تم اس شخص سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ شخص زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ وہ دیوانے شخص کو لے کر آئے جو زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ (خَارِجَةُ بْنُ صَلْتِ کے چچا بیان کرتے ہیں) میں نے تین دن صبح و شام اس پر سورت فاتحہ پڑھ کر دم کیا، میں اپنے تھوک کو اکٹھا کر کے اس پر تھوکتا رہا گیا کہ وہ پہلے بندھا ہوا تھا جس سے اس کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ان لوگوں نے مجھے مزدوری دی۔ میں نے (لینے سے) انکار کیا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ آپ نے فرمایا، تو اسے اپنے مصرف میں لا، مجھے اپنی زندگی کی قسم! کچھ وہ لوگ ہیں جو غلط دم کر کے کھاتے ہیں لیکن تو نے صحیح دم کر کے کھایا ہے (احمد، ابو داؤد)

۲۹۸۷- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ

۲۹۸۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے ادا کرو (ابن ماجہ)

۲۹۸۸- (۸) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْسَائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: مُرْسَلٌ

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر (سوار ہو کر) آئے (احمد، ابوداؤد) اور مصابیح میں یہ روایت مرسل ہے۔
وضاحت: مسلمان کے بارے میں اچھا ظن رکھنا چاہیے، اس لئے حکم دیا ہے کہ اس کیفیت کے ساتھ آنے والے سائل کو بھی محروم نہ کیا جائے، شائد سائل کو کوئی مجبوری لاحق ہو۔ (تَنْقِیْحُ الرِوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۸۹- (۹) عَنْ عُثْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ﴿طَسِمَ﴾ حَتَّىٰ بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى، قَالَ: «إِنَّ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِ سِنِينَ، أَوْ عَشْرًا عَلَىٰ عِقَّةٍ فَرَجَّهِ وَطَعَامٍ بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۲۹۸۹: عُثْبَةُ بْنُ مُنْذِرٍ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے (سورت) ”طسّم“ تلاوت فرمائی جب آپ (تلاوت کرتے کرتے) موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام نے خود کو آٹھ سال یا دس سال اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور اپنی خوراک پر اجیر بنایا (احمد، ابن ماجہ)

۲۹۹۰- (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ أَهْدَىٰ إِلَيَّ قَوْسًا، يَمُنُّ كُنْتُ أَعْلَمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ، فَارْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: «إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبِلْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۹۹۰: عُبَادَةُ بْنُ صَامِتٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں میں سے (جن کو میں کتاب اور قرآن کی تعلیم دیتا تھا) ایک شخص نے میری جانب کمان کا ہدیہ بھیجا ہے۔ وہ (اتنا بڑا) مال نہیں ہے، کیا میں اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ تیر اندازی کروں؟ آپ نے فرمایا، اگر تجھے پسند ہے کہ تو آگ سے طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۵) بَابُ أَحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشُّرْبِ

(بے آباد زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان)

الفصل الأول

۲۹۹۱ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ؛ فَهُوَ أَحَقُّ» قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا: جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہیں ہے پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ عروہؓ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں یہ فیصلہ نافذ فرمایا (بخاری)

۲۹۹۲ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الصُّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا جُمُعَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صعب بن جثامہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: مخصوص چراگاہ بنانا صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے جائز ہے (بخاری)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد خلیفہ کے لئے جائز ہے کہ وہ صدقہ وغیرہ کے اونٹوں کے چرنے کے لئے مخصوص چراگاہ بنائیں جس میں عام مسلمانوں کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہو یعنی ذاتی چراگاہ کی اجازت نہیں (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

۲۹۹۳ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ». فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَلَا كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَحْبَسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ»، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ. فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ

حَقُّهُ فِي ضَرْبِ الْحُكْمِ حِينَ احْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرِ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۹۳: عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زبیرؓ کا ایک انصاری کے ساتھ پھریلی جگہ کے پانی کے ٹالے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا، زبیر (اپنے کھیت کو) پانی سے سیراب کر بعد ازاں اپنے پردوس والے شخص کی جانب پانی چھوڑ۔ اس پر انصاری نے اعتراض کیا، یہ اس لئے ہے کہ یہ آپؐ کا پھوپھی زاد بھائی ہے؟ یہ سن کر آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپؐ نے زبیرؓ کو حکم دیا، اے زبیرؓ! اپنے کھیت کو سیراب کر اور جب تک پانی منڈیروں تک نہ پہنچے، پانی روک رکھ۔ اس کے بعد اپنے پردوسی کی جانب پانی چھوڑ (نی الحقیقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کا پورا حق عطا کیا۔ جب کہ انصاری نے آپؐ کو ناراض کر دیا حالانکہ (اس سے پہلے) آپؐ نے ان دونوں کو ایسی بات کا مشورہ دیا تھا جس میں وسعت تھی (بخاری، مسلم)

۲۹۹۴ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ، لِيَتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زائد پانی کو نہ روکو تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس سے منع کرو (بخاری، مسلم)

۲۹۹۵ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ. فَيَقُولُ اللَّهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ بِذَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي «بَابِ الْمَنِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ»

۲۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی جانب دیکھے گا (ایک) وہ شخص جس نے کسی سالان پر قسم اٹھائی کہ اس کو جو کچھ دیا جا رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اس کو ملتا تھا جب کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس نے عصر (کی نماز) کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ قسم اٹھا کر مسلمان کے مال کو چھین سکے اور (تیسرا) وہ شخص جس نے زائد پانی کو روک رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کے دن میں تجھ سے اپنے فضل کو روکو گا جیسا کہ تو نے زائد پانی کو روکا تھا جو تیری محنت سے دستیاب نہیں ہوا تھا (بخاری، مسلم)

اور جابرؓ سے مروی حدیث کا ذکر اس باب کے ذیل میں ہو چکا ہے جس میں ناجائز بیعوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

الفصل الثانی

۲۹۹۶ - (۶) **عَنِ الْحَسَنِ**، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۹۹۶: حسن سے روایت ہے وہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جس شخص نے زمین کے کچھ حصے پر دیوار بنالی وہ اس کی ملکیت ہے (ابوداؤد)

۲۹۹۷ - (۷) **وَعَنِ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۹۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو بطور جاگیر کے کھجور کے درخت عطا کئے (ابوداؤد)

۲۹۹۸ - (۸) **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ**، فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ، ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کے گھوڑے کے دوڑنے کے بقدر (زمین) بطور جاگیر عطا کی چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ گھوڑا رک گیا بعد ازاں زبیرؓ نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا ہے وہاں تک زمین اسے عطا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: خلیفہ وقت کے لئے کسی مصلحت کے پیش نظر اجازت ہے کہ وہ کسی شخص کو جاگیر عطا کرے۔
(واللہ اعلم)

۲۹۹۹ - (۹) **وَعَنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ**، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ، قَالَ: فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: «أَعْطَهَا يَا هُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حضر موت (مقام) میں بطور جاگیر زمین عطا کی علقمہ کے والد کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے ساتھ معاویہؓ کو بھیجا آپؐ

نے اس کو حکم دیا کہ اس کو فلاں زمین عطا کرو (ترمذی، داری)

۳۰۰۰ - (۱۰) وَهْنُ أَبِيضُ بْنُ حَمَالٍ الْمَارَبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقَطَعَهُ الْمَلَحُ الَّذِي بِمَارَبٍ ، فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ ، فَلَمَّا وَلَّى ، قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ . قَالَ : فَرَجَعَهُ مِنْهُ . قَالَ : وَسَأَلَهُ : مَاذَا يُحْمِي مِنَ الْأَرَاكِ ؟ قَالَ : « مَا لَمْ تَنْلُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۳۰۰۰ : اَبِيضُ بْنُ حَمَالٍ مَارَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بن کر گئے۔ انہوں نے آپ سے نمک کی اس کان کا بطور جاگیر عطا کرنے کا مطالبہ کیا جو ”مارب“ (يمن) میں تھی۔ آپ نے وہی انہیں عطا کی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے انہیں نہ ختم ہونے والا پانی بطور جاگیر عطا کیا ہے۔ ابیض بن حمال کہتے ہیں چنانچہ آپ نے ان سے اس کو واپس لے لیا۔ اَبِيضُ بْنُ حَمَالٍ کہتے ہیں اور اس نے آپ سے سوال کیا کہ کس قدر پیلو کے درخت بطور چراگاہ محفوظ کئے جاسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، جہاں اونٹوں کے پاؤں نہیں پہنچتے (ترمذی، ابن ماجہ، داری)

۳۰۰۱ - (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ : فِي الْمَاءِ ، وَالْكَلَاءِ ، وَالنَّارِ » . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهَ .

۳۰۰۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں میں تمام مسلمان شریک ہیں پانی، گھاس اور آگ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۰۰۲ - (۱۲) وَهْنُ أَشْمَرِ بْنِ مُضَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ : « مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ » . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۰۰۲ : اَشْمَرِ بْنِ مُضَرٍّ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ آپ نے فرمایا، جو شخص کسی چشمہ کی جانب پہلے پہنچا کہ ابھی وہاں کوئی مسلمان نہیں پہنچا تو وہ اس کی جاگیر ہے (ابوداؤد)

۳۰۰۳ - (۱۳) وَهْنُ طَاوُسٍ ، مُرْسَلًا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « مَنْ أَحْبَسَ مَوَاتَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ ، وَعَادِي الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنْنِي » . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

۳۰۰۳ : طَاوُس سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بے آب و زمین کو

آباد کیا وہ اس کے لئے ہے اور ایسی زمین جس کے مالک مرچکے ہوں وہ اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے پھر وہ میری جانب سے تمہارے لئے ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

۳۰۰۴ - (۱۴) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الدَّوْرَ بِالْمَدِينَةِ، وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانِي عِمَارَةِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ، فَقَالَ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِبْنَا عَنْهُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلِمَ ابْتَعْشَى اللَّهُ إِذَا؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْدَسُ أُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ».

۳۰۰۳: نیز شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد منورہ میں عبد اللہ بن مسعود کو چند گھر بطور جاگیر عطا کئے، یہ گھر انصار کی آبادی کے گھروں اور کھجوروں کے درمیان واقع تھے۔ چنانچہ بنو عبد بن زہرہ قبیلے نے کہا، ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود) کو ہم سے دور رکھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبردار کیا کہ مجھے پھر اللہ نے کس لئے مبعوث کیا ہے؟ بے شک اللہ اس امت کو پاکیزہ قرار نہیں دیتا جس میں کمزور شخص کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

۳۰۰۵ - (۱۵) وَفِي «عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمَسِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۰۵: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور سیلاب کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ پہنچے پانی کو روک لیا جائے اس کے بعد اوپر کی جانب والا شخص نیچے کی جانب والے شخص کی طرف پانی چھوڑے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۰۰۶ - (۱۶) وَفِي «سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَصَدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ، فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، فَيَتَأَذَّى بِهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبْعَهُ، فَأَبَى، فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ، فَأَبَى، قَالَ: «فَهَبْ لَهُ وَلَكَ كَذَا» أَمْرًا رَغْبَةً فِيهِ، فَأَبَى، فَقَالَ: «أَنْتَ مُضَارٌّ» فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ: «أَذْهَبْ فَأَقْطَعْ نَخْلَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «مَنْ أَحْيَى أَرْضًا» فِي «بَابِ الْغَضَبِ» بِرِوَايَةٍ

سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ . وَسَنَدُكَ حَدِيثُ أَبِي صِرْمَةَ : «مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ» فِي «بَابِ مَا يُنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ» .

۳۰۰۶ : سُرَّةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے باغیچے میں ایک ایسی کھجور تھی جس کا تنا اتنا (بلند) تھا کہ ہاتھ سے کھجوریں توڑی جاسکتی تھیں اور انصاری کے ساتھ اس کے گھر والے بھی رہائش پذیر تھے۔ جب سُرَّةُ باغیچے میں جاتے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی چنانچہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُرَّةُ سے کہا کہ آپ کھجور انصاری کو فروخت کر دیں؟ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپ نے کہا، آپ اسے یہاں منتقل کریں؟ اس کا بھی انہوں نے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا، کھجور اس کو بہہ کر دے، اس کے عوض تجھے اس قدر عطا ہو گا؟ آپ نے اسے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا۔ انہوں نے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا، تو نقصان پہنچانے والا ہے اور انصاری کو حکم دیا کہ تو جا کر کھجور کے درخت کو کاٹ دے (ابوداؤد)

اور جابر سے مروی حدیث ”جس نے زمین کو آباد کیا“ بابُ النُّعْبِ میں سعید بن زید سے ذکر کی گئی ہے اور ہم عنقریب ابوہریرہ کی حدیث ”جس نے کسی کو تکلیف دی“ اللہ اس کو تکلیف دے گا“ کو ”بابُ مَا يُنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ“ میں ذکر کریں گے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں موجود باقر راوی کا سماع سُرَّةُ سے محلِ نظر ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۰۰۷ - (۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِلُّ مَنْعُهُ ؟ قَالَ : «الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ» قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَمَا بِالْمِلْحِ وَالنَّارِ ؟ قَالَ : «يَا حُمَيْرَاءُ ! مَنْ أَعْطَى نَارًا ؛ فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَبْتَ تِلْكَ النَّارَ ، وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا ؛ فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبْتَ تِلْكَ الْمِلْحَ ، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ ؛ فَكَأَنَّمَا اعْتَقَ رَقَبَةً ، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ ؛ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ

تیسری فصل

۳۰۰۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کو نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا، وہ پانی، نمک اور آگ ہے۔ وہ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! پانی کا علم تو ہم رکھتے ہیں لیکن نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا، اے حُمَيْرَاءُ! (مقصود عائشہ ہیں) جس شخص نے کسی کو آگ عطا کی گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو آگ نے پکایا ہے اور جس شخص نے

نمک کا عطیہ دیا گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو نمک نے بہتر بنایا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان کو وہاں پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی دستیاب ہے گویا اس نے ایک گردن یعنی غلام کو آزاد کیا اور جس شخص نے کسی ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہیں ہے گویا اس نے اس جان کو زندہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے بلکہ جن احادیث میں ”مُخْرِءٌ“ کا لفظ ہے ان میں سے کوئی حدیث بھی صحیح نہیں البتہ اس موضوع کی ایک حدیث صحیح ہے جس کا ذکر علامہ ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب ”آداب الزفاف“ میں کیا ہے۔ ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شامل کیا ہے۔ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف اور سنی المعط ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، مَكْلُوءَةُ عَلَامَةِ الْبَانِيِّ جلد ۲ صفحہ ۹۰۶)

(۱۶) بَابُ الْعَطَايَا

(عَطِيَّات کا بیان)

الفصل الأول

۳۰۰۸ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا، فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ، وَلَا يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبَى، وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يَطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ» قَالَ ابْنُ سَبْرِينَ: غَيْرُ مَتَائِلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۳۰۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر کو خیبر میں ایک زمین دستیاب ہوئی چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسی زمین دستیاب ہوئی ہے کہ کبھی اس سے بہتر مل مجھے نہیں ملا' آپ اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا 'اگر تو پسند کرے تو اصل زمین کو باقی رکھ اور اس سے حاصل ہونے والی (آمدنی) کا صدقہ کہ چنانچہ عمر نے زمین کی آمدنی کے صدقہ کا اعلان فرمایا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جائے نہ اس کو بیہ کیا جائے اور نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ اس کی آمدنی کو فقیروں، قریبی رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرانے، اللہ کے راستے میں نیز مسافروں اور مسلمانوں پر صدقہ کیا جائے۔ اس شخص پر کچھ گناہ نہیں جو اس کا نگران ہے کہ وہ اس زمین کی آمدنی سے مناسب انداز میں خرچ کرے یا کسی پر خرچ کرے لیکن ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ ابن سیرین نے وضاحت کی کہ وہ مل جمع نہ کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حضرت عمر نے سو غلاموں کے عوض مجاہدین سے زمین خریدی تھی انہوں نے اس کو وقف کر دیا اور اپنی بیٹی حفصہ کے حق میں وصیت کی کہ وہ زندگی بھر اس کی نگران ہوں گی اور اس سے ہونے والی آمدن کو مستحقین میں تقسیم کریں گی۔ ان کی وفات کے بعد عمر کی اولاد نے اس کی نگرانی کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگران کے لئے خود پر اس مل سے خرچ کرنے کی اجازت ہے اور اقارب سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ

دار مراد ہیں یا عمر کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اس زمین کا نام ”مُتْعٌ“ تھا، عمر کے وقف کرنے کا یہ واقعہ سن سات ہجری کا ہے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۰۰)

۳۰۰۹ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمَرَى جَائِزَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے جائز ہونے والی ہے (بخاری، مسلم)

۳۰۱۰ - (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الْعُمَرَى مُيرَاثٌ لِّأَهْلِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے اس کے قریبی رشتہ داروں کا ورثہ ہے (مسلم)

۳۰۱۱ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ؛ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی شخص کے لئے اور اس کے وارث کے لئے تمام عمر کے لیے عطیہ کرتا ہے تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا، دینے والے کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت داخل انداز ہو گئی ہے (بخاری، مسلم)

۳۰۱۲ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ يَقُولُ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ؛ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس عطیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز کیا ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ کرنے والا کہے کہ یہ جائیداد تیرے اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے ہے لیکن جب یہ الفاظ کہے کہ یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: دور جاہلیت میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کو رہائش کے لئے مکان دے دیتا تھا کہ جب تک تیری زندگی ہے تو اس میں سکونت اختیار کر لیکن یہ مکان تیری وفات کے بعد میرے قبضہ میں واپس آئے گا۔ اسلام نے

واضح کیا کہ اول تو آپ اس طرح آبادی کے لئے مکان نہ دیں لیکن اگر دے دیا ہے تو عطیہ دینے والے کی جانب مکان واپس نہیں آئے گا جس کو دے دیا ہے اس کی ملک میں رہے گا اور اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء اس پر قابض ہوں گے اور جابرؓ کی حدیث میں یہ الفاظ کہ ”یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی“ حدیث میں مُدْرَج ہیں (تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

الفصل الثانی

۳۰۱۳ - (۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُرْقِبُوا، وَلَا تَعْمِرُوا، فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا، أَوْ أَعْمَرَ؛ فَهِيَ لَوَرَثَتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم عمر بھر کے لیے بہہ یا عمر بھر کے لیے عطیہ نہ کرو کیونکہ جس کے لئے عمر بھر کے لیے بہہ یا عمر بھر کے لیے عطیہ کیا جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے (ابوداؤد)

وضاحت: رُقبی کا تصور دور جاہلیہ میں یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کتا کہ میں نے اپنا یہ گھریں لے لیا ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ گھریں تو مجھے ملے گی اور اگر تجھ سے پہلے میں فوت ہو گیا تو یہ گھریں تو میری ہے۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا اور اعلان کیا کہ جس کو گھریں چاہئے گھریں کا ہو گا خواہ کوئی بھی پہلے فوت ہو (تَنْقِیْحُ الرِّوَاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

۳۰۱۴ - (۷) وَصْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا عمر بھر کے لیے دیا گیا مال ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے اور عمر بھر کے لیے کیا گیا بہہ ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۰۱۵ - (۸) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكُوا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ، لَا تُفْسِدُوهَا؛ فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى، فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقَبِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا مال اپنے پاس روک رکھو، اس کو خراب نہ کرو۔ لیکن جس شخص نے (کسی مال کا) عطیہ دیا وہ عطیہ اس شخص کا ہے جس کو دیا گیا ہے جب تک کہ وہ زندہ ہے اور اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا (مسلم)

(۱۷) بَابُ [فِي الْهَبَةِ وَالْهَدْيَةِ]

(منقولہ عطیات کا بیان)

الفصل الاول

۳۰۱۶ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ؛ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرِّيحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۳۰۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو پھولوں کا عطیہ دیا جائے وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ یہ معمولی احسان ہے اور بہترین خوشبو ہے (مسلم)

۳۰۱۷ - (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے (بخاری)

۳۰۱۸ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَابِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمہ واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے چاتا ہے، کیا (یہ) ہمارے لئے بری مثل نہیں ہے؟ (بخاری)

۳۰۱۹ - (۴) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا. فَقَالَ: «أَكُلْ وَلَدَكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَارْجِعْهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: «أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً؟»

قَالَ: بَلَى. قَالَ: «فَلَا إِذَا». وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: «أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً»، فَقَالَتْ عُمَرَةُ بِنْتُ زَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عُمَرَةَ بِنْتُ زَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاتَّقُوا اللَّهَ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ». قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: «لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا والد اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ دیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا: بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: عطیہ واپس کر اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: کیا تجھے پسند ہے کہ تیرے لڑکے تیرے لیے ایک جیسے فرامیوار ہوں؟ اس نے کہا: بالکل۔ آپ نے فرمایا: پھر یہ بہہ درست نہیں۔

اور ایک روایت میں ہے، اس نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے عطیہ دیا۔ عُمَرَةُ بِنْتُ زَوَاحَةَ (میری والدہ) نے کہا: میں خوش نہیں ہوں جب تک کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے عُمَرَةُ بِنْتُ زَوَاحَةَ کے پیٹ سے اپنے لڑکے کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ نے دریافت کیا: بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا (اس پر) آپ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل اختیار کرو۔ اس نے بیان کیا کہ (یہ سن کر) وہ واپس چلا گیا اور عطیہ واپس لے لیا۔

اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عطیات میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں، کمی بیشی درست نہیں البتہ بعض صحابہ کرام سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی بعض اولاد کو دیگر اولاد پر ترجیح دی جیسا کہ ابو بکر صدیقؓ نے عائشہؓ کو ۲۱ وسق کھجوروں کا عطیہ دیا، یاقی اولاد کو نہ دیا اور عمر بن خطابؓ نے اپنے بیٹے عاصم کو دیگر اولاد پر فضیلت دی اور عبدالرحمن بن عوف نے اُمّ کلثومؓ کی اولاد کو فضیلت عطا کی (التعلیق، الصبیح جلد ۲ صفحہ ۳۸۰)

الفصل الثانی

۳۰۲- (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هَبْتِهِ، إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ». زَوَّاهُ النِّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۳۰۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

فرمایا، کوئی شخص عطیہ دے کر اس کو لوٹا نہیں سکتا البتہ والد اپنے لڑکے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے (نسائی، ابن ماجہ)

۳۰۲۱- (۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَجُلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً، ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا، إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ. وَمِثْلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمِثْلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءً، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر اس سے رجوع کرے البتہ والد اپنے لڑکے کو جو عطیہ دے، وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے اور جو شخص عطیہ دے کر اس سے رجوع کرتا ہے اس کی مثل کتے کی طرح ہے جو چاٹتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو تے کرتا ہے، پھرتے چٹ لیتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۲- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ فَلَانًا أَهْدَى إِلَى نَاقَةٍ، فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَظَلُّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَيْشِي، أَوْ أَنْصَارِي، أَوْ ثَقَفِي، أَوْ دَوْسِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۰۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواں سل اونٹنی ہدیہ دی، آپ نے اس کو اس کے عوض میں چھ جواں سل اونٹیاں دیں لیکن اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی۔ بعد ازاں آپ نے واضح کیا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک جواں سل اونٹنی ہدیہ دی، میں نے اس کے بدلے میں چھ جواں سل اونٹیاں دیں، اس سے وہ ناراض ہو گیا میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دؤسی کے کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہ کروں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۰۲۳- (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنْ مَنِ اثْنَى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسٍ ثَوْبِي زُورٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۰۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص کو عطیہ دیا گیا اور وہ فراخی والا ہے تو وہ اس کا بدلہ دے اور جو فراخی والا نہیں ہے وہ اس کی تعریف کرے۔ اس لئے کہ جس شخص نے تعریف کی اس نے شکر یہ ادا کیا اور جس نے تعریف نہ کی اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے تکلف کے ساتھ ایسی چیز کو ظاہر کیا جو اسے نہیں دی گئی ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مکرو فریب کے دو لباس زیب تن کر رکھے ہیں (ماکہ لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کرے) (ترمذی، ابوداؤد)

۳۰۲۴- (۹) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا؛ فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۳: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ساتھ احسان کیا جائے وہ احسان کرنے والے سے کہے کہ اللہ تجھے بہتر بدلہ عطا کرے تو اس نے تعریف کی حد کردی (ترمذی)

۳۰۲۵- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا، اس نے اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کیا (احمد، ترمذی)

۳۰۲۶- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَنَاهُ الْمُهَاجِرُونَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ، وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةٍ مِنْ قَلِيلٍ؛ مِنْ قَوْمٍ نَزَلَ لَنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ: لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤُونَةَ، وَاشْرَكُونَا فِي الْمُهْنَةِ، حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ. فَقَالَ: «لَا مَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَائْتِنْتُمْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس مہاجرین آئے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو اس قوم سے زیادہ مال خرچ کرنے والی اور بلوجود کم مال ہونے کے زیادہ ہمدردی کرنے والی نہیں دیکھا، جن میں ہم نے اقامت اختیار کی۔ انہوں نے ہمارے اخراجات کی ذمہ داری لی اور ہمیں منفعت میں شریک کیا، ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں تمام اجر و ثواب یہ لوگ ہی نہ سمیٹ لے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں! بشرطیکہ تم ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ الصَّغَائِنَ» رَوَاهُ

۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا، آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ دشمنی کو ختم کر دیتا ہے (اس کو بیان کیا) وضاحت: اصل کتاب میں ذکر نہیں کہ یہ حدیث کس کتاب کی ہے۔ امام حاکم کے محفوطہ میں ہے کہ یہ حدیث ترمذی میں ہے جب کہ ترمذی میں یہ حدیث عائشہ سے مروی نہیں ہے اور نہ یہ الفاظ ہیں البتہ ابو ہریرہ سے دیگر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور وہ وہی حدیث ہے جو (۳۰۲۸) میں ذکر ہو رہی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ عائشہ امام خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد جلد ۴ صفحہ ۸۸ میں اور امام قضاوی نے مسند ایشاب جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ حدیث نمبر ۴۴۰ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں ابویوسف اُغشی کے بارے میں امام دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کے تمام طریق ضعیف ہیں (تلخیص المجیر جلد ۳ صفحہ ۴۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۱۲)

۳۰۲۸ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ . وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ شَقَّ فَرْسَنُ شَاةٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۰۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ سینے کے بغض کو ختم کر دیتا ہے نیز کوئی عورت اپنی پڑوسی عورت کو بکری کے کھر کا ہدیہ بھیجنے کو معمولی نہ سمجھے (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو معشر راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۱۲) (تلخیص المجیر جلد ۳ صفحہ ۴۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۱۲)

۳۰۲۹ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ، وَالذُّهْنُ، وَاللَّبَنُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ . قِيلَ: أَرَادَ بِالذُّهْنِ الطَّيِّبَ .

۳۰۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں کا ہدیہ واپس نہ کیا جائے تکیہ، تیل اور دودھ (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیل سے مقصود خوشبو ہے۔

وضاحت: ابو حاتم نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (تَنْقِيحُ الرُّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

۳۰۳۰- (۱۵) وَعَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانِ فَلَا يَرُدُّهُ؛ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۳۰۳۰: ابو عثمان نہدی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو پھول (ہدیہ) دیئے جائیں تو وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہی (ترمذی نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ حضرت ہیں، انہوں نے عبد نبوت کو پایا ہے لیکن نہ آپ کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپ سے سنا ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۰۳۱- (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةٌ بَشِيرٌ: «أَنْحَلَ ابْنِي

غُلَامَكَ، وَأَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي، وَقَالَتْ: أَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَهُ إِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «أَفَكُلُّهُمْ أَعْطِيَتْهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتُهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلَحُ هَذَا، وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر کی بیوی نے (اپنے خاوند بشیر سے) کہا: آپ میرے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دوں نیز اس نے مطالبہ کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤں۔ آپ نے دریافت کیا: بھلا اس کے بھائی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا: بھلا تو نے تمام بیٹوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بناتا ہوں (مسلم)

۳۰۳۲- (۱۷) وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَبَاكُورَةَ الْفَاكِهَةِ، وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ». ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۳۰۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہلا پھل لایا جاتا تو آپؐ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور دعا فرماتے، اے اللہ! جیسا کہ تو نے ہمیں اس کا پہلا پھل دکھایا ہے اس کا آخری پھل بھی دکھا۔ بعد ازاں آپؐ وہ پھل اس بچے کو دیتے جو آپؐ کے پاس موجود ہوتا (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

(۱۸) بَابُ اللَّقْطَةِ

(گری ہوئی چیز کو اٹھانے کا بیان)

الفصل الأول

۳۰۳۲ - (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ. فَقَالَ: «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً؛ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَانِكَ بِهَا». قَالَ: فَضَالَةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «هِيَ لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ: فَضَالَةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَالِكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرْدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ».

پہلی فصل

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے گری ہوئی چیز اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اس کی خمیلی اور دھاگے کی پہچان کر۔ بعد ازاں سال بھر اس کی پہچان کر، اگر اس کا مالک مل جائے (تو بہتر) ورنہ جیسے چاہے اس کو خرچ کر۔ اس نے دریافت کیا، تم شدہ بکری (کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: وہ تیرے لئے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے دریافت کیا، تم شدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: تجھے اس کے بارے میں کیا؟ اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے پاؤں ہیں، وہ پانی پر جاسکتا ہے اور درختوں کو کھا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا (بخاری، مسلم)۔

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: سال بھر اس کی پہچان کر بعد ازاں اس کی رسی اور خمیلی کو اچھی طرح معلوم کر پھر اس کو اپنے مصرف میں لا اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کو حوالے کر دے۔

۳۰۳۴ - (۲) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھتا ہے وہ سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اگر اس کی پہچان نہیں کروانا (مسلم)

۳۰۳۵- (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّيْمِيِّ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۰۳۵: عبد الرحمن بن عثمان نیمی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر پر جانے والے انسان کے گرے ہوئے سالن کو اٹھانے سے منع کیا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۰۳۶- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ . فَقَالَ: «مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ حَبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غُرَامَةٌ مِثْلِيَّةٌ، وَالْعُقُوبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيرُ، فَلَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ» وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ . قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ . فَقَالَ: «مَا كَانَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ» . قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ . فَقَالَ: «مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمَيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرَفْتُهَا سَنَةً؛ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ . وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ إِلَى آخِرِهِ .

دوسری فصل

۳۰۳۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں 'آپ' سے اس پھل کے (اتارنے کے) بارے میں دریافت کیا گیا جو درخت پر ہے؟ آپ نے فرمایا 'جو ضرورت مند اس سے پھل اتارتا ہے (لیکن) اپنے ساتھ اٹھا کر نہیں لے جاتا اس پر کچھ حرج نہیں ہے اور جو شخص اس سے پھل اتار کر لے جاتا ہے اس پر اس کا دو گنا جرمانہ ہے اور سزا (علاوہ) ہے اور جو شخص پھل کے ڈھیر میں آ جانے کے بعد اس سے چراتا ہے اور پھل کی قیمت ڈھال کی قیمت (یعنی چوری کے نصاب) تک پہنچ جاتی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس نے دیگر روایات کی طرح گم شدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں بیان کیا ہے (راوی نے بیان کیا) اور آپ سے گم شدہ چیز کے اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا 'جو چیز شاہراہ اور عام بھیڑ والی بستی میں ملے تو اس کی پہچان ایک سال تک کراؤ' اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو اور اگر وہ نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو چیز بے آباد قدیم جنگل سے ملے اس میں سے اور مدفون خزانے میں سے پانچواں

حصہ (بیٹ المال کا) ہے (نسائی) اور امام ابو داؤد نے اس حدیث میں سے اس قول سے لے کر کہ ”اور تم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کیا“ آخر تک ذکر کیا ہے۔

۳۰۳۷- (۱۵) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَدَ دِينَارًا، فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا رِزْقُ اللَّهِ». فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! أَدَّى الدِّينَارَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے اٹھا کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کا رزق ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، علی اور فاطمہ نے اس کو خرچ کیا ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہو گا کہ ایک عورت دینار تلاش کرتی ہوئی آگئی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو حکم دیا کہ دینار ادا کر (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

۳۰۳۸- (۱۶) **وَعَنِ الْجَارُودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.**

۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا گم شدہ جانور آگ کا شعلہ ہے (داری)
وضاحت: اگر کسی شخص کو گم شدہ جانور ملے تو اسے چاہیے کہ اس کے مالک کی تلاش کرے، اسے چھپائے نہ رکھے ورنہ وہ جہنم کی آگ کی لپیٹ سے نہ بچ سکے گا (واللہ اعلم)

۳۰۳۹- (۱۷) **وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ جِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهَدْ ذَا عَدْلٍ - أَوْ ذَوِي عَدْلٍ - وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يَغِيبْ؛ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيُرِدَّهَا عَلَيْهِ، وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۰۳۹: عیاض بن جمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص گم شدہ چیز پائے تو وہ ایک عادل یا دو عادل گواہ بنائے اور اس چیز کو نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کے مالک کو معلوم کر پائے تو اس کی جانب بھیجے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (احمد) (ابوداؤد، داری)

۳۰۴۰- (۱۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَصَا، وَالسُّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.
وَذَكَرَ حَدِيثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ: «أَلَا لَا يَحِلُّ» فِي «بَابِ الْإِعْتِصَامِ».

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لاشی، کوڑے اور رسی وغیرہ (جیسی) چیزوں کے بارے میں رخصت عطا کی کہ ان کو اٹھانے والا، ان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے (ابوداؤد)

اور مقدم بن معدی کرب سے مروی حدیث کہ ”مَنْ لَوْا حِلَالٌ نَحْنُ“ باب الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔
وضاحت: اگر کھانے کی چیز راستے میں سے پٹے تو اسے کھایا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں سے گری ہوئی کھجور ملی تو آپؐ نے فرمایا، اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے تناول کر لیتا۔ اگر ملنے والی چیز اہم ہے تو اس کی سل بھر تشیر کی جائے لیکن مسلسل تشیر نہیں ہے اور اگر کم اہمیت والی ہے تو اس کی تین دن تک تشیر کی جائے (تَنْقِيحُ الرَوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

(۱۹) بَابُ الْفَرَائِضِ

(وراثت کے مسائل کا بیان)

الفصل الأول

۳۰۴۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرِكْ وَفَاءً، فَعَلَى قَضَاؤُهُ. وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: میں ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو جب کہ اس نے ادائیگی کے لئے مال نہیں چھوڑا تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور جس قدر مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس قدر قرض یا اہل و عیال چھوڑ جائے اور اہل و عیال میرے پاس آئے تو میں ان کا ذمہ دار ہوں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور جو شخص اہل و عیال چھوڑے تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں (بخاری، مسلم)

۳۰۴۲- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قرآن پاک میں) مقررہ حصوں کو ان کے مستحقین کو عطا کرو جو مال ان سے باقی بچے گا وہ فوت شدہ کے قریبی عصبہ رشتہ دار کو ملے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: فوت شدہ انسان کے مال سے اولاً اس کے کفن و دفن کا انتظام کیا جائے گا بعد ازاں اگر اس پر قرض ہے تو اس کے مال سے قرض ادا ہو گا۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے ذوی القروض کون ہیں؟ ذوی القروض سے مراد وہ ہیں جن کا حصہ قرآن پاک میں معین ہے مثلاً جن کو آدھا، تہائی، دو تہائی، چھٹا حصہ، چوتھا حصہ اور آٹھواں حصہ دیا

گیا ہے۔ ان کو تقسیم کرنے کے بعد اگر مال وافر ہو جائے گا تو عصبات کو دیا جائے گا۔ عصبہ وہ رشتہ دار ہے جس کی جب فوت شدہ انسان کی جانب نسبت کی جائے تو کوئی مؤنث درمیان میں نہ آئے لیکن اگر عصبہ بھی رشتہ دار نہیں ہے تو ورثہ ذوی الارحام میں تقسیم ہو گا (واللہ اعلم)

۳۰۴۳ - (۳) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ». متفقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴۳: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مسلمان شخص کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا (بخاری، مسلم)

۳۰۴۴ - (۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قوم کا آزاد کردہ غلام قوم سے شمار ہو گا یعنی آزاد کرنے والا اس کا وارث ہو گا (بخاری)

۳۰۴۵ - (۵) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذِكْرُ حَدِيثِ عَائِشَةَ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ» فِي بَابِ قَبْلِ «بَابِ السَّلَامِ».

وَسَنَدُ كُرْحٍ حَدِيثِ الْبَرَاءِ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» فِي بَابِ: «بُلُوغُ الصَّغِيرِ وَحَصَانَتُهُ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قوم کا بھانجا ان میں سے ہے (بخاری، مسلم) اور عائشہ سے مروی حدیث "إِنَّمَا الْوَلَاءُ" کا ذکر "بَابُ السَّلَامِ" سے پہلے باب میں کیا گیا ہے اور ہم عنقریب براء سے مروی حدیث "الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ" کا ذکر "بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَصَانَتِهِ" میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

۳۰۴۶ - (۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۳۰۴۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۰۴۷ - (۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ .

۳۰۴۷: اور ترمذی نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۴۸ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاتل وارث نہیں ہو گا (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۰۴۹ - (۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۴۹: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا جب کہ اس سے زیادہ قریبی ماں نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۰۵۰ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَهَلَ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُورِثَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (ولادت کے وقت) بچہ چمکتا ہے تو اس کا جنازہ ادا کیا جائے اور اس کا وارث بنایا جائے (ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے اور حدیث کے مفہوم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر پیدا ہونے والا بچہ چمکتا نہیں ہے تو وہ وارث نہیں ہو گا البتہ اگر حاملہ کے پیٹ میں وارث بچہ ہے تو وراثت کے مال کو روک لیا جائے گا جب بچہ پیدا ہو گا تو پھر اس کو شامل کر کے وراثت کے مال کو وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

۳۰۵۱ - (۱۱) وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۱: کثیر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قوم کا آزاد کردہ غلام ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کے ساتھ معاہدہ کرنے والا ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کا بھانجا ان سے ہے (داری)

وضاحت: کثیر بن عبد اللہ کو امام ابو داؤد نے کذاب کہا ہے اور امام شافعیؒ نے بیان کیا یہ شخص جھوٹا ہے۔
(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۶۰۸)

۳۰۵۲ - (۱۲) وَحَنِ الْمَقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، فَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ. وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، أُرِثُ مَالَهُ. وَأَنْفُكَ عَنْهُ. وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، يَرِثُ مَالَهُ، وَيَفُكُ عَنْهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَأَنَا وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، أَعْقِلُ عَنْهُ، وَارِثُهُ. وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۵۲: مقدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ہر ایمان دار شخص سے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ جو شخص قرض یا عیال چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے اور جو شخص مل چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور میں اس شخص کا ذمہ دار ہوں جس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے، میں اس کے مل کا وارث ہوں اور میں اس کے قیدی کو رہائی دلاؤں گا اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے، وہ اس کے مل کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو رہائی دلائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، میں اس کی طرف سے دیت دوں گا اور میں اس کا وارث ہوں اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں، وہ اس کی جانب سے دیت دے گا اور اس کا وارث ہو گا (ابوداؤد)

۳۰۵۳ - (۱۳) وَحَنِ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحُورُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ: عَتِيقُهَا وَلَقِيطُهَا وَوَلَدُهَا الَّذِي لَا عَتَبَ عَنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۳۰۵۳: وائلہ بن اسفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت کو تین طرح کی وراثت ملتی ہے۔ اس کی جانب سے آزاد کردہ غلام اور لے پالک لڑکا اور اس کا وہ لڑکا جس کے سبب اس نے لعن کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

امام بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کی سند میں موجود بعض راویوں کے مجمل

ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو تسلیم نہیں کیا (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۳۰۵۴- (۱۴) وَفَنُ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زَنًى لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۵۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی آزاد یا کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرے تو پیدا ہونے والے بچے زنا کے شمار ہوں گے، نہ وہ ان کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کے وارث ہوں گے (ترمذی)

۳۰۵۵- (۱۵) وَفَنُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا، وَلَمْ يَدْعُ حَمِيمًا وَلَا وَلَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ قَرَبَتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا (لیکن) اس نے کسی قریبی رشتہ دار اور اولاد کو نہ چھوڑا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا ورثہ اس کی بستی والوں میں سے کسی شخص کو دے دو (ابوداؤد، ترمذی)

۳۰۵۶- (۱۶) وَفَنُ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ، فَقَالَ: «الْتِمِسُوا لَهُ وَاِرثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ» فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَاِرثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ الْكُفْرَ مِنْ خُزَاعَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ».

۳۰۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو خزاعہ قبیلہ سے ایک شخص فوت ہو گیا۔ اس کا ورثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا، اس کا وارث یا قریبی موصیہ وار تلاش کرو لیکن صحابہ کرام نے اس کا وارث یا قریبی رشتہ دار نہ پایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ مال خزاعہ قبیلہ کے بڑے آدمی کو دے دو (ابوداؤد) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، خزاعہ قبیلہ کے بڑے آدمی کو دیکھو۔

۳۰۵۷- (۱۷) وَفَنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دِينٍ﴾، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَىٰ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، دُونَ أَخِيهِ

لَا بَيْهَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهَ . وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ : قَالَ : «الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ . . .» إِلَى آخِرِهِ .

۳۰۵۷ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) ”وصیت کے بعد جس کی تم وصیت کرتے ہو یا قرض کے بعد“ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض ادا کیا ہے اور ایک ماں باپ کی طرف سے بیٹے وارث ہوں گے نہ کہ وہ بیٹے جو ایک باپ سے ہیں لیکن ان کی مائیں مختلف ہیں۔ ایک شخص اپنے اس بھائی کا وارث ہو گا جو ایک ماں باپ کی طرف سے ہے، اس بھائی کا وارث نہیں ہو گا جو صرف باپ کی جانب سے ہے (ترمذی، ابن ماجہ) اور داری کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک ماں کے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے جن کا باپ ایک ہے مائیں مختلف ہیں آخر تک۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں جابر اور رلوی غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۳۰۵۸ - (۱۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : جَاءَتْ أَمْرَأَةٌ سَعْدَ بْنَ الرَّبِيعِ بِابْنَتِهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا ، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا ، وَلَا تَنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ . قَالَ : «يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ» فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَمَّهُمَا فَقَالَ : «اعْطِي لِابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ ، وَاعْطِي أُمَّهُمَا الثَّمَنَ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهَ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۳۰۵۸ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی اپنی ان دو بیٹیوں کو (جو سعد بن ربیع سے تھیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد اُحد کی جنگ میں آپ کے ساتھ شریک ہوا اور شہید ہو گیا تھا اور ان کے چچا نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا اور ان کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ ان کا نکاح تب ہو سکتا ہے جب ان کے پاس مال ہو۔ آپ نے فرمایا، اللہ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے چنانچہ وراثت کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اور فرمایا، کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو (سعد کے ترکہ سے) دو تہائی ادا کیا جائے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دیا جائے اور باقی مال تمہارا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۰۵۹ - (۱۹) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ : سُئِلَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ ابْنَتِهِ ، وَبِنْتِ ابْنِ ، وَأُخْتِ . فَقَالَ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ ، وَأَنْتِ ابْنُ مَسْعُودٍ ،

فَسَيِّبَانِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَآخِرُ بَقُولِ أَبِي مُوسَى . فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذْنُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ : «لِلْبَيْتِ النِّصْفِ وَلِلْبَنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ» . فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى ، فَآخَبَرَنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ . فَقَالَ : لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْخَبْرُ فِيكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۰۵۹: ہزہل بن شرجیل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے بھی نصف اور آپ عبداللہ بن مسعود کے پاس جائیں، وہ بھی میری موافقت کریں گے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے دریافت کیا گیا اور انہیں ابو موسیٰ کے جواب سے بھی آگاہ کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا، اس وقت میں سیدھے راہ سے بھٹک جاؤں گا اور میں صحیح راہ پر نہیں ہوں گا (اگر یہ فیصلہ کروں) میں تو اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، بیٹی کے لئے نصف، پوتی کے لئے چھٹا حصہ (دو تہائی کی تکمیل کرتے ہوئے) اور باقی بہن کے لئے ہے۔ اس کے بعد ہم ابو موسیٰ کے ہاں پہنچے، ہم نے انہیں ابن مسعود کے فتویٰ کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا، جب تک یہ عالم فحش تم میں موجود ہے تم مجھ سے دریافت نہ کیا کرو (بخاری)

۳۰۶۰ - (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ ، فَمَا لِي مِنْ مَقْبَرَةٍ؟ قَالَ : «لَكَ السُّدُسُ» فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ : «لَكَ سُدُسٌ آخَرُ» فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ : «إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ دَاوُدَ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۰۶۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک فحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، اس کی وراثت سے میرا حصہ کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا، تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپ نے لگا تو آپ نے فرمایا، تجھے مزید چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپ نے اس کو بلا کر کہا، دوسرا چھٹا حصہ تیری خوراک ہے یعنی زائد ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس لئے کہ حسن راوی نے عمران سے لفظ ”عَنْ“ کے ساتھ بیان کیا ہے جب کہ حسبِ راوی مدلس ہے (مشکوٰۃ علائم البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۱)

۳۰۶۱ - (۲۱) وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، قَالَ : جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا . فَقَالَ لَهَا : مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ . وَمَا لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ ، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ . فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْظَاهَا

السُّدُسُ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِزَانَهَا . فَقَالَ : هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ ، فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا ، وَأَيْتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا . رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَاحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابُو دَاوُدَ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهَ .

۳۰۶۱ : یٰسَعُ بن زُوَیْب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپ سے اپنے ورثے کا مطالبہ کر رہی تھی۔ آپ نے اس سے کہا، اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے (اب) تو واپس جا، میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دریافت کیا تو مغیرہ بن شعبہ نے بتایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حاضر) تھا، آپ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا، کیا تیری موافقت کرنے والا کوئی اور بھی ہے؟ اس نے بتایا کہ محمد بن مسلمہ بھی میری موافقت کرتا ہے چنانچہ ابوبکر صدیقؓ نے دادی کے لئے چھٹا حصہ دینے کا حکم دیا اس کے بعد ایک اور دادی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپ سے (وراثت میں سے) اپنا حصہ طلب کر رہی تھی۔ آپ نے بتایا، چھٹا حصہ ہے اور اگر تم دونوں اکٹھی ہو تو یہ چھٹا حصہ تمہارے درمیان (برابر تقسیم) ہو گا اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو چھٹا حصہ اس کا ہے (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

وضاحت : یٰسَعُ کا سماع ابوبکر صدیقؓ سے ثابت نہیں ہے۔ دادی، ثانی دونوں برابر ہیں ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہوں سب چھٹے حصے میں برابر شریک ہوں گی۔ ماں باپ کی موجودگی میں دادی یا ثانی وارث نہیں ہیں۔

(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

۳۰۶۲ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنَيْهَا : إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنَيْهَا ، وَأَبْنَاهَا حَيٌّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعْفُهُ .

۳۰۶۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دادی کے بارے میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں بتایا کہ یہ پہلی دادی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا ہے یعنی جب اس کا بیٹا بقید حیات ہے (ترمذی، دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن سالم حمدانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے

(تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

۳۰۶۳ - (۲۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ

إِلَيْهِ: «أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيَّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۶۳: رضاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب تحریر کیا کہ تم اشیم رضابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دو (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۶۴- (۲۴) وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: «هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۶۳: تميم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس مشرک انسان کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور اس کی وفات دونوں صورتوں میں اس کا زیادہ حق دار ہے (ترمذی، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» کا تعلق آزاد کردہ غلام سے ہے اور یہ روایت آزاد مشرک کے بارہ میں ہے جو کسی مسلم کے ہاتھ پر ایمان لائے (واللہ اعلم)

۳۰۶۵- (۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَهُ أَحَدٌ؟» قَالُوا: لَا؛ إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا، اس نے ایک غلام وارث چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ کرام نے کہا، نہیں البتہ اس کا ایک غلام ہے جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ورثہ اس کو دیا (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۰۶۶- (۲۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِي.

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غلام کے) ولاء کا وہی شخص وارث ہو گا جو اس کے مال کا وارث ہو گا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان

کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

الفصل الثالث

۳۰۶۷- (۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قِسْمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۳۰۶۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال میراث (دور) جاہلیت میں تقسیم کیا گیا وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے اور جس میراث کو اسلام نے پایا اس کی تقسیم اسلامی ہوگی (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمر راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

۳۰۶۸- (۲۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: عَجَبًا لِلْعَمَةِ تَوَرَّتْ وَلَا تَرْتُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۰۶۸: محمد بن ابوبکر بن حزم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے والد سے بہت مرتبہ سنا انہوں نے بتایا کہ عمر بن خطاب کہا کرتے تھے، تعجب ہے! پھوپھی کا ورثہ تو لیا جاتا ہے لیکن وہ وارث نہیں ہوتی (مالک)

۳۰۶۹- (۲۹) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ. وَزَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ. قَالَا: فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۶۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وراثت کے مسائل معلوم کرو۔ ابن مسعود نے (وراثت کے مسائل معلوم کرو کے علاوہ) مزید بیان کیا کہ طلاق اور حج کے مسائل معلوم کرو۔ عمر اور ابن مسعود دونوں نے واضح کیا کہ یہ تمہارے (اہم) دینی مسائل ہیں (دارمی)

(۲۰) بَابُ الْوَصَايَا (وصیت کے مسائل)

الفصل الأول

۳۰۷۰- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَتَكُونَةٌ عِنْدَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی ملکیت میں کچھ ہو جس میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہے اور وہ بغیر وصیت تحریر کئے دو راتیں گزار دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اگر کسی شخص پر قرض ہو یا اس کے ہاں کسی کی امانت ہو یا لین دین کے دیگر معاملات ہوں تو وصیت تحریر میں لائی جائے اور اس پر دو گواہ بنائے جائیں تاکہ اگر اچانک وفات ہو جائے تو جھگڑا رونما نہ ہو۔ اسی طرح مال کے تیسرے حصہ میں ان لوگوں کے لئے وصیت کی جاسکتی ہے جو وارث نہ ہوں اس قسم کی وصیت مستحب ہے۔

۳۰۷۱- (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَثَلَاثِي مَالِي؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْثُلُثُ؟ قَالَ: «الْثُلُثُ، وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرِ ثَلَاثَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي إِمْرَأَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے سال میں بیمار ہو گیا، قریب تھا کہ میں موت سے ہمنام ہو جاؤں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری ملکیت میں بہت مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے، کیا میں سب مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا، دو تہائی کی؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں نے دریافت کیا، نصف مال کی؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں نے عرض کیا، تیسرے حصہ کی؟

آپؐ نے تیسرے حصہ کی اجازت دیتے ہوئے واضح کیا کہ تیسرا حصہ بھی زیادہ ہے۔ بلاشبہ اگر تو اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں فقیری میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بلاشبہ تو جب بھی خرچ کرے گا اور اس میں اللہ کی رضا کا طالب ہو گا تو تجھے اس پر ثواب عطا ہو گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ کے سپرد کرتا ہے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۰۷۲- (۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ: «أَوْصَيْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِكُم؟» قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: «فَمَا تَرَكْتَ لَوْلَدِكَ؟» قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ: «أَوْصِ بِالْعَشِيرِ» فَمَا زِلْتُ أَنْاقِصُهُ، حَتَّى قَالَ: «أَوْصِي بِالثَّلَثِ، وَالثَّلَثُ كَثِيرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۰۷۲: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی جب کہ میں مریض تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا تو نے وصیت کی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا کتنے مال کی؟ میں نے جواب دیا سب مال اللہ کے راستے میں دے دیا جائے۔ آپؐ نے استفسار کیا اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ مستغنی ہیں مال دار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر۔ میں مسلسل اس میں کمی کا مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تیسرے حصہ کی وصیت کر جبکہ تیسرا حصہ بھی زیادہ ہے (ترمذی)

۳۰۷۳- (۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أُعْطِيَ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ».

۳۰۷۳: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں خطبہ فرماتے ہوئے سنا (آپؐ نے فرمایا) بلاشبہ اللہ نے ہر وارث کو اس کا حصہ دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے محرومی ہے جب کہ اللہ ان کا محاسبہ کرے گا۔

۳۰۷۴ - (۵) وَبُرُوِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ» مُنْقَطِعٌ. هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ». وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِقُطَنِيِّ: قَالَ: «لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لَوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ».

۳۰۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، وارث کے لئے وصیت نہیں ہے البتہ اگر وارث پسند کریں۔ حدیث منقطع ہے، یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارقطنی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، وارث کے لئے وصیت جائز نہیں البتہ اگر وارث پسند کریں۔

۳۰۷۵ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً، ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ، فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ» ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ «مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوَصَّى بِهَا أَوْ ذَيْنِ غَيْرِ مُضَارٍّ» إِلَى قَوْلِهِ «وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ»، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۳۰۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بلاشبہ خاوند اور بیوی ساٹھ سال اللہ کی اطاعت میں گزارتے ہیں پھر ان پر موت طاری ہوتی ہے وہ وصیت کرنے میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ابو ہریرہ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”وصیت کے بعد جس کی وصیت کی گئی یا قرض کے بعد (وصیت میں) نقصان پہنچانے والا نہ ہو“ اللہ کے قول ”یہ عظیم کامیابی ہے“ تک (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۰۷۶ - (۷) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ، وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

تیسری فصل

۳۰۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا وہ صراطِ مستقیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر فوت ہوا نیز وہ تقویٰ اور شہادت پر فوت ہوا بلکہ جب فوت ہوا تو اس کو معاف کر دیا گیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلس ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

۳۰۷۷ - (۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ الْعَاصِ بْنَ

وَإِئْتِ أَوْصِيَ أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هَشَامُ خَمْسِينَ رَقَبَةً، فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، وَإِنْ هَشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ، وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً، أَفَأَعْتَقُ عَنْهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَّجْتُمْ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۷۷: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے پچاس گردنیں آزاد کیں اور اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی طرف سے باقی پچاس گردنیں آزاد کرے لیکن اس نے خیال کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں جب کہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس گردنیں آزاد کی ہیں اور پچاس گردنیں آزاد کرنا باقی ہیں کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ خیرات کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو (ان کا ثواب) پہنچ جاتا (ابوداؤد)

۳۰۷۸- (۹) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ؛ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنے وارث کے ورثے کو ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ اس کو جنت کی میراث نہیں دے گا (ابن ماجہ) وضاحت: ابن ماجہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی ہے البتہ علامہ سیوطی نے اس حدیث کو الجامع الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ میں صرف سعید بن منصور سے اس نے سلیمان بن موسیٰ سے مرسل بیان کیا ہے نیز یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے، اس کی سند میں سعید بن سعید اور زید العیونی دونوں راوی ضعیف اور عبد الرحیم راوی کذاب ہے۔ (تَنْقِيحُ الرِّوَاةِ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳، مَحْكُوتَةُ عَلَامَةِ الْبَابِ جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

۳۰۷۹- (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۰۷۹: بیہقی نے اس حدیث کو شُعَبِ الْإِيمَانِ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۶۳
فهرست آیات

جلد دوم

آیت نمبر	نام سورت	حدیث نمبر
۲۸۴	البقرہ	۱۵۵۷
۱۳۳	النساء	۱۵۵۷
۳۰	الشوریٰ	۱۵۵۸
۱۵۶	البقرہ	۱۶۱۸
۴۰	الاعراف	۱۶۳۰
۳۱	الحج	۱۶۳۰
۲۹	الدخان	۱۷۳۳
۱۶۳	الانعام	۱۷۴۲
۸-۷	الزلزال	۱۷۷۳
۱۸۰	آل عمران	۱۷۷۴
۳۳	التوبہ	۱۷۸۱
۱۸۰	آل عمران	۱۷۹۲
۱۷۷	البقرہ	۱۹۱۳
۹۲	آل عمران	۱۹۳۵
۲۴	الانفال	۲۱۱۸
۲۵۵	البقرہ	۲۱۴۲
۲-۱	البقرہ	۲۱۳۸
۱	غافر	۲۱۴۳
۲۵۵	البقرہ	۲۱۴۹
۴۱	النساء	۲۱۹۵
۲۸	التوبہ	۲۲۲۰
۲۳	الاحزاب	۲۲۲۱
۶۰	غافر	۲۲۳۰
۳۴	التوبہ	۲۲۷۷

آیت نمبر	نام سورت	حدیث نمبر
١٦٣	البقرہ	٢٢٩١
٢-١	آل عمران	٢٢٩١
٨٤	الانبیاء	٢٢٩٢
١٥٤	الانعام	٢٣٣٥
٥٣	الزمر	٢٣٣٨
٣٢	النجم	٢٣٣٩
٨٢	یاسین	٢٣٥٠
٥٦	المدثر	٢٣٥١
٥٣	الزمر	٢٣٦٠
٣٦	الرحمن	٢٣٤٦
٣٢	فاطر	٢٣٨٠
١٩-١٤	الروم	٢٣٩٢
١٣-١٣	الزخرف	٢٣٢٠
١٣-١٣	الزخرف	٢٣٣٢
٩٤	آل عمران	٢٥٢١
١٩٦	البقرہ	٢٥٣٣
١٢٥	البقرہ	٢٥٥٥
١٥٤	البقرہ	٢٥٥٥
٢٠١	البقرہ	٢٥٨١
١٩٩	البقرہ	٢٦٢٠
٥١	المؤمنون	٢٤٦٠
١٤٢	البقرہ	٢٤٦٠
٦	لقمان	٢٤٨٠
١	القصاص	٢٩٨٩
١٣-١٢	النساء	٣٠٤٥

مَشْكُوهُ الضَّيَاحِ

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاة، التعليق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواة کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمد علی

پاکت حیدر آباد، لاہور